رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی للعہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
فیصلہ

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر
ہونی چاہیئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور بیرنگ خطوط واپس ہونگے

جلد ۲۱ - اڈیٹر - ابو الوفاء ثناء اللہ - نمبر ۱۶

امرتسر - ۹ رجب المرجب ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ہندوؤں کی حالتِ زار

بعض اصول ملکی ہوں یا مذہبی، تجارتی ہوں یا اخلاقی سب انسانوں کے مسلمہ ہیں۔ مثلاً یہ اصول کہ سلطنت کی اندرونی اصلاح غیر پر حملہ کرنے سے پہلے ہونی چاہیئے سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ ایسا ہی یہ اصول کہ اہل مذہب کی اندرونی اصلاح بیرونی ترقی سے مقدم ہے بھی سب کو مسلم ہے۔ قرآن مجید نے خود یہ اصول محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے۔

لَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

"یعنی مسلمانوں کو [illegible] اُس بد عملی کا نتیجہ بھی بتایا ہے کہ تمہاری بد عملی سے جو لوگ اسلام کی رغبت کرینگے اُن [illegible] مارتم ہوگے"

آج ہندوستان میں آریوں کی تحریک سے ہندوؤں نے اپنی سنت قدیمہ کے خلاف شدھی (غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے کی رسم) جاری کی ہے جس سے ملک میں اس سرے سے اس سرے تک ایک آگ لگ گئی ہو اس کے متعلق ہماری ذاتی رائے جو تھی وہ ہم ظاہر کرتے تو ہندو خصوصاً آریہ سماجی اپنے جوش شدھی میں کاہے کو سنتے۔ مگر چونکہ یہ شدھی اُن مسلمہ اصول کے خلاف ہے جن پر دنیا بھر کے عقلمندوں کا اتفاق ہے اس لئے رہ رہ کر خود بخود اسکے خلاف آوازے آنے لگے ہیں۔ گذشتہ ایام میں آریوں کے گورکل (ہردوار) سے آواز اٹھی تھی کہ اس شدھی کی تحریک سے آریہ سماج نے اپنی قبر کھود لی ہے کیونکہ آریوں کی مخصوص صورت مسخ ہو گئی ہے سب کے سب ہندو بن گئے۔ اب ایک آواز اور اٹھی ہے جو

پہلی آواز سے زیادہ وزندار اور اپنے اندر قوت رکھتی ہے ۔ جس کا عنوان یہی ہے جو ہم نے لکھا ہے اس عنوان کے ماتحت اخبار "پرکاش" جو لکھتا ہے وہ ہر ہندو دھرم کے سچے شیدائی کے سننے کے لائق ہے ۔ ہمارے ناظرین بھی اس فریاد کو دلی توجہ سے سنیں ۔ پرکاش کہتا ہے

"ہندو قوم گراوٹ کی طرف جا رہی ہے ۔ یہ سوال ہے جو اس وقت ہر ایک سچے ہندو کو حیران کر رہا ہے اور ہر ایک صادق ہندو چاہتا ہے کہ یہ قوم پھر عروج پر پہنچے ۔ اسکے لئے کئی وسائل سوچے جاتے ہیں ۔ سنگٹھن کی آواز اٹھتی ہے شدھی کا پرچار کیا جاتا ہے ۔ لیکن جن کا سنگٹھن ہوتا ہے اور جن میں شدھ ہوئے لوگوں نے آکر ملنا ہے اُن کی اخلاقی حالت کیا ہے ۔ اس پر وچار کرنے کی طرف بہت کم خیال ہے ۔ اخلاقی حالت سے گرے ہوئے لوگوں کا سنگٹھن نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے میں آکر ملنے والوں کے سامنے کوئی اچھا آدرش رکھ سکتے ہیں ۔ ہندو قوم کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ پہلے ان کمزوریوں کو پاک کریں جو اُن کے گرنے کا کارن بن رہی ہیں جب کمزوریاں دور ہو جاوینگی نہ سنگٹھن میں دیر لگیگی نہ ہر طرف سے ٹھوکریں مارنے کی کسی کو جرأت ہوگی ۔ اس وقت قوم کی حالت کیا ہے وہ دکن کے برہمنوں کے طرز عمل سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ دکن حیدرآباد ریاست سے ایک صاحب لکھتے ہیں

"اس طرف برہمن اور شودر دو ہی ورن ہیں ۔ برہمنوں کا طرز عمل ظاہری اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن جب ان میں رہ کر دیکھا جاوے تو سخت نفرت پیدا ہوتی ہے ۔ یہ لوگ شمالی ہند کے برہمنوں سے نفرت رکھتے ہیں ۔ اگر شمالی ہند کا برہمن انکا پانی چھو جائے تو وہ پانی ناقابل استعمال ہو جاتا ہے ۔ مذہب کے لحاظ سے شوی ۔ ویشنوی ۔ ماہانندی ۔ مادھو آچاری شنکر آچاری وغیرہ مختلف عقائد رکھتے ہیں ۔ ماتھے پر اپنا اپنا نشان ہوتا ہے ۔ گمان یہ ان سب کا آپس میں ہوتا ہے لیکن ماتھے کی جکشن ابھکشن کا کوئی پرہیز نہیں سب کچھ کھا پی لیتے ہیں ۔ اور عورتوں تک کو ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں ۔ شادی کے مختلف رواج ہیں ۔ اکثر ماموں کی اپنی بہن کی لڑکی سے شادی کر لیتے ہیں ۔ ایک جگہ ایسا گھرنت رواج ہے کہ بڑی لڑکی ان کے ہاں مندر میں لاکر نیم سے باندھ دیتے ہیں اسکا ماموں آکر اسے آزاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "تم سدا سہاگن ہو" ۔ اس رسم کی ادائیگی پر لڑکی کو ہر ایک عیب کرنے کی اجازت ہے ۔

کئی لڑکیوں کی شادیاں دو چار ماہ کی عمر میں جوان مردوں سے ہو جاتی ہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شادی کی اصلی عمر سے قبل ہی وہ رانڈ ہو کر اپنی عصمت تباہ کرنے لگتی ہیں ۔ ادھر پنڈھرپور میں ایک مندر ہے اس جگہ عیسائیوں نے ایک یتیم خانہ بنا رکھا ہے رانڈ حاملہ عورتیں اس مندر کی یاترا کے بہانہ جاکر وہاں بچہ جن کر یتیم خانہ کے جھولے میں ڈالکر چلتی بنتی ہیں ۔ عیسائیوں نے ایسا پوشیدہ انتظام کیا ہوا ہے کہ کسی عورت کے بچہ کو وہاں ڈالنے کا پتہ نہیں لگتا ۔ ہتیاری ماں تو گھر جاکر اپنی برادری میں ویسی ہی دھرانی بنجاتی ہے اور بچہ کو یہ خدا ترس ... پال کر اپنی سوسائٹی کا انگ بناتے ہیں ۔ بیوہ عورتوں کا سسرال میں کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ۔ عموماً ساس بہو سے برا سلوک کرتی ہے جسپر وہ مکروہ طرز عمل اختیار کرتی ہیں ۔ ایک سوسائٹی خصوصاً برہم سماج کی وجہ سے ترقی پر ہے ۔ یہ لوگ عموماً مسلمان اور عیسائیوں کے ہاں ظاہر طور پر جو کچھ اُن کے یہاں تیار ہوتا ہے کھا پی لیتے ہیں جسکی وجہ سے بہت لوگ تبدیل مذہب کر لیتے ہیں ۔ ان لوگوں میں اکثر عورتوں کی تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں یا ایک ہی عورت کو بطور دوستانہ کئی مرد برتتے رہتے ہیں ۔ اسپر بھی وہ برہمن دوسرے برہمن اُن سے نفرت نہیں کرتے ۔ ایک فرقہ ان برہمنوں میں ایسا بھی ہے جس کے بیوپار کے دن اپنے داماد کو دھوکہ سے زہر دیکر مارنا ثواب سمجھتے ہیں ۔ جب برہمن جاتی کا یہ حال ہے تو دوسری جاتیوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ۔ نیچ جاتی کے لوگوں کو کسی قسم کی ملازمت میں نہیں لیا جاتا لیکن مذہب تبدیل کر کے ان کو سب حقوق حاصل ہو جاتے ہیں ۔ قربان ان برہمنوں کی عقل کے کہ ایک ہندو سے تو نفرت لیکن جب وہی شخص مسلمان یا عیسائی بنجاوے تو پھر وہ انکے برابر کا ۔

یہ حالات ظاہر کرتے ہیں کہ اصلاح اندر سے کرنے کی ضرورت ہے ۔ جبتک اندر سے اصلاح نہ ہو باہر کی اصلاح کا کوئی فائدہ نہیں ۔ جاتی کے نیتا ادھر دھیان دیویں ۔"

(از پرکاش مورخہ ۳ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۷ کالم ۲)

اہلحدیث اسکے علاوہ ایک بات خاص قابل غور ہے کہ بانیان اور حامیان شدھی ادھر ملک میں تو یہ اصول بتاتے ہیں کہ اچھوت (نیچ) قوموں کو اپنے میں ملایا جائے مگر ملکانہ مسلم راجپوتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کیلئے برادری ہی ہتھیار ہی استعمال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایسا مذہب ہے کہ کل جو نیچ ہے آج وہ تمہارے ساتھ بیٹھ سکتا ہے نیچ قوم کو اپنے برابر سمجھنا اُنکے فرعونی دماغوں میں سما نہیں سکتا ۔ مقام غور ہے کہ قدر ہوشیار قوم ہے کہ دو متضاد بلکہ نقیضین سے ایک ہی معنی لیتے ہیں ادھر کچھ اُدھر کچھ ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ شدھی کی تحریک دھرم کی خاطر نہیں ہے بلکہ اسکی تہ میں سیاسی غرض کام کر رہی ہے ۔

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

خط و کتابت

کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اسلام اور ہندو دھرم ... لاہور ... اسلامی شریعت اور دیگر مذہبی قوانین کا مقابلہ ۔

اسلام اور قادیان

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اور رفتہ رفتہ لوگوں کی عادت نافرمانی اور سرکشی کی ایسی اصلاح کی کہ یکے اور سچے فرمان برداروں کی ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی کہ "جس کی مثالیں ہیں دنیا میں عنقا"۔

اللہ تعالےٰ جو اپنی مخلوق کی کل کیفیات سے پورا پورا واقف ہے اور جس کے حکم سے یہ جماعت فرمانبردار قائم کیگئی تھی بھلا کیونکر گوارا کر سکتا تھا کہ اس جماعت کو ادھورا چھوڑ دے۔ اس نے کمال شفقت اور رحمت سے اپنے برگزیدہ بندے محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظام ترتیبی یعنی جماعت کے قوانین قواعد وضوابط بتدریج نازل فرمائے جو قرآن مجید کی صورت میں ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہیں۔ چونکہ وہ احکام عمل کیلئے تھے لہذا اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اعلےٰ نمونہ بنا کر پیش کیا۔ ہر حکم آلہی کی تشریح۔ تفصیل اور طرز وطریق عمل کا پتہ کتب احادیث سے لگ سکتا ہے۔

جب ہر طرح نظام عمل کو مکمل کر دیا گیا اور ہر خوبی سے واقف اور ہر برائی سے آگاہ کر دیا گیا جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے والی۔ کمزور کرنیوالی۔ ہوا اکھیڑنے والی۔ مصائب کے سرچشمہ۔ تکالیف کے پیش خیمہ سب بتا دئیے گئے۔ اور صفات اعلےٰ کی ایک اولوالعزم جماعت المسلمین آیندہ نسلوں کیلئے نمونہ تیار ہو گئی تو ارشاد ہوا کہ "آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر کے اپنی نعمتوں کو (جو دنیا میں دیجا سکتی ہیں) ختم کر دیا۔ اور وہ دین جو ہم نے تمہارے لئے پسند کیا وہ یہی اسلام ہے۔ اللہ کے قوانین کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں فرقہ بندی نہ کرو۔

ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جن کو اللہ تعالےٰ نے خلق عظیم کے ساتھ بصیرت عظیم بھی دی تھی) ارشاد فرمایا کہ دیکھو جماعت سے منسلک رہنا کیونکہ جو جماعت سے علحدہ ہوا وہ دوزخ میں جا پڑیگا اور اسکو اسلام سے کوئی واسطہ یا تعلق نہ رہیگا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم تک تو پوری طرح اس پر عمل رہا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ شیرازہ بکھرنے لگا۔ اللہ جل وعلا نے جو قواعد اجتماع کے تلقین فرمائے تھے محو ہونے لگے اور نفسانیت بڑھنے لگی۔ آیندہ خلفاء جو دراصل سلاطین تھے آرام طلبی عیش پسندی کے شکار ہوئے ارکان مذہب کی حفاظت اور نگہداشت سے پہلو تہی کرنے لگے تو علماء وقت نے اس کام کو اپنے اپنے ہاتھ میں لیا۔ چنانچہ حجاز میں امام مالکؒ۔ عراق میں امام ابوحنیفہؒ۔ اور شام میں امام اوزاعی وغیرہم اسی وجہ سے امام وقت وحصہ ملک کہلائے۔ یہاں سے اسلام کے دو ٹکڑے ہونے کی ابتدا پڑی۔ تنظیم جماعت اور سیاست خلفاء کے ہاتھ میں رہی اور ارکان اسلام وفتاوےٰ ائمہ کے پاس رہے علماء اور ائمہ مجتہدین چونکہ پاک نفس تھے خواہشات کے تابع نہ تھے نفسانیت سے کوسوں دور تھے۔ نیک نیتی سے اپنے اپنے طریق کے موافق خدمت اسلامی کرتے رہے۔ اور ہمیشہ فرقہ بندی سے اجتناب اور گریز کیا۔ خلفائے نے غضب یہ کیا کہ قوانین الہی کا بہت سا حصہ چھوڑ کر اپنے قوانین وضع کئے۔ جس سے مسلمانوں میں حرص وآز کے شعلے بھڑکنے لگے۔ "الناس علی دین ملوکہم"۔ لوگ بھی آرام طلب اور نفس پرست ہونے لگے زبو ادبار۔ تنزل اور نفاق کی اصلی جڑ ہے۔

چوتھی صدی ہجری تک سب سلمان مسلمان ہی تھے کوئی فرقہ[۵] نہ تھا۔ مگر ائمہ مجتہدین کے طریق کے لوگوں میں باہم تصادم ہونے لگا۔ اور ایک گروہ دوسرے کے القاب رکھنے لگا جس سے نیت توہین تھی۔ جسطرح بعض متعصب لوگ اہلحدیثوں اور دیوبندیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اسی طرح شدہ شدہ ہر گروہ اپنے امام طریقت کے نام سے مشہور ہو گیا اور اب ایک جماعت المسلمین کی چار جماعتیں مشہور ومعروف ہو گئیں۔ اگر اسوقت ذرہ سا بھی نیک نیتی اور خوف خدا کا لحاظ کر کے یہ دیکھا جاتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو اس کی گردن سے اسلام کا پٹہ نکل گیا (احمد وترمذی) ہم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو چھوڑ کر علحدہ علحدہ جماعتیں بنا رہے ہیں توہم کو اسلام سے تعلق رہے گا یا نہیں۔ تو آج مسلمانوں کی یہ تباہ حالت نہ ہوتی نہ اسقدر اختلافات ہوتے کیونکہ مقصد تو اصل سے وابستہ رہنا ہوتا۔ اب جماعت المسلمین تو رہی نہیں گروہ بندی رہگئی۔ باہمی تصادم ناگریز ہے۔ دیکھنا تو یہ تھا کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو "ما انا علیہ واصحابی" پر ہیں۔ مگر اس سے چشم پوشی کیگئی اور اپنے اپنے طریق پر سب اڑ بیٹھے

اب اس چودھویں صدی میں ایک نیا فرقہ اور بڑھا اور قادیان سے آواز اٹھی کہ "میں امام ہوں مسیح موعود ہوں۔ مہدی ہوں اور نبی ہوں"۔ یہ تباہی بھی مسلمانوں ہی پر آئی اور ایک فرقہ احمدیہ کا اور اضافہ ہوا۔ اس میں اور اور فرقوں میں یہ فرق ہے کہ اور فرقوں کے پیشوا یعنی ائمہ مجتہدین فرقہ بندی سے پاک اور صاف ہیں انہوں نے کوئی دعوے کسی قسم کا نہیں کیا نہ کسی فرقہ کی بنیاد رکھی۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کوئی دعوےٰ نہ چھوڑا۔ باب وحی کو کھول ڈالا۔ باب نبوت کو توڑ ڈالا۔ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو دفن کر دیا اور تخت مسیحیت پر جلوہ فرمایا۔ ائمہ مجتہدین پاکباز تھے ہر قسم کی فریب وہی جھوٹ اور الزامات سے بری تھے۔ مگر نبی قادیانی نے اپنی نبوت منوانے کیلئے جو کچھ نہ کرنا تھا کیا۔ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتار لائے۔ محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح پڑھوایا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب طال اللہ عمرہ کی موت کے لئے وحی اتار لائے۔ غرض

کون سی کی نہ دوا۔ کون سی مانگی نہ دعا
تو نے کیا کیا نہ کیا دنیا سنبھلنے کیلئے

ان بزرگ کی حالت دیکھکر علماء اسلام نے فتوے کفر شائع کیا جس سے مسلمان ان لوگوں کے پھندے

[۵] تقلیدی فرقے جیسے رافضی خارجی معتزلی وغیرہ تھے (اہلحدیث)

سے بچنے کیلئے ان سے الگ رہنے لگے تو ان کو اپنے میں سے ایک دوسری پارٹی کی ضرورت محسوس ہوئی جو مرزا صاحب آنجہانی کی شخصیت کو پس پشت ڈالکر عام مسلمانوں میں ملکر مرزا صاحب کے عقائد کی اشاعت کر سکے۔ یہ فرقہ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کو کسی معنی میں نبی ماننے سے انکار کرتا ہے پھر بھی ان کو مسیح موعود مانتا ہے اور مرزا صاحب کی تعلیم کی اشاعت پر اسی طرح کمربستہ ہے جس طرح پارٹی اولی ہے۔ ہر دو فریق یکسان مدعیان اسلام ہیں لیکن اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلعم کی احادیث کے معنی اور مطلب میں اپنے پیر مرزا صاحب آنجہانی کے پوری طرح متبع ہیں۔ فرقہ ثانیہ جس کا صدر مقام لاہور ہے آجکل اس کوشش میں ہے کہ مسلمان اسکو بھی اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کر لیں۔ اگرچہ اس فرقہ کے ایک مبلغ صدر الدین صاحب نے جرمنی میں جماعت اسلامیہ سے اشتراک عمل کو ٹھکرا دیا لیکن ہندوستان میں اس کے لئے زبردست کوشش کر رہا ہے۔ جسکی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ جرمنی میں چونکہ جماعت اسلامیہ باضابطہ رجسٹری شدہ تسلیم کردہ گورنمنٹ جرمنی ہے اور اسکا اثر قائم ہو چکا ہے اور وہ کام کر رہی ہے اس سے اشتراک عمل کرنے میں مقصد اصلی فوت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے وہاں کام بھی جرمنوں میں کرنا ہے جماعت اسلامیہ کوئی مالی مدد نہیں دے سکتی۔ ہندوستان میں مسلمان خواب خرگوش میں ہیں۔ نہ ان کا باقاعدہ کام ہے نہ کوئی نظام ہے اور اپنے عقائد کی اشاعت بھی مسلمانوں میں ہی زیادہ تر کرتی ہے۔ انہی سے چندہ بھی وصول کرنا ہے۔ ان سب باتوں میں کامیابی کیلئے اشتراک عمل کی ضرورت ہے تاکہ رہی سہی جو کچھ منافرت ہے وہ بھی رفع ہو جائے اور مسلمانوں میں کام کرنے میں آسانی ہو۔ بجز اسکے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ مرزا غلام احمد صاحب مصلح ہونے کے مدعی تھے اور یہی اُن کے متبعین بھی دعوے کرتے ہیں مگر ہم جو دیکھتے ہیں تو مرض میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور دو نئے مرض اور پیدا ہو گئے۔ سچ فرمایا حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے ؎

بہت ہی کم پائے لسینے عارفانہ کلام بازی جمہوریا کر
مرض سے بگڑا ہے بیچ بہ پوچھ مریض کا صحت بھر ملا کر

ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اسلام کی نیک نیتی سے خدمت کی اور اسلام کو سمجھ لیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو مجھکو نہ مانے وہ خدا اور رسول صلعم کا منکر ہے اسکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جنازے میں شریک نہ ہو اس سے اپنی بیٹی کی شادی نہ کرو۔ اس طرح ایک نئے فرقہ نہیں بلکہ مذہب کی بنیاد ڈالی۔ ائمہ مجتہدین نے ہمیشہ فرقہ بندی سے روکا اور منع کیا۔ مرزا صاحب نے شدومد سے فرقہ احمدی کی بنا ڈالی اور اسپر بہت زور ڈالا۔

آج مولانا ابوالکلام آزاد کی اس نرم کلامی پر دونوں پارٹیاں چراغ پا ہیں کہ انہوں نے یہ کہدیا کہ یہ لوگ سخت گمراہ ہیں۔ دیکھیں آج مفتیان مصری کے فتوے ذیل کو دیکھکر کیا دُرافشانی ہوتی ہے۔

(۱) "دتقید انہ جاء فی کتاب من ید عی غلام احمد الهندی انہ بعد ان ذکر بان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء۔ قال ما نصہ فنعنی بختم النبوۃ کمالاتھا علی نبینا الذی ھو افضل رسل اللہ وانبیائہ ونعتقد بانہ لا نبی بعدہ الا الذی ھو فی امتہ ومن اکمل اتباعہ ولیست نبوۃ اخری ولا محل الغیرۃ بل ھو احمد تجلی فی مجتبل اخر ولا یغار رجل علی صورتہ التی اراہ اللہ فی مرآۃ واظھرھم فمن کان من النبی و فی النبی فانہ ھو انتھٰی۔ وھذا الکلام صریح فی ان غلام احمد یعتقد بجواز نبی بعد النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان ذالک النبی یکون من اتباعہ وانہ صورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ ھو ھو۔ وھذا کلہ صریح مخالف لقولہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ (الآیۃ) فھذا کلہ قلیل من کثیر یدل علی کذب غلام احمد الهندی المذکور فی دعوتہ التی دونھا فی کتابہ المسمی مواھب الرحمٰن الذی الفہ فی الرد علی المغفور لہ مصطفیٰ کامل پاشا رئیس الحزب الوطنی وصاحب جریدۃ اللواء حینما اطلع علی النشرۃ التی وردت الیہ باللغۃ الانگلیزیہ متضمنۃ اراء غلام احمد وانہ المسیح المنتظر وادعی فیھا النبوۃ وکتب رداً علیھا وعلی انہ ضال مضل۔ یجب ان یضرب باقوالہ عرض الحائط وان تنبذ نبذ القاذورات علی المزابل ..."

کاتبہ مفتی الدیار المصریہ سابقاً
(امضا) محمد بخیت المطیعی الحنفی غفرلہ
مہر (بخیت)

(۲) "فلیس غلام احمد اول المھدیین ولا آخرھم ... واکثر المھدیین فی الاسلام طلاب ملک لا طلاب اصلاح۔"

(امضا) طنطاوی جوہری

ترجمہ:-

(۱) غلام احمد ہندی کی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور (مرزا صاحب نے) کہا کہ "میرا مطلب ختم نبوت سے وہ کمالات نبوت ہیں جو ہمارے نبی افضل رسل وانبیاء پر ختم ہوئے اور میرا عقیدہ ہے کہ بعد آنحضرت صلعم کے کوئی نبی نہیں ہو سکتا بجز اس شخص کے جو آپ کی امت میں ہو اور پوری طرح سے آپ کا پیرو ہو۔ جس نے سارا فیض آپ کی روحانیت سے پایا ہو اور آپکی روشنی سے ضیایاب ہو تو یہ مقام مغائرت اور غیر کا نہیں ہے اور نہ کوئی دوسری نبوت ہے اور نہ یہ حیرت کا مقام ہے کیونکہ وہ محمد احمد ہی ہیں جو دوسرے آئینہ میں ظاہر ہوئے ہیں۔ نہ کوئی شخص اپنی صورت پر جسکو اللہ تعالے آئینہ میں دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے غیرت نہیں کرتا۔ پس جو شخص نبی سے اور نبی کے اندر ہو وہ تو ہو بہو وہی ہو (نبی ہے)" انتہٰی۔ یہ کلام اس بارہ میں صاف ہے کہ غلام احمد نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جواز نبوت کا عقیدہ رکھتا ہے یعنی وہ نبی آپکے اتباع سے ہو سکیگا اور وہ نبی صلعم کی صورت سے ہے اور وہ ہو بہو آنحضرت صلعم ہے۔ یہ صریح

حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب ... سے صحیح سند والی ... نکالکر دکھلائیے کہ ... علیہ وآلہ السلام نے ... علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ جیسا کہ آپنے صفحہ ۳ پر یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام نے تو یہانتک فرمادیا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر مرتبہ اور فضیلت میں ہیں۔"

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

قادیانی مشن

مرزا کا دعوئے نبوت اور مولوی محمد علی گواہ

حال میں قادیاں سے ایک کتاب "سیرۃ المہدی" شائع ہوئی ہے جسمیں جناب مرزا صاحب قادیانی کے متعلق کچھ خانگی اور اصحابی روایات جمع کیگئی ہیں اُس میں ایک روایت متصف دعوے نبوت بھی لکھی ہے جس میں مولوی محمد علی ایم۔اے امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کا ذکر ہے۔ گویا وہ اس واقعہ (دعوئے نبوت) کے گواہ ہیں۔ اسلئے ہم وہ روایت نقل کرکے مولوی صاحب سے شہادت طلب کرتے ہیں۔ روایت یوں ہے مصنف کتاب پسر ثانی مرزا صاحب قادیانی کہتا ہے۔

"بیان کیا مجھ سے شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے ان دنوں میں آپنے شیخ ...[1] ... کے متعلق لکھا تھا کہ یہ ابتر رہیگا اور اس کا بیٹا جو اب موجود ہے وہ نامرد ہے گویا اسکی اولاد آگے نہیں چلیگی مگر ابھی آپ کی یہ تحریر شائع نہ ہوئی تھی۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ ایسا لکھنا قانون کے خلاف ہے۔ اس کا لڑکا اگر مقدمہ کردے تو پھر اسباب کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ اقطع نامرد ہے۔ حضرت صاحب پہلے نرمی کے ساتھ مناسب طریق پر جواب دیتے رہے مگر جب مولوی محمد علی صاحب نے بار بار پیش کیا اور اپنی رائے پر اصرار کیا تو حضرت صاحب کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپنے غصہ کے لہجہ میں فرمایا۔ جب نبی ہتھیار لگاکر باہر آجاتا ہے تو پھر ہتھیار نہیں اُتارتا۔" (سیرۃ المہدی صفحہ ۲۷)

اہلحدیث مولوی محمد علی صاحب بطور گواہ ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اخفاء شہادۃ کتنا بڑا جرم ہے اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ نہ صرف اخفاء بلکہ زبان مروڑ کر بیان دینا بھی منع ہے۔ غور سے سنئے۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ اسکے علاوہ اداء شہادۃ کے متعلق یہ بھی حکم ہے۔ كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ

امید ہے ان سب احکام کو ملحوظ رکھکر اس روایت کے متعلق شہادت دینگے کہ کیا یہ الفاظ (جب نبی ہتھیار لگاکر باہر آجاتا ہے۔ الخ) واقعی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہے تھے۔ اگر کہے تھے تو اس نبی سے اُن کی مراد ذات شریف تھی یا کوئی اور۔ اور اس نبی کے معنی اُس وقت آپنے کیا سمجھے تھے؟ براہ مہربانی جواب مفصل دیجئے مسئلہ شرعی ہے جس پر ایمان اور کفر کی تفریع ہو سکتی ہے۔ اسلئے آپ نے اگر خاموشی سے اس سوال کو ٹالدیا تو ناظرین اہلحدیث اور ناظرین کتاب مذکورہ یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہونگے کہ ؎

"خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید"

اُستاد مومن خان دہلوی کے کلام میں

مذہبی نکتے

(از محمد ابوالحسن بسمل جہال پوری۔ آروی)

شاعری سے ایشیا خصوصًا ہندوستان میں ایک نفرت سی ہو چلی ہے۔ یہ فن پہلے جسقدر ممدوح تھا اب اسی قدر مذموم ہے۔ برخلاف اسکے یورپ میں شعراء کا نام وقعت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ایک شاعر کے قلم سے جو کچھ نکلتا ہے وہ بچہ بچہ کی زبان پر چڑھ جاتا ہے۔ قوم اسکو مصلح اور سوسائٹی کا ریفارمر سمجھتی ہے۔ اس اختلاف کی وجہ دراصل یہ ہے کہ ہر دو ملک کے شعراء کا مذاق مختلف ہے۔ یورپ کا شاعر معلم اخلاق بنکر قوم کے سامنے آتا ہے۔ وہ ملک و سوسائٹیوں کی برائیوں کو مؤثر و دلپذیر لہجہ میں ادا کرتا ہے۔ لوگ اُسے شوقیہ پڑھتے ہیں اور متاثر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دلپذیر ترانوں سے قوم کے افراد میں جوش پیدا کرتا ہے۔ کہیں تو رعد اور کہیں ابر نیساں کا کام کرتا ہے۔ وہ جذبات انسانی کا ترجمان ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے ایک ہندی شاعر کی نگاہ سطحی ہوتی ہے وہ اشیاء کی حقیقت تک نہیں پہنچتا محض ظاہری خوبیوں کو دیکھکر لوٹ ہو جاتا ہے اسکو فرضی معشوق کے زلف و خال کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ اور اسی لئے غزل و قصیدہ سے بہت کم آگے بڑھنے کی جرأت کرتا ہے۔ اس قسم کی شاعری مسلمانوں کیلئے زہر ہلاہل ثابت ہوئی یہی وجہ ہے کہ اب لوگ شعراء سے متنفر سے ہو چلے ہیں۔ لیکن اس سے نفس شاعری پر کوئی الزام نہیں آتا۔ شاعری بذات خود نہایت اچھی شئے ہے۔ نثر سے نظم زیادہ مؤثر ہے اسلئے بالطبع مرغوب ہے۔ پس اگر شاعری کا صحیح مصرف لیا جائے تو بڑے بڑے کام انجام پا سکتے ہیں۔ مثنوی مولانا روم و تصانیف سعدی سے دنیا عرصہ دراز تک درس اخلاق لیتی رہی۔ آج بھی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بہت سے سعدی پیدا ہوں۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ شعراء میں مذاق سلیم پیدا کیا جائے کہ وہ ملک و قوم کیلئے مفید ثابت ہوں۔

شعراء اُردو میں مولانا حالی مرحوم و اکبر مرحوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہر دو نے اپنی شاعری کا مقصد اصلاح قوم قرار دے رکھا تھا۔ ان سے آگے کے شعراء میں یہ بات مفقود معلوم ہوتی ہے پر مومن خان دہلوی کے کلام میں کہیں کہیں اسکا جھلک پایا جاتا ہے۔ غالبًا رنگ زمانہ سے وہ بھی مجبور تھے۔ مومن خان شعراء اُردو کی صف میں

[1] یہاں نام لکھا ہے ہم نے حذف کردیا۔ (اہلحدیث)

مثنا خفیفیت لکھتے ہیں۔ ان کی بندش مضمون اور
ترکیب نہایت مشہور ہے۔ یہی وہ مومن ہیں جن کے
ایک شعر پر غالب اپنا پورا دیوان دینے کو تیار ہو گئے
تھے۔ مگر سخن دان سخن نے ان کے کلام کو تغزل سے
الگ رنگ میں نہیں دیکھا۔ آج قارئین کرام کی ضیافت
طبع کیلئے ان کی کلیات سے چند اشعار پیش کئے جاتے
ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ انہوں نے غزل گوئی کے ساتھ
ساتھ مذہبی رنگ کو بھی برقرار رکھا ہے۔ شعراء حال
میں جرأت بیان مفقود ہے۔ پر مومن خان کی دلیری
دیکھو کہ بیباکانہ اپنے دلی عقائد کا اظہار کرتے ہیں خواہ
کسی کو برا لگے یا اچھا۔ موجودہ شعراء کو مومن کا یہ رنگ
اختیار کرنا چاہئے۔

عام تقلید سنیوں میں ابھی تک مقلدین و غیر
مقلدین کی بحث چلی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک دوسرے
کو برا سمجھتا ہے۔ یہ بحث مومن خان کے وقت میں بھی
زور پر تھی۔ پھر یہ کب ممکن تھا کہ وہ اس سے متاثر نہ ہوتے
کیونکہ شاعر حقیقی کیلئے ضروری ہے کہ وہ موجودہ مسائل
کو بے تعصبانہ نگاہ سے دیکھے اور جس نتیجہ پر پہنچے اس
سے قوم کو آگاہ کرے۔ چنانچہ اس اختلافی مسئلہ کا راگ
انہوں نے بھی الاپا ہے جو قابل شنید ہے۔ فرماتے ہیں ؎

نہ کچھ رہ سنت نہ طریق توحید
پھر کیا ہے غرور سب کی یکساں تمہید
ہم سمجھے ہیں سعی مفتی بعینے
حیوان ہیں حقیقت میں یہ اہل تقلید

اس رباعی کا ہر ہر لفظ قابل غور ہے۔ کس خوبی سے تقلید
کی رد کی ہے۔ سبحان اللہ مصرعہ آخر میں "حیوان ہیں
اہل تقلید" قابل غور ہے۔ اس پر اعتراض ہو سکتا ہے
کہ اہل تقلید کی تو صورت ظاہراً انسانوں کی سی ہے۔
مومن خان اس اعتراض سے پہلے ہی خبردار ہو چکے ہیں
اسی لئے کہتے ہیں کہ حقیقت میں۔

تقلید ائمہ سنیوں میں چار امام۔ امام ابوحنیفہؒ۔
امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ اور امام حنبلؒ عام طور پر
مشہور و مسلم ہیں انہیں چاروں کی تقلید کی وجہ سے چار
فرقوں حنفی۔ شافعی۔ مالکی و حنبلی کی بنیاد پڑی ہے
ایک پانچواں فرقہ اہلحدیث (محمدی) بھی ہے جو کسی
امام کا مقلد نہیں۔ مومن خاں نے اس مسئلہ پر بھی
قلم اٹھایا ہے ذرا ان کا فیصلہ بھی سن لیجئے فرماتے ہیں

خالص ہوں محمدی مرا دین اسلام ؎
گو راہ صواب ہو نہیں مجھ کو کام
تقلید کی ہو تشیری تو ہونگا شیعہ
کس واسطے چھوڑ دیجئے افضل تر امام+

سنی مقلدین ائمہ کو اس پر غور کرنا چاہئے شیعوں
کو بقول شاعر ان پر ترجیح حاصل ہے۔ ماشاء اللہ
تقلید ائمہ کی کیا موثر دلیل بیان کی ہے۔ محمدی کو
تقلید سے بھلا کیا کام۔ کھائیں کس کا اور گائیں
کس کا۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی اسکا کیا جواب
دینگے۔

کھلا فیصلہ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ حنفی شافعی
مالکی و حنبلی تو اپنے اپنے اماموں کے مقلد ہیں اسلئے
رہ سنت سے کوسوں دور ہیں۔ پر پانچواں فرقہ
اہلحدیث کا کیا حال ہے۔ دیکھئے شاعر کا کیا خیال ہے
کہتا ہے ؎

ہے لیکہ محبت رسول مختار
مذہب کو میں سوچتا ہوں لیکن ہر بار
آتا ہے قیاس میں حق اہل حدیث
ہر چند قیاس سے نہیں ہے سروکار

لیجئے حق و ناحق کا ایک ٹک فیصلہ ہی کر دیا۔ اپیل کی
گنجائش ہی باقی نہ رکھی۔

مقلدین کی پوزیشن مذکورہ بالا رباعیوں سے
یہ بخوبی ظاہر ہو چکا کہ مومن خان تقلید اور اہل تقلید
حنفی وغیرہم کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ذیل
کی رباعی سے متشدد مقلدین کی پوزیشن واضح تر
ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

یہ چند منافق سراپا بدعت
ہے کفر و ضلال و فسق جنکی طینت
بتلاتے ہیں بدعتی امام حق کو
گویا کہ چھپا دسے ہے خلاف سنت

الفاظ کسی قدر درشت ہیں۔ پر متشدد حنفیوں
(حضرت سید احمد رائے بریلوی) کے حرکات و سکنات

+ حضرت علیؓ۔

کے لحاظ سے ... ت ہے۔ لہذا التعاقب صحیح اور مسئلہ بہ جہت
قسم کے لوگ بد ۸۵ زید نماز روزہ بحسب جماعت
الی ... الق وددت الیہ ... منہ الا و غلام احمد

فریاد مقلدین

منہ آتے ہیں منہ کی کھاتے ہیں۔
انہوں نے بہت کچھ برا بھلا کہا ہے۔ چنانچہ ۲ اکتوبر
سنہ ۱۹۲۳ء کے اہلحدیث میں مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب
نے اڈیٹوریل کالم میں ایک مضمون بعنوان "دل
جلوں کی دعا" شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں حنفیوں
کے ایک گروہ نے خدا سے فریاد کی ہے کہ وہ غیر
مقلدوں کا ناس کر دے۔ مومن خاں کے زمانہ
میں بھی اس قسم کے فریادی موجود تھے۔ انکی فریاد
سنکر انہوں نے ایک نہایت مزیدار رباعی کہی
تھی۔ ملاحظہ ہو ؎

کیا سخت تھے ابن سعد اور ابن زیاد
اولاد نبی پہ ہے ستم یہ بیداد
فریاد امام کی کسی نے نہ سنی
اللہ سنے مقلدوں کی فریاد

کیا متشدد حنفی اس رباعی کی داد نہ دینگے؟

مومن خان کا مذہب اب یہ مسئلہ آسانی کے
ساتھ حل ہوا جاتا ہے کہ مومن خان کا ذاتی اعتقاد
مذہب کے متعلق کیا تھا۔ نام کا اثر دیکھو کہ بدعت
سے ان کو کیسی چڑ ہے۔ کسی مقطع میں فرماتے ہیں

لے نام آرزو کا تو دل کو نکال لیں۔
مومن نہ ہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

وہ اسی دین کو اصل دین سمجھتے تھے جس پر صحابہ کرام کا
قیام رہا۔ دگر ہیچ۔ چنانچہ خود ہی کہتے ہیں ؎

وہی مذہب ہے اپنا بھی جو قیس کوہکن کا تھا
نئی راہ افترا ہے۔ کب بھلا مومن نے بدعت کی

اس پر بھی اگر شک باقی رہجائے تو ذیل کی رباعی سے
دفع ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

ارباب حدیث کا میں فرمان بر ہوں
تقلید کے منکروں کا سر دفتر ہوں
مقبول روایت نہ ائمہ نہ قیاس
یعنی کہ فقط مطیع پیغمبر ہوں

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی

۱۳۴۲ھ

جماعۃ اولیٰ

کتب	مدت
میزان۔ منشعب۔ نحو میر۔ ۔	۳ ماہ
گردان علم الصیغہ۔ زبدہ۔ مأتہ عامل۔ شرح مأتہ عامل (نصف)۔ ۔	۳ ماہ
فصول اکبری۔ درایۃ الادب۔ شرح مأتہ عامل (نصف باقی)۔ ۔ ۔ ۔	۳ ماہ
املانویسی وحساب گنتی پہاڑہ۔ ۔	۳ ماہ

جماعۃ ثانیہ

کتب	مدت
فصول اکبری۔ ہدایۃ النحو کبریٰ	۳ ماہ
بلوغ المرام (نصف اول) درایۃ الادب (حصہ دوم) ترجمہ قرآن شریف یک پارہ	۳ ماہ
بلوغ المرام (نصف ثانی) مرقاۃ المنطق۔ حساب (جمع۔ تفریق۔ تقسیم)۔ ۔	۳ ماہ
املانویسی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تمام سال

جماعۃ ثالثہ

کتب	مدت
کافیہ (تابحث کمل) شافیہ شرح تہذیب ترجمہ قرآن شریف (دو پارہ)	۴ ماہ
مشکوٰۃ شریف (نصف اول) شرح ملاجامی (تامنصوبات) شرح وقایہ (ربع اول) نفحۃ الیمن (تامقام درس)۔ ۔ ۔	۵ ماہ
املانویسی لازم۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تمام سال

جماعۃ رابعہ

کتب	مدت
ترجمہ قرآن شریف (۵ پارے) مشکوٰۃ شریف (نصف ثانی) قطبی تصدیقات (مختلطات خارج) تلخیص المفتاح۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۵ ماہ
دیوان ابوالعتاہیہ۔ منتقی ابن تیمیہ۔ سراجی رشیدیہ (تاردیف بار)۔ ۔ ۔ ۔	۴ ماہ

کتب	مدت
ترجمتین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تمام سال

جماعۃ خامسہ

کتب	مدت
تفسیر جلالین (۱۵ پارے) نورالانوار (تابحث قیاس) ترمذی شریف۔ دیوان متنبی۔ مختصر المعانی۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۶ ماہ
قطبی تصورات۔ فوز الکبیر۔ اقلیدس (یک مقالہ) محیط الدائرہ کامل۔ ۔	۳ ماہ
ترجمتین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تمام سال

جماعۃ سادسہ

کتب	مدت
ابوداؤد شریف۔ شرح عقائد نسفی۔ میبذی شرح مطالع تصورات۔ ۔ ۔	۶ ماہ
ملا جلال۔ شرح نخبۃ الفکر۔ موطا امام مالک	۳ ماہ
ترجمتین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	تمام سال

جماعۃ سابعہ

کتب	مدت
تفسیر بیضاوی (سورہ بقر) صحیح مسلم۔ صدرا۔ توضیح تلویح۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۶ ماہ
مقامات حریری (دس مقالہ) حمد اللہ تصریح مابقی توضیح (تامقام درس)۔ ۔	۳ ماہ

جماعۃ ثامنہ

کتب	مدت
صحیح بخاری۔ ہدایہ اخیرین۔ شمس بازغہ شرح مواقف۔ ۔ ۔ ۔	۶ ماہ
شرح چغمینی۔ دیوان حماسہ۔ مقدمہ تاریخ ابن خلدون۔ بقیہ بخاری شریف (اگرچہ ماہ میں ختم نہ ہو) (ترجمتین تمام سال)	

یہ نصاب دو سال کے تجربہ کے بعد سال گذشتہ میں بعد امتحان سالانہ بمشورہ علماء مشاہیر مرتب کیا گیا تھا بحمد اللہ اس سال اسکے موافق تعلیم میں اچھی کامیابی ہوئی۔ لیکن بعض اہل علم کی رائے ہے کہ قدرے ترمیم کی ضرورت ہے لہذا سالانہ امتحان آیندہ میں انشاء اللہ تعالےٰ اس پر پھر غور کیا جائیگا اور بعد ترمیم مطبوع ہو کر ہدیۂ حضرات ناظرین ہوگا۔

نیازمند

(ابوطاہر بہاری عفاعنہ الباری مدرس اول و مہتمم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی)

تحریک اہلحدیث

موضع پائیگاہ کھیڑی والہ

ناظرین اہلحدیث مدت سے ان مضمونوں سے بذریعہ اخبار گہربار اہلحدیث مطلع ہوتے رہتے ہیں۔ عرصہ گذرا کہ تحریک اہلحدیث موضع چوٹی میں شائع ہوئی ہے یہ جگہ (پائیگاہ کھیڑیوالہ) بھی اُس کے قریب ہے اور اسی طرح حلوائے خور پیروں کا مرکز تھا جس کی ابتدائی تاریخ کا پتہ لگانا محال ہے۔ غرض اسی حالت میں زمانہ نے کروٹ بدلی اور یہ تاریکی اپنی جوانی کو وداع کر کے حالت بڑھاپے کی طرف مائل ہوئی یعنی جناب مولوی عبد العزیز صاحب واعظ کا دورہ ادھر ہونے لگا۔ یہ بھی بالفرض کی سعی جمیلہ کے نتائج سے ایک نتیجہ ہے جو لوگوں کو توحید باری کے سننے کا موقعہ ملا ولیکن بعض اور عداوت کا سلسلہ بھی قائم ہو گیا۔ اسی حالت یعنی ۱۹۱۵ء میں مولوی عبد الخالق صاحب ہمشیرزادہ مولوی عبد الرحمن چوٹوی بعمر ۱۳ برس تعلیم عربی میں مصروف ہوئے اور اسی سال میں تشریف لائے موصوف نے مدرسہ قائم کر کے مدرس قائم کیا جہاں پر اب لڑکوں کی جماعت خصوصیت کے ساتھ پنجگانہ ہوتی ہے۔ آمین بالجہر اور رفع الیدین جس سے لوگوں کو خاص نفرت تھی ہر وقت ان کے کانوں میں آمین کی گونج اور رفع الیدین کا نظارہ ہوتا ہے اور بہ اکثر لڑکے اسی جگہ کے وظیفہ خوار ہیں۔ اور باہر سے بھی آنے لگے ہیں۔ اور یہ خداوند کی رحمت کا ایک کرشمہ ہے کہ جہاں چند سال پہلے حلوائے خور پیروں کا مرکز تھا اب وہاں ہفتہ وار اخبار "اہلحدیث" و اخبار محمدی و دیگر رسائل نظر آتے ہیں۔ وعظوں کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ موصوف علم طب میں کامل ہیں اور خاص خاص نسخوں میں مہارت تامہ رکھتے ہیں جو لوگوں کو ہر وقت گرویدہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ علم بھی اشاعت کا ایسا ذریعہ ہے جیسے سونے پر سہاگہ۔ خداوند تعالےٰ سے امید ہے کہ اپنی عنایت سے اس سعی کو تمام کرے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(گلاب خان چنگوانی ممبر مدرسہ سبحانی ضلع ڈیرہ غازیخان)

فتاوٰی

تعاقب

(از مولوی ابو القاسم سیف بنارسی)

اخبار اہلحدیث مورخہ یکم فروری صفحہ ۵ فتاوے کالم سوال ۸۴ "ایک شخص اپنی بیوی کو مجبور کرتا ہے کہ گھر کا کام کرے" کے جواب میں آپ نے رقم فرمایا ہے کہ "مرد کو کمانا اور عورت کو گھر کے کام کرنے ہیں۔" اس میں مجھے کلام ہے۔ امام بخاریؒ اپنی جامع صحیح میں اس مسئلہ کے متعلق دو حدیثیں لاتے ہیں۔ ایک آنحضرتؐ کی بیویوں کے بیان میں ہے ارسلت بصحفة فیہا طعام بید الخادم (پ ۲۱) دوسری حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی حضرت اسماءؓ کے قصہ میں ذکر فرمائی ہے۔ قالت اسماء ارسل الیّ ابو بکر بعد ذلک بخادم تکفینی الخ (پ ۲۱) ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ شوہر کو گھر کے کام کیلئے ایک نوکر رکھنا ضروری ہے اگر شوہر غیر مستطیع ہو تو لڑکی کا والد خادم بھیجدے اسی لئے امام بخاری "کتاب النفقات" میں ابواب منعقد فرماتے ہیں باب خادم المرأة۔ و باب خدمة الرجل فی اهله۔ ان دونوں کے ماتحت علامہ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں اما ان تجبرالمرأة علی شیئ من الخدمة فلا اصل له بل الاجماع منعقد علی ان علی الزوج مؤنة الزوجة کلها (ص ۲۳۰ پ ۲۲) یعنی بیوی کو کسی خدمت پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ شوہر کے ذمہ بیوی کی تمام خدمتیں ہیں۔ ہاں اگر شوہر تنگدست ہو اور بیوی اپنی خوشی سے گھر کا کام کاج کرے تو جائز ہے۔ اس کیلئے امام بخاری نے علیحدہ باب منعقد فرمایا ہے باب عمل المرأة فی بیت زوجها۔ امام مالک فرماتے ہیں۔ اذا کان الزوج معسرا الزم المرأة۔ (فتح۔ ص ۲۳۰ پ ۲۲) لیکن ابن حجر فرماتے ہیں۔ انها تطوعت ولم یکن لازما (فتح الباری ص ۱۴۱ پ ۲۱) فقط

اہلحدیث بناء نکاح یہ ہے کہ میاں بیوی زندگی کی کشتی کو ملکر کنارے تک پہنچائیں ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ کا مفہوم یہی ہے۔ خاوند اگر فراخدست ہے تو حسب حیثیت اور تنگدست ہے تو حسب حیثیت خرچ کرے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ (پ ۲۸ ع ۱۷) یعنی دونوں حسب حیثیت خرچ کریں۔ اسی لئے امام بخاری "باب عمل المرأة فی بیت زوجها" میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث لائے ہیں۔ جس میں موصوفہ کی گھر کے کاموں میں تکلیف پانے اور حضور کی خدمت میں شکایت اور درخواست خادم کا ذکر ہے۔ مگر جواب میں حضور علیہ السلام نے نہ اُن کے خاوند کو خادم رکھنے کا حکم دیا نہ آپ خادم دیا بلکہ صبر کے ساتھ تسبیح تکبیر پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا کہ تنگی کی حالت میں خادم کا رکھنا نہ خاوند پر فرض ہے نہ کسی وارث پر۔ اللہ اعلم۔

تعاقب ثانی از مولوی نور محمد صاحب حیدرآبادی وغیرہ | اہلحدیث مورخہ ۱۷ جمادی الثانی میں بجواب ۶۸ لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کرام کے نزدیک نکاح حلالہ میں "ملاپ شرط نہیں" صحیح نہیں۔

اس جواب میں بے شک سہو ہو گیا۔ لکھتے وقت کتب اصول کا مبحث خاص ذہن میں تھا جو حنفی تنکم کے متعلق ہے اسلئے بصد شکریہ تعاقب تسلیم۔ حنفیہ بھی حدیث عسیلہ کو مشہور یا بمنزلہ مشہور کے تسلیم کرکے ملاپ کو شرط قرار دیتے ہیں۔

تعاقب ثالث آنجناب نے "اہلحدیث" جلد ۲۱ نمبر ۱۱ میں بجواب سوال ۵۸ لکھا ہے کہ نماز جنازہ کی بابت جس صاحب نے لکھا ہے کہ عیدگاہ میں پڑھا گیا یہ اُن کی رائے ہے کسی حدیث میں اسکا ذکر نہیں۔ عرض یہ ہے کہ آنجناب نے جس حدیث سے نجاشی بادشاہ پر نماز جنازہ پڑھنے کی دلیل لی ہے خود اسی حدیث میں جنازہ عیدگاہ میں پڑھنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم وکبر اربع تکبیرات متفق علیہ (مشکوٰة شریف باب المشی بالجنازة والصلوة علیه)

جواب تعاقب تسلیم ہے۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کو مصلی میں پڑھا مگر عیدگاہ کی خصوصیت نہیں۔ کیونکہ حاضر جنازہ مسجد میں پڑھا تو غائب میں کیا۔ مزید ہے۔ لہذا تعاقب صحیح اور مسئلہ بہم صحیح۔

س ۸۵ زید نماز روزہ [illegible] تارک ہونے کے علاوہ زانی [illegible] لیکن زید کا باپ زندہ اور [illegible] ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زید کی کمائی بروئے قرآن و حدیث باپ کو کھا لینا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل خریدار اہلحدیث ۴۴۲۶)

ج ۸۵ زید کی جائز آمدنی سے باپ کھا سکتا ہے چاہے زید بد اعمال ہے مگر حرام کمائی میں سے نہ کھائے۔ (از داخل غریب فنڈ)

س ۸۶ ہمارا ارادہ ایک کمیٹی "اخوان الصفا" کے قائم کرنے کا ہے جس میں ماہانہ چند آدمی دس دس روپے قسط دیتے ہیں۔ سب اقساط جمع ہو جانے کے بعد قسط دہندہ اصحاب کے نام کا قرعہ ڈالتے ہیں جسکا نام نکلا وہ جمع شدہ رقم اُس کو ملتی ہے۔ دوسرے مہینہ میں بھی یہی عمل کرتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ یہی سلسلہ قائم رہتا ہے اور سب شرکاء ہمیشہ حسب قرعہ رقم مذکور کے مستحق ہوتے ہیں۔ ماہ بماہ قسط ادا کرتے ہیں۔ براہ کرم آیندہ اشاعت "اہلحدیث" میں اسکا جواب مرحمت فرمائیے گا کہ آیا از روئے شرع شریف اسکا کیا حکم ہے؟ ناجائز تو نہیں ہے؟

(سائلہ مسز مطیع الرسول از سکندرآباد)

ج ۸۶ نیت صالحہ فائدہ اخوان کی ہے انما الاعمال بالنیات۔ لہذا جائز ہے۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۸۷ اگر کوئی شخص پردیس چلا جائے چند سال بعد اسکی بیوی کو یہ معلوم ہوا کہ اُسکا خاوند جہاز کے غرق ہو جانے کی وجہ سے خود بھی ڈوبکر مر گیا ہے اس بات کا یقین کرکے وہ دوسرا نکاح کرے۔ لیکن سال بھر بعد وہ شخص صحیح و سلامت واپس آ جائے تو اب وہ عورت کسکے نکاح میں رہی؟ (خریدار [illegible])

ج ۸۷ نکاح ثانی [illegible] کی ہوگی۔ ہاں اگر مفقود الخبر کی حیثیت [illegible] بعد بفتوائے مفتی یا بحکم حاکم نکاح کریگی تو [illegible] درست ہوگا۔

ملکی مطلع

گاندھی جی کی گرفتاری رہائی
سیاسی تقلید شخصی
اور
اُس کے نقصان

ہندوستان میں کئی ایک لیڈر ہوئے ہیں جن کی عام رائے عزت کرتی رہی ہے۔ منجملہ سرفیروز شاہ مہتہ مسٹر گوکھلے۔ مسٹر تلک۔ سرسید احمد خان۔ نواب محسن الملک وغیرہ وغیرہ۔ گاندھی جی ان سب سے اخیر تھے لیکن قبولیت میں سب سے بڑھ گئے کیونکہ ان کی خدمات مخلصانہ کے علاوہ ان کی بے تعصبی ایک نظری اور بڑی بات ان کی درویشانہ زندگی اس قبولیت میں بہت کچھ مؤثر ہیں۔ اسی لئے جو کچھ ان کے منہ سے نکلا ملک نے اُسے مانا۔ تین سال پہلے جب انہوں نے سرکاری کاموں کو یہانتک کہ کونسلوں کو بھی بائیکاٹ کرنا پیش کیا تو اُسے بھی منظور کرالیا۔

اس کے بعد انہوں نے نافرمانی حکومت کا اعلان کیا تو اُسے بھی ملک نے تسلیم کیا۔ نہ صرف تسلیم کیا بلکہ بہت سے قابل ترین افراد نے اپنے پر مصائب بھی برداشت کئیں جو آجتک بھی ختم نہیں ہوئیں۔ باوجود اس قبولیت کے سرکار نے اُن پر مقدمہ چلایا جس میں چھ سال قید ہوئے مگر ملک میں اُف تک کی آواز نہ آئی۔ لیکن دو سال کی مدت گزار کر تمام ملک سے ان کی رہائی کے لئے آواز آنے لگی یہانتک کہ سرکار نے ان کو رہا کر دیا۔ اسکی تہ کو پہنچنا ہمارا کام نہیں۔ تاہم جسقدر ہمارا ناقص علم ہے اسکو بیان کرتے ہیں۔

ایام نافرمانی میں کانگرس کی مجلس عاملہ اس فیصلہ کیلئے بمقام بردولی (علاقہ گجرات میں) بیٹھی کہ نافرمانی کو ایک قدم اور بڑھایا جائے۔ انہی دنوں مقام چوراچوری میں نافرمانوں نے پولیس پر حملہ کرکے انہیں سخت نقصان پہنچایا تھا جس سے گاندھی جی کو بہت رنج تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ پنڈت مالوی جی بھی اس کوشش میں تھے کہ گاندھی جی نافرمانی بند کرادیں اسلئے ملک کی آنکھیں بردولی کی طرف لگ رہی تھیں۔ مجلس عاملہ کے ممبران کو چونکہ گاندھی جی سے بہت کچھ حسن ظن تھا اسلئے انہوں نے بجائے جمہوریت کے استبدادیت اور تقلید شخصی پر بنا کرکے کل اختیارات گاندھی جی کو دیدے کہ جو کچھ آپ کی رائے میں آئے وہ فیصلہ کر دیجئے گاندھی جی چونکہ چوراچوری کے واقعہ سے بہت رنجیدہ تھے ممکن ہے پنڈت مالوی جی کی رائے کا بھی کچھ اثر ہوا ہو اسلئے انہوں نے فیصلہ دیا کہ نافرمانی کے لئے جو تحمل اور بردباری ہونی چاہیئے وہ ملک میں ابھی تک پیدا نہیں ہوئی جس کا ثبوت چوراچوری میں ملا ہے۔ اسلئے نافرمانی بجائے ترقی کرنے کے بالکل بند کر دی جائے۔ حالانکہ یہ بات بالکل صاف تھی کہ زیادہ سے زیادہ چوراچوری کے ایک قصبہ یا تحصیل کو کانگرس کا بے فرمان بناکر ملک سے الگ کردیتے۔ مگر ملکی لیڈر سے بھی اُسی طرح غلطی ہوسکتی ہے جسطرح مذہبی مجتہد سے۔ اسلئے انہوں نے سارے ملک میں بے فرمانی بند کرنے کا فیصلہ کردیا جس کو مجلس عاملہ کے ممبروں نے محض اعتماد اور شخصی تقلید سے تسلیم کیا۔ پس فوراً بندش کے تار پہنچ گئے۔ لاہور میں نافرمانی چھوڑنے کا تار جو وقت پہنچا تھا نوجوان بڑے صبر سے مصائب برداشت کر رہے تھے۔ انہوں نے اس حکم کی اطاعت کی باوجودیکہ اُن کو اس حکم سے راحت نصیب ہوئی مگر دل اُن کے شکستہ ہوگئے۔ یہی حالت سارے ملک میں ہوئی گویا ایک اُوس سی پڑ گئی۔ کیونکہ ملک میں تحصیل آزادی کا جوش بڑے بلند درجہ پر ترقی کرگیا تھا۔ گاندھی جی کے فیصلے سے ایکدم نیچے آگئے تو ساتھ ہی گاندھی جی کی قدر و منزلت بھی حلقوں میں وہ نہ رہی جو پہلے تھی۔

یہ کیفیت کوئی مخفی نہیں تھی اسلئے حکومت کو حوصلہ ہوا کہ گاندھی جی کو بلاخوف گرفتار کرلیا جائے۔ چنانچہ چند روز بعد گرفتاری عمل میں آئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گاندھی جی کی گرفتاری پر کسی نے کان بھی نہ ہلایا بلکہ بڑی متانت اور تسلی سے اُن کی سزایابی کو سنا۔ اسکے بعد ملک کی تحریک میں جو سردی پڑی وہ کسی سے مخفی نہیں یہانتک ٹھنڈک ہوئی کہ بعض لوگوں کو یہ گمان کرنے کا موقع ملا کہ کانگرس کی تحریک بالکل مٹ گئی۔ مگر خدا کو جو کام کرنا منظور ہوتا ہے اُس کے اسباب وہ خود مہیا کردیتا ہے۔ ناگاہ آواز آئی گاندھی جی کے پیٹ میں پھوڑا ہوگیا ہے جس میں جراحی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ جیل سے نکال کر اُن کو ہسپتال میں پہنچایا گیا اور بڑے بڑے قابل ڈاکٹر اُن کے علاج پر مامور ہوئے۔ اِدھر آوازہ قدرت ہوا کہ اب گاندھی جی کو جیل میں نہ بھیجا جائے جب یہ آوازے قریب قریب اتفاق کے صورت پذیر پہنچے تو سرکار نے بھی گاندھی جی کو رہا کر دیا۔

یہ ہے گاندھی جی کی گرفتاری رہائی اور ملک کی ترقی اور تنزل کی مختصر سرگذشت۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا تقلید شخصی کا نتیجہ ہوا۔ کیونکہ تقلید شخصی سے مراد یہ ہے کہ کسی غیر نبی کی شخصی رائے کو واجب الاتباع جاننا۔ کوئی شک نہیں کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کے ممبروں نے اپنی رائے کو گاندھی جی کے تابع کرکے اُن کی شخصی تقلید پر عمل کیا جس کا نقصان ملک کو یہ ہوا کہ اس تقلید شخصی سے ہندوستان پچاس سال پیچھے جا پڑا۔ اگر وہ جمہوریت کے اصول پر کاربند ہوکر کثرت رائے سے فیصلہ کرتے اور شخصی تقلید اختیار نہ کرتے تو یہ خرابی پیدا نہ ہوتی۔ کیونکہ شخص واحد کی رائے ہر حال میں واحد ہی ہوتی ہے اُس سے غلطی ممکن بلکہ بکثرت وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ **نتیجہ** یہ ہے کہ جس شخص کی رائے پیغمبروں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ ہو یعنی وہ پیغمبر نہ ہو اُسکی رائے کو ہر حال میں واجب الاتباع جاننا موجب ترقی نہیں ہوسکتا بلکہ بسا اوقات موجب نقصان ہوتا ہے۔

انقلاب زمانہ اور استقلال کا نتیجہ

ابھی کل کا ذکر ہے کہ مصری لیڈر زاغلول پاشا نے مصر میں جو کچھ کیا اور کر دکھایا وہ کسی سے مخفی نہیں ہندوستان میں گاندھی جی کی کوشش اور مصر میں سعد زاغلول پاشا کی سعی کا بہت چرچا تھا۔ انجام اُس کا یہ ہوا تھا کہ زاغلول پاشا قید کرکے جلاوطن کیے گئے اور گاندھی جیل میں پہنچائے گئے۔ مگر مصریوں کی جد وجہد بدستور جاری رہی جس کا نتیجہ مصر میں تو نمودار ہوگیا کہ مصری بڑی

حد تک انگریزی حکومت سے آزاد ہو گئے۔ آج مصر اُس حد تک پہنچ گیا ہے جس حد پہ امیر حبیب اللہ کے زمانہ میں افغانستان تھا یعنی اندرونی کامل آزادی اور جمہوری حکومت اور صرف بیرونی حکمت عملی میں انگریزوں کی ماتحتی ہے۔

اتنے حصے میں بھی آزادی حاصل کرنے کیلئے مصری لوگ جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم انقلاب زمانہ کا اثر دیکھتے ہیں کہ وہی سعد زاغلول جو قید کر کے جلا وطن کیا گیا تھا آج مصر کا وزیر اعظم ہے۔ اور ہم خوش ہیں کہ وزارت عظمی پر پہنچ کر سعد اپنی جبلی سعادت کو ساتھ لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ اس نے ایک اعلان اس مضمون کا شائع کر دیا ہے کہ مصر اور سوڈان مکمل آزادی کا حق رکھتا ہے۔ سعد پارٹی کی کوشش سے امید ہے کہ عنقریب مصر بھی افغانستان کی طرح آزاد اسلامی سلطنت ہو کر دنیا کی آزاد حکومتوں کی صف میں بیٹھا ہوا نظر آئیگا۔

بنارس کی میونسپلٹی اور امرتسر کی بلدیہ

خبر آئی ہے کہ شہر بنارس کی بلدیہ کو ناقابل جان کر سرکار نے توڑ دیا اور اُسکی جگہ ایک افسر شہر کے انتظام کیلئے مقرر کر دیا۔ ہم کو اس شکستگی کی تفصیل نہیں پہنچی لیکن اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ بنارس کی بلدیہ امرتسر کی بلدیہ سے بدتر نہ ہوگی۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ دنیا بھر کی میونسپلٹیوں میں امرتسر کی بلدیہ جیسی کوئی بلدیہ شہر کو تباہ کن نہ ہوگی۔ امرتسر میں صفائی کا نام نہیں سڑکوں کی مرمت جانتے ہی نہیں۔ موسم سرما میں ایک دفعہ بارش ہو جانے سے کتنے دنوں تک چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جن دنوں مٹی کے کنکروں کی سڑکیں تھیں لوگ کہتے تھے پتھروں کے کنکروں کی بنائی جائیں تو کیچڑ کی تکلیف نہ ہو۔ مگر اب پتھروں کی بنکر بھی وہی بلکہ اُس سے زیادہ تکلیف رہتی ہے کیونکہ پتھروں میں مٹی اتنی ملائی جاتی ہے کہ پتھروں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اسلئے پتھروں سے کوئی فرق نہیں ہوا۔ انجنئر صاحب اور سیر صاحب خدا جانے کیا دیکھتے ہیں اور ممبران اپنا فرض کیا ادا کرتے ہیں ہم اہل شہر اس کمیٹی سے تنگ آ کر سرکار سے درخواست کرتے ہیں کہ براہ مہربانی بنارس کی طرح امرتسر کی بلدیہ کو بھی موقوف کر کے اپنے انتظام کر لے۔

معاہدہ وطنی

آجکل ہندوستان کے ہر حلقہ میں معاہدہ وطنی پر گفتگو ہو رہی ہے جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہندو الگ مسلمان الگ اپنے اپنے حقوق کی نگہبانی کرتے ہیں اور طامع انسان الگ اپنے حقوق سے زائد طلب کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ مسئلہ بالکل آسان ہے لاہور میں سرکردہ مسلمانوں کی مجلس اس امر کے متعلق ہوئی تھی میں نے اُس میں بھی یہی کہا تھا کہ فریقین اگر اپنی خواہشات کو اعتدال پر رکھیں تو معاہدہ وطنی کا پاس ہو جانا چند منٹوں کا کام ہے پھر تھوڑی سی اسکی تشریح بھی کی تھی۔ آج ہم اس کی تشریح میں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ہندوستان میں بہت سی تجارتی کمپنیاں ہیں جنمیں شرکا کے حصے مختلف ہونگے۔ کسی کے دس حصے۔ کسی کے سو۔ تو کسی کے ہزار۔ تقسیم منافع میں اتنا تناسب کیا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب ایک ہی اور صرف ایک ہی ہے کہ منافع میں تناسب حصوں کے تناسب سے ہے۔ بالکل صحیح ہے۔ ناممکن ہے کہ دس حصوں کے مالک کو ہزار حصوں کے مالک کے برابر نفع دیا جائے بلکہ یہ بھی ناممکن ہے کہ دس حصوں کے مالک کو گیارہ حصوں کے مالک کے برابر دیا جائے۔ کیوں؟ انصاف یہی ہے۔ ٹھیک اسی طرح تناسب آبادی کے لحاظ سے ہر قوم کو ملکی فوائد دئے جائیں۔ یہ ہے پہلا اصول

دوسرا اصول بھی ایسا ہی مسلمہ ہے کہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر عمل کرتے اور اُسکی اشاعت کرنے میں کامل آزاد۔ اسکے عمل کرنے میں اکل و شرب (کھانا پینا) بھی داخل رہیگا۔ یعنی جو چیز کسی کے مذہب میں کھانے کی اجازت ہے وہ کھا سکتا اُس سے اُسکو روکا نہ جائیگا اور جس قسم کی عبادت وغیرہ کرنے کا اُس کے مذہب میں حکم ہو وہ کر سکتا ہے اُسے روکا نہ جائیگا۔ بس یہ دو اصول ہیں۔

تیسرا اصول ان کے بعد قابل لحاظ ہے۔ صوبہ سرحد (پشاور) میں ہندوؤں کی آبادی کمائی ہے

لہذا التعاقب صحیح اور مسلم ہے۔ جتنی صوبہ مدراس میں ... [illegible] یہ عجب جو ایمان تو

پانچ۔ پس جو حقوق صوبہ سرحد میں ہندو حاصل کریں وہی صوبہ مدراس میں مسلمانوں کو دئے جائیں انشاء اللہ خیر سلا۔

خدا بھلا کرے بنگالی لیڈروں کا جنہوں نے قریب قریب یہ تینوں اصول تسلیم کر لئے۔ دیکھئے باقی ملک کے ہندو مسلمان کیا کرتے ہیں۔ یہ ایسے اصول ہیں کہ ہند و فریق ثانی اگر اپنی خواہشات کو حد سے متجاوز نہ ہونے دیں تو چند منٹ میں یہ ساری الجھن سلجھ جاتی ہے۔ اللہ الموفق۔

بہادر مسلمانوں کا ہیبتناک نظارہ

سوامی شردھانند رخ پلٹ گئے

(سلطان الاخبار بمبئی کی روایت)

جمعہ کو شب کے ۸ بجے مارواڑی ودیالہ ہال میں جلسہ شدھی ہوا سوامی شردھانند کی تقریروں کا اعلان کیا گیا تھا جلسہ میں بکثرت مسلمان بھی شامل ہونے کیلئے پہنچے اور علما بمبئی کی ایک کثیر تعداد بھی وہاں پہنچ گئی۔ اور ہال میں ہر طرف اسلامی چہرے نظر آنے لگے جب اس نظارہ کو شردھانند نے دیکھا تو اپنی تقریر کا رخ ہی پلٹا دیا۔ آج سے چار روز قبل جس شردھانند نے مسلمانوں کو گالیاں دی تھیں آج وہی شردھانند مسلمانوں کے چہروں کو دیکھکر اسقدر مرعوب ہوا کہ اُسکی زبان سے مسلمانوں کے خلاف ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ اور بجائے گالیاں دینے کے بھائی مسلمانوں کا لفظ نکلتا تھا۔ اگر شردھانند کی تقریروں میں یہی حالت رہی جیسی اس جلسہ میں رہی تو ہم شردھانند کو چیلنج دیتے ہیں کہ ہندوستان میں کبھی نفاق نہیں ہو سکتا جلسہ کے آخر میں شردھانند کو مناظرہ کرنے کیلئے کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ مگر جلسہ برخاست ہونے کے بعد ایک عجیب نظارہ دکھائی دینے لگا ہر طرف سے اللہ اکبر کے پر زور نعرے بلند ہونے لگے اور ہال کے باہر مولوی غلام رسول صاحب نے جو ہمارے مدرسہ کے تعلقداروں میں سے ہیں ایک پُر جوش تقریر کی۔ آخر میں کلمہ طیبہ کا نعرہ زور سے بلند کیا۔ سوامی جی موٹر میں بیٹھکر رفوچکر ہو گئے۔

عصمت النبی ۔ آنحضرت کی پاکدامنی کا عملی ثبوت ۔ ۱۲

متفرقات

مقام شکریہ (گذشتہ ہفتہ چھپنے سے رہ گیا)
۳۰-۳۱ جنوری کی درمیانی شب کو بعد نماز عشا ۸-۹ بجے کے درمیان دفتر اہلحدیث سے ملحق مکان کی بالاخانہ میں آگ لگ گئی جس کا اثر دفتر کی اوپر والی منزل میں بھی پہنچا - حملۂ آتش بڑے زور کا تھا اس لئے احباب کی رائے ہوئی کہ دفتر کا سامان کتب وغیرہ سب نکالکر مکان خالی کر دیا جائے - اہل محلہ نے تقسیم کار کے اصول سے کام کو یوں تقسیم کیا کہ چند آدمی تو پانی لانے اور ڈالنے پر لگ گئے اور چند سامان کتب وغیرہ نکالکر رہائشی مکان میں پہنچانے لگے - اتنے میں میونسپلٹی اور سیوا سمتی کی مدد بھی آپہنچی جس نے مکان ملحق میں آگ کو بالکل ٹھنڈا کر دیا - خدا کا شکر ہے کہ ایک گھنٹہ میں بلا آئی اور دور بھی ہو گئی - الحمد للہ

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

تفسیر ربانی سورہ بقر کی اردو میں تفسیر ہے موقع بموقع توحیدی نتائج بھی بتائے گئے ہیں - آیات کے لفظ لفظ کو جدا جدا کرکے لکھا ہے مثلاً اَلْ-حَمْدُ لِ-اللّٰهِ - ترجمہ میں بھی اس ترکیب کا لحاظ رکھا ہے جو ایک طرح سے کم لیاقت ناظرین کو پریشان کن ہے خیر قرآن شریف کے مضامین پر آگاہی حاصل کرنے کے شائقین کو مفید ہے - جلد اول سورہ بقر قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول علاوہ - پتہ
(مولوی محمد حسین مقام دھاریوال ضلع گورداسپور)

الفیض امرتسری - یہ ایک ماہوار رسالہ امرتسر سے جاری ہوا ہے - جس کا دعوٰے ہے کہ مسائل شرعیہ کے علاوہ تصوف کے عقدے بھی حل کرونگا - اس رسالہ کے بانیوں کو دیوبند سے اُنس ہے - غالباً رسالہ کی روش بھی وہی ہو گی - قیمت سالانہ ۱عہ ۱/ پتہ
(منیجر الفیض امرتسر)

القاسم حنفی مذہب کا ایک جدید پندرہ روزہ اخبار امرتسر سے جاری ہوا ہے - جسکی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ رسوم مروجہ (مولود - عرس - گیارہویں وغیرہ) کی تائید ضرور کریگا - قیمت سالانہ سے ۱/ پتہ
(منیجر القاسم امرتسر)

درخواست اخبار میں غریب نادار ہوں میری بستی میں اخبار اہلحدیث کی بڑی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ جاری کرا دیں - (محمد اسمٰعیل موضع اسحٰق پور بڈھوکہ ڈاکخانہ استھان ضلع پٹنہ)

ایضاً میری بستی میں بھی اخبار اہلحدیث کی بڑی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ جاری کرا دیں -
(غلام نبی امام مسجد مقام بگڑہ ضلع ہزارہ)

جبلپور میں درس کلام اللہ اس شہر میں بڑی ضرورت تھی کہ ترجمہ قرآن کا درس ہو - الحمد للہ مولوی انوار الحق صاحب نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ۲۸-جنوری سے بوقت شب درس جاری کیا - خدا برکت کرے - (نور محمد خان منشی عالم از جبل پور)

درخواست کتب صحیح بخاری مترجم اور بلوغ المرام محشی کی مجھے ضرورت ہے کوئی صاحب کم از کم قیمت عنایت فرما دیں - (نمبر ۶۰۷۹)

ارادۂ حج میرا ارادہ امسال حج کو جانے کا تھا جس کے لئے آج تک ایک خانگی ضرورت سے رکا رہا الحمد للہ اُس سے فراغت ہو گئی - لیکن دوسرے ایک مخمصے میں مبتلا ہوں - ناظرین دعا کریں کہ اُس سے ایسے وقت فراغت ہو کہ میں اپنے احباب کو اطلاع دے سکوں - کیونکہ میرا خیال تھا کہ میں احباب کی اتنی جمعیت کے ساتھ جاؤں کہ ہمارا جہاز ہمارا ہی ہو جس سے سفر میں بھی راحت ہو - دعائے خیر کا طالب
(ابو الوفاء)

یاد رفتگان میرے بھائی کا لڑکا خورد سالہ فوت ہو گیا - انا للہ - (مستری محمد محمود از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

ایضاً میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں انا للہ -
(محمد عمر واعظ اہلحدیث کانفرنس ضلع جالندھر)
ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں - غفر اللہ لہم -

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۱۲ ۔ بقایا ۱۲ کل ۱۰ - از سائلین مدرسہ اسلامیہ گوشائیں گنج ۲/ مدرسہ اسلامیہ ٹانڈہ فیض آباد ۱/ - ابو الہدٰی مئو ضلع اعظم گڈھ ۱/ - بشیر الدین بنارس ۱/ (کل ۱۵) میزان کل ۱۰ - سائلوں کے نام اخبار سال کیلئے جاری کیا گیا - قیمت بحساب غریب فنڈ ۵ - ۱۰ پائی بذمہ فنڈ - نمبر سائلین (۳۷)

باقی سائلین شکر الدین - نذیر حسین - محمد ایوب - رحمت اللہ - عبد اللہ - علی محمد - کل ۶ باقی ہیں رقم چندہ ختم **اصحاب کرم** اس علمی صدقہ جاریہ پر توجہ فرمائیں -

ماہ رجب میں میرے حال پر بھی توجہ کریں میں عرصے سے مریض خستہ حال ہوں مرض دن بدن ترقی پر ہے بالکل بیکار ہو گیا ہوں - اصحاب خیر ماہ رجب میں خیرات زکوٰۃ سے غرباء کی پرورش کرتے ہیں - میرے حال پر نظر عنایت فرما دیں - (محمد دین معلم قرآن از کنجاہ ضلع گجرات پنجاب محلہ جھنڈا سنگھ)

نسخہ بواسیر اس موذی بیماری کیلئے ایک صاحب مندرجہ ذیل نسخہ لکھتے ہیں - جسکی تصدیق ہم نے اپنے طبیب خاص سے کرالی ہے -
پانچ تولہ کبوتر کی بیٹ - پانچ تولہ بھنگ دونوں ملاکر پیس لیں اور سات ٹکیاں بنا کر رکھ لیں - ایک لکڑی کی چوکی بیٹھنے کے واسطے بنوا لیں - اسمیں ایک سوراخ چھوٹا سا رکھ لیں - نیچے آگ ڈالکر ایک ٹکیا اُس آگ پر ڈالدیں - سات روز اسیطرح کریں - پرہیز کھٹا میٹھا سُرخ مرچ سے رکھیں -

درخواست بخاری شریف مترجم میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب مجھے بخاری شریف مترجم فی سبیل اللہ لے دیں تو خدا سے اجر پا دیں -
(محمد شریف سندھو ڈاکخانہ سرائے مغل ضلع لاہور)

ضرورت یتامیٰ مدرسۂ فضل رحمانی تحفظ اسلام پوسٹ سہزرام پور ضلع ہوگلی کو دس یتیم بچوں کی ضرورت ہے جنکی عمر دس سے پندرہ برس تک ہو جہاں کہیں ہوں یہاں آکر ۵ برس تک صنعت اور علم دینیات کی تعلیم پا دیں - کھانا کپڑا اور دیگر ضروریات کیلئے مدرسہ کفیل ہوگا - مگر وہی یتیم درخواست کریں یا آپکی کوشش کریں جو ماں باپ دونوں کی طرف سے یتیم ہیں - ۵ سال کے اندر سال میں ایک ماہ وہ اپنے وارثوں سے جاکر مل آسکتے ہیں - (حکیم محمد اسمٰعیل مہتمم مدرسہ ہذا)

انتخاب الاخبار

شریف حسین اور مسئلہ خلافت | شریف حسین والی حجاز نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ اُن کی خواہش خلیفہ بننے کی نہیں ہے۔ اور نہ وہ مسئلہ خلافت میں مصروف ہیں۔ مگر پھر بھی اُن کی ذاتی رائے یہ ہے کہ فی الحال اسلام کو ایک خلیفہ کی ضرورت ہے کیونکہ عبدالمجید فرائض خلافت کو پوری طرح سے انجام نہیں دیسکتے اور اسی لئے اُن کو صحیح خلیفہ خیال نہیں کیا جاسکتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ آجکل محض اتحاد عرب کے مسئلہ میں منہمک ہیں۔ اور جو گفت وشنید اس بارے میں برطانیہ سے ہو رہی ہے اُسکا انتظار کر رہے ہیں۔

سلطان نجد | کے انتقال کی خبر تصدیق نہیں ہوئی بلکہ تردید ہوگئی۔ (خدا حافظ)

ایران میں طوفان باران | غیر متوقع طوفان باد باران ۲۴ جنوری لغایتہ ۳۱ جنوری اس قدر شدت کے ساتھ رونما ہوا کہ علاقہ عربستان کا بڑا حصہ کامل طور پر غرق ہوگیا۔ بعد اتلاف جان و مال ہوا ہے جس کی مقدار کا ابھی تک اندازہ نہیں کیا جا سکتا اضلاع اہواز۔ میدانی۔ تفتون۔ داری۔ اور نظریہ وغیرہ تمام پر آفت آئی خدا خدا کرکے ۴۔ فروری کو کہیں طوفان کم ہونا شروع ہوا۔

جمہوریت سے ترکی قوم میں جان پڑگئی ہے

قسطنطنیہ کے اخبار نویسوں کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی ہے اسمیں تقریر کرتے ہوئے غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے فرمایا کہ ترکی قوم کی روح جس کی نسبت یقین کیا جاتا تھا کہ سلطانوں نے اسکا گلا گھونٹ رکھا ہے اب واپس اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ تاج اور تخت سلطانی دونوں نابود ہوگئے ہیں۔ ترکی تاریخ میں جمہوریت کا نیا باب مفتوح ہوگیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی | کے متعلق مارننگ پوسٹ نے جو لیڈر لکھا ہے اسکا عنوان آگ سے کھیلنا رکھا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اس کمزوری کے

معاوضہ میں انسانی جانیں دینی پڑینگی۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ گورنمنٹ مزاحمت کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہوسکتی ہے بلکہ اس نے برطانی روایت پر عمل کیا ہے

روس میں فساد | خارقاف سے خبر آئی ہے کہ سخت فسادات ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ کمشنر جکے ساتھ فوج بھی ہے باغیوں کی امداد کر رہا ہے۔ آتش زدگی کے بعد دھماکہ ہوا۔ ایک بہت بڑے کارخانہ حرب کا حصہ تباہ ہوگیا۔

درہ دانیال اور گیلی پولی پر روسی دعوے

اخبار "الفتیہ" نے ایک طویل مضمون شائع کر کے اس امر کی ضرورت پر بحث کی ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کو بحال کیا جائے اور پالیسی کا جو ڈسانچہ قبل از انقلاب روس تیار کیا گیا تھا اس سے نکلکر آگے بڑھنا چاہئے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ برطانیہ اس بات کی کچھ پرواہ نہ کریگا کہ قبل از انقلاب جو انتظامات کئے جاچکے تھے ان کے بموجب درہ دانیال اور جزیرہ نمائے گیلی پولی پر اس کا دعوٰے نگرانی تسلیم کرلیا جائے۔

برطانیہ میں زراعتی اصلاحات | انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کی مجلس قومی نے جکے مسٹر میکڈانلڈ بھی ایک رکن ہیں ایک زرعی نظام عمل شائع کیا ہے جس میں اراضی پر قومی ملکیت اور زراعت پر قومی خدمت کا رنگ چڑھایا گیا ہے۔ اس میں حکومت کے اس آئین کی حمایت کیگئی ہے کہ اجناس خوراک کی قیمتوں کو قرار پر رکھنے کیلئے جو چند سال تک قائم رہیں اجناس خوراک کو بہت بڑی مقدار میں سرکاری طور پر خرید لیا جائے۔

معاہدہ کا مسودہ ماسکو بھیجا گیا | موسیو ریکو کے تقرر کے باعث یہ لازمی ہوگیا ہے کہ معاہدہ اطالیہ و روس کے مسودہ کو ماسکو کی طرف روانہ کردیا جائے۔ یہ معاہدہ تیار ہوچکا ہے اور دونوں ملکوں کے مندوبین نے اسے منظور کرلیا ہے۔ کل شام ایک ایلچی ماسکو کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔

علیحدگی پسند جرمنوں کی سرگرمیاں

سپیئر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ علیحدگی پسند جرمنوں نے ایک کاریگر کو گرفتار کرکے فیصلہ کیا کہ اس کو خارج کردیا جائے کیونکہ اس نے بھاگ جانے کی کوشش کی تھی مگر اسے دیوار پر کھڑا کرکے گولی ماردی گئی۔ علیحدگی پسندوں نے غضبناک انبوہ کو بجبر منتشر کیا جس میں ایک شہری گولی سے ہلاک ہوا۔

اعلان

متعدد اشخاص نے میرے پاس خطوط ارسال کئے ہیں کہ ان کو والدم مرحوم مولانا وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ کی تصانیف مفت بھیجی جائیں۔ لہذا بغرض آگاہی ناظرین اخبار اہلحدیث لکھا جاتا ہے کہ اب میرے پاس والدم مرحوم کی تصانیف میں سے کوئی کتاب باقی نہیں رہی ہے صرف انوار اللغۃ کا ایک نسخہ تھا وہ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث کی شفاعت پر معہ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۷ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنا چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس واسطے مضمون لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس کئے جائینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جلد ۲۱ — مؤلف — ابوالوفاء ثناء اللہ — نمبر ۳۵

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۹۰؍

رؤساء و جاگیرداران سے ۰ ۰ ۷؍

عام خریداران سے ۰ ۰ ۵؍

۰ ۰ ۰ ششماہی ۳؍

ممالک غیر سے سالانہ ۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر — ۲۳؍ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۷ جون ۱۹۲۴ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

فقہ اور فقیہ

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچہ میں اس سلسلہ کا نمبر ۲ تھا جس میں ہم علم فقہ کی تعریف خود علماء اصول فقہ کے الفاظ میں بتا چکے ہیں۔ آج ہم رسالہ "فیض" امرتسری سے تعریف فقہ نقل کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار "فیض" کی تعریف کے الفاظ یہ ہیں۔

"فقہ وہ فیصلجات نبویہ و فیصلجات صحابہ کا مجموعہ ہے کہ جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ آیندہ نسلوں کیلئے اعمال اسلام کا دستور العمل صحیح صحیح کیا ہے کہ جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری طرز عمل قرار پایا تھا۔"

(فیض بابت رجب ۱۳۴۲ھ صفحہ ۲۰)

اہلحدیث ہماری تعریفات میں سے پہلی تعریف (معرفۃ النفس ما لہا وما علیہا) خود امام ابوحنیفہ صاحب سے منقول ہے (توضیح) دوسری تعریف خود علماء اصول کی ہے۔ نہیں معلوم اس تیسری تعریف کرنے کی "فیض" کو کیا ضرورت پیش آئی۔ اسکا جواب وہی دے سکتے ہیں۔ ہم نے جو اس میں نقص پائے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) یہ تعریف جامع نہیں۔ کیونکہ احکام اربعہ صلوٰۃ۔ صیام۔ حج۔ زکوٰۃ اس سے خارج ہیں کیونکہ یہ فیصلجات نہیں بلکہ احکام ہیں۔ پس اس تعریف کے مطابق کتب فقہ میں ان احکام کا اندراج غلط ہے

(۲) یہ تعریف مانع بھی نہیں کیونکہ اس میں فیصلجات صحابہ کو داخل فقہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ علماء فقہ نے ادلہ صرف چار لکھی ہیں (۱) قرآن (۲) حدیث (۳)

ف(۱) اس مضمون کے لکھنے والے کا نام مرقوم نہیں لیکن سرورق پر مرقوم رہتا ہے زیر نگرانی مولانا مولوی نور احمد صاحب اسلئے راقم مضمون کوئی بھی ہو بحکم نہ الامیر المدینہ ہم اس مضمون کو مولوی نور احمد صاحب کیطرف منسوب کر سکتے ہیں (اہلحدیث)

قرار دیتے ہیں۔ اور ان کی کتب میں انبیاء علیہم السلام کی اس قدر توہین ہے کہ خدا کی پناہ۔

الجواب :- یہ بھی محض بہتان اور بے تمیزی کا طوفان ہے۔ اہل سنت ایسے عقیدہ کو کفر سمجھتے ہیں۔ اہلسنت کے نزدیک حضرات انبیاء خصوصاً سید الانبیاء تمام عیوب اور معاصی سے پاک ہیں۔ تفصیل اسکی شرح مقاصد وغیرہ میں مرقوم ہے۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا ایک خاص رسالہ **"عصمت نبوت"** دفتر اہلحدیث سے ملتا ہے۔

(۳) اہلجماعت کا قرآن مجید پر ایمان نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جس چیز پر ایمان ہو اہل ایمان اسکی تعظیم کرتے ہیں۔ مگر اہل سنت کے خلیفہ ثالث عثمان صاحب نے قرآنوں کو آگ میں جلایا اور اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا (صحیح بخاری۔ روضۃ الاحباب۔ مشکوٰۃ۔ اتقان۔ تاریخ خمیس) اور سنیوں کے آٹھویں خلیفہ ولید نے قرآن مجید کو تیروں سے چھلنی کیا (تاریخ الخلفا سیوطی) فقہ حنفیہ میں قرآن مجید کا (معاذ اللہ) خون و پیشاب سے لکھنا جائز ہے (فتاویٰ قاضی خان وغیرہ)۔

الجواب :- آپ کو واقعہ غلط بتایا گیا۔ اصل قصہ یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن شریف بزبان قریش اُترتا تھا جن سے دیگر قبائل کی اصطلاحات مختلف تھیں۔ اسلئے حضور علیہ السلام نے اُن قبائل کو الفاظ مختلفہ میں اجازت فرمائی تھی کہ تم ان مواقع میں اپنی اصطلاح کے مطابق پڑھ لیا کرو۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں ان مختلف قرأتوں کی وجہ سے اختلاف ہوا تو حضرت عثمان نے جلیل القدر صحابہ کی کمیشن بٹھا کر مختلف قرأتوں کے کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ قریش کی زبان کی پابندی میں قرآن کو اُن مختلف الفاظ سے صاف کرکے تمام ممالک میں نسخہ عثمانی بھیجدیا گیا باقی مختلف قرأتوں والے مصاحف جلا دئے گئے تاکہ نزاع باقی نہ رہے۔ موجودہ قرآن شریف وہی ہے جو حضرت عثمان نے بحال رکھا جو بزمانہ خلافت علی متداول رہا اور آج سنیوں کے علاوہ شیعوں میں بھی مستند مانا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ قرآن شریف کو نہیں جلایا تھا بلکہ قرآن شریف کو پاک وصاف کرکے اُن مختلف اوراق کو جلایا تھا جنکا وجود عارضی تھا۔

ہم اس اعتراض کی اُسوقت قدر کرتے جب شیعہ کوئی ایسا قرآن پیش کرتے جو سنیوں کے پاس نہ ہوتا۔ حقیقت میں سائل کو لڑکا جانکر خوب بہکایا ہے۔ اب اُسکا فرض ہے کہ لڑکپن چھوڑ دے۔

ولید نے جو قرآن شریف کی ہتک کی تو اُسکا بدلہ اُسنے دنیا میں بھی پایا اور مرکر بھی پایا ہوگا۔ کونسا ناجائز کام تھا جو وہ نہ کرتا تھا۔ اس سے کیا سنی مذہب پر اعتراض آئیگا۔ ہم آپ کو سنیوں کا ایک اصول بتائے دیتے ہیں جو ہمیشہ آپکو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ وہ یہ ہے۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے "جو کریگا وہ بھریگا"۔

پیشاب سے قرآن لکھنا تمام اہلسنت کا مذہب نہیں یہ بھی کسی کی ذاتی رائے ہے۔ اہلسنت کے بہت سے فرقے شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ اور اہلحدیث اسکو ناجائز جانتے ہیں۔

اہل قرآن سے فیصلہ کی صورت

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اہل قرآن (منکرین حدیث) کا دعوٰے ہے کہ قرآن شریف ایسا مفصل اور مشرح ہے کہ ہر حکم کا ثبوت مفصل اس میں ملتا ہے۔ چنانچہ اس جماعت کا رسالہ "بلاغ" اپنے مقاصد میں ہمیشہ لکھتا ہے "صرف کلام اللہ کو جمیع ضروریات کیلئے مکتفی ثابت کرنا" ہم اہلقرآن کے اس مقصد میں دل سے معاون اور ہمدرد ہیں۔ قرآن مجید میں اگر یہ وصف ثابت ہو جائے جسکا ادعا اہلقرآن کو ہے تو ہم بھی اس خوشی میں شریک ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ ادعا محض ادعا ہی ادعا ہے دگر ہیچ۔

خدا بھلا کرے امرتسری جماعت اہلقرآن کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب کا جنہوں نے خود یا بتحریک خود ایک مضمون لکھا جو رسالہ بلاغ بابت جون چھپا جسکی سرخی ہے "فہم قرآن کے متعلق چند سوالات کا جواب" اُس میں آپ مولوی محمود علی صاحب پروفیسر کپورتھلہ کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں کہ "ہماری مودبانہ درخواست ہے کہ وہ (پروفیسر صاحب) اپنی نماز کوئی بھی اکیلے قرآن سے نکالکر ہمیں سمجھادیں ورنہ بغیر ثبوت نرا دعوٰے ہی دعوٰے کیسے قابل سماعت ہو سکتا ہے" (صفحہ ۲۱)

پس یہی ایک سوال ہمارے اور اہل قرآن (امرتسری ہوں یالاہوری۔ گجرانوالی ہوں یا ڈیرہ اسمٰعیل خانی وغیرہم) میں فیصلہ کن ہے کہ جو جو پارٹی جیسی بھی نماز پڑھتی ہے اُسکا ثبوت مفصل اور مشرح قرآن شریف سے دکھائیں

نوٹ ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے بتانا مفید ہوگا کہ اہلقرآن (جس نے آجکل اپنا نام "امت مسلمہ" تجویز کیا ہے) میں بہت بڑا اختلاف ہے کہ ایک نماز کی کتنی رکعتیں ہیں۔ ایک فریق دو۔ دو کہتا ہے۔ ایک فریق ایک ایک رکعت بتاتا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ ہر ایک رکعت میں دو سجدے ہیں یا صرف ایک۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ نماز میں اذکار کیا ہیں۔

چند دنوں کا واقعہ ہے لاہور کی پارٹی اہلقران نے جلسہ کرکے ان مسائل پر بحث کرائی تھی جو بڑے مزے کی تھی ایک کی دوسرے نے خوب پگڑی اُچھالی تھی جسکو لاہوری ہوشیار ایڈیٹر (مولوی حشمت علی صاحب) نے درج رسالہ نہیں کیا مگر ہم سے ایک معتبر اہلقرآن نے بیان کیا تھا۔

انتظار ہم امید رکھتے ہیں کہ تینوں جماعتیں ہمارے سوال کا (جو بالفاظ مولوی احمد دین صاحب ہم نے نقل کیا ہے) جواب عنایت کرینگی۔

"جماعت" سے سوال

امرتسر سے ایک رسالہ جدید جاری ہوا ہے جسکا نام حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے نام پر "جماعت" رکھا گیا ہے۔ اُسکے پہلے ہی نمبر میں ایک مضمون ہے جسکی سرخی ہے "کس کو حق پر جانیں" اس میں راقم مضمون نے کثرت افراد کو حقانیت کی دلیل بتایا ہے۔ اور اس دعوے پر ایک حدیث لکھی ہے جسکے الفاظ ہیں

اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

جس کا ترجمہ ہے "بڑی جماعت کی تابعداری کیا کرو" اس دعوے اور دلیل پر ہم پھر کبھی کچھ لکھینگے سر دست

بذریعہ اڈیٹر صاحب جماعت " فاضل مضمون نگار (مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی) سے ایک نحوی سوال پوچھتے ہیں۔ امید ہے وہ صاحب ازراہ مہربانی صاف صاف اسکا جواب دینگے۔

اس حدیث میں اتبعوا میں ضمیر مخاطب کو ن سے کون لوگ مراد ہیں اور سواد اعظم (مفعول بہ) سے کون لوگ مقصود ہیں؟ بعد ترکیب معنی صحیح ہو سکینگے۔

امید ہے اڈیٹر صاحب جماعت ہمارا یہ سوال راقم مضمون تک پہنچا دینگے۔

(قادیانی مشن)
حضرت مسیح کی آمد ثانی
امام عبد الوہاب شعرانی کی زبانی

حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب "عسل مصفیٰ" کے حصہ اول میں عنوان "مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت" باندھ کر آٹھویں باب کی سترھویں فصل کے صفحہ ۵۲۳ پر لکھتے ہیں

شہادت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ۔

اپنی کتاب "طبقات" جلد ثانی صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں

وکان یقول ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسٰی علیہ السلام وسینزل عیسٰی علیہ السلام

(وہ کہتے تھے کہ علی ابن ابی طالب بھی اسی طرح اُٹھائے گئے جس طرح عیسٰی علیہ السلام اُٹھائے گئے)

اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس دنیا سے وفات پاکر اُٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسٰی بھی لعنت کی موت سے بچکر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

نوٹ:- نیز دیکھو اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ و مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۷ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ نومبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۳

احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۱۳۱۔

اقول:- حضرت امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ سید علی الخواص کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب "طبقات الکبرٰی" (مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مطبع عامرہ مصر) کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں۔

"وکان یقول ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع کما رفع عیسٰی علیہ السلام وسینزل کما ینزل عیسٰی علیہ السلام

(ترجمہ) سید علی الخواص کہا کرتے تھے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اُٹھائے گئے جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اُٹھائے گئے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نازل ہونگے جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہونگے۔"

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام عبد الوہاب شعرانی کے شیخ علی الخواص اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مسیح اور حضرت علی دونوں اُٹھائے گئے تھے اور دونوں نازل ہونگے۔ اس عبارت سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت امام شعرانی عبد الوہاب حضرت مسیح کی وفات کے قائل تھے۔

حکیم خدا بخش مرزائی کی چالاکی ملاحظہ کیجئے کہ الفاظ (وکان یقول ان علی ابن ابی طالب رفع کما رفع عیسٰی علیہ السلام) لکھکر اپنا مطلب یوں سیدھا کرتے ہیں کہ

"اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس دنیا سے وفات پاکر اُٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسٰی بھی لعنت کی موت سے بچکر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔"

اور کتاب "طبقات الکبرٰی" جلد ۲ صفحہ ۳۹ کے الفاظ (وسینزل کما ینزل عیسٰی علیہ السلام) کو پوری طرح نقل نہیں کیا اور نہ ہی اسکا ترجمہ لکھا ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

امام عبد الوہاب صاحب شعرانی کی کتاب "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر" کی جلد دوسری بحث ۶۵ کے صفحہ ۲۹۱ پر لکھتے ہیں

اگر تو سوال کرے کہ جب عیسٰی آویگا تو پھر کب مریگا اور کس طرح مریگا تو جواب یہ ہے کہ جیسا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ وہ جب دجال کو قتل کریگا اسوقت فوت ہو جائیگا۔ اگر تو سوال کرے کہ عیسٰی کے نزول پر قرآن سے کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے۔ اسکے نزول پر دلیل یہ آیت ہے وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ۔ یعنی جب عیسٰی نازل ہوگا اور اہل کتاب ان پر اکٹھے ہونگے اور معتزلہ و فلاسفہ و یہود و نصارٰی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان کی طرف جسم کے ساتھ اُٹھائے جانیکا انکار کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے "وانہ لعلم للساعۃ" یعنی حضرت عیسٰی نشانی ہے قیامت کی۔ اور قرآن لفظ علم کو عین اور لام کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور ضمیر (انہ) کی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے <u>حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ اور</u> ایمان لانا ساتھ اسکے واجب ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ (بلکہ اٹھا لیا اللہ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اپنی طرف) ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے کہ جان لو عیسٰی علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اُسکے اُترنے اور آسمان میں ٹھیرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھیرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اسکے جاننے سے قاصر ہے۔ اور ہمارے لئے اسمیں بجز اسکے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اسکے ساتھ ایمان لاویں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کر لیویں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پروا رہنا یہ کسطرح ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ یعنی اونہیں

کیا ہم نے نبیوں کو ایسا جسم کہ نہ کھانا کھادیں تو جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اُس شخص کیلئے ضروری ہے جو زمین میں ہے۔ کیوں اسپر ہوا گرم و سرد غالب ہے۔ اسلئے اسکا کھانا پینا تحلیل ہوجاتا ہو جب پہلی غذا ہضم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالےٰ اسکو اور غذا اسکے بدلے میں عنایت کرتا ہے۔ کیوں؟ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو آسمان کی طرف اُٹھالیو ہے اللہ اسکے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کردیتا ہے اور اسکو کھانے پینے سے ایسا بے پرواہ کردیتا ہے جیسے اُسنے فرشتوں کو اس سے بے پرواہ کردیا ہے پس اسوقت اسکا کھانا تسبیح ہوگا اور اسکا پانی تہلیل ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سوال کے جواب میں کہ یا رسول اللہ آپ بے کھائے پیئے در پئے روزے رکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے (یعنی روزے وصال کی) فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہونگے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کا کم کردیگا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کریگی۔ اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہوجائینگے۔ اور دو حصے زراعت کے کم ہوجائینگے اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہوجائیگی۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کرسکتے اسدن مومن لوگ کیا کرینگے؟ فرمایا جو چیز اہل آسمان کو کفایت کرتی ہے یعنی تسبیح اور تہلیل وہی چیز اہل ایمان کو کافی ہوگی۔ شیخ ابوطاہر قزوینی نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایک شخص خلیفہ خراط نامی کو دیکھا ہے جو کہ شہر ابہر (جو بلاد مشرق سے ہے) میں رہتا تھا اُس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول تھا اور اس سے اس میں کوئی ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیلئے آسمانوں میں تسبیح و تہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے اور ان باتوں کا اللہ جاننے والا ہے۔"

نتیجہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ (حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے) روز روشن کی طرح اُن کے عقیدے کو ظاہر کر رہے ہیں۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

مذاکرہ علمیہ متعلقہ سود و ربوٰا

دنوں سے میرا خیال ہے کہ مطلق سود حرام ہے یک بیک ۲۰ ربیع الثانی سے اخبار گوہربار اہلحدیث میں بنام مذاکرہ علمیہ ربوا و سود ایک آواز اُٹھی کہ سیونگ بنک۔ تجارتی بنک۔ مہاجنی بنک وغیرہ بنکوں میں روپیہ امانت رکھکر سود لے سکتے ہو یا نہیں۔ نہ لینے کی صورت میں تمہارے روپیہ کا سود عیسائی مشنوں کے تصرفات میں آئیگا۔ جس سے کفر کی اشاعت میں تائید ہوگی۔ مفت میں تمہارا مال برباد ہوگا اور گناہ لازم آئیگا۔

اس پر میری عرض یہ ہے کہ مسلمان کو خواہ مخواہ کون سی ضرورت مجبور کرتی ہے کہ کافر کو امانت دار جانکر اُن کے ہاتھ اپنا مال امانت رکھا جائے باوجودیکہ مسلمان لوگ رات دن دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو دنیا کی ہستی سے نیست و نابود کرنے کی غرض سے غیر مسلم کس قدر کوشاں ہیں۔ پھر اُن کے ہاتھ میں اپنا حلال روپیہ جمع کردینا اور اُن کو نفع حاصل کرنے کا موقع دیکر کفر کی تائید نہیں تو اور کیا ہے؟

مسلمان اپنے روپیہ کی حفاظت نہ کرسکے تو اور کسی مسلمان امین کے ہاتھ امانت رکھے۔ اس سے عدم ترقی کا خیال پیدا ہو تو خود بخود تجارت کرے جس سے مال بڑھتا جائیگا اور مسلمانوں کی ترقی ہوگی۔ اور اگر ایکدم نکما آدمی ہے تو نفع اور نقصان میں شریک ہوکر دوسرے مسلمان کو روپیہ دیکر تجارت کرائے اور نفع اور نقصان آپس میں تقسیم کرے۔

جناب مولانا اڈیٹر صاحب نے ۲۰ ربیع الثانی کے پرچہ نمبر (ب) میں تحریر فرمایا کہ مہاجنی بنک کو اگر خسارہ ہوجائے تو حصہ داروں کے ساتھ ہی امانت داروں کو بھی نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ اس میں بھی مجھے کلام ہے کیونکہ مہاجنی بنک اگر غیر مسلم کی ہے تو وہ آپ سے روپیہ لیکر وہ روپیہ تجارت شراب و خنازیر وغیرہ بیوع محرمہ میں بھی لگا دینگے۔ جو مسلمانوں کے مذہب کے صریح مخالف ہے۔ پس کس طرح روپیہ مہاجنی بنک میں امانت رکھنا جائز ہوسکتا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ ہندوستان میں غیر مسلم سے سود لے سکتے ہو یا نہیں؟ سو عرض یہ ہے کہ اللہ پاک نے بالنص قطعی ارشاد فرمایا ہے

اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا

یعنی خدائے پاک نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام ٹھیرایا۔ اب خواہ مخواہ ایک ضعیف حدیث سے اس آیت کی تخصیص کرکے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیکر غیر مسلم سے سود لینے کی اجازت دینی سوائے قواعد اسلامیہ کی خلاف ورزی کے اور کچھ نہیں۔

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور نے فتاوٰے نذیریہ میں حدیث "لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مانند شتر بے مہار کے ہے نہ اس حدیث کی سند متصل ہے اور نہ متن متعین کہ لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب۔ متن صحیح ہے یا لا ربوا بین اہل الحرب واہل الاسلام متن صحیح ہے اور ظاہر ہے کہ اہل حدیث کے نزدیک خبر معلق بلا اسناد و تعدیل مبہم مقبول نہیں۔

تھوڑی دیر کیلئے حدیث لا ربوا بین المسلم الخ سے جواز ربا کا وجود دارالحرب میں مان بھی لیا جائے تب بھی ہندوستان میں نصارٰے وغیرہ سے سود لینا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ دارالحرب میں احکام اسلام مثلاً اذان، نماز جمعہ، صلوٰۃ عیدین بطریق شہرت اور آزادی کے ادا کرنے سے دارالحرب نہیں رہتا ہے بلکہ دارالاسلام ہوجاتا ہے۔ اس بارہ میں "فتاوٰی نذیریہ" اور "القول المحمود" میں کتب فقہ حنفیہ سے بہت سی شہادتیں پیش کی ہیں۔ چنانچہ فتاوٰے نذیریہ میں تنویر

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر - اورنگ زیب عالمگیر کی مختصر سوانح عمری - ۱۲ (مجر)

الابصار والدر المختار وطحطاوی وفصول عمادی وغیرہ سے منقول ہے کہ اذا صار دار الحرب دار الاسلام باجراء احکام الاسلام کجمعۃ و عید ۔ (ترجمہ) اگر دار الحرب میں احکام اسلام مثلاً جمعہ اور عید جاری ہو تو وہ دار الاسلام ہو جاتا ہے ۔

اب رہا اس شبہہ کا جواب کہ خداوند کریم نے دوگنے چوگنے سود سے منع فرمایا ہے اور مطلق سود سے نہیں ۔ سو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آیت پاک

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۔ (اے ایمان والو دوگنا چوگنا سود نہ کھایا کرو) سے زائد سود خوری سے منع کیا ہے ۔ اسی طرح سے آیت کریمہ ذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا سے مطلق سود سے بھی روکا ہے ۔ دونوں آیتیں نازل ہونے سے پہلے ملک عرب میں دونوں قسم سود کا لین دین تھا جیسا کہ مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم کی تصنیف القول المحمود وغیرہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے ۔ غرضکہ سود زیادہ ہو یا کم دونوں حرام ہیں ۔ ہر ایک قسم کی سود خوری سے بچنا لازمی ہے ۔ امام بخاری رح اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت لائے ہیں کہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی الناس زمان لا یبالی المرء بما اخذ المال امن الحلال ام من الحرام ۔

(البتہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ کوئی شخص نہیں پروا کریگا کہ مال کہاں سے کمایا حلال سے یا حرام سے)

یعنی لوگ شبہہ سے بالا پرواہی اور بے اعتنائی سے حرمت کے مرتکب ہونگے ۔ اور ایک حدیث صاحب مشکوٰۃ نے اسی ربوٰا کے باب میں مسند امام احمد اور نسائی اور ابوداؤد وغیرہ سے نکالی ہے کہ

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربوٰا فان لم یاکل اصابہ من بخارہ ویروی من غبارہ ۔

(ضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ کوئی سود خواری سے نہیں بچیگا ۔ اگر خود نہ کھایا ہوگا تو دھواں یا غبار اسکو لگجائیگا)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ربوٰا کو صدقہ کا مقابلہ ٹھیرایا ہے ۔ فرمایا ہے کہ

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

(ربوٰا سے مال گھٹتا ہے اور صدقہ سے بڑھتا ہے)

کیونکہ اُس سے نوع بشر پر ظلم ہوتا ہے اور اس سے احسان ہوتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا ہے اور احسان کرنیوالے کو دوست رکھتا ہے ۔

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوٰا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ ۔

(لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والوں اور کھلانے والوں اور اس کے بیچ میں پڑنے والوں پر)

سیاق اور سباق دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لعنت بھیجنے کا سبب یہ ہے کہ سود کھانیوالا انسان پر ظلم کرکے نفع اُٹھاتا ہے اور موکل اور شاہد اور کاتب پر لعنت اسلئے بھیجی کہ یہ لوگ کھانیوالے کی (جو در اصل ظالم ہے) مدد کرتے ہیں ۔ اسی حدیث کو اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو اس سے بھی غیر مسلم سے سود لینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ۔ کیونکہ حرمت سود کا سبب جب ظلم ٹھیرا تو یہ بات ثابت ہوئی کہ اسلام کسی پر ظلم جائز نہیں رکھتا ۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان عام ہے لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۔ کسی سے زیادہ لیکر ظلم مت کرو اور اگر سود خواری سے توبہ کرلو تو اصل مال بھی نہ روکا جائے ۔

ایک بنارسی نامہ نگار نے آیت کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

(اے ایمان والو تم اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ مگر تجارت کرکے اپنے مالوں کو باہمی رضامندی سے کھا سکتے ہو)

میں استثناء متصل خیال کرکے تجارتی سود جائز کیا اور آیت کا مطلب یہ نکالا کہ تجارت کی صورت میں باطل طریقہ ربوٰا وغیرہ سے باہمی رضامندی سے اپنے مالوں کو آپس میں کھا سکتے ہو ۔ جواب اسکا یہ ہے کہ آیت پاک میں استثناء منقطع ہے یعنی مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کے اندر داخل نہیں ۔ تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ

ھذا الاستثناء منقطع لان التجارۃ عن تراض لیست من جنس اکل المال بالباطل ۔

(یعنی تجارت عن تراض جو مستثنیٰ ہے وہ اکل المال بالباطل جو مستثنیٰ منہ ہے اُس میں داخل نہیں)

اب آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہوا کہ تم اپنے مالوں کو باطل طریقہ سے نہ کھاؤ (جن طریقوں کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع کیا ہے) مگر جو تجارت شریعت میں جائز ہے اس تجارت سے آپس کی رضامندی سے اپنا مال کھا سکتے ہو ۔

ناحق کو باطل کہتے ہیں اسکی بہت سی صورتیں ہیں جیسا کہ تفسیر خازن میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں مرقوم ہے یعنی بالحرام الذی لا یحل فی الشرع کالربوٰا والقمار والغصب والسرقۃ والخیانۃ وشھادۃ الزور واخذ المال بالیمین الکاذبۃ ونحو ذالک ۔

(یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو حرام طریقہ سے جو شرع میں حلال نہیں ۔ مانند ربا ۔ قمار ۔ غصب ۔ سرقہ ۔ خیانت جھوٹی گواہی ۔ جھوٹی قسم سے اور مانند اُسکے سے)

اور بیع فاسد بھی باطل طریق میں شامل ہے جیسا کہ خازن میں مرقوم ہے

یدخل فی اکل المال الباطل جمیع العقود الفاسدۃ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو تجارت آپس کی رضامندی سے باطل طریقہ مانند بیوع فاسدہ اور ربوٰا سے ہو وہ بھی حرام ہے ۔ پس تجارتی سود ناجائز ٹھیرا ۔

(راقم عزت اللہ غفرلہ اللہ از جا لگنج بگوڑا)

اہلحدیث جو صاحب اس مذاکرہ پر لکھنا چاہتے ہیں وہ جلدی تحریر فرمادیں ۔ اب یہ مذاکرہ بند ہونیوالا ہے مہربانی کرکے لکھنے والے اُن مشکلات پر بھی توجہ کیا کریں جنکا ذکر اہلحدیث مورخہ ۳۰ ، نومبر ۱۲ ، مئی میں ہوکر پھر ۱۳ ، جون کے اہلحدیث میں مفصل ہو چکا ہے ۔

اہلحدیث کے بہی خواہ اپنا فرض پورا کریں ۔

شیعوں کا قرآن

شیعوں کا قرآن اور شیعوں کا علی ۔ یا شیعوں کا جعفر

کیا یہ تینوں وہی ہیں جو دیگر مختلف فرقہائے اسلام کے ایمان اور ادیان میں ہیں ۔ فی الحال میں قرآن کو لیتا ہوں جو اصل و بنیاد دین ہے ۔ تمام کتب شیعہ اس بات پر متفق ہیں ۔ اوّل یہ کہ موجودہ قرآن میں حشو و زوائد موجود ہیں ۔ دوم یہ کہ یہ قطعی طور پر مکمل بھی نہیں ہے سوم یہ کہ نقصان سے مبرّا اصلی اور کامل کلام اللہ دوازدہ امام اور مہدی کے پاس تھے اور ہے ۔ چنانچہ شیعوں کی سب سے معتبر کتاب "اصول الکافی" جسکی تعریف میں اُسکے سرورق پر لکھا گیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نے اُسکے حق میں فرمایا ہے کہ "ھذا کاف لشیعتنا" یعنی بعد ملاحظہ و مطالعہ امام صاحب نے اپنی زبان سے فرمایا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کیلئے کافی ہے ۔ پس ایسی بدیت اور بےنظیر کتاب کے صفحہ ۶۷۰ باب فضل القرآن میں مرقوم ہے

"علی بن محمد عن بعض اصحابہ عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الیّ ابو الحسن علیہ السلام مصحفا و قال لا تنظر فیہ ففتحتہ و قرأت فیہ (لم یکن الذین کفروا) فوجدت فیہا اسم سبعین رجلا من قریش باسمائہم واسماء ابائہم قال فبعث الیّ ابعث الیّ بالمصحف"

یعنی احمد راوی کہتے ہیں کہ مجھکو امام رضا علیہ السلام نے ایک قرآن دیکر فرمایا کہ اسکو مت دیکھنا ۔ پیچھے میں نے کھولکر پڑھنا شروع کیا تو سورہ "بینہ" پارہ ۳۰ میں جو لم یکن الذین کفروا سے شروع ہوتا ہے اُسمیں بعینہ نام پائے ستر آدمیوں کے بمعہ ولدیت کے جو قوم قریش میں سے تھے :

راوی صاحب فرماتے ہیں کہ پھر امام رضا نے جنکو شیعہ کمال عقیدت سے امام ضامن بھی کہتے ہیں ایک آدمی بھیجا وہ قرآن مجھ سے چھین کر لیگیا ۔

اب اس روایت سے صریحاً مترشح ہوتا ہے کہ موجودہ سورہ لم یکن الذین کفروا جو آٹھ آیتوں کا مجموعہ ہے شیعوں کے قرآن میں وہ کسقدر طویل اور ہدایت سے لبریز ہوگا کیونکہ ستر آدمیوں کا بمعہ اُن کے باپوں کے ذکر کرنا اور اُن کی سرکشی ۔ خیانت ۔ طغیان اور منافقت وغیرہ کرتوتوں کا بیان کرنا کارے دارد ۔

چونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (یہ قرآن حق و باطل کو جدا کرنیوالا ہے ۔ نہیں ہے بازی اور مسخراپن) بس اس لحاظ سے اُن ستر آدمیوں کے متعلق جو کچھ ذکر کیا گیا ہوگا اُسکی تشریح بھی ہوگی تاکہ امت مرحومہ اُس سے کچھ فیض و ہدایت حاصل کرسکے ۔ مگر افسوس کہ امام ضامن علیہ السلام نے حکم خداوندی بلّغ ما انزل الیک" اپنے جد امجد نبی اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ کا اتباع نہ کرکے برعکس اُس بجائے ابلاغ کے اخفا فرمایا جسکی تشریح دوسری صحبت پر چھوڑتا ہوں اور یہ بھی کہ ستر آدمیوں کی سرکشی کا بیان اور نابکاری کی داستان راقم مضمون بیچارہ کو کہاں سے معلوم ہوئی کیا مرزا صاحب قادیانی کی روح نے حلول کرکے نزول وحی کا مدعی بنا دیا ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ تو پھر کہاں سے معلوم کیا ۔ اسکا جواب بھی آیندہ مضمون پر چھوڑتا ہوں ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

(احقر العباد غلام احمد خان (بنگش) خانزادہ حنفی ہنگو ضلع کوہاٹ)

توضیح النصوص ج ۔ مصنفہ مولانا نذیر احمد دہلوی ۔ ۳ (مخفی)

آریہ سماج اور جنگ

"ہوس ماست حدیث اے لب جاناں مدد کر"

مقدس اسلام پر دشمنان حق نے جہاں اور الزام لگائے ہیں وہاں یہ ستم ظریفی بھی کی ہے کہ گویا اسلام اپنے منکرین کے حق میں تیغ و شمشیر کا فیصلہ کرتا ہے اور اُن کا متاع ایمان ۔ اُنکے جور و ستم کا تمرد و طغیان کا شرمندہ احسان ہے ۔ اگرچہ اس گمراہ کن اعلان کے منادہمیشہ کلیسا اور اُنکے رفقاء کار رہے ہیں جنکے ظلم و ستم کی نظیر زمین و آسمان ابتک نہیں لاسکے ۔ لیکن ان کے زرخواہ ہند کے چوٹی والے آریہ سماجی آجکل اس معاملہ میں پیش پیش نظر آتے ہیں ۔

اگر حق اور صداقت ایک بےنظیر طاقت ہے تو یقیناً بطالت کا دھواں اُڑکر رہیگا ۔ اور ظلمت کی سیاہی نور حق سے مغلوب ہوکر فنا ہوگی ۔

آج ہم اس قوم کے جنگی کارناموں کا نمونہ پیش کرتے ہیں جنکو اپنی پاکدامنی پر ناز ہے اور گویا رحم و کرم ان کا پیدائشی حق ہے ۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں ۔

"جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں ان ان کا والنا گونا ستک ہونا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ب)

ویدوں کے ماننے والوں کو پرستار خدا اور منکرین کو منکرین خدا اور دہریہ قرار دینا اسی دماغ کا کام ہے جس میں مخالفین کے برخلاف جذبات کا ایک تلاطم برپا ہو اور جس کے رگ و پے میں نفرت و حقارت کی روح سرایت کرگئی ہو ۔ ورنہ ایک مصلح کی شان اس سے بہت ارفع و اعلےٰ ہوتی ہے ۔ نیز لکھتے ہیں ۔

"وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات ۔ جماعت اور ملک سے نکالدینا چاہیئے"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹ ب ۳)

سچ ہے ؎

گربہ مسکیں اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جہاں بر داشتے

یہ تصویر غیض و غضب ۔ تعصب و عناد ۔ وحشت و حیوانیت کی انتہائی منزل ہے ۔ وید بھگوان کے منکرین کو شہر بدر اور خارج البلد کا حکم قاطع دیدینا مذہبی جنون اور قومی بدمستی کی بیّن دلیل ہے ۔ اگر آج آریہ سماج ہند پر حکمران ہوتی تو یہی منظر پیش نظر ہوتا ۔ وید بھگوان کا فرمان سنیئے ۔

"جو لوگ چور ۔ ڈاکو ۔ ہتھیا کرنیوالے اور ویدوں کے مخالف ہیں ان کو کٹم سمیت ہلاک کردو" (آریہ بھونی ہندی صفحہ ۱۵ مصنفہ سوامی دیانند)

اب تو وید کے مخالفوں کو ہلاکت اور تباہی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے ۔ خبر نہیں جاں نثاروں کا پارہ کسوقت حرارت میں آجاوے ۔ اور کب وید کی تعمیل میں حرکت کرنے لگیں ۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ ہمیں اس تحریر سے ماش کی دال کی بو آرہی ہے ۔ ویدوں کا اور ملاحظہ ہو ۔

"مخالف لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں۔ یا ہمارے غلام ہو کر رہیں۔ یا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں" (آریہ بھونی صلا)

العظمت للہ! سبزی خوروں کا یہ حوصلہ۔ یہ دلیری و ہمت۔ سچ تو یہ ہے کہ آرہ کرتارپور کے روح فرسا واقعات نے اسکی تصدیق کردی ورنہ مشکل سے یقین آتا۔ تیغ بے دریغ کی چمکار دیکھو۔

"تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کردو" (یجوید کا صـ۱۳۲)

یجروید تو کل کا کل جنگ و پیکار کا ایک کامل دفتر ہے جس میں مخالفوں کو زندہ آگ میں جلانے۔ ہوا پانی سے ہلاک کرنے اور شیر وغیرہ موذی جانوروں کے منہ میں ڈالنے کی بار بار تاکید کیگئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مذہب کسقدر خونخوار۔ لہوریز اور گردن کش واقع ہوا ہے۔ اور اسکے پیرو کا ذہن قدر امن شکن۔ بے درد۔ اور ظالم ہوں اتنا ہی کم ہے۔ اسلامی سیف اور محمدی تیغ سے دنیا لرزاں و ترساں ہے۔ مگر ڈاکٹر سیل لکھتے ہیں۔

" یہ نہایت فریب کی بات ہے جو کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے" (ترجمہ قرآن دیباچہ از مسٹر سیل صـ)

مسٹر کارلائل متعجبانہ لکھتے ہیں

" اگر اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے تو یہ سب سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ شمشیر زنوں کو کس طرح مسلمان کیا گیا۔ (دعوت اسلام مسٹر ارنلڈ)

دین میں اکراہ کیسا؟ ہاں برائے حفظ دین
قلب میں تلقین پیمبر ہاتھ میں شمشیر ہے

نوٹ جبکہ آریہ سماج کی فتنہ گری روز بروز ترقی پر ہے۔ اور اس فتنہ کبریٰ کا ازالہ جریدۂ اہلحدیث کا اولیں فرض ہے۔ تو اڈیٹر مدظلہ کی طرف سے سکوت اور عدم توجہی کیوں ہے؟

جس طرح قادیانی مشن پر بلا تاخیر گولہ اندازی کی جاتی ہے۔ اسی التزام کے ساتھ آریہ مشن پر ضرور خیالات کا اظہار ہو۔ کیونکہ بیشتر نگاہیں "اہلحدیث" کے چہرہ کشائی کی متمنی ہیں۔

(از احقر ابوالکلام محمد عثمان بشیر دہلوی خریدار ۲۶۶۳)

علم دین

آجکل دنیا میں ایک قیامت کا نمونہ ہے نفسی نفسی کا بازار گرم ہے جسے دیکھو ڈیڑھ اینٹ کی الگ بنانے کی فکر میں ہے مرزا صاحب قادیانی بھی آئے تو مسلمانوں ہی پر۔ اہلقرآن کا حملہ بھی ہے تو مسلمانوں پر۔ غرض یہ کہ ہمارے سینے اگرچہ تحصیل علوم دینی کیلئے مسدود ہیں مگر ان سب کیلئے کھلے ہوئے ہیں۔ کیوں؟ وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس علم نہیں کہ جس سے کھرے کھوٹے کو پرکھ سکیں۔ صدق وکذب کو پہچان سکیں۔ غلط اور صحیح کو معلوم کر سکیں۔ ہماری اس جہالت سے فائدہ اٹھا ہر شخص جسکو قوت گویائی وتقریر حاصل ہے اور کچھ روپیہ کی بھی طاقت ہے ہم میں طمع کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جادۂ مستقیم سے الگ راہ سے بھٹکی ہوئی بھیڑیں بھی اگر بھیڑیئے کا حصہ نہ ہونگی تو پھر کیا حصہ ہوگا۔

آریوں اور دیگر غیر مسلم کی تو شکایت ہی کیا خود بہت سے بھیڑیئے قوم مسلم میں موجود ہیں جو بھیڑوں کی کھال میں ہیں۔ اور وہاں بعض نے کچھ عربی بھی سیکھ لی ہے مگر زور تقریر حاصل ہے یہ الگ اندھیر مچا رہے ہیں۔ اور امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے شیرازے کی دھجیاں بکھیرنے پر آمادہ و کمربستہ ہیں۔ یہ جرأت انکو کیوں ہوئی؟ اسوجہ سے کہ مسلمان علم دین سے ناواقف اور جاہل ہیں۔

یہ فرقہ بندی اور افتراق ایسی مہلک چیز ہے کہ حضرت ہارون نبی علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام نے اس خوف سے کہ کہیں بنی اسرائیل میں فرقہ بندی نہ ہوجائے گئوسالہ کی پرستش کے شرک کی اصلاح کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واپسی پر چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے جب بھائی کو ڈانٹا تو یہی عذر پیش کیا اور کہا کہ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي۔

برادران اسلام! یہ شور یہ غوغا اور یہ گمراہ کن حشرات اسوقت تک ساکت نہیں ہوسکتے جبتک ہر مسلمان علوم دینی کی طرف متوجہ نہ ہو جائے۔ ہمارے خیال میں اسکے حصول کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ جو آجکل رائج ہے۔ یعنی مدارس کے ذریعہ سے۔ دوسرا وہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم و محدثین رح میں تھا یعنی درس کے ذریعہ۔ ہم قدرے تفصیل سے عرض کرینگے۔

(اول) رائج الوقت (بذریعہ مدارس) ذریعہ ہے اس میں قباحت یہ ہے کہ وقت کثیر علوم آلیہ کی تحصیل میں گذر جاتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا میں کاروبار کرتے ہیں علوم دینا سے یقیناً بے بہرہ رہجاتے ہیں (اس قباحت کو ذہن میں رکھکر کسی گذشتہ اشاعت اہلحدیث میں ہم اسلامی مشن سکول کی تجویز پیش کی تھی جو قابل توجہ نہ ہوئی) اسی وجہ سے عام طور پر بچے انگریزی مدارس میں جاتے ہیں اور عیسائی وآریہ مشن مدارس میں جاکر اور بھی زیادہ اپنے مذہب سے دور ہو جاتے ہیں۔ اب رہے وہ طلباء جن کو مولوی بننا ہے وہ تعلیم پاتے ہیں اول تو انکا مقصد اس تعلیم سے وعظ گوئی یا کسی مدرسہ میں معلمی یا کسی مسجد میں اپنا مدرسہ ہوتا ہے۔ دوم نہ ان کو تحصیل علم کے ساتھ عمل کا شوق ہوتا ہے نہ اُستاد یا کارکنان مدارس ان کو عمل کی رغبت دلاتے یا تاکید و نگرانی اسکی کرتے ہیں کہ وہ عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر انکا نظام درست کیا جائے اور طلباء کو دعوت طعام میں بلاکر انکی تحقیر نہ کیجائے اور ان کو اسوجہ سے کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بحالت غربت ومفلسی ہمارے رحم پر آپڑے ہیں بنظر ذلت وحقارت نہ دیکھا جائے تو بھی مدارس اچھے عالم پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ضرورت ہے کہ ایسے مدارس قائم کئے جائیں جہاں جماعت کے عام بچے علوم دنیا کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد وعلوم دین سے بھی واقفیت حاصل کرکے نہ صرف خود گمراہی سے بچ سکیں بلکہ دوسروں کو بھی بچانیکی کوشش کرسکیں

(باقی آئندہ)

فتاوی

س ۱۶۹ ایک شخص نے ۳۰ رمضان کو ایک معذور جو کہ ہاتھ پیر سے چل نہیں سکتا تھا صدقہ فطر دینے کا اقرار کیا۔ مگر صبح عید کے روز قبل نماز عید اس معذور کو صدقہ فطر پہنچانا بھول گیا۔ حتے کہ صدقہ اُس کے حصہ کا معذور کے نام سے الگ رکھدیا تھا۔ دوسرے صدقے تقسیم ہوئے مگر بموجب اقرار پیشتر ہی سے معذور کے لئے الگ رکھا گیا مگر عید کی نماز کے وقت عید گاہ میں فطرے کا خیال آیا اور بعد نماز عید وہ فطرہ معذور کے مکان کو پہنچایا گیا۔ سو صدقہ فطر ادا ہوا یا نہیں؟ کیونکہ ایک روز اول معذور سے اقرار ہوا اور صبح قبل نماز پہنچانیکا نسیان ہوا۔

(حفیظ اللہ مگر چاندوڑ ضلع ناسک)

ج ۱۶۹ صدقہ فطر کی بابت تاکید آئی ہے کہ نماز عید سے پہلے ادا کرو۔ مگر میرے علم میں یہ نہیں آیا کہ بعد عید کا صدقہ فطر۔ صدقہ نہ ہوگا۔ جیسا قربانی کے لئے آیا ہے کہ بعد نماز کے کرو قبل نماز کے قربانی نہیں بلکہ کھانے کا گوشت ہے۔ اس لئے صورت مرقومہ میں صدقہ فطر جائز ہوگا۔ گو بوجہ فوت ہونے اصلی وقت کے وقتی نہیں ہوگا بلکہ قضا ہوگا۔ واللہ اعلم

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۰ فروری کے اہلحدیث میں درج ہے کہ ملازمین ریل اگر سفر میں پوری نماز پڑھیں تو زیادہ ثواب ہے۔ سوا گر دوسرے محکمہ کا ملازم یا آزاد کسی اپنی ضرورت کے لئے یعنی معاش کیلئے یا دنیوی کام کیلئے یا تبلیغ کے لئے سفر کرے گویا رات کہیں دن کہیں۔ مگر جہاں جاتا ہے اسکو کھانا اور رہائش کا مکان اور نماز کا وقت اور پانی وغیرہ بخوبی مل سکتا ہے اور سفر اس نے پانچ چھ مہینے کرنا ہے تو ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے۔ آیا وہ اس سفر میں پوری نماز ادا کرے یا قصر پڑھے؟ اور اس شخص کے روزے کے لئے بھی درج کریں کیا حکم ہے۔ آیا روزہ رکھے یا قضا کرے؟

(حکیم الہ بخش خریدار اہلحدیث ۶۴۲۱)

ج ۱۷۰ فیصلہ کن بات یہی ہے کہ یہ لوگ مسافر کے حکم میں ہیں۔ اور مسافر کو قصر کرنا فرض واجب نہیں۔ جائز ہے۔ پس یہ لوگ اگر قصر نہ کریں پوری پڑھیں تو افضل اور مزید ثواب ہے۔ قصر کریں تو جائز ہے۔ علے ہذا القیاس روزہ قضا کریں تو منع نہیں رکھیں تو بھی جائز ہے۔ بس یہی فیصلہ کی بات ہے تذبذب کی بات نہیں۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۱ ایک جگہ کے چند آدمی ایک اسکول کرتے ہیں اور اُس میں دیسی زبان یعنی بنگلہ کا جو علم ہے پڑھاتے ہیں۔ اور اُس اسکول میں صدقہ فطر۔ زکوۃ۔ عشر۔ چرم قربانی کی لگاتے ہیں یعنی پنڈت کو تنخواہ دیتے ہیں۔ کیا یہ رقم اسکول میں لگانا حلال ہے یا حرام؟ اور جو شخص یہ رقم اُس میں لگاتے ہیں اُسکی زکوۃ عند اللہ مقبول ہوگی یا نہ؟ اگر اُس میں دینا حلال نہیں ہے تو جن لوگوں نے صدقہ فطر دیا ہے کیا اُن کو دوبارہ صدقہ فطر دینا ہوگا۔ یا نہ؟ قرآن و حدیث سے جواب ہونا چاہئے اس سوال کو واسطے اللہ تعالےٰ کے اخبار اہلحدیث میں چھاپکر بہت جلد شائع کر دیجئے۔

(محمد ضمیر الدین مدرس مدرسہ موضع ملانی ضلع دیناجپور)

ج ۱۷۱ صدقہ فطر اور زکوۃ مساکین کا حق ہے اسکول والے اس آمد کو اگر مساکین کے وظائف میں دیں تو جائز ہے۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین۔ الخ۔ (۸ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۲ زید نے ہندہ سے نکاح کر کے کچھ دنوں بعد بدعی طلاق دیدی اور سال بھر تک چھوڑے رہا اب ہندہ عمرو سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور زید چاہتا ہے کہ پھر میں ہی ہندہ کو رکھ لوں۔ آیا شرعاً کوئی صورت ہے کہ ہندہ کو زید رکھ لے۔

(سائل قمر الحسن ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ج ۱۷۲ بدعی طلاق سے اگر ایکدفعہ کی تین طلاقیں مراد ہے تو چونکہ تین طلاقیں بحکم حدیث شریف ایک رجعی کے حکم میں ہے جو بعد انقضاء عدت کے بائن ہوگی۔ جس میں نکاح ثانی کر کے دونوں رہ سکتے ہیں۔

س ۱۷۳ حالت نابالغی میں لڑکی کا نکاح ہوا تو اب بعد بلوغت کے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور میاں بیوی ہم بستر ہو چکے ہیں۔

(سائل خریدار ۶۰۱۹)

ج ۱۷۳ صورت مرقومہ میں لڑکی فسخ نکاح نہیں کر سکتی۔

س ۱۷۴ اگر نابالغہ ہو تو پھر اسکا ولی کہے یا لڑکی

(سائل مذکور)

ج ۱۷۴ ولی اُسکا نابالغہ کا قائمقام ہے "فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ"۔

س ۱۷۵ اگر لڑکی بالغ ہو اور والدین اکٹھا نہ کریں (بسبب لڑکے کے تحصیل علم کے) تو کیا یہ حق تلفی نہیں ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۷۵ دونوں جوان ہیں تو روکنا نہ چاہئے ورنہ نتیجہ بد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

(غریب فنڈ کا حق نہیں آیا)

س ۱۷۶ سراسر ہوا آتی ہے یعنی وضو ٹھیرتا نہیں ہے نماز میں بڑی تکلیف رہتی ہے۔ اس واسطے جو کچھ اللہ صاحب اور رسول کریم کا حکم ہووے اس کے بارے میں تحریر فرماویں۔ نہایت مہربانی ہوگی

(اللہ بخش درزی بازار درزیاں کوئٹہ بلوچستان)

ج ۱۷۶ صورت مرقومہ میں معذوری ہے اسلئے سلسل بول والے کی طرح ایک دفعہ وضو کر کے ساری نماز پڑھ لے تو انشاء اللہ قبول ہو جائیگی۔ قرآن مجید میں عام ارشاد ہے

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها

(خدا کسی شخص کو اُسکی طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا)

(عہ، داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۷ ایک لڑکے نے اپنی خالہ کا دودھ پیا ہے کیا اس خالہ کی تمام لڑکیاں اُس لڑکے پر حرام ہونگی یا صرف وہی لڑکی جسکے ہمراہ اُس لڑکے نے دودھ پیا حرام ہوئی؟ (محمد سغیر الدین۔ برآر)

ج ۱۷۷ خالہ کی ساری لڑکیاں شیر خوار لڑکے پر حرام ہونگی۔ (ار داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

مسلمانوں کے گھر گھی کے چراغ

آریوں کے گھر میں کیا؟
ملک کا تاریخی دشمن کون؟

مذ اقضت الایام مابین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

عرب کے مشہور شاعر متنبی کا یہ شعر ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ قانون قدرت کے ماتحت یہ فیصلہ ہے کہ ایک قوم کی تکلیف دوسرے کے حق میں فائدہ ہوتی ہے۔ آج ہم آریہ اخبارات کا واویلا اس شعر کے ماتحت اندازہ کرتے ہیں۔

جب سے گاندھی جی نے اپنی معمولی دور اندیشی سے ملک میں فساد کا اصل محرک ظاہر کیا اور آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش اور اسکے مصنف کی بابت صاف صاف رائے کا اظہار کیا ہے۔ آریوں میں ایک کھلبلی مچ گئی ہے۔ حالانکہ آریہ سماج کے دس خود ساختہ اصولوں میں سے چوتھا اصول یہ ہے کہ "سچ کے قبول کرنے کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے" بجائے قبول کرنے کے خود گاندھی جی بلکہ مسلمانوں سے اُلجھ پڑے ہیں۔ آج ایک آریہ اخبار سے ایک مضمون کی نقل ہم اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں جس سے معلوم ہو سکیگا کہ متنبی کا مذکورہ شعر اپنے اندر کیا کچھ معنے رکھتا ہے۔

آریہ سماجیوں کے یہ بائیں ہاتھ کا کرتب ہے کہ جب کبھی کوئی نزاع آریہ اور مسلمانوں میں پیدا ہوتا ہے فوراً اسکو ہندو مسلم نزاع بنا دیتے ہیں چنانچہ منقولہ مضمون میں ہوشیار مضمون نویس کی چالاکی کا ثبوت ملیگا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس معاملہ خاص میں ہندو اخبارات نے آریہ سماج کی اس شکست کا اثر ہندو قوم کے حق میں مطلق نہیں سمجھا۔ مگر آریہ سماجی پرچے اس کو ہندو مسلم نزاع بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں

دوسرا کرتب آریہ پرچوں کا یہ ہے کہ بقول مہاتما جی ہندوستان کی متحدہ طاقت کو تو خود نقصان پہنچاتے ہیں مگر نام لگاتے ہیں مسلمانوں کا۔ کون نہیں جانتا کہ آریوں کی شدھی کی تحریک سے پہلے ہندوستان میں کیسی اتفاق کی لہر چل رہی تھی۔ پھر اس لہر کو کس نے نقصان پہنچایا؟

"آریوں خاصکر شردھانند جی نے"

آریہ سماجی کتا ہی زور ماریں لیکن وہ یاد رکھیں۔ آیندہ تاریخ میں دشمنان ملک کی فہرست مکمل لکھی جائیگی تو آیندہ نسلیں خوب جان لینگی کہ کون مہاشہ جی تھے جنہوں نے ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں میں پھنسے رہنے میں مدد دی تھی۔ اسکا فیصلہ بھی اسی طرح کھلے لفظوں میں آیندہ مورخ کر دینگے۔ جس طرح آج گاندھی جی نے کر دیا ہے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ لاہور کا آریہ اخبار "پرتاپ" ۲۱ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

مسلمانوں کے گھر میں گھی کے چراغ "جب مہاتما گاندھی نے "ینگ انڈیا" میں آریہ سماج اس کے بانی اور ان کی اعلےٰ پایہ کی محققانہ مذہبی کتاب "ستیارتھ پرکاش" پر نکتہ چینی کیا کی مسلمانوں کے تاریک گھروں میں گھی کے چراغ جلا دے۔ مسلمان اب جامہ میں پھولے نہیں سماتے اور سمجھتے ہیں کہ اُن کے ہاتھوں میں آریہ سماج کے خلاف ایک زبردست ہتھیار آگیا ہے۔ وہی مسلمان کہ جو کل تک مہاتما گاندھی کو مشرک اور کافر کے نام سے یاد کرتے تھے آج انہیں امن اور انصاف کا فرشتہ ظاہر کر رہے ہیں۔ احمدی بھی جنہوں نے مہاتما گاندھی کو مسٹر گاندھی کے سوا کبھی کچھ اور نہ لکھا تھا۔ آج بڑے ادب اور احترام سے انہیں "مہاتما جی" کہتے ہیں مسلمان اخبار تو کوئی ہی ایسا ہوگا جس نے مہاتما جی کے خیالات پر اظہار مسرت نہ کیا ہو۔ جابجا مسلمانوں کے خوشی کے جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور عوام میں آریہ سماجیوں کے خلاف جوش اور اشتعال پیدا کیا جا رہا ہے۔

ہم سے پوچھا جائے تو ہم کہینگے کہ یہ مبارک ہے، کیونکہ اس سے مسلمانوں کی موجودہ دماغی حالت کا بخوبی پتہ لگ جائیگا۔ اُن کے موجودہ رویہ سے مہاتما جی کو بھی یہ اندازہ لگانے کا موقعہ حاصل ہو جائیگا کہ دراصل بردباری کس میں زیادہ ہے اور کون ہے جو فی الحقیقت بردبار اور فراخ دل کہلانے کا مستحق ہے۔ ہمیں تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے اسی طرح پر اظہار مسرت کا سلسلہ جاری رہا تو مہاتما گاندھی کی آنکھیں کھل جائینگی اور اُن کو غالباً اپنی اُس غلطی کا احساس ہو جائیگا۔ کہ جو اُنہوں نے اپنے مضمون میں ایک خالص مذہبی اور نفس مضمون سے غیر متعلقہ امر کو چھیڑ کر کی ہے۔ ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہے کہ مسلمان اپنے آپ کو کمٹ Commit کرتے جا رہے ہیں۔ وہ اس عارضی جوش اور مسرت میں مہاتما گاندھی کی جتنی بھی تعریف کریں ہمارے لئے باعث فخر ہے اور اس سے بڑھکر ہمارے نزدیک قابل مسرت بات اور کیا ہوگی کہ وہی مسلمان کہ جو کل تک مہاتما گاندھی کو ایک ہندو ہونے کی وجہ سے قابل پیروی نہ سمجھتے تھے آج ان کے سامنے اپنی مطلب براری کے لئے ہی سہی سجدہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور انہیں انصاف اور صداقت کا دیوتا تسلیم کرتے ہیں مستقبل قریب میں ہی کوئی ایسا موقعہ آ سکتا ہے اور آئیگا کہ جب ہمارے برادران وطن کی انصاف اور صداقت پسندی کا امتحان ہو جائیگا۔ کل کو اگر انصاف اور صداقت کے دیوتا نے مسلمانوں کے متعلق بھی کوئی ایسی بات کہدی جو اُن کے طبع نازک پر شاق گذری یا اُنہیں ناپسند و نامرغوب معلوم ہوئی تو زمانہ مسلمانوں سے سوال کر سکیگا کہ "کیوں صاحب آج آپ کی انصاف اور صداقت پسندی کہاں ہے اور آپ انصاف اور صداقت کے دیوتا کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں"۔

مسلمان شاید اپنے دل میں خیال کرتے ہوں کہ وہ مہاتما گاندھی کے آریہ سماج کے متعلق خیالات کو اہمیت دیکر آریہ سماجیوں کو جوش میں لا سکتے ہیں

یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ آریہ سماجی اُن کی طرح تنگدل ثابت نہیں ہونگے۔ وہ اس موقعہ پر بھی مکمل ضبط اور شانتی سے کام لینگے۔ جیساکہ وہ اس سے بھی کہیں سخت موقعوں پر۔ ادر بھی لفتوں کے سامنے لیتے رہے ہیں آریہ سماجی مسلمانوں کی طرح مطلب پرست نہیں ہیں کہ جب تک تو مہاتماجی پر نظر عتاب رہی تب تک وہ مشرک اور کافر تھے۔ لیکن آج جب مہاتماجی نے اُنکے مطلب کی کوئی بات کہدی تو اُنہیں اُنکے پایہ کا کوئی دوسرا انصاف پسند شخص دکھائی ہی نہیں دیتا۔ مسلمانوں میں کسقدر حب الوطنی اور قوم پرستی ہے۔ یہ تو زمانہ جانتا ہے اور خود مہاتماجی کو بھی اسکا علم ہے وہ اسکا اظہار کریں یا نہ یہ اور بات ہے۔ وہی مسلمان کہ جو آج مہاتماجی کے دلدادہ و شیدا بن رہے ہیں اور محض عارضی جوش سے متاثر ہوکر اُنکی تعریف میں زمین اور آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ ذرا اپنے دلکو ٹٹولیں کہ وہ کہانتک اُن کے اور اُن کی تعلیمات کے شیدائی ہیں کتنے مسلمان ہیں جنہوں نے اُن کے بتائے ہوئے ہندوستان کی قومی نجات کے راستہ پر قدم بڑھایا ہے ..... کتنے ہیں جو اُن کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں جو برادران وطن مہاتماجی کے ارشاد کے مطابق اپنے آپ کو کھدر تک میں ملبوس نہیں کرسکے۔ وہ آج اگر مہاتما گاندھی کے بھولے پن سے فائدہ اُٹھا کر اُنکی تعریف میں راگنی الاپ رہے ہیں تو کوئی غیر معمولی حیرانی کی بات نہیں۔ ایک زمانہ جانتا ہے کہ مسلمان مہاتماجی کیلئے اپنے دل میں کسقدر عزت رکھتے ہیں۔ اور اسکا وہ اپنے عمل اور فعل سے کیا ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں۔ مہاتما گاندھی کو "ینگ انڈیا" میں آریہ سماج اُسکے بانی اور ستیارتھ پرکاش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بھی جو بات نہ سوجھی ہوگی وہ ہمارے برادران کو سوجھ گئی ہے۔ آج مسلمانوں کی طرف سے بڑے طمطراق سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے بعض اُن حصوں کو کہ جن کی صاف گوئی مسلمانوں کو چبھتی ہے ستیارتھ پرکاش سے خارج کردیا جائے کوئی تعجب نہ ہوگا اگر کل کو برادران وطن یہ مطالبہ بھی پیش کردیں کہ ستیارتھ پرکاش حکومت کی طرف سے ضبط کی جانی چاہیئے۔ مہاتماجی مہاتما ہیں۔ اُنہیں "ینگ انڈیا" میں ستیارتھ پرکاش کے متعلق ایسی سطور لکھتے وقت یہ خیال نہ آیا ہوگا کہ وہ ایک مچھوندر چھوڑ رہے ہیں جو نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کے خرمن پر آگ لگائیگی بلکہ مذہبی جھگڑوں کا ایک طوفان بے تمیزی برپا کردیگی کہ جسکا نتیجہ دُور رس ہوگا۔ مسلمان آجکل مہاتماجی کے لاڈلے بن رہے ہیں اسلیئے وہ خوشیوں کے گھر میں جو کچھ سمجھ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اُنہیں معلوم نہیں کہ کسی کے مذہب میں مداخلت کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ کیا ہمارے برادران وطن کو علم نہیں کہ اُن کی بعض کتب سے خلق خدا کی سخت دل آزاری ہوتی ہے۔ اُنکی اپنی اصطلاح میں کافروں کے متعلق ان میں کیا ارشادات موجود ہیں۔ اگر ہندو بھی اُن دل آزار حصوں کے اخراج کا مطالبہ کریں تو جائے غور ہوگا کہ مسلمان اسکا کیا جواب دینگے۔

آج مہاتماجی نے ستیارتھ پرکاش کے متعلق کچھ لکھ دیا تو مسلمان خوش ہیں اور اُنہیں ملک میں نفاق پیدا کرنیکا ایک موقعہ ہاتھ آگیا ہے ورنہ یہی ستیارتھ پرکاش جب بھی تو موجود تھا اُسوقت اُنکے دل کہاں تھے اور اُنہیں آزار کیوں نہ ہوتا تھا۔ آج ایک بات سوجھ گئی تو وہ چراغ زیر پا ہو رہے ہیں اور مہاتماجی کے بنائے ہوئے کام کو بگاڑنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہمارے برادران وطن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس لوہے کی گولی کو وہ چبانا چاہتے ہیں وہ بہت سخت ہے اور اُن کے کمزور دانت اسے چبانے کی طاقت نہیں رکھتے۔"

("پرتاپ" ۲۱ جون صـ۲ـ)

اہلحدیث کس متانت سے مہاتماجی کے بھولے پن کا اظہار کیا ہے اور کس لیاقت سے مسلمانوں کو گاندھی جی کے آیندہ مذہبی فیصلہ سے ڈرایا ہے۔ اے جناب آپ ہم کو جس امر سے ڈراتے ہیں وہ تو ہو چکا ہے مگر ہمارا حوصلہ ہے کہ ہم نے اُف تک نہیں کی۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے ایک بڑے عالم مولانا عبد الباری لکھنوی کی بابت گاندھی جی نے کیا کیا الفاظ دوستانہ شکایت کی صورت میں دلشکن لکھے ہیں۔ ان کو خطرناک دوست، متلون مزاج، زود رنج وغیرہ لکھا ہے۔ مگر مسلمانوں نے وہ سارے لفظ سنکر بھی سمجھا کہ مہاتماجی نے جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی اور اخلاص سے لکھا ہے۔ بلکہ ہمارا مشورہ مہاتما موصوف کو یہی رہا ہے

نیک باشی و بدت گویند خلق
بہ کہ بد باشی و نیکت خوانند

کیا عجیب سوال ہے کہ آج سے پہلے بھی ستیارتھ پرکاش موجود تھی اُسوقت مسلمان کہاں تھے۔ کیوں اُن کے دل زخمی نہ ہوئے تھے؟

اے جناب! آپ کو خبر نہیں یا دانستہ تجاہل کر رہے ہیں۔ جب سے ستیارتھ پرکاش ملک کی عام زبان اُردو میں آئی ہے۔ مسلمان بلکہ عیسائی بلکہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی اسکے شاکی رہے اعتبار نہ ہو تو اسکے جواب کی کتابیں دیکھئے "حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش" اور "سوامی دیانند کا علم و عقل"۔ ستیارتھ پرکاش درپن وغیرہ۔

مگر چونکہ وہ آواز خاص درد رسیدوں کی طرف سے تھی اسلیئے وہ خود غرضی پر مبنی سمجھی گئی۔ لیکن ابتو ایک غیر جانبدار ملک کے سربرآوردہ لیڈر کا فیصلہ صادر ہوا ہے وہ بھی اس طرح کہ لیڈر مذکور نے ملک سے فساد کی جڑ کاٹنے کو کیا ہے اسلیئے اسکی خاص شہرت ہوئی اور ہونی بھی چاہیئے تھی۔

ہاں بقول آپ کے آریہ سماجی تنگدل نہیں تو اتنے چلاتے کیوں ہیں صبر و سکون کے ساتھ سابق کی طرح بلند آواز سے کہیں۔ "مہاتماجی کی جے"۔

ہاں مسلمان گاندھی جی کے حق میں مذہبی اختلاف کی وجہ سے اب بھی وہی رائے رکھتے ہیں جو پہلے تھی مگر اُس اختلاف مذہبی کی وجہ سے پہلے بھی اُنکی عزت میں کمی نکرتے تھے آیندہ بھی نہیں کرینگے۔ چنانچہ مسلمان لیڈروں (حکیم اجمل خان اور علی برادران شوکت علی محمد علی صاحبان) کی بابت مہاتماجی نے خود بھی جو رائے دی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سارے ہندوستان میں دونوں قوموں کی نزاع ختم کرانیکو حکیم صاحب ہی کو منتخب کیا ہے اور بہت خوب کیا ہے۔ بس ہم مختصر لفظوں میں پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھر میں گھی کے چراغ جلتے ہیں تو بقول ہندی شاعر آریوں کے گھر کی کیا حالت ہے؟

اسکا جواب دینا خود اُنہیں کا کام ہے
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

---

* حیات حافظ۔ جناب حافظ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ ۱۰/ (منیجر)

* بقیمت عہ، + قیمت ۲/ دفتر اہلحدیث سے ملسکتی ہیں۔

متفرقات

تقریظات

امام الاحرار اس کتاب میں مولانا ابوالکلام آزاد کی سوا نحعمری جس سے زمانہ کے نشیب و فراز کا ثبوت ملتا ہے۔ قیمت ۴؍ پتہ (منیجر رسالہ نور ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ)

تقسیم میراث وراثت کے قاعدے اور تقسیم مختصر عبارتوں کے ساتھ اس رسالہ میں درج کئے گئے ہیں۔ ابتدائی واقفیت کے لئے کارآمد ہے سہو و نسیان قابل عفو ہے۔ قیمت ۴؍ پتہ۔ (مولوی عبداللہ صاحب مستری۔ امام مسجد مبارک امرتسر کٹڑہ روغن منڈی)

نبراس حقیقت مسئلہ توحید خالص کا ثبوت محض قرآنی آیات سے کیا گیا ہے۔ مصنفہ شیخ احمد بن محمد شبلی۔ مترجمہ اردو بہت مفید قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍ پتہ (مولوی شرف الدین وابناؤ تاجران کتب بمبئی کھڑک پوسٹ ۳)

جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ جلسہ مذاکرۂ علمیہ کا اجلاس چند سال کے بعد بتاریخ ۲۹ و ۳۰ مارچ دربھنگہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا لوگوں کا شوق علماء کا پر لطف بیان قابل دید و شنید تھا۔ ہاں مولانا شیر پنجاب کو آنکھیں ڈھونڈھتی تھیں۔ طلبا کی نمائش بھی اعلےٰ درجہ پر ہوئی۔ اس جلسے کے جلسہ میں انکا ایک چھوٹا سا جلسہ ہوا۔ جسکا صدر انہیں میں کا ان کی کثرت رائے سے منتخب ہوا جسکے زیر صدارت جلسہ کی کارروائی ہوئی۔ مناظرہ اور تقریر کی نمائش تھی جس سے لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ میں باتفاق رائے یہ بات پاس ہوئی کہ مدرسہ احمدیہ دربھنگہ کو علمی مرکز بنا دیا جائے۔ اس جلسہ کا موافق و مخالف سب پر اثر ہوا۔ اہلحدیثوں میں نئی روح پھونک گئی:-

(راقم زین العابدین)

ایک ضروری اطلاع جملہ احباب کو معلوم ہو کہ ایک شخص مسمی حافظ احسان کریم جو اپنے کو بھاگلپور حبش خان دہلی کا مشہور کرتے ہیں جنکی عمر قریباً ۳۲ یا ۳۴ سال کی ہے یہاں پر آئے اور سفارت مدرسہ ہذا طلب کی۔ ایک چٹھی مولوی عبدالرحیم صاحب دہلی صدر کی بھی دکھلائی جسمیں موصوف الصدر کا نیک چال چلن لکھا تھا۔ لہذا حافظ صاحب موصوف کو انکی حسب درخواست عہدۂ سفارت کے کاغذات اور رسید بک دیکر اُن سے اقرار نامہ لکھوا لیا گیا۔ جسکا ماحصل یہ تھا کہ میں دیانتداری سے کام نکردوں یا خلاف قانون و شرائط مندرجہ اقرار نامہ ہذا کردوں تو قانونی سلوک کا مرتکب ہونگا۔ اس کے بعد وہ گیا لیا ر آگرہ متھرا وغیرہ میں گئے۔ کئی ایک باتیں اُن سے خلاف شرائط وقوع میں آچکی ہیں۔ ہر طرح سے اسکا تدارک امد السداد کرنا چاہا مگر حافظ احسان کریم سفیر مذکور کا اب کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کہاں ہے۔ لہذا عام اطلاع ہے کہ کوئی صاحب ان کو مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھولپور کا سفیر جانکر چندہ نہ دیں۔ بلکہ اُسکی اطلاع خاکسار کو دیں۔

(مولوی) عبدالمجید سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور)

امداد مسجد سورجگڈھہ اس سرخی کے ساتھ یکم ربیع الاول ۱۳۴۲ھ کو اپیل چندہ کیلئے چھپا تھا۔ مگر اب تک اصحاب مخیر نے مطلق خیال نہیں فرمایا اور ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ لہذا دوبارہ اصحاب مخیر و اصحاب اخبار بیں کو تکلیف دیجاتی ہے کہ تعمیر مسجد کو صدقات جاریہ مطابق حدیث نبوی یقین کرکے چندہ سے امداد فرمائیں۔ مسجد کا گنبد و دیوار تیار ہے۔ پلاستر چھت باقی ہے۔ مگر بوجہ کمی روپیہ اندنوں کام بند ہے لہذا دوبارہ تکلیف دینے کی ضرورت ہوئی۔ رقم معقول سے امداد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسکا اجر عظیم عطا کریگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ والسلام۔

(عاجز سید وجاہت حسین غفرلہ چک سکن ڈاکخانہ سورجگڈھہ۔ ضلع مونگیرا)

تردید از جانب مولانا انور شاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند ۴ اپریل مطابق ۲۸ شعبان کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جسکی سرخی تھی گوجرانوالہ میں ابتدا کس نے کی؟ اسمیں ایک مطبوعہ تحریر سری نگر کشمیر کے حوالہ سے لکھا گیا تھا کہ مولانا انور شاہ موصوف نے آمین بالجہر اور رفعیدین عندالرکوع کو چوری، شراب خوری وغیرہ سے تشبیہ دی۔ شاہ صاحب کا ایک مراسلہ معرفت مولوی تاجمد صاحب از لاجمد اسکی تردید میں آیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

"جناب سامی دام کرمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ امرتسر میں معلوم ہوا تھا کہ حال کی اشاعت "اہلحدیث" میں میری تقریر کا جو پارسال سرینگر کشمیر میں ہوئی تھی رفع الیدین سے متعلق معاصی کے ساتھ تشبیہ کا حوالہ دیا گیا ہے لہذا معروض ہے کہ ازراہ عنایت اگلی اشاعت میں اس غلطی کا ازالہ فرمادیں۔ تقریر مذکور کا قلمبند ہونا احقر کو اسوقت معلوم بھی نہیں ہوا اور نہ بعد میں چھاپنے سے پہلے مجھے دکھلائی گئی۔ چھپ کر جو میرے پاس پہنچی تو اسمیں بہت سے قطعی غلط موجود تھے۔ مگر میں نے خیال کیا کہ چونکہ اہل حق میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ناظرین خود اسے ناقل کی غلط فہمی سمجھینگے اور احقر کو معذور تصور فرمائینگے۔ اب چونکہ ضرر کی نوبت آگئی اسواسطے معروض ہے کہ احقر کا عقیدہ ہے کہ جو اختلافات تحت الحدیث ہیں اور تعامل سلف میں آچکے ہیں انکی اہانت و تذلیل موجب سلب ایمان ہے۔ والعیاذ باللہ اور اسی طرح کسی صحیح حدیث کی اہانت موجب سلب ایمان ہے۔ اور ایسا ہی کافر اور بے ایمان مرا ہے وہ مدعی کاذب جس نے کہا ہے کہ میرے الہام کے مقابل حدیث ردی کی ٹوکری میں پھینکنے قابل ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ آپ ان سطور کو ...

انتخاب الاخبار

غلاف مقدس کی روانگی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۸ جون کو محمل شریف جدہ کی طرف روانہ ہو جائیگا۔

معاہدہ عراق اور شاہ فیصل دارالعوام میں کمانڈر کنوروی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ٹامس نے کہا کہ شاہ فیصل نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ جونہی برطانیہ معاہدہ عراق اور انگلستان کی تصدیق کرنے کے قابل ہو گا عراق اسکی تصدیق کر دیگا۔

ترکی عراق کو دھمکا رہا ہے انگورہ کا ایک خاص تار مظہر ہے کہ ترکی حکومت آجکل عراق کے حوادث کو غور سے دیکھ رہی ہے اور ترکی اخبارات سخت سخت مضامین لکھ رہے ہیں۔ جن میں امیر فیصل کو دھمکی دیجاتی ہے۔

سات بیگناہوں کی بریت ۱۴ جون کو جانیل گراں میں ڈاکہ کا مقدمہ مسٹر پی۔ کے رائے ایڈیشنل سشن جج کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے ساتوں کے ساتوں مجرموں کو بری کر دیا۔ یہ پہلا مقدمہ ہے جس میں ملزمین کو مجرم نہیں گردانا گیا ہے۔ شیخ حیدری جسے ماتحت عدالت نے بہت بھاری سزا دی تھی ہائیکورٹ نے اسے بری کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے سات گواہان استغاثہ کے نام نوٹس جاری کیا ہے کہ وہ عدالت میں حاضر ہو کر اس امر کو واضح کریں کہ کیوں ان پر مقدمہ نہ چلایا جائے یہ گواہ ۱۵ جون کو حاضر عدالت ہوئے عدالت نے ان سات میں سے ۲ کو قابل مواخذہ قرار دیا۔ ان میں سے ایک شخص ہندو وکیل کا منشی ہے۔ اس تعزیری حکم نے ہندوؤں میں اضطراب پیدا کر دیا ہے۔

بالشویک مشرق کو نجات دلائینگے - سابق روسی سفیر متعینہ کابل جب سے واپس آیا ہے وہ مشہور اخبارات میں مشرقی حالات کو غلط رنگ میں پیش کر کے روسیوں کو برطانیہ کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔

اعلیحضرت نظام کا اسلامی احساس - سکندرآباد ۲۱ جون کو اعلیحضرت حضور نظام نے سلطان عبدالمجید خان سابق خلیفۃ المسلمین کیلئے ۳ سو پونڈ ماہوار کی پنشن مقرر فرمائی ہے۔ پنشن ۱ جولائی سے شروع ہوگی۔

حضور نظام اور برار - معلوم ہوا ہے کہ برار پر اعلیٰ حضرت حضور نظام کے حق کے سلسلہ میں ایک تجویز پیش کی گئی ہے کہ چند انگریزوں۔ دو گورنمنٹ کے۔ دو اعلیحضرت حضور نظام کے نامزد شدہ ممبران اور دو باشندگان برار کے نمایندگان پر مشتمل ایک کمیٹی تحقیقات کرنے کیلئے مقرر کیجائے جس کا خرچ اعلیٰ حضرت حضور نظام اپنی گرہ سے ادا کرنے کو تیار ہیں۔

فسادات امرتسر کے مقدمات کی اپیل - گذشتہ سال ماہ مئی میں جو ہندو مسلم فساد امرتسر میں ہوا تھا اس کے ۱۰ سزایاب مسلمانوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جسے نامنظور کیا گیا۔ اور سزا بحال رہی۔ البتہ ایک ملزم کی سزا ایک سال کم کر دی گئی۔

فساد کلکتہ کی گرفتاریاں - لال بازار کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تیس گرفتار شدہ آدمیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ رام پرشاد جسے خضر پور میں ایک پنجابی کے قتل کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا دو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

انقلاب ایران - طہران کے سردار سپاہ وزیر اعظم رضا خان نے تمام فوجی کمانڈروں کو طہران میں جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ ایک اہم فوجی کانفرنس منعقد ہوگی جس کے بعد ایران میں ایک انقلاب عظیم واقع ہوگا۔

سویٹ کا اعلان - سویٹ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ انگریزوں کا پچھلا قرضہ اسی صورت میں ادا کرینگے کہ انگریز انہیں مزید قرضہ دیں۔

سلطان نجد کا حملہ - اخبار "اقشام" کو اطلاع ملی ہے کہ امیر بن سعود سلطان نجد فوجی تیاریوں میں مشغول ہیں کہا جاتا ہے کہ سلطان نجد حدود حجاز پر حملہ کرنے والے ہیں

یورپ و امریکہ میں تبلیغ اسلام - قاضی سرفرازحسین صاحب دہلوی جو ایک مشہور مبلغ اسلام ہیں اور ہندوستان اور ممالک غیر میں تبلیغ کر چکے ہیں۔ پھر عنقریب یورپ و امریکہ جا رہے ہیں۔ تاکہ اعلیٰ درجہ کی اسلامی تعلیم اور تصوف مغرب کو پہنچائیں۔

مقدمہ عطاء اللہ میں صرف حکم سنانا باقی ہے جسکے لئے ۲۰ جون مقرر تھی۔ اب ۲۷ جون مقرر ہوئی ہے۔ ناظرین کرام دعا فرمائیں۔

(بقیہ متفرقات صـ۱۳)

اس مرتبہ کی اشاعت میں درج فرما دیں۔ والسلام

راقم محمد انور عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند

اہلحدیث شکریہ اہلحدیث کی روایت غلط نہ ہوئی بلکہ ان کشمیریوں کی ہوئی جنہوں نے شاہ صاحب کی تقریر کو غلط چھاپکر آمین رفعیدین جیسے افعال مسنونہ کی بابت ناحق لوگوں کو دھوکہ میں ڈالا۔

اعلان از دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی چونکہ تین ماہ کے حساب آمد چندہ میں غلطی معلوم ہوئی ہے اسلئے جن صاحبان نے ماہ شعبان و رمضان و شوال ۱۳۴۲ھ میں چندہ دفتر اہلحدیث دہلی کے نام بھیجا ہے وہ صاحب براہ مہربانی دوبارہ دفتر کو لکھیں کہ اسقدر چندہ ہم نے دفتر کے نام ان ماہ میں بھیجا ہے۔

(عزیز اللہ خان محافظ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی)

درخواست اخبار میرے پاس اخبار اہلحدیث آتا تھا اب بند ہو گیا ہے۔ مجھے اخبار کا بہت شوق ہے۔ لہذا اصحاب کرام توجہ فرما کر فی سبیل اللہ اخبار جاری کرا دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار شکر اللہ موضع سونگر ڈاکخانہ مانی کلاں ضلع جونپور)

مدرسہ اسلامیہ انجمن فیض عام صدر بازار متھرا کا

چوتھا جلسہ

بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶۔ ذیقعدہ مطابق ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ جون ۱۹۲۴ء یوم جمعہ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر ہونا قرار پایا ہے۔ مشہور علماء و واعظین خوش بیان کو مدعو کیا گیا ہے۔ لہذا جمیع اہل اسلام شریک جلسہ ہو کر اراکین انجمن کو مرہون احسان فرمادیں۔ (محمد عبدالکریم سکرٹری انجمن ہذا)

انجمن اسلامیہ سرگودہا

مکرم بندہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

انجمن اسلامیہ سرگودہا کا سالانہ جلسہ نہایت دھوم دھام سے مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ جون ۱۹۲۴ء مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ بروز شنبہ یکشنبہ دوشنبہ بمقام سرگودہا منعقد ہوگا۔

الداعی شیخ عبدالغنی بی اے ایل ایل بی علیگ وکیل۔ پریذیڈنٹ مجلس استقبالیہ۔ انجمن اسلامیہ سرگودہا

ڈیڑھ روپیہ میں ۱۲

چوبیس کتابیں

علماء اہلحدیث کی جامع تصانیف جن میں حدیث اور قرآن کے بیش بہا موتی ہیں یا یوں کہئے کہ اصول مذہب اہلحدیث کے متعلق وہ مضبوط دلائل علمی اور عقلی ہیں جن کو دیکھ کر دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ تقلید کی رد میں آیات قرآنی و احادیث کا دریا بہا دیا ہے یہ بے نظیر کتب کا ذخیرہ جس قیمت کو دستیاب ہو مفت ہے۔ حصول ثواب کے لئے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ ایک جلد مجلد جس میں چوبیس کتابیں مفصلہ ذیل ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

(۱) موج کوثر (۲) مسائل ضروریہ (۳) الیتاذ المقلدین (۴) براہین القاطعہ (۵) صد کلمہ چہار یار (۶) جواب مولوی محمد قاسم صاحب دیوبند تقلید و تراویح (۷) قول فیصل (۸) اعلان دافع بہتان رد وہابیت (۹) صمصام التوحید رد تقلید مصنفہ مولوی فاضل عبد الجبار صاحب عمرپوری (۱۰) الاعتصام بحبل اللہ (۱۱) انتباہ المقلدین یا ساقی نامہ توحید (۱۲) شد الہابیہ فی جواب رد وہابیہ (۱۳) گاؤکشی پر مباحثہ مابین ابن الحسن صاحب تاج پوری و پنڈت جگت نرائن صاحب بنارسی (۱۴) مثنوی مسلک نور مصنفہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید غازی مصنف تقویۃ الایمان (۱۵) تفریح الجنان باحکام قیام رمضان (۱۶) نقل فتوئے شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ دربارہ قرأۃ فاتحہ خلف امام (۱۷) ہدایت الصلوٰۃ (۱۸) مسائل حقیقت عقد اعلان فی النکار القلیان (۱۹) سوالات علماء دین سے (۲۰) کسوٹی معیار الاسلام (۲۱) فتوئے زنبیل (۲۲) فاس توحید علی راس التقلید مصنفہ منشی نجف خان صاحب مرحوم (۲۳) مجموعہ فیصلہ جات آمین بالجہر (۲۴) مناظرہ مرشد آباد یا روزہ خودوں کا رسالہ یا رد بدعات ساریہ۔ پتہ

دفتر اخبار آئینہ میرٹھ

چونکہ امراض کو شفا دینے والی سریع الاثر دوائی

روغن شفا ۱۲/۶

اندرونی استعمال۔ مندرجہ ذیل امراض میں روغن شفا کو اندرونی طور پر دینے سے آناً فاناً فائدہ ہوتا ہے۔ درد دل درد معدہ۔ درد جگر۔ درد امعاء۔ نفخ شکم۔ درد شکم یا قولنج بدہضمی وست و پیچش۔ ہیضہ۔ پیٹ کے کیڑے یعنی چُرنے۔ پسلی کا درد۔ ذات الریح۔ سل۔ موسمی بخار۔ گلہڑ۔ محرقہ اسہالی۔ طاعون ذیابیطس۔ باؤ گولہ۔ رعشہ۔ کالی کھانسی۔ غثیان۔ قے۔

بیرونی استعمال۔ امراض ذیل میں روغن شفا کو مقام مرض پر ملنے یا لگانے سے فی الفور شفا ملتی ہے ہر قسم کے عصبی درد مثلاً درد سر۔ درد ابرو۔ درد کان درد چہرہ۔ درد دانت۔ درد عضلات۔ درد سینہ پسلیوں کا درد۔ چوچی کا درد۔ درد کمر نشستگاہ کا درد۔ درد مفاصل یا گنٹھیہ۔ موچ۔ ورم بلا پیپ۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم بستری۔ جلندار پھنسیاں۔ قوبا یا داد۔ چنبل۔ گنج پھپکی خارش۔ خارش فوطہ۔ خارش مقعد۔ خارش اندام نہانی خارش بواسیر۔ حرقت النار یعنی آگ سے جلا ہوا مقام۔ ناک کی بدبو۔ ناک کے کیڑے۔ مچھر۔ پسو۔ کھٹمل کنکھجورا شہد کی مکھی۔ بھڑ یا بچھو وغیرہ کے ڈنک پر لگانے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی۔ خناق۔ دمہ۔ سل میں روغن شفا کے ابخرات سونگھنے سے فوری شفا ہوتی ہے۔ جس گھر میں روغن شفا کی شیشی موجود ہو وہاں آناً فاناً آنیوالے بہت سے امراض کی فی الفور روک تھام ہو سکتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/ دو شیشی ۱۲/ چار شیشی ۱/۸ محصولڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

منگانے کا پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ

پنجاب یونیورسٹی

دفتر مطبع مسلمان ہال بازار امرتسر

مومیائی

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ ریزش۔ ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲/ پاؤ بھر ۴/ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ فہرست شہادات مفت۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً اٹھارہ سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ منگانے کا پتہ

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی

امرتسر

گنجینہ مجربات ۱۲

جسمیں جملہ امراض کے نہایت عمدہ اور مجرب نسخے جمع کئے گئے ہیں۔ پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کے بیمار اس سے بلا مدد طبیب فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ طبی کانفرنس نے اسے بہترین تصنیف سمجھکر سند عطا فرمائی ہے۔ شیخ پنجاب حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کی رائے ہے کہ اگر گھروں میں اس کتاب کا نسخہ رہے تو بہت مفید ہے۔ اس کتاب میں چالیس باب ہیں حجم ۱۳۲ صفحہ سائز کتابی قیمت (۱۲) مجلد (۱/) محصول علاوہ۔

بواسیر کا علاج بلا اپریشن

خونی ہو یا بادی۔ نئی ہو یا پرانی ہماری دوا کے استعمال سے قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ مسّے بالکل خشک ہو کر مرجھا جاتے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ چار روپے (۴)۔ فہرست ادویہ مع جنتری ۱۹۴۲ء ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوتی ہے۔

پتہ:۔ **طبیب حاذق ڈاکٹر دلبر حسن خان بھٹی**

سند و تمغہ یافتہ مہتمم شاہی مطب پٹیالہ

فان قلت ساد ترفت علی انک علی صراط مستقیم وکل واحد من هذه الفرق یدعی انه علیه قلت لیس ذلک بالادعاء والتشبث باستعمال الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة هذه الصنعة وعلماء اهل الحدیث الذین جمعوا صحاح الاحادیث فی امور رسول الله صلی الله علیه وسلم واحواله وافعاله وحرکاته وسکناته واحوال الصحابة والمهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان مثل الامام البخاری ومسلم وغیرهما من الثقات المشهورین الذین اتفق اهل المشرق والمغرب علی صحة ما اوردوه فی کتبهم من امور النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه ثم بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بهدیهم واقتفی اثرهم واهتدی بسیرهم فی الاصول والفروع فیحکم بانه من الذین هم هم۔ وهذا هو الفارق بین الحق والباطل والممیز بین من هو علی صراط مستقیم وبین من هو علی السبیل الذی علی یمینه وشماله۔ انتهی۔ (طحطاوی مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۱۵۳)

(ترجمہ) "اگر تو سوال کرے کہ تو نے کس طرح جان لیا کہ تو ہی راہ راست پر ہے؟ حالانکہ ہر ایک فرقہ ان مختلف فرقوں میں سے دعویٰ رکھتا ہے کہ میں ہی راہ راست پر ہوں۔ تو میں اس سوال کا جواب یہ دونگا کہ کسی فرقہ کا راہ راست پر ہونا محض ادعا سے اور اپنے وہم قاصر اور خیالی کلام کے استعمال کے ساتھ چنگل مارنے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ راہ راست پر ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاً اس فن کے نقاد اہلحدیث کے اُن علماء سے احادیث نقل کیجائیں جنہوں نے صحیح صحیح حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امور اور احوال اور افعال وحرکات وسکنات میں ونیز صحابہ اور مہاجرین وانصار کے احوال میں ونیز اُن لوگوں کے احوال میں جمع کی ہیں جنہوں نے اُن کے (یعنی رسول اللہ صلعم وصحابہ ومہاجرین وانصار کے) قول کے ساتھ پیروی کی جیسے امام بخاری ومسلم اور اُنکے سوا اور ثقہ لوگ جو مشہور رہیں۔ جنکی اُن احادیث کی صحت پر اہل مشرق ومغرب کا اتفاق ہے اور جو انہوں نے اپنی کتابوں میں دربارہ امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودربارہ امور صحابہ کے درج کی ہیں۔ پھر احادیث مذکورہ کی نقل کے بعد دیکھا جائے کہ کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کے چال چلن کے ساتھ تمسک کرتا اور اُن کے پیچھے چلتا اور اصول وفروع دونوں میں ان کی سیرتوں کے موافق راہ یافتہ ہے تب حکم کیا جائے کہ شخص موصوف اُس فرقہ میں سے ہے جو راہ راست پر ہے۔ یہی بات (جو اوپر بیان ہوئی) وہ کسوٹی ہے جو حق وباطل میں فرق کرنے والی اور ان لوگوں کے درمیان جو راہ راست پر ہیں اور اُن لوگوں کے درمیان جو راہ راست سے اِدھر اُدھر ہیں تمیز کرنے والی ہے۔" انتہیٰ۔

یہ عبارت باآواز بلند پکار رہی ہے کہ مذاہب اربعہ بجمیع اجزاءہا صحیح نہیں۔ بلکہ اُن میں سے وہی حصہ صحیح ہوگا جس کی شہادت قرآن وحدیث اور علماء حدیث دینگے۔

نتیجہ صاف ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کے کل مسائل مدونہ عنداللہ صحیح نہیں۔ ہاں مذہب اہلحدیث کے متعلق اگر یہ دعوےٰ کیا جائے کہ اس مذہب کے کل مسائل (جو دراصل مسائل ہیں نہ کسی کے ذاتی خیالات) صحیح ہیں۔ تو غالباً صحیح ہوگا

پس مذہب اہلحدیث قطعاً یقینی ہے اور مذہب غیر۔ غیر یقینی ہے۔

اب ہم بعد اس گفتگو کے مسئلہ تقلید شروع کرتے ہیں۔

تقلید اصل میں تو اب مسئلہ تقلید کی حاجت نہ رہی کیونکہ جب علم فقہ کی تعریف اور علامہ طحطاوی کی تقریر سے ثابت ہوگیا کہ ہر مسئلہ کی صحت قرآن وحدیث کی مطابقت پر موقوف ہے تو پھر کسی امام یا مجتہد کی تقلید کہاں رہی۔ تاہم اس سرخی کے ماتحت اس سلسلہ کو ہم ختم کئے دیتے ہیں۔

تقلید کی تعریف علامہ محب اللہ مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں۔

"التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجة" (مسلم الثبوت صفحہ ۲۸۹)

یعنی تقلید یہ ہے کہ کسی غیر کی بات پر عمل کیا جائے دلیل کے بغیر۔"

مطلب یہ ہے کہ جسکی بات شرع نے سند اور دلیل نہیں بتائی اُسکی بات پر عمل کیا جائے۔ [illegible] لفظوں میں یوں سمجھئے کہ [illegible] جو رسالہ [illegible] امرتسر میں اُسی کے ایک نامہ نگار نے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور مولوی انوار اللہ صاحب [illegible] کی تحریروں سے اخذ کرکے لکھے ہیں یہ ہیں:

"کسی شخص کو معتبر سمجھکر اُس کے اقوال وافعال کی پیروی بغیر طلب دلیل کر لینے کو تقلید کہتے ہیں"

(رسالہ مذکور بابت ماہ [illegible])

بہت خوب۔ یہ تو تقلید عام کی تعریف ہوئی۔ اب تقلید خاص (جسکو تقلید شخصی کہتے ہیں اُس) کی تعریف بھی صاف ہو جانی چاہئے جو یہ ہے کہ

"کسی خاص عالم یا امام (مثلاً امام ابوحنیفہ) کو معتبر جانکر اُن کے اقوال وافعال کی پیروی کرنا تقلید شخصی ہے"

بہت ٹھیک اب اسکا حکم یعنی اثر کیا ہے ہمارے مقلد برادران کہتے ہیں تقلید شخصی فرض وواجب ہے۔ اور یہ تو علم اصول کا مسئلہ ہے کہ

الامر بالشیئ یقتضی کراهة ضده۔

(توضیح) "یعنی کسی کام کرنے کا حکم دینے سے اُسکی ضد ممنوع ہو جاتی ہے"

مثلاً کسی کو کہا جائے کہ تو کھڑا رہ۔ اس حکم سے اسکا بیٹھنا یا لیٹ جانا ممنوع ثابت ہوگا (یعنی)

پس معنے یہ ہوئے کہ جو شخص ہمارے کسی ایک ہی عالم سے مسائل پوچھے اور [illegible] نہ پوچھے۔ یعنی یہ بھی نہ دیکھے کہ [illegible] قرآن یا حدیث میں کسطرح آیا ہے۔ اگر [illegible] مرتکب ہوگا کیونکہ اس کو [illegible] کرنے کا حکم ہے۔ اور تقلید [illegible] طلب [illegible]

کا [illegible]

(۱) دلیل طلب [illegible]

(۲) دلیل طلب کرنا [illegible]

سے مضمون سابق پر نقل کردی ہے۔ حضرت عمرؓ کو بھی سود کی بہت سی جزئیات میں ہمیشہ شک رہا۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلعم تو تشریف لے گئے لیکن ربٰو کے بہت سے ابواب (جزئیات) کے متعلق کچھ نہ فرما گئے (بخاری) اسی لئے صحابہ میں اسکی جزئیات میں اختلاف شدید ہوا۔ ایسی صورت میں یہی کہو نکا کہ جن امور کی بابت رسول اللہ صلعم نے کچھ نہیں فرمایا وہ معاف و حلال ہے۔

عن ابی الدرداء قال قال النبی صلعم ما سکت عنہ فہو عفو فاقبلوا من اللہ عافیتہ فان اللہ لم یکن نسی شیئا و تلا وما کان ربک نسیا۔ رواہ البزار وقال سندہ صالح والحاکم وصححہ۔

"یعنی اللہ تعالے جس چیز سے خاموش رہا وہ معاف ہے پس اللہ کے اس معاف کردہ کو قبول کرو کیونکہ اللہ کچھ بھولا نہیں ہے پھر قرآن کی آیت پڑھی کہ تیرا رب بھولتا نہیں"

پس مروجہ تجارتی سود جس کا پہلے پتہ بھی نہ تھا کیونکر حرام ہو سکتا ہے؟ جبکہ منصوص اشیاء محرمہ کی علتوں میں علماء مختلف ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم و نواب صدیق حسن خان وغیرہ سونے چاندی کے برتن میں کمی بیشی کے ساتھ ہر طرح سے خریدنے بیچنے کو جائز لکھتے ہیں۔ ابن حجر مکی نے ابن تیمیہ کے اس فتوے پر سخت زبان درازی کی تھی علامہ خیر الدین ابن آلوسی بغدادی حنفی نے جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین میں معترض مکی کا خوب دندان شکن جواب بڑے بسط سے دیا ہے۔ علماء کرام ان کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ علاوہ ازیں حنفیہ کے نزدیک آقا کو اپنے غلام سے سود لینا۔ مسلمان کو حربی کافر سے سود لینا ایک لپ اناج دیکر دو لپیں بھر کر لینا۔ ایک سیب دیکر دو لینا۔ ایک انڈہ دیکر دو لینا۔ ایک کھجور دیکر دو لینا۔ ایک اخروٹ دیکر دو لینا۔ ایک پیسہ دیکر دو پیسے لینا سب جائز ہے۔ چنانچہ یہ سب مسئلے ہدایہ جلد سوم میں مفصل مرقوم ہیں۔

پس جب سود کی جزئیات میں ائمہ سلف میں باہم اس قدر اختلافات ہیں کہ ایک صورت ایک کے نزدیک ربٰو و حرمت کی قرار پاتی ہے تو دوسروں کے نزدیک نفع و حلت کی۔ اور خود شارع علیہ السلام اشیاء ستہ منصوصہ کے علاوہ اور چیزوں میں ربٰو کے وجود سے خاموش ہیں۔ بحالیکہ عہد نبوی میں علاوہ ازیں اشیاء ستہ کے اور چیزوں کا بھی لین دین تھا۔ تو آج ہمارے علماء کیونکر اتنی بڑی جرأت کر سکتے ہیں کہ وہ تجارتی بنک کے سود کی حرمت کا قلم برداشتہ فتوے دیدیتے ہیں۔ یا اللہ! یا انصاف!!

(راقم یکے از بنارس)

صلہ رحمی

فرمان باری تعالے۔ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔

"اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے بنایا تم کو ایک جان سے اور اسی سے بنایا اسکا جوڑا اور بکھیرے اُن دونوں سے بہت مرد اور عورتیں۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں۔ اور خبردار ہو ناتوں سے اللہ ہے تم پر مطلع"

مولوی سید احمد حسن صاحب احسن التفاسیر میں تحریر فرماتے ہیں

"جس طرح لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اسی طرح قرابتداری کی خرد گذاشت سے ڈرنا چاہئے کس لئے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے آدمی دوزخی ہو جاتا ہے اسی طرح قرابتداری کی شرعی برتاؤ میں کچھ فروگذاشت کرنے سے بھی آدمی دوزخی ہو جاتا ہے"

ارشاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

"رحم عرش میں لٹکا ہوا کہتا ہے کہ جس نے مجھ کو جوڑا اللہ اُس کو جوڑے اور جو مجھ کو کاٹے اللہ تعالےٰ اُسکو کاٹ ڈالے"

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ) "جو شخص قرابت کے حق کو ادا نکریگا وہ ہرگز جنت میں نہیں جائیگا"

ہماری حالت قابل غور ہے۔ دن بدن قطع رحمی بڑھتی جاتی ہے۔ رشتہ ناتے والوں سے بلا ضرورت مہینوں اور بعض جگہ برسوں ملنے کا اتفاق نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ہمدردی اور محبت روزانہ کم ہوتے ہوتے قریب الختم ہے۔ بغض و عناد روز افزوں ہے۔ خواہشات کا یہ عالم ہے کہ ذرہ سے دنیوی فائدہ کیلئے تمام مروت ہمدردی اور محبت بالائے طاق ہے۔ غضب اور ظلم کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالےٰ بچائے اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو بندر کی خاصیت کہ اپنے ذرہ سے فائدہ کیلئے دوسرے کے بڑے سے بڑے نقصان کی پرواہ نکرنا اور خنزیر کی اتباع خواہشات کا مادہ کہ جس کو حرام و حلال سے کوئی غرض ہی نہیں ہم میں پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ)۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ فرمایا جناب مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا فتہلککم کما اہلکتہم۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

"قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو تمہارے فقر کا ڈر نہیں ہے۔ خوف تو یہ ہے کہ دنیا جس طرح تم سے پہلوں پر فراخ کیگئی تم پر بھی فراخ ہوگی اور تم مثل پہلوں کے اُس میں پڑکر باہمی نفسانیت برتنے لگوگے اور جس طرح دنیا نے ان کو ہلاک کیا تم کو بھی ہلاک کر دیگی"

اس حدیث پر غور و تامل کرنے سے معلوم ہوا کہ دنیا کی فراخی باعث خوف نہیں۔ باعث خوف ہے اس میں انہماک۔ اس سے محبت کرنا۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ تاجروں کو صبح سے رات گئے تک

دکان سے اتنی فرصت کہاں کہ عزیز واقارب سے مل سکیں۔ اور یہی حال ملازم پیشہ اصحاب کا ہے اب صلہ رحمی ہو تو کس طرح محبت بڑھے تو کیونکر کہ بے غرض ملنے کی فرصت کہاں۔ دکان سے اٹھکر کسی مسلمان کے جنازہ کو کندھا تک دینا امر محال ہے۔ جماعت سے نماز بھی مشکل ہے

علاج اس کا یہ ہے کہ ہم ایک نظر اپنے چپ و راست ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ نصاریٰ نے ایک دن یوم الاحد (اتوار) تعطیل کا مقرر کر رکھا ہے دنیا کے کاروبار سے اس دن کیا تاجر اور کیا ملازم پیشہ سبکدوش ہوتے ہیں۔ دوست احباب سے ملتے ہیں عزیز واقارب کے یہاں جاتے ہیں اور اسطرح صلہ رحم کو قائم رکھکر ہمدردی اور محبت بڑھاتے رہتے ہیں۔ ہمارے اللہ رب العزت کا حکم ہے۔

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نُودِیَ لِلصَّلٰوةِ مِن یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ إِن کُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ فَإِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِی الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ۔

ان آیات میں دو باتیں مذکور ہیں جن پر ہم علیحدہ علیحدہ تحریر کرتے ہیں

(۱) اے ایمان والو جب نماز جمعہ کیلئے اذان ہو تو اللہ کے ذکر کی طرف دل لگایا کرو اور تجارت کے دھندے کو بند کردو۔ اگر تم جان سکو تو تمہارے لئے یہی عمل بہتر ہے۔ فرمایا کہ اذان سے پہلے پہلے تجارت کرلیا کرو۔ اس اجازت کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں میں بڑے چھوٹے سب ہی قسم کے تاجر ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں کہ اگر سارے دن بند کر دیں تو فاقہ ہو جائے۔ لہذا قبل اذان تک عام اجازت دیگئی کہ قوت لایموت حاصل ہو جائے اسکے بعد دوسرا حکم ہوا کہ

(۲) جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ تاکہ فلاح وبہبود کے راستے تم پر کشادہ ہوں۔ اگر ہم بعد فراغ نماز پھر اپنے دنیا کے دھندوں میں مصروف ہو جائیں تو یقیناً یہ انہماک ہم کو ذکر الٰہی سے روکیگا یا "رام رام جپنا پرایا مال اپنا" کی کیفیت ہوگی۔ اسی پر غور و تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں "فضل اللہ" سے مراد روزی نہیں ہے بلکہ وہ تمام امور ہیں جو صلہ رحمی کے لئے ضروری اور مناسب ہیں۔ مثلاً اتباع جنائز۔ عزیز و اقارب اور احباب سے ملنے جانا جماعت المسلمین کی فلاح وبہبود کی تجاویز سوچنا اور ان پر مشورہ وغیرہ کرنا۔ مجالس علماء میں شریک ہوکر اپنے علم کو بڑھانا اور ایمان کو تازہ کرنا۔ بعد نماز شام تک مختلف افضال الٰہی کی تلاش ہے۔ لہذا لفظ "فَانتَشِرُوا فِی الْأَرْضِ" کی طرف پوری توجہ درکار ہے تفسیر فتح البیان اور تفسیر بیضاوی میں اس آیت کے تحت ہر دو مفسر ایک حدیث لائے ہیں۔ اگرچہ علماء نے اس میں کلام کیا ہے مگر ہم معزز ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے درج کردیتے ہیں۔ رشتہ ناتوں کو جوڑنا۔ آپس میں میل جول اور محبت پیدا کرنا اور اس کو قائم رکھنا ہمدردی باہمی اعانت اور حسن سلوک سے بڑھکر اور کوئی صورت فلاح وخیر نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ امور اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک حدیث ذیل پر عمل نہ کیا جائے اور جمعہ کے متبرک دن کا آدھا حصہ ان کاموں کیلئے وقف نہ کیا جائے۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کو جمعہ کی نماز میں بھی شرکت دوبھر ہے، عزیز واقارب دوست اور احباب سے ملنے کی فرصت کہاں ملتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ غیر تو غیر اپنوں میں مغائرت ہوتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ؎

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

تفسیر بیضاوی:- وفی الحدیث وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللّٰهِ لیس لطلب الدنیا وانما هو عیادة وحضور جنازة وزیارة اخ فی اللہ۔ (اور حدیث میں ہے کہ "وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللّٰهِ" سے مراد طلب دنیا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عیادت اور جنازہ میں حاضر ہونا اور اللہ کی خوشنودی کیلئے (بلا غرض) بھائی کی زیارت کرنا ہے) (مطبع نولکشور ۱۳۰۰ھ ص ...)

حدیث:- روایت ہے۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الآیة لیس لطلب الدنیا ولکن عیادة مریض وحضور جنازة وزیارة اخ فی اللہ :

(۲) عن ابن عباس قال لم تؤمروا بشیء من طلب الدنیا انما هو عیادة مریض وحضور جنازة وزیارة اخ فی اللہ :

(ہر دو منقولہ بالا احادیث تفسیر فتح البیان جلد ۹ سنہ ۱۳۰۱ھ کے صفحہ ... پر درج ہیں۔ والسلام۔

(خادم الاسلام محمد عبد الغفار ... عفا اللہ عنہ
پھاٹک حبش خان دہلی)

شرک و بدعت بجائے توحید و سنت

برادران اسلام! آپ سے مخفی نہیں کہ ہر طرف سے شرک اور بدعت کی ہوا چل رہی ہے توحید کا نام ونشان نہیں۔ جسے دیکھو دم بھا رہا ہے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ اور یا رسول اللہ کے نعرے مار رہا ہے اور انہیں کلمات کو معیار محبت سمجھتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ صاحبان! یہ معیار محبت نہیں معیار محبت یہ ہے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے سر کو جھکانا چاہیئے ورنہ دخول جنت سے ہاتھ دھو بیٹھئے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر جو انکار کریگا۔ لوگوں نے عرض کی حضور وہ کون ہے جو انکار کریگا؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

اب مدعیان محبت غور کریں کہ محب کہلانے کے وہ قابل ہیں جو اتباع سنت کرتے ہیں یا وہ لوگ جو محبت کی آڑ میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ ایسا بڑھاتے ہیں جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھایا تھا۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا جو حدیث میں وارد ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا مجھے

تنظیم اہلحدیث صوبۂ بہار

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۳ کے نوٹ کے مطالعہ کے بعد خیال آیا کہ عرض حقیقت مناسب ہے۔ دفتر اہلحدیث امرتسر میں ایسی شکایتوں کے پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ سردار اہل حدیث پنجاب کی وابستگی اہل صوبہ بہار سے گہری ہے اور اگلی مقدس صحبتوں کی یاد آپ کے اضطراب بیخودی کیلئے اشارہ ہوتی ہے۔ اور اب وہ کیا جانیں کہ اتنی پاک ہستیوں سے محرومی کے بعد شمع بزم یکدم گل ہو گئی یا ٹمٹماتی کیفیت خوف و رجا کی جھلک دکھا رہی ہے۔ بلا شبہ ہماری قدرت سے اُن ہستیوں کو واپس لانا باہر ہے۔ لیکن ان کے نقش قدم باقی ہیں اللہ کی رحمت سے دور نہیں کہ ان کے روحی اور صلبی اخلاف کو توفیق عمل بخشے اور پھر چہل پہل نظر آئے ہاں بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ جن ہستیوں کی وجہ سے اس صوبہ میں تنظیم تھی اُن کے اخلاف اس سے غافل نہیں ہیں بلکہ مستعدی کے ساتھ تنظیم میں مشغول ہیں اور اس ضعف کے زمانہ میں ایک کافی قدرت کے ساتھ ظفر یاب ہو رہے ہیں۔ جن سے نظر حساد خیرہ ہو رہی ہے۔ بہرکیف عرصہ سے ہماری آنکھیں مولانا امرتسری اور مولانا سیالکوٹی کی با فخر ہستیوں کے دیدار کیلئے ترس رہی ہیں۔ وہ آئیں اور ہمارے نظم پر نظر شفقت سے تبصرہ کریں اور نیک صلاح سے مستفیض فرمائیں۔ البتہ ہمارے عمل میں شورش نہیں ہے جسکے لئے پر جذبات طبائع بعض وقت بیچین ہو جاتی ہیں۔ ہمارے قدم کی رفتار سے ہمارے محترم مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی باخبر ہیں۔ سرداری اور اُسکی تقرری کے متعلق اپنے اخبار گہربار میں ۱۳۳۹ھ سے لیکر ۱۳۴۱ھ تک دس بار سے کم نہیں مضامین شائع فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ۴ ذلیقعد ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جبکہ سردار سابق مولانا عبدالرحیم نے بوجہ ضعف کے سرداری مولوی عبدالخبیر کی طرف منتقل کردی جسکو اعیان قوم نے تسلیم کر لیا پھر بعد اس کے تجویز شورائے بھی منظور ہوگئی تو اب کیا تقاضا ہے؟"

کیسی نرم اور درد بھری نصیحت ہے جسکو اہل دل صاف باطن نے گوشۂ دل میں جگہ دی اور قیمتی مشورے دئے جو صفحہ ۱۳ مورخہ ۵ شوال ۱۳۴۰ھ میں مندرج ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ تنظیم عمل کے تحت میں وقتاً فوقتاً جو کچھ کارروائیاں جاری ہیں ان کی باقاعدہ اشاعت نہ ہو سکی۔ ہر صوبہ کی خصوصیت اور نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ تاہم ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ کی اشاعت میں نظم مدرسہ کی پوری تفصیل پیش کی جا چکی ہے۔ بہرکیف باوجود سرمایہ کی تنگی اور برادران قوم کے قلت ایثار کے تبلیغ۔ مدرسہ۔ وعظ و فصل خصومات و اعانت سائلین و ابن السبیل کے کام جاری ہیں۔ کیا یہ کام بغیر فراہمی سرمایہ اور ایثار و التفات ملت کے ظہور پذیر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی ابتدا ہے اور ابتدا کیلئے ضعف۔ اعتراض اور مخالفت ناگزیر ہے۔ مگر فرق اسی قدر ہے کہ ۱۹۲۰ء میں عام ملکی تحریکات کے باعث اعتراض دراصل اقدام عمل کیلئے ایک ہیجان تھا۔ اور اب ۱۹۲۴ء میں رفتار و ترقی کے رشک کے عکس ہیں۔ ورنہ اللہ کا ہزار شکر ہے کہ حالت امید بخش اور خوشگوار ہے۔ اللہم یوماً فیوماً اس کو ترقی اور قوت بخشے۔ عمدہ لوگ راضی اور خوش ہیں۔ اس سے زیادہ عرض حال کیا کروں کہ

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز

والسلام۔ (خاکسار عبدالحفیظ مواتی نورہ خریدار ۹۳۶)

اہلحدیث کانفرنس کا فیض و کرم

بمقام بانسڈیہہ ضلع بلیا

حسن اتفاق سے جناب مولوی احمد علی صاحب مبارکپوری واعظ کانفرنس اہل حدیث عین محرم کے موقع پر تشریف لائے۔ تعزیہ پرستی اور اس پر نذر و نیاز کرنے و افعال شنیعہ شمرانہ و کھیل کود مثل اکھاڑہ وغیرہ کے نکالنے دم مدار و یا علی پکارنے کی ترویج (جو کہ زمانہ جہلا کی طرف سے ہوتی ہے) ان سب کی خوب ہی تردید وعظوں میں بیان کرنا شروع کی۔ جس کا نتیجہ اور اثر یہ ہوا کہ چند اہل حدیث و احناف جو اس بلا میں مبتلا تھے مولوی صاحب کے وعظ سے متاثر ہو کر ان افعال شنیعہ سے بفضلہ تائب ہو گئے۔

مولوی صاحب باوجود بیمار ہونے کے وعظ کہنے سے تھکتے نہ تھے پشکلی حالت ان کی کچھ اچھی نہ تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ سب اہل حدیث کانفرنس کا فیض ہے۔ اور ہم لوگوں کی خوش قسمتی کہ جناب مولوی صاحب جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ کانفرنس اہل حدیث کی طرف سے ایسے موقع پر جس کی تمنا بہت دنوں سے تھی تشریف لائے اور ہم باشندگان بانسڈیہہ کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا۔ فجزاہ اللہ۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ کانفرنس خود غرض ہے کچھ کام نہیں کرتی چناں ہے چنیں ہے اُن کو میری طرف سے ایک ہی مصرعہ میں جواب ہے

"گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است"

خدا اسکی عمر میں برکت دے اور اسے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔ مولوی صاحب مرزاپور تشریف لے گئے۔ والسلام۔

(خاکسار عبدالکریم عفی عنہ خریدار ۳۱۴۳ بانسڈیہہ ضلع بلیا)

فتاویٰ

س ۲۲۱ عموماً بروز جمعرات مسجدوں میں تیل برائے روشنی محلہ داران دیتے ہیں۔ تو جو زائد تیل اخیر ماہ پر بچ رہتا ہے وہ امام مسجد کا حق ہے یا مسجد کے سامان پر اُس کی قیمت خرچ کیجاوے؟ (سائل چراغ الدین نائب محافظ دفتر گورداسپور)

ج ۲۲۱ تیل دینے والے مسجد کیلئے دیتے ہیں اسلئے مسجد ہی کا حق ہے۔ لیکن مسجد کی ضروریات روشنی وغیرہ اگر اہل محلہ پوری کر دیا کریں اور امام کے تیل لینے پر ان کو اعتراض نہ ہو تو لے سکتا ہے

س ۲۲۲ قربانی کی کھالوں کا کون حقدار ہے آیا اماموں کا ذاتی حق ہے یا مساجد کی ضروریات پر خرچ کیا جائے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۲ چمڑہ قربانی فقراء اور مساکین کا حق ہے۔ نہ مسجد کا نہ امام کا۔ امام اگر فقیر مسکین ہے تو بحیثیت فقیری لے سکتا ہے۔

(۵ داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۳ سینٹ (انگریزی عطر) استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اسپرٹ شامل ہوتا ہے اسلئے ناجائز ہے۔ بالفرض اگر تسلیم کیا جائے کہ اس میں اسپرٹ داخل کیا جاتا ہے تو اس صورت میں استعمال جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سائل محمد اسمٰعیل از کاگنارہ۔ ماراگھاٹ)

ج ۲۲۳ اسپرٹ نشہ آور شراب نہیں بلکہ تحلیل اجزا کرنے کیلئے ہوتی ہے اسلئے وہ نجس نہیں نہ اُس کے ملنے سے عطر نجس ہو سکتا ہے۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۴ پان کھانا کیسا ہے اور اُس کے ساتھ تمباکو کا استعمال کیسا ہے۔ جو اصحاب اُسکی حرمت یا کراہت کے قائل ہیں وہ کس حکم سے استدلال کرتے ہیں۔ کیونکہ پان اور تمباکو کا رواج زمانہ رسول اللہ صلعم میں نہ تھا (سائل اعجاز احمد انصاری گوالیار)

ج ۲۲۴ پان کھانے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ تمباکو کی بابت شبہہ ہے۔ ایک حدیث یوں آئی ہے

نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔ (یعنی آنحضرت نے نشہ آور اور فتور آور اشیاء سے منع فرمایا ہے)

کچھ شک نہیں کہ تمباکو فی نفسہ دماغ میں فتور پیدا کرنے والی چیز ہے۔ جو لوگ منع کرتے ہیں اُن کی یہ دلیل ہے۔ گو مخصوص شکل میں تمباکو زمانہ رسالت میں نہ تھا لیکن اصولاً تو آتا ہے۔

س ۲۲۵ اگر کوئی شخص پان و تمباکو کھاتا ہے یا حقہ پیتا ہے تو اُسکے ہاتھ کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں اور اگر کوئی شخص اپنے اوپر یہ شرط عائد کرے کہ وہ کسی ایسے شخص کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا تو درکنار بلکہ اُسکی کوئی چیز ہی نہ استعمال کریگا۔ تو اُسکا یہ فعل کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۵ تمباکو کھانے یا پینے والے کے ہاتھ کا کھانا حرام نہیں۔ اسکی حرمت کی بابت کوئی آیت یا حدیث نہیں ملی۔ یہ سب مبالغات ہیں۔

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِی دِیْنِکُمْ عبد الحق

(۴ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۶ قرآن کریم کے اندر صرف سورہ بقرہ میں جہاں لفظ "ابراہیم" آیا ہے بغیر حرف ی کے آیا ہے۔ اور سب جگہ ابراہیم ی کے ساتھ آیا ہے یہ کس قاعدہ سے؟ اسکی کیا وجہ؟

(سائل محمد عبد اللہ طالب علم خوشنگری بیربھومی)

ج ۲۲۶ عرب میں بعض دفعہ ی کی جگہ لمبی زیر اور الف کی جگہ لمبی زبر سے کام لیتے تھے جیسے اسحٰق اور اسمٰعیل کو اسطرح لکھتے ہیں۔ مگر ہمیشہ نہیں کرتے تھے بلکہ کبھی کبھی اصلی شکل میں بھی لکھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان کے صحیفہ میں دونوں طرح آیا ہے۔ اسلئے آجتک غیر مبدل وہی رہا یعنی جہاں بغیر ی کے تھا ویسا ہی رہا اور جہاں ی کے ساتھ تھا وہی رہا۔ لہ الحمد۔

س ۲۲۷ جبکہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا جائز ہے اور میت کی طرف سے قربانی کرنی درست ہے۔ تو کیا جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر پیغمبر و صحابہ کرام کا جنازہ غائبانہ و قربانی ان لوگوں کی طرف سے جائز ہے یا نہیں (سائل مذکور)

ج ۲۲۷ جنازہ غائب پڑھنا حدیث شریف میں آیا ہے مگر ہر دفعہ یا ہر سال نہیں بلکہ صرف اتنا ہے کہ کسی دوست کا مرنا سُنا جائے جس کے جنازہ پر نہ پہنچے ہوں تو اُسکا جنازہ غائب پڑھ دیا صدیوں بعد یاد آئے تو دعا کا طریق جاری ہے میت کی طرف سے قربانی جائز ہے حضرت علی آنحضرت کی طرف سے کیا کرتے تھے۔

س ۲۲۸ رکوع کے بعد سجدہ کے وقت ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھے یا گھٹنوں کو لا یبرک کما یبرک البعیر والی حدیث منسوخ ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۸ میری ناقص تحقیق یہ ہے کہ پہلے گھٹنے رکھے لا یبرک والی حدیث محکم ہے منسوخ نہیں بعیر کی اگلی ٹانگیں بمنزلہ ہاتھوں کی ہیں۔

س ۲۲۹ زید نے عمر سے ایک گائے خریدکی رکھتا ہے کہ چمڑہ میں لونگا صرف گوشت تم لے لو۔ زید نے زندہ گائے کا صرف گوشت خرید کر بعد ذبح گائے عمر کو چمڑہ حوالہ کر دیا۔ اس قسم کی بیع درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۹ یہ بیع ذو الوجہین ہے اس لئے مشتبہ ہے۔ (۶ر کا ٹکٹ وصول مگر ٹکٹ مشکوک ہے)

اطلاع

سائلین فتوے حسب اطلاعات سابقہ قلمی جواب کے لئے لفافہ بھیجا کریں۔ جس پر پتہ اپنا اُردو انگریزی میں لکھا ہو۔ نیز دونوں (قلمی اور مطبوعہ) صورتوں میں فی سوال ار غریب فنڈ کیلئے بھیجا کریں۔ تقسیم وراثت میں فی بطن علے الترتیب غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کا رتبہ بڑھایا تھا کیونکہ میں تو خدا کا بندہ ہوں تم میری نسبت یہ کہو کہ خدا تعالےٰ کا بندہ اور رسول۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

واہ رے شان نبی۔ کیوں نہ ہو یہی تو صداقت ہے اور اسی صداقت کی وجہ سے تو آپ افضل الاولین والآخرین ٹھیرے۔ اب کہاں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار کرنے والے ذرہ آنکھ کھولکر دیکھیں اور خدا کیلئے بہتانوں سے باز آئیں کہ کہتے پھرتے ہیں کہ فلاں۔ فلاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

میرے بھائیو! بہتان بڑا گناہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۔

یعنی جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بغیر کئے کام کے تو اُٹھایا اُنہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔

اب یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا اعتقاد ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں ایسا اعتقاد رکھنا چاہئے جیسا کہ قدسی نے کہا ہے ؎

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

پس اب میں اس مضمون کو نعت پر ختم کرتا ہوں جو اس مضمون کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ تعالےٰ کلمات یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کے متعلق لکھونگا۔

نعت حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات

دردلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی نہ دارد ہمسرے
آں دلے روشن کہ روشن کردہ است
صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
از بنی آدم فزوں تر در جمال
وز لآلی پاک تر در گوہرے
بر لبش جاری زحکمت چشمۂ
در دلش پُر از معارف کوثرے
روشنی از دستِ بہر قومے رسید
نور او خورشید بہر کشورے
آیتِ جمال برائے ہر بصیر
حجتِ حق بہر ہر دیدہ ورے
ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بشفقت غم خورے
حسن رویش بہ ز ماہ و آفتاب
خاکِ کویش بہ ز مشک و عنبرے
آفتاب دمہ چہ ماند رو برو
در دلش از نورِ حق صد نیرے
یک نظر بہتر ز عمرِ جاودان
گر فتد کس را بر آں خوش پیکرے
ہر کہ بے او زد قدم در بحرِ دیں
گر شد از دل قدم گم معبرے
امی و در علم و حکمت بے نظیر
زیر چہ باشد حجتے روشن ترے
آں شرابِ معرفت داد بہ خدا
کز ... خیرہ شد سر افسرے
شد عیاں از روے حق الوہیت
جوہرے انساں کہ بود آں مظہرے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
ہر رسولِ آفتاب صدق بود
ہر رسولِ بود مہرِ انورے
آفتاب ہر زمین و ہر زمان
رہبرے ہر اسود و ہر احمرے
ہر رسولِ بود ظلِ دیں پناہ
ہر رسولِ بود باغ مثمرے
گر بدنیا نامدے ایں خیلِ پاک
کارِ دیں ماندے سراسر ابترے
ہر کہ شکر بعثِ شاں نارد بجا
ہست او آلائے حق را کافرے
ہست قوم کج رو و ناپاک رائے
آنکہ زیں پاکاں ہمے پیچد سرے
شور بختیہائے بخت شاں بہ بیں
ناز بر چشم و گریزاں از خورے
چشم گر بودے غنی از آفتاب
کس ندیدے تیز بیں از شپرے
ہر کہ کور ست و براہش صد مغاک
وائے بروے گر نماند رہبرے
اے خدا بر دے سلام ما رساں
ہم بر اخوانش ز ہر پیغمبرے

(خاکسار راجی رحمتہ اللہ غلام مرتضیٰ عفی عنہ خلف مخدوم دولت علیخان صاحب از بہاولپور۔ ملتانی دروازہ)

قیام اللیل

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث ۳۰ مئی ص۹ میں گیارہ رکعت تراویح کا حوالہ موطا امام مالک، وقیام اللیل للمروزی سے پیش فرمایا تھا۔ انکے صاحب امرتسری جو ایک مدت سے خواب خرگوش میں تھے یکایک جھنجھلا کر اُٹھے اور "الفقیہ" ۲۸ جون میں سرسامی ہذیان میں بولنے لگے کہ قیام اللیل امام مروزی کی تصنیف ہی نہیں ہے بلکہ مشہور مورخ مقریزی المتوفی ۸۴۵ھ نے یہ کتاب ۸۶۰ھ میں لکھی ہے اور ملتان کے ایک مطبع میں چھپی ہے۔ حالانکہ یہ تینوں باتیں غلط ہیں (۱) نہ تو قیام اللیل مقریزی کی تصنیف ہے (۲) نہ ۸۶۰ھ میں لکھی گئی (۳) نہ ملتان کے مطبع میں طبع ہوئی۔ بلکہ (۱) قیام اللیل حقیقت میں امام محمد بن نصر مروزی کی ہی تالیف ہے۔ مروزی نے اپنی وفات سے آٹھ سال پہلے اسکو ۲۸۷ھ میں تصنیف کیا۔ چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں۔

وذلك في شهر ربيع الاخر لنصف منه من سنة سبع وثمانين ومائتين وفيها بلغنا ابومنصور وسعيد بن رجاء من اوله الى اخره قراءة مني على الشيخ وذلك يوم الخميس لسبع بقين من شهر ربيع الاخر من سنة ...

وثمانین وثمانین (ص۱۴۲)۔

یعنی یہ کتاب ماہ ربیع الآخر کے نصف میں ۲۸۹ھ میں اختتام کو پہنچی اور ابو منصور سعید بن رجب نے مجھ اپنے شیخ (امام مروزی) پر ۳۰ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ ۲۸۹ھ کو یہ کتاب پڑھی۔

(۲) مقریزی نے اسے ۸۰۵ھ میں اس کتاب کو مختصر کیا ۔ کہ سنہ ۸۰۶ میں تالیف کیا۔ مقریزی خود لکھتے ہیں۔

تم هذا المختصر فی نصف یوم الخمیس ثمان بقین من جمادی الآخرة سنة سبع وثمانی مائة

(ص۱۴۴) یعنی یہ مختصر نصف یوم پنجشنبہ ۲۲ جمادی الآخر ۸۰۷ھ میں تمام ہوا۔

اس مختصر میں احادیث مرفوعہ جو مکرر تھیں اُن کو حذف کر دیا اور آثار صحابہ وتابعین وغیرہ جو اصل کتاب میں بالاسناد مروی تھے اُن کی صرف سندوں کو نہیں نقل کیا یہی مختصر شدہ نسخہ آج ہندوستان و مصر وغیرہ میں شائع و ذائع ہے۔ پس یہ مقریزی کی تصنیف نہیں ہے بلکہ مقریزی کا مختصر کیا ہوا ہے وہ بھی ۸۰۵ھ میں نہ ۸۰۶ھ میں۔

(۳) نسخہ مروجہ ملتان کے کسی مطبع میں ہرگز نہیں طبع ہوا ہے بلکہ رفاہ عام پریس لاہور میں چھپا ہے۔ آگے اسکی تشبیہ جو مسند ابی حنیفہ سے دی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے مسند میں کوئی کتاب لکھی ہی نہ تھی جس کا کہ ساتویں صدی میں اختصار کیا گیا ہو۔ ومن ہذا تعلیہ البیان پھر اثگر کی یہ جراءت پائی کہ "چودھویں صدی سے پہلے نہ تھی۔ کیسی تعجب ہے؟ جبکہ خود لکھتا ہے کہ مقریزی نے اسکو لکھا۔ اور مقریزی کا سن وفات بھی ۸۴۵ھ خود ہی لکھا ہے۔ نویں صدی میں اسکا وجود مانکر چودھویں صدی سے پیشتر اسکے وجود کا انکار کرنا میں نہیں سمجھتا کہ اسے پیری کے حافظہ پر محمول کروں یا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حافظ نباشد کہد دل یا تناقض فی البیان ۔ طرہ یہ کہ اوپر یوں کہا ہے کہ "نہ صدیوں سے اسکا وجود کہیں پایا گیا" وهل هذا الا تهافت۔

آپ مجھ سے سنئے اور اپنے قصور علم کا اعتراف کیجئے ۔ تلاش کرنے سے اس کتاب کا پتہ ہر صدی میں مل سکتا ہے۔ مقریزی کے زمانہ (نویں صدی) میں اسکا وجود تو آپ کو بھی تسلیم ہے۔ اور اگر اب انکار کی ٹھیرے تو میں مقریزی کے ہمعصر حافظ ابن حجرؒ وعلامہ عینی حنفی کو اپنی شہادت میں پیش کر دونگا کہ ان دونوں ہمعصر لف بھائیوں نے اپنی اپنی شرح بخاری میں مروزی کے اصل نسخہ قیام اللیل سے صدہا حوالجات بالاسناد نقل کئے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ کی شہادت تم بھلا کب مانو گے اپنے ہم مذہب عینی کی شرح بخاری جلد پنجم صفحہ ۲۵۰ پڑھو پھر تم کو اس کتاب کے وجود میں مطلق شک نہ رہیگا ۔ یہ تو نویں صدی ہجری کی شہادتیں ہیں اس سے اوپر آٹھویں صدی کی شہادت سنو۔ حافظ ابن قیم حنبلی المتوفی ۷۵۱ھ اپنی کتاب الصلوٰۃ میں مروزی کی صلوٰۃ اللیل سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں حیث قال - قال محمد بن نصر المروزی فی کتابه فی الصلوٰۃ - الخ (مطبوعہ مصر ص۱۱)

اس سے اوپر چلو اور ساتویں صدی کی شہادت سنو ۔ حافظ نووی المتوفی ۶۷۶ھ نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات مطبوعہ لندن ص۱۲۲ میں بحوالہ شیخ ابی اسحٰق مصنف طبقات الفقہاء محمد بن نصر مروزی کا کتاب مذکور تالیف کرنا نقل کیا ہے۔ اسی طرح تلاش کرنے سے اوپر کی صدیوں میں کتاب مذکور کا ثبوت مل سکتا ہے ۔ لیکن امام مروزی کے ہمعصر امام محمد بن جریر طبری کی شہادت بھی موجود ہے پس اثگر کا یہ لکھنا کہ "صدیوں سے اس کتاب کا وجود نہیں پایا گیا" کتنا غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

میرا ارادہ اس مضمون میں اس سے زیادہ لکھنے کا نہ تھا۔ لیکن لگے ہاتھوں اُن دونوں حدیثوں پر بھی ایک سرسری نظر ڈالنا مناسب معلوم ہوا جن پر "دہلی کے علامہ" اثگر امرتسری نے جرح کی ہے۔

حدیث جابر آٹھ رکعت والی پر حاشیہ کتاب سے جرح نقل کردی ہے کہ اس کا پہلا راوی محمد بن حمید ضعیف ہے۔ (مولوی عبد التواب ملتانی کے حاشیہ نے جو اس کتاب پر ہے درحقیقت الحدیث کو بہت نقصان پہنچایا کہ بلا تحقیق ثقہ راویوں کو مجروح لکھدیا ۔ عفا اللہ عنہ) علامہ ذہبی نے اس روایت کو جعفر بن حمید سے روایت کیا ہے نہ محمد بن حمید سے۔ دیکھو میزان الاعتدال جلد دوم ص۲۸ ۔ پس محمد کے ضعف سے کچھ حرج نہیں جبکہ اس کا بھائی جعفر بھی اسکو یعقوب سے روایت کرتا ہے ۔ دوسری جرح عیسےٰ بن جاریہ پر فیہ لین، کی یہی کوئی قادح جرح نہیں ہے جبکہ ذہبی جیسے متشدد اس حدیث کو عیسےٰ بن جاریہ ہی کے ترجمہ میں نقل کر کے اسکی سند کو حسن کہتے ہیں۔ دیکھو میزان الاعتدال ص۲۸ ج ۲ ۔ علاوہ بریں جابر کی حدیث مذکورہ کو علامہ عینی حنفی نے بھی بحوالہ صحیح ابن خزیمہ وصحیح ابن حبان اپنی شرح بخاری میں نقل کیا ہے اور کوئی جرح نہیں کی ہے۔ دیکھو ص۵۹۷ ج۳ ۔ بلکہ مولوی عبد الحی حنفی لکھنوی نے اسکو تعلیق الممجد میں اصح تسلیم کیا ہے۔ دیکھو حاشیہ موطا امام محمد ص۱۳۸۔ لہذا روایت جابر اصح ہے اور اس میں اور صحاح کی حدیث میں کوئی تعارض نہیں ۔ صحابہ کی اصطلاح میں رات کی پوری نماز کو وتر بھی کہا گیا ہے اور قیام اللیل وصلوٰۃ رمضان وغیرہ بھی ۔ جیسا کہ عنقریب میں اپنے دوسرے مضمون میں بتفصیل لکھونگا ۔ انشاء اللہ۔

دوسری حدیث جو حضرت عمرؓ کا اثر سائب ابن یزید سے مروی ہے اس پر آپ کی خود ساختہ جرح یہ ہے کہ مروزی کو سائب بن یزید سے لقاء نہیں ہے۔ یہ ویسی ہی جرح ہے جیسے ایک دفعہ آپ نے لکھا تھا کہ امام مسلم کو محمد بن سیرین سے لقاء نہیں ہے لہذا حدیث مسلم (پیش کردہ مولانا ثناء اللہ صاحب) منقطع ہو گئی ۔ ایسی ہی باتیں حضرت اثگر کی علمیت کا پردہ فاش کرتی ہیں۔

جناب والا ! امام مروزی نے کب کہا کہ میں نے سائب سے سُنا ہے ؟ مروزی نے تو اس اثر کو بالاسناد سائب تک پہنچایا ہے جسکو مقریزی نے اُسی طرح حذف کر دیا ہے جیسے سائب کے دوسرے اثر بیس والی سے پوری سند محذوف ہے جسکو عینی نے شرح بخاری میں مروزی سے سائب تک بالاسناد نقل کیا ہے ۔ سنئے ! مروزی نے اثر مذکور کو ابن اسحاق سے اُنہوں نے محمد بن یوسف سے اُنہوں نے سائب سے روایت کیا ہے فاندفع الایراد وحصل المراد۔

(عاجز محمد ابو القاسم بنارسی)

حیات امام مالک ۔ حضرت امام مالک کی حیات طیبہ کے حالات ۔ ۳

ملکی مطلع

عرب میں فتنہ جنگ کا خطرہ

ویل للعرب من شر قد اقترب

آج اسلامی دنیا کی خواہش ہے کہ دنیائے اسلام پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ایک ہو جائے خصوصاً دشمنوں سے حفاظت اسلام کے متعلق اُن کا وہی طریق عمل ہو جو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے
هُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ
(یعنی دشمنوں کے سامنے مسلمان ایک ہاتھ ہیں یا ہونے چاہئیں)

عرب ہو یا عجم۔ افغانی ہوں یا ایرانی۔ مصری ہوں یا ہندوستانی۔ اس فرمان نبوی کے سب مخاطب ہیں یا اگر اس پر عمل کریں تو ان کی زندگی کی امید ہے ورنہ ان ایام تنزل میں اُن کی زندگی مشکل۔ افسوس ہے کہ مسلمانانِ دنیا اس تعلیم نبوی پر اس حالت ضعف میں بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ایسے وہی حالت ہے جسکا نقشہ کسی دل جلے شاعر نے یوں ادا کیا ہے ؎

حرص و عداوت و حسد و کینہ بود یا
این جملہ شد حلال و محبت حرام شد

اور ملکوں میں تو جو ہوتا ہے وہ سب کو معلوم ہے افسوس یہ ہے کہ مذہب اسلام کے معدن ملک عرب میں بھی روز بروز فتنہ ترقی کر رہا ہے۔ عرب میں کئی صوبے ہیں۔ یمن۔ حجاز۔ نجد۔ حضرموت وغیرہ۔ حجاز یعنی مکہ مدینہ اور یمن پر ترکی حکومت جب تک رہی امراء عرب پر انکے دباؤ سے امن و امان رہا۔ مگر جنگ عظیم میں حجاز کی بے وفائی کے باعث جب سے اُن کی حکومت حجاز سے اٹھ گئی امراء عرب کی آتش رنجش سلگنے لگی۔ ادھر مشترک دشمنوں نے اس آگ میں تیل ڈالنا شروع کیا۔ جسکا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ نجدیوں کو حجازیوں سے بندش حج کی شکایت ہے۔ اور حجازیوں کو اُنکی شکایت۔ چنانچہ اس شکایت کے متعلق نجد میں ۱۸ ذیقعد میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں علماء اور امراء نجد نے جی کھولکر تقریریں کیں۔ ان تقریروں ہی سے شعلہ نار بھڑکتا معلوم ہوتا ہے۔

اس کے بعد ایام حج میں جو حاجیان دنیا کو تکلیف پہنچی ہے خطرہ ہے وہ اس نائرہ حرب میں تیل بلکہ پٹرول کا کام نہ دے۔ نجد کانفرنس کے ممبروں کی تقریریں ہندوستان کے اخباروں میں آگئی ہیں جو بالاختصار درج ذیل ہیں۔

نجد میں ایک زبردست اجتماع

۱۸ ذیقعد گذشتہ میں امام عبدالرحمان والد ماجد سلطان نجد نے حاضرین کو مخاطب کر کے (جس میں علماء و اعیان قوم اور فوجی افسروں کی معقول تعداد شریک تھی) فرمایا

"حضرات علماء و اخوان! میرے پاس اخوان کے بہت سے خطوط آئے ہیں جنیں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اُن کو عمرہ اور حج کی اجازت دیجائے میں نے ان خطوط کو اپنے بیٹے سلطان نجد کے پاس بھیجدیا تھا عبد العزیز (سلطان نجد) آپ کی خدمت میں موجود ہیں آپ ان سے دریافت کیجئے کہ اُن کی کیا رائے ہے"

امام ممدوح کے الفاظ ختم ہوتے ہی سلطان نجد نے فرمایا کہ "آپ حضرات نے جو خطوط لکھے تھے وہ مجھے ملے بعض مرتکبین جرائم اور حد سے بڑھ جانے والے لوگوں کی شکایت جو آپ نے لکھی ہے میں نے اسکو اچھی طرح معلوم کر لیا ہے۔ میں نے آپ کی خواہشات پر زیادہ توجہ اسلئے نہیں کی ہے اور آپ کو جہاد کی اجازت اس وجہ سے نہیں دی کہ میں خونریزی کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ آپ کی جانیں اور عربی قوم کی جانیں مجھے بہت عزیز ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کی حد ہوتی ہے صبر کی حد البتہ محدود ہے تمام امور اپنے اوقات پر مرہون ہیں اور ہر وقت اسکا موقع حاصل ہے۔

سلطان نجد کے بعد سلطان بن بجاد نے عرض کیا ہم صرف حج کے خواستگار ہیں اور ایک اسلامی رکن کے ترک کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور پھر ایسی حالت میں رکن اسلام کا ترک کرنا جبکہ ہم اس کے ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہوں ہرگز ممکن نہیں ہے مکہ معظمہ کسی کی ملکیت نہیں ہے اور نہ کسی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی مسلمان کو مکہ میں داخل ہونے سے منع کرے یا کسی مؤمن کو فریضہ حج کے ادا کرنے سے روکے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم امسال حج کو جائیں اگر شریف مکہ ہم کو روکیگا تو ہم زبردستی مکہ میں داخل ہونگے اور شریف ہم کو ہرگز ہرگز اللہ کی راہ میں قدم زن ہونے سے نہیں روک سکتا۔ ہم کو خواہ کیسی ہی اذیت اور تکلیف اُٹھانی پڑے لیکن ہم ضرور فریضہ حج ادا کرینگے۔ اور ہم شریف کی کوئی حقیقت خیال نہیں کرتے۔ اور نہ اُسکے افعال کو نظر میں لاتے ہیں۔ بایں ہمہ اگر آپ کی مصلحت یہ ہو کہ فریضہ حج کو اس سال ملتوی کر دیا جائے تو پھر یہ امر ضروری ہے کہ آپ ہم کو حجاز سے جنگ کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تاکہ ہم مکہ والوں کو اُس ظالم کے ہاتھوں سے بچائیں جس نے خدا کے بندوں کا ناحق خون بہایا ہے۔ بیجا ٹیکس لگائے ہیں اور داخلۂ حرم پر اس قسم کے محاصل قائم کئے ہیں جن کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے"

اس کے جواب میں سلطان نجد نے فرمایا کہ "حج کا مسئلہ فی الحقیقت ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اور اس کا فیصلہ صرف ہمارے علماء کرام کے ہاتھ میں ہے۔ حضرات علماء اس اجتماع میں تشریف فرما ہیں آپ اُن سے دریافت کیجئے وہ جو حکم دینگے ہم اُسکا اتباع کرینگے"

شیخ سعد بن عتیق نے فرمایا کہ "حج ارکان اسلام میں سے ہے اور خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان اتنی قدرت رکھتے ہیں کہ اسلام کے اس رکن کو نہایت خوبی کے ساتھ برضامندی یا بالقوۃ تمام و کمال طور پر ادا کر سکیں۔ لیکن چونکہ اصول شریعت مصالح و مفاسد پر نظر رکھتے ہیں۔ اسلئے کوئی ایسا کام جسکا انجام ضرر یا فساد ہو باعث غور و تامل ہے۔ اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مسلمانان نجد کو فریضہ حج ادا کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ تو کیا اس سے کوئی ضرر یا فساد پیدا ہوگا۔ ماہرین سیاست اسکا فیصلہ کر کے بتائیں۔

سلطان نجد نے اسکے جواب میں فرمایا کہ حضرات علماء اور اخوان میں مدت دراز سے اس امر کی کوشش کر رہا ہوں کہ جزیرۂ عرب کے اندر امن و امان قائم ہو جائے شریف مکہ ہمیشہ شازشیں کرتا رہتا ہے اور ہمارے قبائل میں مخالفت و فساد کی تخم پاشی میں مصروف رہتا ہے۔ اگرچہ اُسکی اس قسم کی تمام کوششیں ناکام رہتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ حق کی مدد کرتا اور باطل کو شکست دیتا ہے۔

شریف مکہ کو آپ حضرات سے عداوت و بغض ورثہ میں ملا ہے۔ وہ ہمیشہ آپ کی راہ میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ ہم پر افترا پردازی کرے۔

شریف مکہ نے باوجود اسکے کہ وہ سارے عرب میں سب سے کمزور ہے۔ صرف عربوں کی سرداری ہی کا دعوےٰ نہیں کیا ہے بلکہ وہ خلیفۃ المسلمین بھی بنگیا ہے۔ حالانکہ ساری اسلامی دنیا اُس سے نفرت رکھتی ہو۔ آپ حضرات کے علماء نے مصر اور ہندوستان میں تار بھیجکر اس امر کا اعلان کر دیا ہو کہ وہ شریف مکہ کے دعوے خلافت کو قبول نہیں کرتے کیونکہ وہ اسکا اہل نہیں ہے اور ضرورت ہے کہ اسکے اکاذیب و فسادات کو محدود کیا جائے۔ اب رہا اس سال فریضۂ حج کی ادائگی کا مسئلہ۔ اسکے متعلق عرض ہے کہ اس سال میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ حضرات حج کو جائیں اور آپ کی قوت کمزور ہو یا آپ کو کوئی نقصان و اذیت برداشت کرنا پڑے۔ میں اس امر کا کامل یقین رکھتا ہوں کہ مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر لینے کیلئے بہت بڑی جد و جہد کی ضرورت نہیں ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مکہ ہمارا اور صرف ہمارا ہی نہیں ہے بلکہ ساری اسلامی دنیا کا مقدس مقام ہے جبتک ہم مسلمانان عالم کے مشورہ سے کوئی مناسب تدبیر پیدا نہ کرلیں میں ہرگز آپ حضرات کو اسکی اجازت نہ دونگا کہ کسی مقدس مقامات پر قبضہ کیا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ شریف مکہ ہرگز آپ حضرات کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتا۔ لیکن بہت ممکن ہے شریف کوئی ایسا فتنہ پیدا کر دے اور ایام حج میں جبکہ دنیا کے مسلمان وہاں موجود ہوں کوئی ایسا فساد کھڑا کر دے جس سے تم کو نقصان پہنچ جائے۔ میں اس امر کا یقین رکھتا ہوں کہ اسوقت آپ حضرات کیلئے اس امر کا بہترین موقعہ حاصل ہے کہ آپ دنیائے اسلام کی ہمدردی اور اتفاق کو حاصل کرلیں۔ دنیائے اسلام ہماری طرف متوجہ ہو گئی ہے اور ہم سے قریب ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم بھی اُس سے قریب ہو رہے ہیں۔ میں آپ حضرات کو بتلانا چاہتا ہوں کہ معاملہ زیادہ طوالت پذیر نہ ہوگا۔ تم صبر سے کام لو خداوند تعالےٰ صابروں کے ساتھ ہے

سلطان نجد کی تقریر کے بعد تمام علماء نے ایک آواز ہو کر کہا بلاشبہ ایسی حالت میں فریضۂ حج کو اس سال ملتوی کر دینے سے کوئی حرج نہ ہوگا۔ کیونکہ جب تک بلد اللہ الحرام میں فتنہ و فساد کا احتمال ہو فساد و فتنہ سے بچنا ضروری ہے۔

حاجیان دنیا کی تکلیفات سن سنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے باوجود اسکے ہر مسلمان دست بدعا ہو کہ خدا مسلمانان دنیا کو ترقی دے اور شر اعداء سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

اہم تجاویز جمعیۃ العلماء دہلی

۲۹-۳۰ اگست کو جمعیۃ العلماء کی مجلس منتظمہ میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) ہندوستان میں مساجد کو جابرانہ انہدام سے بچایا جائے۔

(۲) تباہ شدہ موپلوں کی امداد کیلئے چندہ جمع کیا جائے

(۳) کشمیر میں مزدور جماعت پر جو مظالم ہوئے ہیں اُن پر اظہار رنج کیا گیا۔

(۴) امرتسر میں ایک کتاب تذکرہ شائع ہوئی ہے جس میں مصنف نے اسلام کی تصویر قرآن و حدیث کے ظاہرہ الفاظ کے بالکل خلاف دکھائی ہے اسلئے جمعیۃ العلماء نے اس کتاب کے متعلق پاس کیا ہے کہ اسکا مصنف مذہب سے قطعاً آزاد ہے اور اس کی یہ کتاب اہل اسلام کے حق میں زہر قاتل ہے۔

(۵) حاجیان کی تکالیف پر فیصلہ ہوا کہ اور حاجیوں کے آنے کا انتظار کیا جائے اور التوار حج کا مسئلہ جلسہ مراد آباد پر ملتوی کیا جائے جو عنقریب ہونے والا ہے۔

اطلاع

مجلس خلافت پنجاب کا ایک نہایت اہم جلسہ بروز ہفتہ و اتوار بتاریخ ۱۳ و ۱۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کو دفتر مجلس ہذا میں منعقد ہونے والا ہے۔ جلسہ ۱۳ تاریخ کو عین ۱۰ بجے شروع ہوگا۔ تمام ممبروں سے التماس ہے کہ وہ تشریف لائیں۔ اور جس صاحب کو خاص تجویز پیش کرنی ہو وہ ۱۰ تاریخ تک اپنی تجویز صاف الفاظ میں لکھکر میرے پاس بھیجدے

ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) بلگام کی خلافت کانفرنس کیلئے صدر کا انتخاب۔

(۲) مجلس عاملہ کی خالی نشستوں کا انتخاب۔

(۳) دو وائس پریذیڈنٹوں کا انتخاب۔

(۴) تنظیم کے کام کو کامیاب بنانے کے ذرائع پر غور۔

(۵) ورکنگ کمیٹی کی کارگذاری۔

(۶) آمد و خرچ کا حساب۔

(۷) جیش رضاکاران کے قانون اساسی میں تبدیلی۔

(۸) سیکرٹریوں کے خطوط۔

(۹) دفتر کی تبدیلی کا سوال۔

(۱۰) متفرقات۔

اگر جناب نے کوئی ریزولیوشن پیش کرنا ہو تو ۱۰ تاریخ سے پہلے ارسال فرما کر مشکور فرمائیں

(آپکا خادم معتمد مجلس خلافت پنجاب لاہور)

المشتہر ایس۔ ایم۔ عثمان

بالکل مفت

جنرل منیجر دی مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت

نمونہ مفت

کشف المجربات

اکسیر حیران

نے اپنی تقریر کو شائع کر دیا تو انجمن نے ضرورت نہ سمجھی۔ ہمارے خیال میں یہ جواب "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے۔ کیونکہ انجمن کا ذمہ اس سے ادا نہیں ہو سکا بلکہ زیادہ واجب الادا ہوا اسلئے کہ ہر فریق نے اپنی اپنی تحریر شائع کی ہے جس میں بعض فقرات جلسہ میں مقطوع بھی ہو چکے تھے چونکہ ایسی تقریریں فرداً فرداً شائع ہونے سے مقابلہ تقاریر نہیں ہو سکتا جو انجمن کی غرض تھی لہذا رپورٹ کا شائع کرنا موکد واجب کرتا ہے۔

الفوز العظیم

بجواب رسالہ

قول الکریم

واضح ہو کہ مسٹر عبدالودود صاحب بی۔ اے نوانکھلوی نے اپنے رسالہ "سنت و بدعت" میں سجدۂ تعظیمی کے عدم جواز میں کلام کیا تھا اسکی تردید میں یا یوں کہو کہ سجدۂ تعظیمی کے جائز ہونے کے بارے میں مولوی سید احمد صاحب نے بنگلہ زبان میں ایک رسالہ "قول الکریم فی تنقید سجدۃ التعظیم" نامی تالیف کیا۔ اس کا ترجمہ اردو زبان میں فیاض الرحمٰن خان صاحب اسلام آبادی نے رسالہ "صوفی" بابت ماہ جولائی ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۱۹ تا ۲۰ میں شائع تھا۔ اللہ تعالےٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کی خدمت کرتے ہوئے اس رسالے (قول الکریم) کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

قولہ (دعوےٰ) "سجدۂ تعظیمی کا عدم جواز قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اسکا مباح اور جائز ہونا قرآن شریف۔ حدیث شریف اور سلف صالحین کے تعامل سے ثابت ہوتا ہے" (صفحہ ۲۴)

دلیل نمبر ۱:۔ "حضرت موسےٰ علیہ السلام کی فتح اور ساحروں کا آپ کے روبرو سجدہ میں گرنا" (صفحہ ۲۵)

اقول:۔ سورۃ الاعراف۔ جزو ۹ کے رکوع ۴ میں ہے۔

"کہا سرداروں نے قوم فرعون میں سے تحقیق یہ (حضرت موسےٰ علیہ السلام) البتہ جادوگر ہے بڑا دانا ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکال دے تم کو تمہاری زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو تم۔ کہا انہوں نے ڈھیل دے اس کو اور اسکے بھائی کو اور بھیج بیچ شہروں کے اکٹھا کرنیوالے لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو اور آئے جادوگر فرعون کے پاس کہا انہوں نے تحقیق واسطے ہمارے کچھ بدلا ہے اگر ہم غالب ہوں۔ کہا فرعون نے ہاں اور تحقیق تم البتہ مقربوں میں سے ہو گے۔ کہا جادوگروں نے اے موسےٰ یا تو ڈالدے یا ہونگے ہم ڈالنے والے۔ کہا موسےٰ نے پس ڈالو تم۔ پس جب ڈالا انہوں نے جادو کر دیا آنکھوں پر لوگوں کی اور ڈرایا اُن کو اور لائے جادو بڑا۔ اور وحی کی ہم نے طرف موسےٰ کے یہ کہ ڈالدے عصا اپنا۔ پس ناگہاں وہ نگل جاتا ہے جو کچھ باندھ لیتے تھے۔ پس واقع ہوا حق اور باطل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے پس مغلوب ہوئے اس جگہ اور پھر گئے ذلیل۔ اور ڈالے گئے **جادوگر سجدہ میں**۔ کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ رب عالموں کے رب موسےٰ اور ہارون کے"

اس جگہ "ساحروں کا حضرت موسےٰ علیہ السلام کے روبرو سجدہ میں گرنا" کہاں لکھا ہے۔ یہ مولوی سید احمد صاحب کی من گھڑت بات ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔

قولہ (دلیل نمبر ۲) "حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور لیٹے ہوئے ہیں اور میں نے حضور کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ تم نے صحیح دیکھا تم اپنے خواب کو پورا کر لو۔ چنانچہ آپ لیٹ گئے اور اُن اصحابی (حضرت ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ) نے آپ کے حکم سے آپ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ اس واقعہ ایک خاص ایماء الٰہی کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تعظیم کا سجدہ آنحضرت صلعم کیلئے پسند حق سبحانہ تعالےٰ تھا۔" (صفحہ ۲۶)

اقول:۔ سجدہ کے معنے یہ بھی آئے ہیں کہ پیشانی کو زمین پر رکھ دینا (مختار الصحاح صفحہ ۱۱) اس صحابی حضرت ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو سر زمین پر رکھ کر آپ کو سجدہ تعظیمی نہ کیا تھا۔ بلکہ اس نے ایک خواب دیکھا تھا جس کو پورا کرنے کیلئے اس نے حضور پُرنور کی پیشانی پر سر رکھا دراصل یہ سجدہ اللہ کے لئے تھا نہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے۔ اگر یہ سجدۂ تعظیمی جائز ہوتا تو آپ اپنے روبرو اپنے لئے اس سے سجدہ کرواتے۔

قولہ (دلیل نمبر ۳) "حضرت عکرمہؓ اسلام سے مشرف ہونے کے قبل اسلام سے سخت عداوت رکھتے تھے اور اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور صدمہ پہنچا تھا۔ پس فتح مکہ کے بعد آپ نے اُن کا خون ہدر فرمایا تھا اور یہ حکم دیا کہ حل حرم سے جہاں اُن کو پایا جائے وہیں قتل کر دیا جائے۔ وہ خوف سے روپوش ہو گئے اُن کی بیوی اسلام سے مشرف ہو چکی تھی۔ اُنہوں نے دربار رسالت میں اپنے شوہر کی جاں بخشی کی درخواست کی۔ آپ نے جاں بخشی فرمائی بیوی اس خوشخبری کے ساتھ شوہر کی تلاش کو نکلیں اور لب دریا اُن کو پایا اور مژدۂ جاں بخشی سنایا پھر اُنہیں ساتھ لیکر دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور مژدۂ جاں بخشی کی تصدیق عکرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے اور بکمال خوف اور وفور شوق سے بیتاب ہو کر اُنہوں نے آپ کے سامنے سر زمین پر رکھدیا اور مقبول بارگاہ رسالت ہوئے" (صفحہ ۲۶)

اقول:۔ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے سند صحیح کے ساتھ اس روایت کا ثبوت دینا چاہیئے پہلے تخت بنالو پھر اس پر نقش کرو۔ رسالہ صوفی بابت ماہ جولائی ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۲۶ پر حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

حکیم مولوی نور محمد صاحب حنفی قادری احسان پوری اپنے رسالہ تفسیر آیات اللہ کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں

"حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو۔ (ترمذی شریف صفحہ ۱۱) (ف) اس حدیث صحیح حسن سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مطلقاً سجدہ کرنا جائز نہیں۔ نہ سجدہ عبادت اور نہ سجدۂ تحیۃ و تعظیم۔"

قولہ:- "یہ وہ مسئلہ ہے کہ جس پر سادات صوفیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کامل اتفاق ہے الخ۔ علماء حقانی اور واقفان اسرار نہانی نے نہایت محققانہ طور پر اسکی چھان بین کی ہے اور اس مسئلہ (سجدہ تعظیمی) کے جائز و مباح ہونے کا قرآن مجید اور حدیث نبوی صلعم اور تعامل سلف صالحین سے ثبوت دیکر آفتاب روز روشن کیطرح اسکی حقانیت و صداقت کو آشکارا کر دیا ہے۔" (صفحہ ۱۹)

اقول:- قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ امت محمدیہ میں سجدۂ تعظیمی جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے سجدۂ تعظیمی جائز قرار دیا ہو۔ بلکہ احادیث صحیحہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب کو سجدۂ تعظیمی کرنے سے منع کر دیا تھا اب رہے مولوی سید احمد صاحب کے یہ الفاظ کہ (یہ وہ مسئلہ ہے جس پر سادات صوفیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کامل اتفاق ہے) سو گذارش یہ ہے کہ یہ الفاظ سراسر غلط ہیں اور ایسا لکھنے والے نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے صفحہ ۲۰ و ۲۱ و ۳۰ پر صرف پندرہ کے قریب بزرگوں کے نام لکھے ہیں اور دعوے اتنا بڑا کہ سادات صوفیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کامل اتفاق ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار
مت سن کسی کا قول و قرار

اگر بعض صوفیائے کرام نے سجدۂ تعظیمی کو جائز لکھا ہے تو سراسر غلط لکھا ہے قرآن مجید اور حدیث شریف سے امت محمدیہ کیلئے سجدۂ تعظیمی کا جائز ہونا ثابت نہیں ہے اور دین کے بارے میں صوفیاء کرام کے اقوال و افعال حجت نہیں ہیں۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

گاندھی جی اور سوامی دیانند

جناب مولانا صاحب اڈیٹر "اہلحدیث" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے بعنوان صدر کسی گذشتہ اشاعت میں ایک مضمون میں یہ ظاہر کیا ہے کہ گاندھی جی نے جو سوامی دیانند کے متعلق رائے ظاہر کی ہے کہ "سوامی دیانند نے ہندو دھرم کو تنگ کر دیا ہے" یہ غلط ہے بلکہ سوامی دیانند نے ہندو دھرم کو سمندر سے تشبیہ دی ہے۔ اور آپ نے سوامی دیانند کی سوانح عمری سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

سوامی دیانند ہندو اور ہندو دھرم کے مداح ہیں اور وہ ہندو دھرم کو نہایت ہی پکا اور سچا مذہب مانتے ہیں جس کو سوامی دیانند کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" اور دیگر تصانیف کے مطالعہ کا موقع ملا ہوگا وہ کبھی آپ کے ان الفاظ کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند کا خیال اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ حد درجہ بت پرستی اور کنٹھی مالا وغیرہ کے مخالف تھے۔ وہ کس طرح ہندو رسومات کے خلاف ہو کر ہندو مذہب کو اچھا کہینگے۔ سنئے میں سوامی دیانند کا ایک قول نقل کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ "ہندو" نام سے کس طرح بیزار ہیں۔ پھر ہندوؤں اور ان کے مذہب کی وہ کس طرح تعریف کرنے لگے۔ "ہندو" کے متعلق وہ فرماتے ہیں۔

"بھائی شروتا گن (سامعین) لفظ ہندو کے معنی تو کالا۔ کافر۔ چور وغیرہ کے ہیں۔ اور ہندوستان کہنے سے کافر۔ کالا۔ اور چور لوگوں کی جگہ یعنی ملک یہ ارتھ ہوتا ہے۔ تو بھائی اس طرح کا برا نام کیوں لیتے ہو؟ اور آریہ یعنی شریشٹ وغیرہ اور ورت یعنی ایسوں کا دیس۔ یہ اتم آریہ نام کیوں نہیں تسلیم کرتے؟ کیا تم اپنا اصلی نام بھی بھول گئے؟ ہماری ایسی حالت دیکھکر کس کا دل دکھی نہ ہوگا۔ سجن لوگو! اب ہندو نام کو تیاگ دو۔ اور آریہ اور آریہ ورت ان ناموں کا فخر کرو۔ ہمارے اوصاف تو بگڑ گئے پھر کیا نام کو بھی بگاڑ لینا چاہئے۔ نام کو ہرگز نہ بگاڑو یہی میری التماس ہے۔" (ایدیش منجری صفحہ ۱۱)

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"ہندو نام ہمیں مسلمانوں نے دیا ہے۔ جس کا ارتھ کالا۔ کافر چور وغیرہ ہے۔ سو ہم نے غلطی سے اس نام کو قبول کیا تھا۔ ہمارا اصلی نام تو آریہ یعنی افضل ہے۔" (ایدیش منجری صفحہ ۳۷)

سوامی دیانند کا مطلب صاف ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ "ہندو معنی کالا کافر چور۔ اور ہندوستان کے معنے کافروں اور چوروں کا ملک ہے اس لئے یہ نام قابل ترک ہے۔ اس نام کو ترک کر کے آریہ اور آریہ ورت نام رکھنا چاہئے۔"

ان کے قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ "ہندو" مسلمانوں کی ایجاد ہے۔

جبکہ انہوں نے ہندو اور ہندو مذہب کی اس طرح تضحیک کی تو پھر سمجھ میں نہیں آتی کہ کس طرح انہوں نے ہندو مذہب کو سچا پکا اور سمندر بتلایا معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند کے سوانح نویس نے سنی سنائی بات غلطی سے لکھدی۔ اور گاندھی جی کا خیال بہت صحیح ہے کہ

"سوامی دیانند نے ہندو مذہب کے دائرہ کو تنگ کر دیا۔"

گاندھی جی نے تو بہت ملائم الفاظ میں لکھا۔ میں تو کہونگا کہ ہندو مذہب کو تنگ نہیں کیا بلکہ ہندو مذہب کو بدنام اور ناپاک بنا کر مٹانے کی کوشش کی۔ فقط والسلام۔

(عبدالرحیم حامد عمر پوری از الہ آباد)

مذاکرہ علمیہ بابت بناء عائشہ رضی اللہ عنہا

نمبر ۲

اس مضمون کی ابتدا گذشتہ پرچہ سے ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے ملاپ کے متعلق جو عام رائے ہے کہ نو (۹) سال میں ہوا مولانا ابراہیم سیالکوٹی اس خیال کو غلط بتا کر اسکی اصلاح کرتے ہیں۔ حضرات علمائے حدیث کو اس مذاکرہ میں حصہ لینا چاہئے۔

(اڈیٹر)

صحیح بخاری اور سنن ابن ماجہ میں جو حضرت عائشہ رضؓ کی زبانی جو روایت مروی ہے وہ بیان واقعہ میں بہت مفصل ہے۔ اس میں اس امر کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں

عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین فقدمنا المدینۃ فنزلنا فی بنی الحارث ابن الخزرج فوعکت فتمرق شعری فوفا جمیمۃ فاتتنی امی ام رومان وانا لفی ارجوحۃ ومعی صواحب لی فاتیتہا لا ادری ماترید منی فاخذت بیدی حتی اوقفتنی علی باب الدار فاذا نسوۃ من الانصار فی البیت فقلن علی الخیر والبرکۃ وعلی خیر طائر فاسلمتنی الیہن فاصلحن من شأنی فلم یرعنی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیً فاسلمتنی الیہ وانا یومئذ بنت تسع

(صحیح بخاری باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ جلد اوّل مطبوعہ دہلی)

"یعنی حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جبکہ میں چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ میں آئے تو بنی الحارث بن خزرج کے ہاں اُترے۔ پس مجھے بخار آنے لگا حتے کہ میرے بال جھڑ گئے۔ پھر (شفا کے بعد) کانوں تک پہنچ گئے۔ تو (ایکدن) جبکہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ ارجوحہ[1] پر تھی میری ماں ام رومان آئی (اور مجھے پکارا) تو میں اُس کے پاس آئی (لیکن) مجھے معلوم نہیں تھا کہ اُسے مجھ سے کیا کام ہے پس اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازہ پر لا کھڑا کیا تو کیا دیکھتی ہوں کہ گھر میں بہت سی انصاری عورتیں موجود ہیں۔ پس اُنہوں نے (مجھے دیکھکر) کہا خیر اور برکت اور نیک نصیب سے آنا ہو۔ پس میری ماں نے مجھے اُن عورتوں کے حوالہ کیا تو اُنہوں نے (میرا سر دھوکر) میرے بال سنوار دیے۔ پس ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل دوپہر تشریف لائے اور اُن عورتوں نے مجھے آپ کے حوالہ کردیا (یعنی آپ کے گھر روانہ کردیا) اور میں اُس وقت نو سال کی تھی۔"

اس روایت سے بس اسی قدر معلوم ہوسکتا ہے کہ انصار کی عورتیں جو اسوقت موجود تھیں اُنہوں نے حضرت عائشہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کرکے آپ کے ساتھ کردیا۔ اس سے زیادہ کچھ بھی مذکور نہیں

اگر کہا جائے کہ صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عائشہ رضؓ کی اپنی زبانی بنیٰ بی بصیغۂ متکلم اور اُن سے روایۃً بنیٰ بہا بصیغۂ غائب وارد ہے اور ان سے مراد صحبت مخصوصہ ہے

تو اسکا **جواب** یہ ہے کہ اسی لفظ بنا سے غلط فہمی ہوئی۔ جس کے اُٹھانے کیلئے اس تحریر کی ضرورت پڑی۔ تفصیل اسکی یوں ہے کہ اسمیں تو شک نہیں کہ حضرت عائشہ کے اپنے الفاظ "اسلمتنی الیہ" جو صحیح بخاری کی روایت سے ذکر ہوچکے اور صحیح مسلم میں بھی موجود ہیں ان کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ اُن عورتوں نے مجھ (عائشہ رضؓ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردیا۔ پس باقی روایتوں میں بھی جو جو الفاظ وارد ہیں اُن سب سے یہی مراد ہوگی کہ حضرت عائشہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لائی گئیں۔ بغیر معنے کنائی کے۔ کیونکہ اس کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ صحیح مسلم کی مفصل روایت یوں ہے۔

عن عائشۃ رضؓ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست سنین وبنی بی وانا ابنۃ تسع سنین قالت فقدمنا المدینۃ فوعکت شہرا فوفی شعری جمیمۃ فاتتنی ام رومان وانا علی ارجوحۃ ومعی صواحبی فصرخت بی فاتیتہا وما ادری ماترید بی فاخذت بیدی فاوقفتنی علی الباب فقلت ھہ ھہ حتی ذھب نفسی فادخلتنی بیتا فاذا نسوۃ من الانصار فقلن علی الخیر والبرکۃ وعلی خیر طائر فاسلمتنی الیہن فغسلن رأسی واصلحننی فلم یرعنی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیً فاسلمننی الیہ۔ (صحیح مسلم جلد اول باب جواز تزویج الاب البکر الصغیرۃ صفحہ ۴۵۶ مطبوعہ انصاری دہلی)

"یعنی حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عقد نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور مجھے اپنے گھر میں لائے جبکہ میں نو سال کی تھی ہم مدینہ میں آئے تو مجھے ایک مہینہ تک بخار آتا رہا جس سے میرے سر کے بال جھڑ گئے۔ پھر (شفا کے بعد) کانوں تک پورے ہو گئے۔ پس (ایکدن) میری ماں ام رومان میرے پاس آئی جبکہ میں ارجوحہ پر سہیلیوں سمیت کھیل رہی تھی۔ اس نے مجھے زور کی آواز سے بلایا تو میں اس کے پاس آئی مجھے معلوم نہیں تھا کہ اسے مجھ سے کیا کام ہے۔ پس اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور دروازہ پر لا کھڑا کیا مجھے سانس چڑھا تھا اور میں ھہ ھہ کرتی تھی۔ پس اُسنے مجھے گھر کے اندر داخل کیا تو کیا دیکھتی ہوں کہ بہت سی انصاری عورتیں موجود ہیں۔ پس انہوں نے (مجھے دیکھکر) کہا خیر اور برکت اور نیک نصیبہ سے آنا ہو پس (میری ماں نے) مجھے اُن عورتوں کے سپرد کیا تو اُنہوں نے میرا سر دھویا اور میرے بال سنوارے پس ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے تو اُن عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کردیا۔"

اس روایت میں واقعہ جس ترتیب سے مذکور ہے اس سے صاحب ذوق سلیم سمجھ سکتا ہے کہ بنی بی وانا ابنۃ تسع سنین کے بعد جو کچھ مذکور ہے سب اسی کی تفصیل ہے۔ اور عورتوں کا اجتماع اور اُن کا حضرت عائشہ رضؓ

[1] ارجوحہ لکڑی کی ایک کھیل ہے جسپر بچے چڑھکر کھیلتے ہیں ۱۲ منہ

کا سر دھونا اور آپ کے بالوں کو سنوارنا سب ایسے لوازمات ہیں جو عروس کو سسرال میں بھیجنے کے وقت کئے جاتے ہیں۔ پس اسلمنی الیہ سے یہ سمجھ لینے کے بعد کہ اُن عورتوں نے حضرت عائشہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ بنا لی کے معنے یہ ہونگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے گھر میں لے آئے۔ کیونکہ اوپر کا سارا مفصل واقعہ حضرت عائشہ رض کے میکے گھر کا ہے جیسا کہ مسند امام احمدؒ کی روایت میں مصرح ہے۔ پس اسکے بعد حسب دستور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر میں لانے کا مرتبہ ہے جو صحیح مسلم کی روایت میں بالفاظ بنی بی یا بنی بہا یا زُفّت الیہ یا بروایت بخاری اُدخِلتُ علیہ یا بروایت نسائی بلفظ اُدخِلتُ علیہ مذکور ہے۔ فهموا

اب ہم خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے الفاظ بنا۔ دخول اور زفاف کی لغوی تحقیق اور دیگر روایات و قرائن سے تائید بتفصیل بیان کرتے ہیں امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد محصلین کے لئے اس امر کی تسلیم سے کوئی مانع نہیں رہیگا کہ حدیث میں حضرت عائشہ رض کی نسبت ان کی نو سال کی عمر میں جو امر مذکور ہے اُس سے اُن کی رخصتی یعنی اپنے میکے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنا مراد ہے اور بس۔ حاشا و کلا کہ اُس سے معنے کنائی یعنی صحبت مخصوصہ مراد ہو۔

اول لفظ بنا ہے۔ اس کی تحقیق دو طرح پر ہے۔ اول لغت سے۔ دوم قرائن اور دیگر روایات سے۔ تحقیق لغوی کی تفصیل یوں ہے کہ عربی زبان میں تعمیر عمارت کو بِنا اور ابتناء کہتے ہیں برخلاف ھدم کے کہ اس کے معنی عمارت کو ڈھانے اور گرانے کے ہیں۔

چنانچہ قاموس میں ہے البنی نقیض الھدم۔ یعنی بَنی (بنا) ھدم (گرانا) کی نقیض ہے۔ اور صراح میں ہے۔ بِنا بالکسر برآوردن خانہ یقال بنی بیتًا یعنی بِنا بکسر با گھر تعمیر کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے بنی بیتًا یعنی فلاں شخص نے گھر تعمیر کیا۔ اور منتہی الارب میں ہے۔ "بِنا بالکسر خانہ"۔ اور الدر النثیر میں ہے۔ البناء واحد الابنیة وھی البیوت۔ یعنی بِنا ابنیہ کی جمع ہے جسکے معنی ہیں کئی ایک گھر۔

(باقی باقی)

(قادیانی مشن)

مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق سوال

قادیانی اصحاب اکثر یہ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی جبکہ اُن کی عام مسلمانوں جیسی حالت تھی تب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے قائل تھے۔ مگر جب خدا نے اُن کو نبوت عطا کی تب الہام کے ذریعہ سے اُن کو خدا نے بتلایا کہ تو ہی مسیح موعود ہے اور مسیح آسمان سے نہ آئینگے وغیرہ

جب ہم "براہین احمدیہ" کی ورق گردانی کرتے ہیں تو اُس میں بھی مرزا صاحب کو دعوے مسیحیت کرتا ہوا پاتے ہیں۔ اس پر بھی آپ مسیح کی آمد ثانی کے منتظر نظر آتے ہیں۔ قادیانی اصحاب کی یہ محض ابلہ فریبی ہے کہ اُنہوں نے الہام سے نہیں کہا۔

مرزا صاحب خود "براہین احمدیہ" کے متعلق اپنا الہام شائع کرتے ہیں کہ

"انا انزلناہ قریبًا من القادیان" (براہین ۴۹۸)

(یعنی یہ کتاب (براہین احمدیہ) قادیان کے قریب نازل ہوئی)

بتلائیے جبکہ یہ کتاب خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے تو ہم کس طرح قادیانیوں کی باتیں تسلیم کرلیں کہ اس کتاب میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا وہ بلا الہام پائے ہوئے محض غلط لکھا ہوگا۔ مرزا صاحب حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی پر ایک جگہ نہیں تین جگہ اپنا الہام شائع کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار اور آفاق میں پھیل جائیگا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں"

(براہین ۴۹۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں

"یعنی حضرت مسیح (علیہ السلام) پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر" (ایضاً ۴۹۹)

پھر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُترینگے۔ اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دینگے اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہیگا" (ایضاً ۵۰۵)

یہ سب عبارتیں الہامی ہیں۔ اور خود مرزا صاحب کو دعوے ہے کہ میں نے الہام کے ذریعہ سے کہا ہے باوجود مسیح علیہ السلام کے آمد ثانی کے اپنے کو مسیح کا مثیل مانے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب کہیں نہیں کہتے کہ مجھے الہام سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ نہ آئینگے۔ بلکہ اس کے خلاف لکھتے ہیں۔

"اور تم یقینًا سمجھو کہ عیسےٰ بن مریم فوت ہوگیا ہے اور سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں اسکی قبر ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اسکے مرجانے کی خبر دی ہے"

(کشتی نوح ص۱۵)

پھر لکھتے ہیں۔

"تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے"

(کشتی نوح ص۶)

اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب براہین میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کو اپنا الہام بتاتے ہیں اور کشتی نوح میں قرآن شریف اور صحیح بخاری کا نام لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے کی خبر دیتے ہیں۔

اب قادیانیوں سے سوال ہے

(۱) مرزا صاحب جو الہام سے کہیں وہ صحیح ہے یا قرآن وحدیث کا نام لیکر کہیں وہ صحیح ہے؟

(۲) قرآن شریف اور صحیح بخاری میں کہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام مر گئے۔ اور یہ کس کتاب میں ہے کہ اُن کی قبر کشمیر میں ہے؟

(۳) اگر مرزا صاحب کی دونوں عبارتیں الہامی ہیں تو کون الہام صحیح ہوگا اگر دوسرا الہام صحیح ہے تو پہلا الہام کس قاعدہ سے غلط ہوگا؟

(۴) اگر پہلا الہام غلط ہے تو ماننا پڑیگا کہ خدا عالم الغیب نہیں ہے یا (نعوذ باللہ) غلط گو ہے۔ اسکو معلوم نہیں تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام انتقال کر گئے یا غلط بولکر مرزا کو دھوکا دیا۔

(۵) یہ تو آپ بھی مانتے ہونگے کہ الہام میں تخالف نہیں ہوتا۔ لہذا ماننا پڑیگا کہ دو میں سے ایک ضرور شیطانی القاء ہوگا جس میں سے تعیین نہیں ہو سکتی کہ کونسا الہام شیطانی ہے اور کون الہام ربانی۔ اس سے مرزا صاحب کے جملہ الہام میں تمیز مشکل ہو جائیگی۔ اور اس سے قادیانی (مرزائی) بڑے گھاٹے میں پڑ جائینگے۔

(۶) کیا اگلے نبیا میں اسکی نظیر ملتی ہے کہ خدا نے اُن کو غلط واقعہ بتلایا ہو اور بعد میں اُس کے خلاف صحیح بتلایا ہو؟

(۷) کیا براہین احمدیہ الہامی کتاب نہیں ہے؟ اور کیا اُس میں جتنے الہامات ہیں وہ سب غلط ہیں؟

(۸) کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جس طرح مرزا صاحب کو پہلا الہام غلط ملا ہو اُسی طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ جو الہام مرزا صاحب کو انتقال مسیح کا ہوا ہے وہی غلط ہو اور براہین والا الہام صحیح ہو؟

اُمید ہے کہ قادیانی حضرات اسکا جواب دیکر مشکور فرمائینگے ورنہ ہم سمجھینگے کہ مرزا صاحب کاذب تھے۔ جس پرچہ میں قادیانی جواب شائع کریں اُس کا ایک پرچہ پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

خاکسار عبد الرحیم حامد عمر پور نیواں۔ ضلع الہ آباد
نائب ناظم انجمن اشاعت الاسلام الہ آباد

چنیوٹ میں قادیانی گمراہ کن پروپاگنڈا

ایک مرزائی مولوی کی تضلیل

چندروز کا ذکر ہے کہ ایک شخص قمر الدین قادیانی مبلغ راجہ محمد علی صاحب افسری تحصیلدار چند روز سے تاقہ چنیوٹ کی وساطت سے یہاں وارد ہوا لیکچر بھی دئے۔ ایک روز آغا قاضی دوست محمد صاحب ذیلدار کے باغ میں اس کا لیکچر ہونا قرار پایا۔ ہم مندرجہ ذیل اشخاص۔ مولوی عبد اللہ صاحب فاضل دیوبندی مدرس مدرسہ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ۔ راقم الہی بخش برادر شورش فریدا اہلحدیث۔ خاکسار محمد اسمٰعیل بغرض سماعت چلے گئے۔ قادیانی مولوی صاحب وعظ میں مشغول تھے۔ وعظ کیا تھا اور غلاف کا ایک جال پھیلایا جا رہا تھا پبلک کو سخت دھوکہ دے رہے تھے حاضرین جلسہ آگ بگولا ہو رہے تھے ایک دوسرے کا منہ تک رہا تھا کہ کوئی مرد خدا قادیانی کی بکواس کا دنداں شکن جواب دے۔ آخرکار خاکسار نے مہر سکوت کو توڑا اور مبلغ سے اعتراض کرنے کی اجازت مانگی۔ آدھ گھنٹہ کے بعد بندہ کو بولنے کی اجازت دی گئی۔ دوران لیکچر میں قادیانی نے "لوکان موسٰی و عیسٰی حیین" کے الفاظ ایک حدیث پڑھی تھی کہ اگر حضرت موسٰے علیہ السلام وحضرت عیسٰے علیہ السلام زندہ ہوتے تو رسول کریم کی تابعداری کے بغیر اُن کو چارہ نہ ہوتا۔ اس حدیث کو قادیانی نے عیسٰے علیہ السلام کی وفات کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔ خاکسار نے پبلک کو مخاطب کرکے کہا کہ صحیح حدیث میں حضرت عیسٰے کا ذکر نہیں صرف حضرت موسٰے کا ذکر ہے۔ اگر مولوی صاحب کے پاس ثبوت ہے تو پیش کیا جاوے مولوی صاحب حواس باختہ ہوکر بولا اُٹھے کہ فلاں مفسر نے لکھا ہے فلاں تفسیر میں ہے۔ ہم تینوں اشخاص نے بآواز بلند واویلا مچا دیا کہ صحیح حدیث کا حوالہ دیا جاوے جس کتاب میں یہ حدیث ہے وہ پیش کرو۔ مگر کچھ جواب نہ بن پڑا۔ بعدہٗ مولوی عبد اللہ صاحب قادیانی کی کسوف وخسوف والی روایت پر اعتراض کیا جس کو اس نے صداقت مرزا کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔ کہ روایت میں اول لیلۃ فی رمضان آیا ہے۔ قادیانی صاحب تیرہویں رمضان بتا کر حاضرین کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ تیرہویں یا چودھویں کو تو ہمیشہ گہن لگتا رہتا ہے۔ خارق عادت تب ہی ہو سکتا ہے جب پہلی تاریخ کو گرہن لگے۔ پہلی رمضان کا چاند ہر ایک شخص مسلمان خوشی سے دیکھتا ہے۔

دوسرے روز بوقت نو بجے اسی مقام پر صداقت مرزا صاحب پر مابین مولوی عبد اللہ صاحب وقادیانی مبلغ مناظرہ ہونا قرار پایا۔ وقت مقررہ پر لوگ کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ قادیانی صاحب کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ صدر جلسہ خواجہ صاحب سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائی مبلغ کو فوراً منگواؤ۔ رقعہ لکھکر مولوی صاحب مذکور کی طرف خواجہ صاحب نے ارسال کیا۔ آخر خدا خدا کرکے بجائے ۹ بجے کے سوا گیارہ بجے جلسہ گاہ میں پہنچے۔ صداقت مرزا پر لیکچر شروع کیا کہ اگر مرزا جی جھوٹے تھے تو لو تقول کے ماتحت ۲۳ سال کی مدت سے قبل ان کو ہلاک ہو جانا چاہئے تھا۔ کامیاب ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

مولوی عبد اللہ صاحب نے جواب دیا اول تو اس آیت میں ۲۳ سال کی کوئی شرط نہیں ہے۔ دوم یہ آیت معیار صداقت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اسکو معیار صداقت تسلیم کیا جاوے تو حسن بن صباح دعوے نبوت کرکے کیوں کامیاب رہا۔ محمد علی باب ایرانی نے دعوے کرکے کامیابی حاصل کی۔ عبد الحکیم خان ڈاکٹر نے ملہم ہونے کا دعوٰی کیا بلکہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مرزا جی ہلاک بھی ہو گئے۔ بلکہ معیار صداقت کیلئے یہ آیت ہے فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ کہ خداوند کریم اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ مرزا صاحب کے سب الہام جھوٹے ثابت ہوئے۔

دیگر مرزا جی کا دعوٰی ہے کہ ؎

"صد حسین ست در گریبانم"

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فاسق فاجر یزید کی بیعت سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو اور سب اہل خانہ کو شہید کروایا۔ ورجس شخص کا صدحسین کا دعوے ہے وہ گورداسپور سے ایک حاکم سے ڈر کر اپنے الہام کو ظاہر نہیں کر سکتا۔

دوسرے مرزاجی واللہ یعصمک من الناس وعدہ خداوندی کے ہوتے ہوئے بھی تج کو نہیں جاتے۔ گویا ان کو خداوندکریم سے اپنی حفاظت کا بھروسہ ہی نہیں۔

اس پر مبلغ قادیانی بول اُٹھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی وعدہ تھا وہ غار حرا میں کیوں جا چھپے۔

اس پر اس کو قرآن شریف سے دکھایا گیا کہ واللہ یعصمک من الناس مدنی آیت ہے اور یہ مکہ شریف کا واقعہ ہے۔

تب قادیانی صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور اقرار کیا واقعی مجھ کو آیت پیش کرتے وقت غلطی لگی ہے۔ اور اسی قسم کے دل آزار حملے قادیانی نے رسول پاک کی ذات پر کئے یہ کام پورا نہ ہوا وہ نہ ہوا جن کا احسن طور سے جواب دیکر اسکا منہہ بند کیا گیا۔ قادیانی لوگ مرزاجی کو سچا ثابت کرنے کے لئے رسول کریم کی ذات پر بھی حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ خواہ خدا اور رسول سے انکار کرنا پڑے مرزا کو نبی اور رسول ضرور تسلیم کرینگے۔ ان لوگوں نے آریوں کی طرح اعتراض کرنا ہی صداقت مرزا کا معیار سمجھ رکھا ہے جب سوال کیا جاتا ہے" باوجود تقدیر مبرم کے محمدی بیگم نکاح میں نہ آئی" تو کہدیتے ہیں کہ نبی سونبیوں کی پیشگوئیاں بھی غلط نکلی تھیں۔ حضرت یونس نے قوم سے وعدہ کیا عذاب کا مگر وہ غلط نکلا۔

جناب کو مفصل کارروائی مباحثہ ارسال کردی ہے اس کو شائع کر کے ممنون فرمائیں۔

(مرسلہ مولوی عبداللہ صاحب۔ الٰہی بخش صاحب بزازی فروکش۔ خاکسار محمد اسمٰعیل تاجر کتب از چنیوٹ

حنفی مذہب اصلی و نقلی میں امتیاز

حنفی مذہب کے پیشوا حضرت امام ہمام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ایک خدا پرست۔ موحد۔ متبع سنت بزرگ تھے۔ آپ نے توحید و اتباع سنت کی زبردست تعلیم دی تھی۔

توحید کے متعلق بطور مثال کے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد پیش ناظرین کیا جاتا ہے "غرائب تحقیق المذاہب" میں لکھا ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو ایک بزرگ کی قبر پر مخاطب ہوتے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

هل اجابوا لك قال لا فقال له سحقا لك وتربت يداك كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع من في القبور۔

"یعنی۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص سے پوچھا کہ کیا تجھ کو ان مقابر سے کوئی جواب ملا۔ اس نے عرض کیا کہ اے حضرت کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تجھ کو دوری ہو۔ تیرے ہاتھ مٹی میں ملیں۔ ایسے اجسام کیسے بات کرینگے جو طاقت جواب دینے کی نہیں رکھتے ہیں۔ اور مالک کسی چیز کے نہیں ہیں۔ اور نہ آواز کو سُن سکتے ہیں اور پھر آپ نے عدم سماع موتے کے متعلق قرآنی استدلال پیش فرمایا کہ وما انت بمسمع من في القبور آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر والوں کو سُنا نہیں سکتے ہیں:

یہ زبردست ارشاد بہت سے نصائح پر مبنی ہے ایک تو یہ کہ آپ نے صاف صاف طور پر بتلادیا کہ اہل قبور مالک کسی چیز کے نہیں۔ اور پھر شرک کی جڑ بھی قرآنی نص سے اُکھیڑ کر پھینکدی۔ کیونکہ جس قدر گور پرست حضرات ہیں وہ یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اہل قبور ہماری استدعاؤں اور ہماری پکار کو سنتے ہیں اور اسی عقیدہ کی بناء پر وہ ہر طرح کی پوجا پاٹ اور شرکیہ افعال اہل قبور سے کرنے لگتے ہیں۔ پس جبکہ حقیقت میں اموات کی سماع ہی بنص قرآنی ثابت نہیں تو پھر اہل قبور سے جس قدر معاملات کئے جاتے ہیں وہ ضرور بے سود ہونگے۔ پس اسی مصلحت پر حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنص قرآنی سماع موتے کی نفی فرما کر شرک کی بنیاد کو اُکھیڑ دیا ہے۔ اور ماشاء اللہ اپنے ارشاد میں سماع اور اجابت کا خوب لازمہ بھی بیان فرمایا ہے یہ ظاہر ہے کہ جو چیز کہ سُنیگی وہ ضرور جواب بھی دیگی اسی اصول کے مدنظر آپ نے عدم سماع کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمادیا ہے کہ اہل قبور جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

بہرحال حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ زبردست ارشاد توحید کی ایک اعلےٰ بنیاد کو قائم کرتا ہے۔

(۲) اتباع سنت کے متعلق آپ کا وہ مشہور مقولہ نظیراً پیش کیا جاتا ہے جسکا ذکر "روضۃ العلماء" میں ہے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ منقول ہے کہ

انه ابا حنيفة سئل اذا قلت قولا وكتاب الله يخالفه قال اتركوا قولي بكتاب الله۔ فقيل اذا كان خبر الرسول صلى الله عليه وسلم يخالفه قال اتركوا قولي بخبر الرسول صلى الله عليه وسلم فقيل اذا كان قول الصحابة يخالفه قال اتركوا قولي بقول الصحابة۔

"یعنی ایک شخص نے حضرت امام ہمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اگر آپ کا کوئی ارشاد قرآن، حدیث اور اقوال صحابہ کے مخالف واقع ہوجائے تو اُس وقت کیا کیا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں میرے اقوال کو چھوڑ دینا"

حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد کا منشا ایک ذی فہم کیلئے بالکل صاف ہے کہ ہر مسلمان کو اتباع کتاب وسنت کا پابند رہنا ضروری ہے پس بطور نظیر کے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان دو ارشادات کو پیش نظر رکھکر حنفی نام لیوا گروہ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم ان کو حضرت امام صاحب کی تعلیم سے کوسوں دور پاتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ خلاف ارشادات حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ قبروں پر نذریں چڑھا کر۔ اہل قبور سے استعانت چاہ کر

سالانہ اعراس مناکر۔ وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھکر۔ تعزیہ وعلم پرستی کرکے حنفی ہونے کا دعوے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حنفی مذہب میں شامل وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کے پورے پابند ہوں۔

اور تعجب پر تعجب یہ ہے کہ ایسے حضرات بھی مذہب اسلام کے حامی بنکر مذہبی اخبارات ورسالجات کی اشاعت کے گتہ دار بنجاتے ہیں اور مذہب اسلام کے لیڈر کہلانے کے شائق ہوجاتے ہیں۔

پس اب دیکھنا یہ ہے کہ حنفی کتب ہی کے اصول سے ایسے حضرات حنفی مذہب میں شامل سمجھے جاسکتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ علماء حنفیہ کا طبقہ ایسے حضرات کو حنفی مذہب میں شامل نہیں سمجھتا۔ مگر اسکے ساتھ ہی ان اشخاص کے مدعی احناف ہونے سے عوام الناس دھوکے میں رہجاتے ہیں۔

اس مقام پر ایک امر زیادہ غور طلب یہ ہے کہ آجکل ہندوستان میں ان غلط عقیدہ اشخاص کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور ان کے سربرآوردہ افراد جو لیڈر قوم بنے ہوئے ہیں ایسے عوام الناس کے روبرو جو علوم دینیہ سے بالکل نابلد ہیں اپنی حنفیت کو باور کراتے ہیں۔ اور اسی ٹٹی میں خلاف تعلیم حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمام شرک بدعت کی تبلیغ کیجاتی ہے جو دراصل مذہب اسلام کے بے انتہا نقصان کا باعث ہے اسلئے ہندوستان کے ایسے گروہ کو جو اصل حنفی مذہب کا پابند ہے اس جانب خاص توجہ کرنی چاہئے کہ عوام الناس انکے دھوکہ سے محفوظ رہیں۔

میری ناقص رائے یہ ہے کہ چند اصل حنفی مذہب کے علماء ایک اعلان اسطرح کا شائع فرمائیں جس میں شرک وبدعت کے متعلق حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اعتقادات کا اظہار کیا جائے اور اسی کیساتھ رسمی عقائد بھی بالمقابل ظاہر کئے جائیں اور اُن کی نسبت صاف لکھا جائے کہ یہ عقائد مذہب حنفی کے خلاف ہیں اسلئے اس قسم کے حضرات حنفی مذہب سے خارج ہیں اور نہ یہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد مانے جاسکتے ہیں۔ اور حقیقت میں ان کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور اس اعلان کی اشاعت تمام ہندوستان میں جابجا کرادی جائے۔

امید کہ علماء دیوبند اس یک شورہ کو اپنا نصب العین قرار دیکر جلد سے جلد اس جانب توجہ فرمائینگے جو حقیقت میں یہ کام مذہب اسلام کے فلاح وبہبودی کا ہوگا ؎

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

(خادم العلماء ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

اڈیٹر | اسی مضمون کی ایک کتاب "راہبن قاطعہ" علماء دیوبند کی طرف سے بہ اتفاق مولانا رشید احمد مرحوم عرصہ سے شائع ہے۔

شیعوں کا قرآن

نمبر ۶

(ترتیب سلسلہ کیلئے نمبر ۵ اہلحدیث ۲۶ ستمبر میں دیکھیں)

جب یہ امر بروئے احادیث صحیحہ ثابت ہے کہ سب امتوں سے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زیادہ اور زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔ تو پھر جائے غور ہے کہ مہاجرین جنہوں نے اپنے گھر بار کو چھوڑکر رسول اقدس کی رفاقت میں غربت کی زندگی اختیار کی اور اہل مدینہ نے اپنے جان و مال کو پیغمبر اور اُن کے رفیقوں پر نثار کرکے انصار کا معزز خطاب حاصل کیا جنکے مشرق سے مغرب تک ہزارہا دیار وامصار کو فتح کرکے اُن کو اسلام کی طرف دعوت دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج چالیس کروڑ تک مسلمان دنیا کے ہر حصہ میں نظر آرہے ہیں۔ اور جنہوں نے خدائے دوجہان سے بیعدیل سرٹیفکٹ خوشنودی حاصل کیا (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) یہ تو ہوں (نعوذ باللہ) کافر مرتد جہنمی۔ لیکن مستحق جنت وحوض کوثر ہوں تو کون۔ عیب جو غیبت گو۔ حقہ نوش ایمان فروش۔ جاہلین کاذبین کذاب اشر کے ردیف۔ اور اُن کے ائمہ ایمان اور قرآن کے چھپانے والے۔ اور اُسکے غلط معنی بتانے والے۔ تارک الصلوٰۃ والجماعت والجمعہ۔

آمدم برسر مطلب | بقول روافض۔ بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو سب کے سب مرتد ہوکر صرف تین شخص اسلام پر رہگئے تھے۔ اُن کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے

اول :۔ سلمان فارسی جو نسلاً ایرانی تھا۔ اس لئے قریش میں سے نہ تھا۔

دوم :۔ مقداد بن الاسود جو کندی مہاجر تھا۔ وہ بھی قریشی نہ تھا۔

سوم :۔ ابوذر غفاری مہاجر قبیلہ غفار سے تھا۔ لیکن وہ بھی قریشی نہ تھا۔

چلو چھٹی ہوئی۔ سوائے مذکورہ تین نفوس کے کوئی مہاجر وانصار مسلمان نہیں رہا۔ نہ حضور سرور کائنات کا کوئی خویش واقربا نہ دوست وآشنا۔ بلکہ سب کے سب اسلام سے روگرداں ہوئے۔ حتے کہ علی وعقیل وغیرہ آل ابی طالب بھی نہیں بچے۔ کیونکہ اس روایت کے گواہ دو صادق ومصدوق ہیں۔ ایک گواہ تو مذکور ہوا جس نام نامی ملا باقر مجلسی ہے۔ دوسرا گواہ مقبول مخالف وموافق امام جعفر صادق (دیکھو روضہ کافی صـ ۱۱۵) اور ان دونوں بزرگواروں نے تین مذکورالصدر کے سوا کسی قریشی کا استثناء نہیں فرمایا ہے۔ پس علی وآل علی (بقول روافض) کسی طرح سے بھی دائرہ ارتداد سے باہر نہیں رہ سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ ابی طالب اینڈ سنز قریشی نہ ہوں۔ اچھا شیعوں کے نقطۂ نگاہ سے ظاہر کرنا ضروری ہے کہ وہ ستر نفوس (سبعین رجلاً من قوم قریش) کون تھے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ اُن میں سے چند نفوس کا ذکر کئے دیتا ہوں۔

نمبر ۱ } معاویہ ابن ابی سفیان ہیں (دیکھو صافی شرح کافی) کتاب فضل القرآن جزو ششم جسکی عبارت یہ ہے "ومعاویہ بن ابی سفیان از جملہ ہفتاد کس است"۔ پس میرا یہ حوالہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مصحف رضائی میں جو ستر نفر مذکور ہوئے ہیں اُن سب کا تذکرہ نفرت اور مذمت پر مبنی ہے جو لغرض عبرۃ للمخشئی نازل ہوچکا تھا۔ لیکن نہ معلوم کہ وہ کون سے وجوہ تھے جو امام رضا نے خلاف رضائے خدا اُسکو چھپا کر اپنے دست غیبی سے تحت الثریٰ سے بھی تحت ایک ایسے نامعلوم مقام میں رکھدیا ہے کہ انسان تو انسان

فتاوی

س ۱۱ } مندرجہ ذیل حدیث کسی مستند کتاب میں مذکور ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو صحیح ہے یا موضوع؟ اگر صحیح ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے کہ ہر شخص جس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا ہے وہ بلا لحاظ اعمال داخل جنت ہو جائیگا؟

من قال لا الٰہ الا اللہ خالصاً مخلصاً دخل الجنۃ۔ (سائل دلی محمد خان خریدار ۶۴۸۷)

ج ۱۱ } حدیث کے جو الفاظ عربی میں آپ نے لکھے ہیں یہ تو آئے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث ہے۔ مگر اردو میں جو لفظ لکھے ہیں کہ بلا لحاظ اعمال کے داخل جنت ہو جائینگے۔ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خالص دل سے یہ کلمہ پڑھکر عمل بھی کرے وہ جنتی ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت پڑھے کہ اس کو عمل کا موقع ہی نہ ملے مثلاً مرنے کے وقت یہ کلمہ اُسے نصیب ہو جس وقت اُسے نماز روزہ کی فرصت نہیں تو ایسے وقت میں اعمال کے بغیر بھی داخل جنت ہو جاتا ہے انشاء اللہ۔

س ۱۲ } آپ کی گذشتہ اشاعت کے فتاوے میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سنت کی قضا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر قضا نماز پڑھی جائے تو محض فرض پڑھ لینے سے نماز ادا نہیں ہوتی تا وقتیکہ سنتیں بھی پوری نہ پڑھ لی جاویں۔ اگر ایسا ہی ہے تو براہ عنایت ارشاد فرمائیں کہ فرض اور سنت مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲ } یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ سنتوں کی قضا اگر چاہے تو کر لے۔

س ۱۳ } یہاں کے امام کا دستور ہے کہ نماز فجر میں اول وقت اذان کہہ کر اپنے ورد وظیفہ میں مصروف ہو جاتا ہے اور جب دن کی روشنی اچھی طرح پھیل جاتی ہے اور صبح صادق کا اثر قریباً ختم ہو چکتا ہے اُس وقت سنتیں پڑھتا اور بعد میں جماعت کراتا ہے حتے کہ بعض دن دعا مانگتے مانگتے سورج نمایاں ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں نماز اول وقت پر تنہا پڑھ لینی چاہیئے یا متذکرہ صدر جماعت کا انتظار کرنا چاہیئے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳ } حدیث شریف میں آیا ہے جب تم دیکھو کہ امام نماز کا وقت ضائع کر رہا ہے تو اول وقت پڑھ لیا کرو۔ اللہ اعلم (عہ، داخل غریب فنڈ)

س ۱۴ } ایک شخص اہلحدیث کا مکان جامع مسجد کے بالکل قریب ہے۔ دوسری مسجد اہلحدیث دوسرے محلہ میں ہے۔ مذکور شخص کا حق کس مسجد میں نماز پڑھنے کا ہے۔ چونکہ جامع مسجد کا امام شرک و بدعت میں شامل ہونے والا ہے۔ گیارہویں۔ نیاز نذر کے کھانے سے پرہیز نہیں رکھتا ہے۔ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اہلحدیث کو جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے کوئی روک بھی نہیں سکتا۔ اب یہ شخص نزدیکی مسجد میں نماز ادا کرے یا اہلحدیث کی دور کی مسجد میں؟

(سائل یوسف بھروچی دریا ڈ)

ج ۱۴ } امام موحد کو ایک طرح ترجیح ہے تو دوسری طرح مسجد قریب خاصکر جامع کو بھی ترجیح ہے اسلئے جدا وقت ہو کر لیا کریں۔ آجکل کے رسمی اماموں کے پیچھے اقتدا بکراہت درست ہے۔ واركعوا مع الراكعين۔

(اردا خل غریب فنڈ)

س ۱۵ } دیہات میں جمعہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

(عبدالرزاق خریدار ۵۴۳۳)

ج ۱۵ } دیہات میں جمعہ کی نماز جائز ہے منع کی کوئی دلیل نہیں۔

س ۱۶ } دیہات کن آبادیوں کو کہتے ہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۶ } جہاں بازار ہو وہ شہر اور قصبہ ہے جہاں نہ ہو وہ دیہات ہے۔

س ۱۷ } ایک بستی جس میں بیس پچیس مسلمان آباد ہیں۔ کیا وہاں نماز جمعہ ہو سکتی ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۷ } دو اور دو سے زیادہ جتنے آدمی ہوں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بحکم حدیث

اَلْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

(دو اور دو سے اوپر جماعت ہے)

س ۱۸ } احتیاط الظہر جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس موقعہ پر؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸ } ظہر احتیاطی بدعت ہے۔ اسکا ثبوت زمانہ رسالت یا عہد خلافت میں نہیں تھا فقہ حنفیہ کی مستند کتاب درمختار میں بھی اس کو ممنوع لکھا ہے۔

س ۱۹ } ایک شخص درود شریف بہ تعین تعداد بطور وظیفہ روزانہ پڑھا کرتا ہے۔ اب وہ اپنے تعداد مقررہ کے مطابق درود شریف پلنگ پر لیٹ کر یا راستہ چلتا ہوا پڑھکر تعداد پوری کر لیوے تو جائز ہے یا نہیں۔ اور اس میں کوئی نقصان تو نہیں ہے؟ جواب مطابق حکم قرآن و حدیث ہووے۔ (عبدالغنی خریدار ۸۰)

ج ۱۹ } قرآن شریف میں ذکر الٰہی کی بابت تعلیم ہے

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

اللہ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے ہر طرح کیا کرو

درود بھی ذکر الٰہی ہے لہذا اس کو بھی تینوں حالتوں میں پڑھنا جائز ہے۔

س ۲۰ } جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز سنت فجر کس کروٹ لیٹ جاتے تھے؟ جواب مع عبارت کتاب یا بحوالہ کتاب عنایت ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۲۰ } بعد سنت فجر دائیں کروٹ پر لیٹا کرتے تھے مشکوٰۃ وغیرہ سب میں یہ حدیث ہے

(ا، داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

قضیۂ عرب

مجاہدین نجد - جناب شوکت علی
مولانا عبد الباری

آجکل اسلامی دنیا کو فقط ایک ہی فکر دامنگیر ہے کہ حجاز کی مقدس سرزمین کا انتظام خاطر خواہ ہو۔ ہر ایک مسلمان اس غرض کو ذہن میں رکھکر جو صورت اسکی بہتری کی جانتا ہے وہ پیش کرتا ہے[۵۱] مگر ایک بات جو خاص قابل غور و فکر ہے وہ یہ ہے کہ جب سے حسین (سابق شریف مکہ) کی حکومت سے سب اسلامی دنیا بیزار تھی اُسکے عزل یا موت کی آواز پر سب کے کان لگ رہے تھے لیکن جونہی مجاہدین نجد کی ہمت سے وہ خارج ہوا تو ہندوستان میں مجاہدین کے حق میں خیر مقدم کی کوئی آواز نہ اُٹھی یہانتک کہ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی بھی خاموش رہی۔ اس پر علی برادرس نے جناب شوکت علی صاحب سے مرکزی خلافت کمیٹی کو خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے

"مرکزی خلافت کمیٹی کی مساعی مشکور ہیں۔ مگر فتح مکہ کے موقع پر خاموشی کا راز ہم اہل پنجاب کی سمجھ میں نہیں آتا"

اس کا جواب مفصل آیا جو درج ذیل ہے۔

مخدومی مکرمی مولانا صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید کہ آپ مع الخیر ہیں۔ آپ کا خط ... جب مجھے ملا۔ فوراً جواب نہ دینے کی معافی چاہتا ہوں۔ کام زیادہ ہے اور ہر ایک قدم کو اور ہر بات کو سوچ سمجھکر اٹھانا اور کرنا پڑتا ہے۔ جناب نے جن الفاظ میں ہماری حقیر خدمات کا تذکرہ کیا ہے اسکا میں ممنون ہوں۔ جو زمانہ گذرا وہ تو گذر گیا آجکل کا زمانہ نازک تر ہے اور میں تمام امور پر غور کرکے اس کوشش میں ہوں کہ ہمارا اتحاد قائم رہے اور جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ کوئی نتیجہ پیدا کرے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم کو کامیابی اور چین نصیب نہیں ہونگے۔ بہت سے لوگ ملک میں آج ایسے پیدا ہوگئے کہ وہ ملک میں طوائف الملوکی چاہتے ہیں کوئی اتحاد عمل کا سامان پیدا نہیں کرتے بلکہ تفرقہ کی طرف رجحان ہے جس سے تفرقہ بندی اور ٹولیاں قائم کرکے ٹولیوں کی سرداری ملے اسی نجد و حجاز کے معاملہ میں افراط تفریط سے کام لیا جا رہا ہے دنیا کو معلوم ہے کہ شریف حسین اور ان کے خاندان سے مشکل سے کسی کو اسقدر نفرت ہوگی جتنی مجھ کو۔ اس کا اعلان خود شریف حسین اور ان کے خاندان سے کر چکا ہوں۔ ایک منٹ کیلئے ان کا اقتدار اسلامی دنیا میں دیکھنا نہیں چاہتا تاہم میں کوئی ایسا کام ابھی نہیں کرنا چاہتا جس سے خونریزی (خانہ جنگی) ہو اور دشمنان اسلام کو آپس میں لڑانے کا موقع ملے۔ جب تک مسلمانوں کے تفرقے کچھ تکلیف دہ نہ تھے کہ اب بعض لوگ مسلمانوں میں ہی تفرقہ ڈالنے کا سامان کر رہے ہیں۔ بمبئی میں شریف حسین کی طرف سے کچھ پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور غالباً روپیہ صرف کرنے کیلئے بھی ہے۔ ہم کو اور ہماری خلافت کمیٹی کو ایک طرف نجدی اور وہابی کہا جاتا ہے دوسری طرف پنجاب سے آواز بلند ہوئی ہے کہ امیر نجد کی تائید میں ہم تعصب کیوجہ سے نہیں لکھتے۔ خلافت کمیٹی کی مجلس عاملہ میں تمام معاملات پر غور کرنے کے بعد ایک نتیجہ نکالا گیا جس کے مطابق مجھ کو عمل کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے اس کی تعمیل کی۔ اور جو نجد اور حجاز کو گئے ہیں ان کا ہر شخص معترف ہے۔ ایک جماعت چاہتی ہے کہ ہم نجدیوں کے پُرانے قصے اور گڑے مردے اکھیڑ کر ان کو بدنام کریں۔ دوسری جماعت چاہتی ہے کہ جو طائف وغیرہ سے خبریں آرہی ہیں اور جنکے متعلق ابھی یہ جا سکتا ہے کہ بعض صحیح ہیں اور بعض مبالغہ اور جھوٹ ہم مبارکباد کی بوچھار شروع کردیں۔ میری ذاتی رائے ہے کہ جبتک ہم کو واقعات معلوم نہ ہوں ہم کو افراط تفریط سے بچنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اخبار "خلافت" اور اسمیں خاصکر میرے قلم کے لکھے ہوئے نوٹ پڑھتے رہے ہونگے[۵۱]۔ ان میں اور جو تار دفتر سے دئے گئے ہیں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جس سے امیر ابن سعود پر بے اعتباری کا اظہار ہو یا ان کی دلشکنی کی ہو۔ بلکہ ہر طرح شریف حسین اور ان کے خاندان کے اثرات کو مقامات مقدسہ سے مٹانے کیلئے زور دیا گیا ہے اور مستقل انتظام مؤتمر اسلامی پر چھوڑا گیا ہے۔ میں حجاز میں حجازیوں کا انتظام دیکھنا چاہتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ کوئی حصۂ ملک عرب کسی دوسرے حصۂ ملک عرب کے ماتحت ہو[۵۲]۔ مگر سب متحد ہو کر باہر کی حکومتوں کا مقابلہ کریں[۵۳]۔ میں اس بے چینی اور کھیل کو مخدوش سمجھتا ہوں کہ گڑیا گڈوں کی طرح روز نئے نئے خلیفہ اور نئے حاکم تجویز کروں۔ آج حسین کل علی۔ پرسوں امیر نجد۔ اترسوں خلیفہ عبد المجید۔

میرے خیال میں جو رویہ مرکزی خلافت کمیٹی کا رہا ہے وہ صحیح ہے اور اس میں نفاق اور جھگڑے کا اندیشہ نہیں ہے۔ ورنہ ہمارے دشمنوں کو بڑی خوشی ہوگی کہ مقلد اور غیر مقلد کا سوال از سر نو ہندوستان میں کھڑا ہو جائے اور ہندو مسلمانوں کے نفاق کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں بھی جوتی پیزار ہو۔ مجھے علم ہے کہ مجھ سے مقلد حنفی حضرات راضی ہیں اور پنجاب کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث اصحاب بھی خفا ہیں۔ اور غالباً دونوں کی ناراضگی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے صحیح ہونے کا ثبوت ہے۔ والسلام۔

(خادم قوم و ملک اور آپکا نیازمند شوکت علی خادم کعبہ)

مولانا عبد الباری کا خط آیا جو درج ذیل ہے۔

مکرمی دام مجدہم۔ السلام علیکم۔ ہم لوگ ہندو مسلم اتحاد میں کوشاں ہیں اور ہماری دلی آرزو ہے کہ باہم اہل اسلام میں محکم اور مضبوط اتحاد ہو۔ اس نازک وقت میں فرقہ وارانہ اختلاف بہت سخت ضرر کا باعث ہوگا۔ معاملات حجاز کی پیچیدگی کو اسی خطرناک افتراق کا مجھے اندیشہ تھا اور اسی لئے نہ پیش آنے کی توقع سے میں نے شریف حسین کی اصلاح کرنے کو ان کے ساتھ معاندانہ کارروائی کرنے سے زیادہ بہتر سمجھا تھا ورنہ وہ جب سے کہ خدا کے اور رسول کے احکام کو بغاوت کرکے بھلا چکے تھے مجھے بھی بھلا دیا تھا۔ مجھ سے وہ صاف نہیں رہے تھے نہ میں انکی تائید کرسکتا تھا تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ اب اُن کا تذکرہ بھی فضول ہے۔ موجودہ حالت گذشتہ حالت سے بھی زیادہ پیچیدہ ہوگئی ہے سخت اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں مقلدین اور غیر مقلدوں کے درمیان افتراق ہوجائے۔ جزیرۃ العرب کی اصلاح تو درکنار اپنے یہاں فتنہ و فساد ایسا برپا ہو کہ جس کا تدارک اگر پہلے سے نہ کر دیا جائے تو پھر نہ ہوسکے۔ میں سلطان کے حالات اور زیر سلطنت کے خیالات اچھی طرح جانتا ہوں اور یقیناً جناب بھی اُس سے غافل نہ ہونگے۔ اسوقت مجھے اپنی سنجیدہ رائے سے ممنون و مشکور فرمایئے۔ اس خطرہ کا تدارک کیسے کیا جائے یہ امر نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں ہے کہ جو الزامات شریف

---

[۵۱] بلکہ نقاد صاحب دہلوی کے بھی۔ اور انکے جواب بھی دئے۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۷ نومبر۔ [۵۲] پھر عرب کو قوت استقلال کیسے حاصل ہوگی؟ کیا زمانۂ نبوت و عہد خلافت میں سارا عرب ایک نگیں کے ماتحت نہ تھا؟ (اہلحدیث)

[۵۳] متحد ہونے کی قابلیت ذرہ دور ہے ۱۲ (اہلحدیث)

حسین پر عائد تھے اور جو شبہات اُن پر کئے جاتے تھے کم و بیش بن سعود بھی اُن میں مشترک ہیں بغاوت ترکوں کی اور وظیفہ خواری انگریزوں کی اور بربریت و جہالت کے مظالم بن سعود میں بھی اُن کے مخالف متواتر طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اور سقوط طائف کے وقت جو سلیے ہنگامے جماعت نجدیہ نے فضا پیج کئے وہ طشت از بام ہو رہے ہیں موافقین اور مخالفین جو خبریں پہنچا رہے ہیں اور قرائن صحیحہ سے جن کی تصدیق ہوتی ہے وہ سخت عبرتناک اور حیرت افزا ہیں۔

اس سے اگر قطع نظر کیا جائے کہ ان پر معتقدات کی رو سے اُنہوں نے مقدس مقامات کی ارادۃً یا بلا ارادہ بے حرمتی کی۔ حالانکہ ان کے خلاف اعتقاد رکھنے والے کثیر اہل اسلام نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں اور جید از قیاس بھی نہیں سمجھتے۔ غیر مصافی پر امن اشخاص کا قتل کیا جانا کوئی بھی پسند نہ کرے گا مجھ اہل نجد کے موافق اور مخالف ومعتبر اشخاص کی تحریروں اور تذکروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بعض ایسے اشخاص قتل کئے گئے جو صلاحیت بھی قتال کی نہیں رکھتے تھے اور نہ اُنکا کوئی ایسا جرم تھا کہ جس پر شریعت حد قتل کا حکم صادر کرے۔

شیبی کا خاندان، اور مفتی شافعیہ شیخ عبداللہ زواوی اور اُنکے خاندان کے لوگ جنہیں شیخ فانی اور بچے تھے قتل کر ڈالے گئے اور مولوی ندیم احمد صاحب مجد دی مہاجر مدینہ منورہ کے فرزند گرفتار کر لئے گئے اور اُن سے ایک ہزار گنی کا مطالبہ کیا گیا یہ مولوی صاحب خود طائف میں موجود تھے اور اُنہوں نے اپنے روبرو گذرے ہوئے واقعات اور حالات ذکر کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل عام ہوا تمام غارتگری کی گئی عورتیں بے حجاب اور مردوں کے کپڑے اُتروا لئے گئے اور یہ لوگ پیدل بھوکے پیاسے واپس کئے گئے۔ لیکن ایسی پر خطر حالت میں کہ تیر فاقہ ان پر گذرے اور مکہ شریف تک۔ دشوار پہنچے معلوم نہیں کہ کتنے مظالم ایسے ہی اُن سے سرزد ہوئے ہونگے جنکا بعد میں ثبوت ہوگا۔۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے دوستداران بن سعود کا فرض یہ ہے کہ اُن سے یہ مظالم چھوڑوا دیں اور کئے ہوئے ظلموں کے تدارک کی طرف توجہ دلاویں محض اُن کے عیوب پر پردہ پوشی اور اُن کی کامیابی پر مبارکباد دینا اُن کی دوستی نہیں ہے بلکہ فرقہ وارانہ اختلاف کا پیدا کرنا اور اسکی ذمہ داری اپنے اوپر لینا ہے۔

بن سعود کا قبضہ مکہ مکرمہ پر اُن کی پریشانیوں کا پیش خیمہ ہے خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ اختلاف پیدا ہو جائے۔ شریف حسین باوجود بڑے خطرتی ہونے کے ہر دلعزیز نہ ہو سکے کیا اُنہوں نے اسکی کوشش کی ہوگی بن سعود اُن سے زیادہ کوشش نہیں کر سکتے ہیں۔ خدا جزائے خیر دے سلاطین آل عثمان کو کہ اُنہوں نے اپنی قوت اور اقتدار کے باوجود دو کروڑ روپیہ سالانہ ارض مقدس پر صرف کر کے گونہ امن قائم رکھا تھا اب کون ایسا کر سکتا ہے۔

شاطران یورپ نے جمعیت ملیہ عربیہ سرگروہی امیر علی جدہ میں قائم کر رکھی ہے بن سعود اگر اُن کے مصالح کے خلاف کچھ کرینگے تو امیر علی اُن کی فہمائش کیلئے کافی ہیں۔ ورنہ بن سعود کو سوائے سر تسلیم خم رکھنے کے کیا چارہ کار ہے اُسوقت اُنکی ہر دلعزیزی قائم ہے تو یہ خیلے دشوار ہے میں جسطرح شریف حسین کی اصلاح کو مفید سمجھتا تھا ان کے ساتھ معاندت سے کیونکہ اُن کا عزل میرے نزدیک بہت سی دشواریوں کا پیش خیمہ تھا۔ اسی طرح اب بھی مجھے تو یہی راہ دکھائی دیتی تھی کہ جبتک نعم البدل نہ ملے بن سعود کی اصلاح کی فکر کیجائے۔ نہ کہ اُن سے معاندت کی جائے۔ لیکن اُن کے دوستوں نے ایسی فضا پیدا کر دی کہ مجھے مجبورًا یہ التماس نامہ پیش کرنا پڑا۔ اگر جلد آپ ایسے حضرات نے توجہ نفرمائی تو بد سے بدتر حالت ہونیوالی ہے۔ امید ہے کہ جواب سے جلد سرفراز فرمائیے۔

والسلام۔ (فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ)

اس کا جواب | اتفاقًا جس روز خط مذکور آیا مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی دفتر اہلحدیث میں تشریف فرما تھے اسلئے دونوں کی طرف سے متفقہ جواب جو لکھا گیا وہ درج ذیل ہے

مکرمنا حضرت مولانا صاحب دام فضلکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ نوازش نامہ ملا۔ حالات حاضرہ کے متعلق افتراق و اختلاف اور اسکے بُرے نتائج کا جو اندیشہ فکر سامی میں گذرا ہے وہ ایک صاحب دل و دماغ اور بہی خواہ ملت کو ضرور ہونا چاہئے۔ "نہ باشد کہ دانا نشیند بے ہراس"۔ لیکن جیسا کہ جناب پر بھی روشن ہے افواہ عامۃ الناس کو یہ درجہ نہیں دے سکتے کہ عقلاء کی توجہ کے قابل ہوں۔ خصوصًا جبکہ من دو اعدا ایسے لوگ بھی ہوں جن کی شان میں وارد ہے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا۔ نیز لیوحون الی اولیائہم لیجادلوکم اور انکے علاوہ والمرجفون فی المدینۃ بھی موجود ہوں۔

(۲) امیر ابن سعود کے حالات معلومہ سابقہ باور نہیں کراتے کہ وہ ایسے بے احتیاطی کرے یا دیدہ دانستہ ہونے دے جس سے دنیائے اسلام میں بجائے اُن سے ہمدردی کے نفرت پیدا ہو جائے۔ خصوصًا ایسے حالات میں کہ گردش زمانہ بھی ایسی ہو گئی ہو کہ ہر ایک قوم کی دلداری و استمالت کے بغیر حکومت کرنی سخت مشکل ہو گئی ہو۔

مولوی محمد ندیم کے فرزند کی گرفتاری کی بابت جناب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اگر وہ راست ہے تو غالبًا غیر ذمہ دار کا کام ہوگا۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا کے ماتحت ایسے واقعات ناعاقبت اندیش لوگوں سے ہو جانے ممکن ہیں۔ لیکن حکومت کو انکا ذمہ دار قرار دینے کیلئے غالبًا آپ بھی مولوی صاحب ممدوح کے فرزند کے بیان کو کافی خیال نکرتے ہونگے۔ البتہ اوقات میں جبکہ ہر طرف سے انتشار و بھاگا بھاگ پڑی ہو تحقیقات حالات کا موقع نہیں ملتا۔ اور صحیح اسباب کا علم نہیں ہو سکتا۔ بے بنیاد افواہوں اور تخیلات وقیاسات سے واقعات کے دفتر تیار کر لئے جاتے ہیں۔ کما لا یخفی علی امثالکم۔

اس کے مقابلہ میں غالب آپ کی نظر سے مولوی ٹونکی صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار الفرقان بمبئی (جو ماہ اکتوبر کی اخیر تواریخ میں سے ۳۰، اکتوبر سے پہلے پہلے شائع ہوا) گذرا ہوگا۔ اسمیں اُنہوں نے حج سے واپس آکر قیام بمبئی کے دنوں میں چشم دید حالات بیان کئے ہیں۔ اسمیں یہ بھی مندرج تھا کہ سیدنا ابن عباسؓ کا مقبرہ ہرگز نہیں گرایا گیا البتہ فوج کی کش مکش میں باہر کی دیوار کا ایک کونہ گر گیا تھا جو فورًا مرمت کرا دیا گیا اور جو آدمی مارے گئے تھے وہ شریفی فوج سلیمانیہ کے تھے جنہوں نے مجاہدین نجد پر انکے شہر داخل ہونے پر فائر کئے تھے۔ دیگر لوگ بھی جو قتل کئے گئے وہ سب شریفی تھے۔ مکہ شریف میں شیخ شیبی پر بہت سے الزامات تھے جنکی پاداش میں اُسے بھی قتل کیا گیا۔ غرض مولوی صاحب موصوف نے خوب صفائی سے واقعات پر روشنی ڈالی ہے اور انکے علل و اسباب اور صورت واقعی بیان کی ہے ضمیر منیر پر روشن ہے کہ قتل عام دیگر شئے ہے اور بعض شخصوں کو ان کے کیفر کردار کو پہنچانے کیلئے قتل کرنا دیگر ہے فتح مکہ پر باوجود امن عام دینے کے بھی آنحضرت صلعم نے بعض

متفرقات

انجمن تبلیغ الاسلام امرتسر کا سالانہ جلسہ ۳۱ ر اکتوبر ۱-۲ ر نومبر کو بخیر و خوبی ہوا۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ علماء دیوبند دہلی سے خواجہ حسن نظامی۔ مولوی احمد سعید صاحب۔ مولوی حبیب الرحمٰن از لدھیانہ۔ لاہور سے مولوی احمد علی صاحب معلم القرآن۔ مولوی عبد اللہ سکرٹری جمعیۃ دعوۃ و تبلیغ وغیرہ شریک ہوئے۔ اسی جلسہ میں صوبہ پنجاب کی جمعیۃ العلماء قائم ہوئی۔ خدا راست لائے۔

ملا مقتانی کی بابت جو اہلحدیث مورخہ ۲۴ ر اکتوبر میں لکھا گیا تھا کہ اس نے سگی ساس سے نکاح جائز قرار دیا۔ ملا مذکور بذریعہ اشتہار اس سے انکاری ہے۔ مدعی مولوی امام خان ثابت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دیکھئے ملاجی مومن رہتے ہیں یا باقرار خود کافر بنتے ہیں۔

تلاش برادر میرا بھائی عیسٰے پہلوان عمر چالیس سال سے متجاوز ہے پیشہ پہلوانی رنگ سانولا جوان دراز قد عرصہ سے مفقود الخبر ہے۔ سنا تھا کہ بابو رام مورتی کے ساتھ کام کرتا ہے کسی صاحب کو اسکا پتہ معلوم ہو تو از راہ عنایت خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اسکے بچے بہت بیکل رہتے ہیں اسکو بچوں نیز احد مجھ پر احسان ہوگا۔

(خاکسار (مولوی) نور محمد امرتسر تالاب ٹنڈہ)

تلاش دوست میرا دوست مولوی عبد الرحیم الہ آبادی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں مجھ کو اُن سے خاص ضرورت ہے کسی صاحب کو اُن کا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں احباب دیناج پور اور جلپور خاصکر اس تکلیف کے مخاطب ہیں۔

((مولوی) منیر خان مدرس مدرسہ اسلامیہ مدنپورہ بنارس)

تصحیح ۱۲ ر ستمبر کے اہلحدیث میں ایک کتاب عشرہ کاملہ (تردید مرزا) پر ریویو کیا گیا ہے اسمیں چند اغلاط رہگئی ہیں قیمت ۸ر مع محصولڈاک ہے (مصنف کا پتہ)

مولوی محمد یعقوب خلف مولوی محمد علی صاحب سنور ریاست پٹیالہ)

یاد رفتگان میری لڑکی امۃ الکریم فوت ہوگئی۔ انا للہ

(والاجاہ ابو صمصام از مدراس)

ایضاً :۔ خلیل الرحمٰن خریدار اہلحدیث بعارضہ تپ کہنہ انتقال کر گیا انا للہ ۔ خاکسار مرحوم کا بھائی احمد حسن از قصبہ مجہا کردواہ ضلع مراد آباد)

تجاویز اہل حدیث کانفرنس ۱۱ ر ربیع الاول۔

(۱) ایک خط مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب در بارہ تار دینے سلطان نجد بابت فتح مکہ پیش ہوکر باتفاق قرار پایا کہ تار بدیں مضمون بھیجا جاوے کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس آپکے مکہ معظمہ میں داخلہ پر خیر مقدم کرتی ہے۔ (۲) ایک خط مولوی احمد اللہ و مولوی محمد بن ابراہیم صاحب و شیخ محمد شفیع صاحب در بارہ روانگی تار بخدمت امیر افغانستان قتل مرزائی پیش ہوکر بعد بحث علماء بالاتفاق قرار پایا کہ امیر کابل صاحب کی خدمت میں ایک تار بدیں مضمون دیا جاوے کہ امیر صاحب کابل کا مرزائی کو بحیثیت مرزائی مرتد قرار دیکر قتل کا حکم دینا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مطابق شرع سمجھتی ہے۔ (۳) مولانا مولوی عبید الرحمٰن صاحب کا خط در بارہ اضافہ دو روپیہ ماہوار برائے مدرسہ بہت صنع مظفر نگر پیش ہوکر قرار پایا کہ ابھی کام چلائیے بعد کام دیکھکر اضافہ ممکن ہے (۴) حساب آمد و خرچ ماہ صفر و فتر اہلحدیث کانفرنس دہلی پیش حاضرین کیا گیا۔ قرار پایا کہ ابھی اضافہ خرچ کا نہ کیا جائے (۵) مسجد کٹرہ نیل دہلی کی بابت پیش ہوکر قرار پایا کہ مسجد کے کھلوانے کی کوشش کا اختیار بشیر الدین صاحب نائب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث کو دیا جائے کہ جو کوشش چاہیں کریں۔

(نائب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث دہلی)

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۶ر۔ از بابو عبد الحق صاحب عدن ۸ر۔ قاضی محمد عبد اللہ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کوہاٹ ۸ر۔ از سید رشید احمد صاحب دربا پور ۲ر۔ از بابو خدا بخش صاحب منزلی ۴ر۔ از عبد الغفور صاحب نتال ۱ر۔ از شہاب الدین او کٹے صاحب کیپ ٹاؤن ۵ر کل ۱۱ر۔ از سائلین محمد امجد علی باشندہ بیپور ۶ر۔ مولوی سکندر علی ہری پور ہزارہ ۶ر۔ عبد العزیز روال خرد ۸ر۔ عبد الحمید طالب علم دہلی ۸ر۔ سیف الرحمٰن دہلی ۸ر۔ رحیم بخش بہاولپور ۸ر۔ محمد حاجی گل محمد دربام ۶ر کل میزان ۱۲ر تین کے نام سال بھر کیلئے تین کے نام چھ ماہ اور رحیم بخش کے نام گیارہ ماہ کیلئے اخبار جاری ہوا۔ قیمت ۱۲ر بقایا ہے

(منیر سائلین ۷)

امداد چندہ مسجد سورجگڈھ جناب عبد الرحمٰن صاحب فیتہ والہ از کراچی نے ۵ر عنایت فرمائے ہیں جزاہم اللہ

(وجاہت حسین از سورجگڈھ ضلع مونگیر)۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

ابوالحان کے کسی نواسے کو بھی اُس حصہ مکنونہ سے آگاہی حاصل نہ ہوسکی۔

۲-۳ :۔ صدیق و فاروق ہیں جنکی نسبت باقر مجلسی نے اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھدیا ہے کہ جہاں جہاں قرآن شریف میں نازل ہوا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا مراد از ابوبکر و عمر و شکر بات الیشان ست۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ صحف رضائی میں ضرور انکا ذکر ہوگا جسکے بنا پر ملا صاحب نے ان ہر دو نفوس قدسیہ کو منتخب کرکے مع لکھو کھا مجاہدین اصحاب رسول رب العالمین کے دنیا و آخرت میں لعنت کے مستحق گردانے ہیں۔ اور اگر اس خفیہ قرآن کے رو سے نہیں بلکہ یہ مضامین لعن و طعن اُن کے خود ساختہ ہیں تو جیر نہایت ضروری اور لازمی ہے کہ اس کافر باطن و ظاہر پر بالاتفاق لعنت بھیجی جاوے جس نے اصفیائے خدا خلفاء احمد مجتبٰے پر اپنی خباثت اور افترا پردازی سے قرآنی آیتوں کو منسوب کرکے لعنت اور تبرا کا اعلان کردیا ہے۔

اللھم اخذ له فی الدنیا والاخرۃ ولعنه طعنا کبیرا

(غلام احمد خان (حنفی) از منگو)

درخواست اخبار بندہ کو اخبار کا شوق ہے مگر نادار ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرائیں۔

(محمد داؤد از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

درخواست غریب میرے بچوں کیلئے پانچ عدد قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین مرحوم کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ توجہ فرمائیں۔ (مولوی) محمد بکاوی از تلشی پور

(ضلع گونڈہ)

مبلغ اہلحدیث کانفرنس ہمارے علاقہ یعنی شبقدر وہملی کے دیہات میں مولوی بہرام مبلغ کانفرنس نے دورہ کرکے چار راتیں گذاریں اور شبانہ روز میں دو دو وعظ کئے مختلف قسم کے مواعظ تھے جنمیں زیادہ حصہ توحید و سنت اور اس کے عقلی و نقلی تشریح تھی اور اخلاق و اتفاق اتحاد اور خوف الٰہی و ترغیب قرآن و حدیث و امر بالمعروف وغیرہ میں مواعظ کئے۔ اور ایک دن سے دوسرے دن کو لوگ زیادہ جمع ہوا کرتے تھے لہذا ہم لوگ کانفرنس کے بیحد شکر گذار ہیں۔ (عبد المجید خان

انتخاب الاخبار

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

کو سالانہ اجلاس کے واسطے مسلمانان [illegible] نے باوہ ذہبر مدعو کیا ہے ۔ امید ہے کہ آل انڈیا کانفرنس کمیٹی اس دعوت کو منظور کریگی اور دہلی میں اجلاس کانفرنس ہر لحاظ سے بہت کامیاب ہوگا ۔

سلطان ابن سعود غازی کے ارادے

اودیلی ٹیلیگراف کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ سلطان ابن سعود غازی کا شائع کردہ اعلان لندن پہنچ گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام ہاشمی خاندان کو تخت سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے گذشتہ دو ہفتوں میں ابن سعود کا جو رویہ رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مقصد صرف حجاز ہی تک محدود ہے اور وہ عراق اور شرق اردن کی حکومتوں پر چڑھائی نہ کریگا ۔ تاہم خطرہ موجود ہے ۔ بعید نہیں کہ وہ ترکوں کے اثر کے ماتحت ان حکومتوں پر چڑھائی کردے ۔ کیونکہ ترکی و انگلستان کے مابین موصل کے متعلق نزاع موجود ہے ۔

اہل نجد کا طرز عمل مکہ معظمہ میں

ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ فتحمند اہل نجد نے نہ کسی کی رتی بھر چیز کو ہاتھ لگایا اور نہ کسی کو قتل کیا ۔ اگر اُن سے کوئی ظلم سرزد ہوا ہے تو وہ صرف اسقدر ہے کہ مکہ معظمہ کے تمام حقے ایک جگہ جمع کرکے ہولی کی طرح پھونک دئے گئے ۔

مجلس اقوام اور ولایت موصل

کاؤنٹ پال ٹلکی سابق وزیر اعظم رومانیہ نے مجلس اقوام کی دعوت بغرض شرکت تحقیقاتی کمیٹی مسئلہ موصل قبول کرلی ہے ۔

رومانیہ میں ایک حیرت انگیز سازش کا انکشاف

بخارسٹ کی پولیس نے طلباء کے ایک وسیع نظام کو دریافت کیا ہے ۔ اس مجلس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ارکان حکومت مخالف لیگ روس اور مالی شعبہ جات کے افسروں کو قتل کیا جائے ۔ اس نظام کی شاخیں تمام ملک میں موجود ہیں ۔ یونیورسٹیوں کے کئی پروفیسر بھی اس مجلس کے مؤید ہیں حکومت اس تحریک کو کچلنے کیلئے سخت کارروائی کر رہی ہے اب تک کئی لوگ گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔

جرمنوں کا جوش انتقام

ہافاس ایجنسی کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ اخبارات کے بیان کے مطابق موضع اسیشن میں دو جرمنوں کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک فرانسیسی جھنڈے کو پھاڑ ڈالا تھا ۔

مولوی ظفر علی خان صاحب

مالک اخبار زمیندار لاہور اپنی پانچ سال کی میعاد قید گزار کر تاریخ ۶ نومبر بوقت ۷ بجے شام لاہور آگئے (الحمدللہ) نہایت شاندار جلوس کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا ۔ اور یہ بےنظیر جلوس رات کے ۳ بجے تک شہر کے بازاروں میں گشت کرتا رہا ۔

ایران میں جنگ

دریائے زود ون کے قریب حکومت کی فوجوں نے کامل شکست دی ہے اور باغیوں کے کمانڈر کو قتل کر دیا ہے ۔

سوراجیوں کی ابتدائی کارروائی

ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سوراجی جدید قانون بنگال کے متعلق سب سے پہلے یہ کارروائی کرنا چاہتے ہیں کہ مجلس وضع قوانین کے ابتدائی جلسہ میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے جس کا مفاد یہ ہوگا کہ قانون حکومت بند کی دفعہ ۔۔ منسوخ کردیجائے ۔ مذکورہ صدر مسودہ قانون مرتب کرلیا گیا ہے ۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

شخصوں کے قتل کا حکم کیا تھا ۔

(۳) باقی رہا مجاہدین کا سلطنت ترکیہ سے الگ رہنا یا انکے ساتھ ہونا ۔ سو جناب نے شاید جمال پاشا صاحب کی ڈائری (جو دفتر " نجات بجنور " سے ملسکتی ہے) نہیں دیکھی ہوگی جس میں جمال پاشا صاحب ممدوح نے نہایت تشکر کے ساتھ اعتراف کیا ہے کہ حملہ سویز کے وقت نجدیوں نے ہمکو کئی سو اونٹوں سے مع سازوسامان و رسد کے مدد دی تھی ۔ ایسے آڑے وقت میں جبکہ ترکوں کو نہ کسی دیگر جانب سے مدد پہنچ سکی اور نہ پہنچ سکتی تھی ۔ پس سلطان نجد اعزہ اللہ بمصداق قول سعدیؒ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

خیر خواہ و ناصر سلطنت ترکیہ ہوا نہ خاذل ۔ غزوہ تبوک کی تیاری میں سیدنا عثمانؓ کو سرکار نبوی صلعم سے جو " ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم " کی خوشخبری ملی تھی وہ اسی نوع کی امداد و نصرت پر تھی کما لا یخفی ۔

مولانا المکرم ! عالم اسباب سے بالاتر نظر سے دیکھیں تو جس طرح یہ انقلاب غدار شریف کیلئے ایک انتقام الٰہی کا تازیانہ ہے اُسی طرح مجاہدین نجد کے حق میں نصرت الٰہی کا کرشمہ ہے ورنہ شریف غدار کے اخراج اور اسکی جنود مجندہ کی فراری کا کسی کو وہم وگمان بھی تھا ؟ پس ہم کو شیون الٰہیہ پر نظر کرکے واقعات کو بغور دیکھنا چاہئے ۔ اگر خدانخواستہ امیر ابن سعود بے احتیاطی کرے تو خدائے منتقم دور نہیں ۔ اسکا اٹل اور غیر مبدل ایک ہی قانون ہے من یعمل سوءً یجز بہ ۔

اب تو سب احتمالات مخالفہ رفع ہوگئے ۔ جناب نے سلطان نجد کا تار بنام مرکزی خلافت کمیٹی اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ سلطان موصوف وفد اسلامی کو دعوت دیتے ہیں بلکہ بعد کے تاریں تو مدعوین کے نام بھی لکھے ہیں جن میں مصر ایران ہندوستان وغیرہ بھی ہیں ۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے وفد کے ممبروں کے نام بھی شائع کردئے ہیں یعنے مولانا کفایت اللہ دہلوی ۔ مولانا سید سلیمان ندوی ۔ مولانا عبد القادر قصوری ۔ مسٹر تصدق حسین شروانی وغیرہ

بہرحال جبتک خدا کی نصرت مجاہدین نجد کے ساتھ ہے ہمیں بھی اُن کے ساتھ رہنا چاہئے ۔ ہم تو حکم خداوندی ۴ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ کے ماتحت دنیائے اسلام کو کلمۂ واحدہ پر دیکھنا چاہتے ہیں ۔ ورنہ اعداء کی کوششیں تو یہی ہیں کہ مسلمانوں

دینی کتابیں
نیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر
اکسیر اعظم
تریاق دمہ
ایک ہزار روپیہ انعام
لب المجربات
گنجینہ مجربات

اہلحدیث

امرتسر

امرتسر ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مبارک

اہل قرآن اور اہل حدیث کی نزاع

چاہیں زلف جاناں کی اگر

اُٹھانے کی جرأت نہیں کی۔ کہ وہ ہمیں اس امر کا ثبوت دیں کہ فلاں آئت قرآن مبین کی مجمل اور صامت ہے۔ اور اسکی تفسیر کسی نے خارج از قرآن کر کے اس کے اجمال کو رفع کیا ہے "

(" اشاعت القرآن" ۱۵، اگست ۱۹۲۴ء)

اہلحدیث "اشاعت القرآن" نے "اہلحدیث" کا مضمون خود نقل کیا ہے۔ نقل کر کے یہ جواب دینا اور مثال پوچھنا کسقدر حیرت انگیز ہے۔ کیا سچ ہے ؎

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور! کبتلک
ہم کہینگے حالِ دل۔ اور آپ فرمائینگے کیا؟

اے جناب! انسان سب کو دھوکہ دے سکتا ہے مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کیا آپ نے "اہلحدیث" کے مضمون میں مجمل آیات کی مثالیں نہیں دیکھیں؟ اگر نہیں دیکھیں تو ہم آپ کو آپ کے اسی پرچہ (مورخہ ۱۵ اگست) کے صفحہ ۱۴ کی سطر ۴ پر توجہ دلاتے ہیں جہاں آپنے ہمارا مضمون نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ الفاظ یہ ہیں۔

" مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ زراج وغیرہ "

کیا آپ کا فرض نہ تھا کہ ان احکام کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں اُن کی تفصیل اور تشریح قرآن مجید سے دکھاتے؟ اگر تھا اور آپ نے یہ فرض ادا کیا تو اُن کا حوالہ دیجئے۔ اگر ادا نہیں کیا تو مہربانی سے اب کر دیجئے۔

ہاں ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ اپنے دوسرے گجرانوالی اور امرتسری بھائیوں کو بھی ملا کر صلاح مشورہ سے جواب دیجئے۔

وَادْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ناظرین! جہاں جہاں آپ لوگوں کو اس فرقہ (اہلقرآن) سے ملاپ ہے۔ لاہور میں ہو یا چکڑالہ میں۔ پنجاب میں ہو یا بنگال میں۔ سب جگہ ان سے اس مضمون کا جواب طلب کریں تاکہ متنازعہ تنقیح ایک طرف ثابت ہو ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

(قادیانی مشن)

بہائی اور قادیانی

ہمارے ناظرین قادیانی امت کو تو خوب جانتے ہیں ممکن ہے بہائی گروہ کو بعض نہ جانتے ہوں اُن کی اطلاع کیلئے اتنا بتانا کافی ہے کہ عرصہ تقریباً سو سال ہونے کو ہے کہ ملک ایران میں ایک شخص بہاء اللہ نامی پیدا ہوا تھا جس نے دعوےٰ کیا تھا کہ میں وہ شخص ہوں جس کے آنے کی سب کل ادیان میں پیشگوئی ہے۔ یعنی میں موعود کل ادیان ہوں۔ اسی کے وزن کا ادھر قادیانی صاحب کا دعوےٰ ہے کہ میں موعود ادیان ہوں۔

ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً بہائی مذہب کا کوئی ذکر نہ تھا۔ چند روز کا واقعہ ہے کہ قادیانی جماعت کے چند افراد بہائی ہو کر قادیان ہی میں تبلیغ مذہب بہائی کرنے لگے تو انتظامی قانون سے (جیسے کابل میں نعمت اللہ قادیانی کو سنگسار کیا گیا) قادیانی خلیفہ نے ان بہائیوں کو قادیان سے نکلوا دیا۔ اُنہوں نے گرد ہی جاکر ڈیرہ لگایا۔ بس پھر کیا تھا آپس میں اخباروں کے ذریعہ چھڑنے لگی۔ اور خلیفہ قادیان نے بہائیوں کے حق میں تیز تیز تقریریں شروع کیں۔ ادھر بہائیوں نے فیصلہ کیلئے مباحثہ کا چیلنج دیدیا۔ قادیان سے اسکے جواب میں کہا گیا کہ ہمارے پاس تمہارے نبی (شیخ بہاء اللہ وغیرہ) کی اصل تصانیف کتاب اقدس وغیرہ نہیں ہیں اس لئے مباحثہ کرنا ہے تو وہ کتابیں ہم کو مہیا کرا دو۔ قیمت اور خرچ ہم دینگے۔ اس کے جواب میں بہائیوں نے اُن کتابوں کے نایاب ہونے کا عذر کیا۔ ساتھ ہی ایک اپنے حلقہ اخبار میں اعلان بھی کر دیا کہ کسی صاحب کے پاس مطلوبہ کتابیں ہوں تو مفت یا قیمت سے یا مستعار جس طرح چاہیں دیدیں۔

گفتگو یہانتک پہنچکر رک گئی۔ ہماری رائے میں ایک ایسی جماعت کیلئے جو مذہبی میدان کی لڑائی اور تبلیغ کی شائق ہو مخالف کی کتابوں کو مہیا کرنے سے قبل اعلان جنگ کرنا اور وقت پر عذر کرنا کوئی معقول حرکت نہیں۔ چونکہ فرقہ بہائیہ مجموعی حیثیت سے تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہے جیسا کہ قادیان کے ناظر دعوۃ وتبلیغ نے ہم کو اپنے خط مورخہ ۹ نومبر میں لکھا ہے۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم انصاف سے سچ سچ کہینگے کہ قادیانیوں کے عذر سے ہم کو ندامت ہے۔ کیونکہ بہائیوں کے مقابلہ میں ہم بھی قادیانیوں کے ہمنوا ہیں۔ اس لئے اس ندامت کا دفعیہ ہم نے جو سوچا ہے وہ یوں ہے۔ کہ قادیانی بہائیوں کا چیلنج منظور کریں اور گفتگو میں ہم کو وکیل بنائیں پھر دیکھیں کہ خدا کی تائید کیسے ہوتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ اس میں اپنی ہتک جانیں تو دوسری صورت یہ پیش کرتے ہیں کہ فرقہ بہائیہ کو کہیں کہ وہ اہلحدیث کو چیلنج دے۔ پھر دیکھے گا کہ ہم کوئی عذر کرتے ہیں یا بسم اللہ کہہ کر میدان میں سب سے اول پہنچتے ہیں۔ بحول اللہ وقوتہ۔

قادیانی دوستو! کبھی سنا کہ پہلوانوں کا دنگل ہو ایک پہلوان دوسرے کو للکارے اور دوسرا جواب میں کہے کہ

" میرے پاس لنگوٹا نہیں "

واللہ ایسا کہنے پر للکارنے والا پہلوان بڑی بلند آواز سے یہ شعر پڑھیگا ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

نوٹ بہائی اور قادیانی مباحثہ واقعی اس قابل ہے کہ مذہبی مباحثات سے دلچسپی رکھنے والے اس میں مدد دیں اور شریک ہوں کیونکہ دونوں فریقوں کی طرف سے مسئلہ اصولی پیش ہے یعنی

" شیخ بہاء اللہ موعود ادیان ہیں۔ یا
مرزا صاحب قادیانی موعود ہیں۔ "

ہم نے جو اپنی خدمت قادیانیوں کی طرف سے پیش کی ہے تو صرف اول میں کی ہے۔ یعنی شیخ بہاء اللہ کے دعوے کی نفی کیلئے۔ جس کیلئے قادیانی جماعت کتابوں کے نہ ہونے کا عذر کرتی ہے۔ اگر ہماری ذاتی رائے پوچھو تو بھی صاف بات ہے کہ ہمارے نزدیک دونوں (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) یکساں ہیں۔

اس لئے ہم اپنی حیثیت میں دونوں سے الگ ہیں اسی لئے دونوں میں سے جو فریق بھی اپنے مقابل کے برخلاف

ہم سے مدد لینا چاہے ہم حاضر ہیں لیکن قادیانی امت کو مدد دینا ہم مقدم جانتے ہیں۔ کیونکہ

قادیانی نبی ہیں سودیشی ہے
اور شیخ بہاء اللہ پردیشی

اس لئے ہم باصول سودیشی۔ سودیشی امت کی جانبداری مقدم جانتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مباحثہ مکمل ہو کر ہی دنیا کو بہت مفید ہوگا۔ امرتسر میں ہو تو ہم اپنی خدمات بھی پیش کرینگے اور کسی وقت کی نان جویں بھی دونوں فریق کے پیش کرینگے۔ انشاء اللہ۔

بس ہو رہیگا عشق دہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر

"الفقیہ" کی فقاہت

امرتسری اخبار "فقیہ" کے مستقل اڈیٹر منشی غلام احمد اخگر صاحب مسائل شرعیہ میں تو جو کچھ کہتے ہیں وہ اُس کے ناظرین کو معلوم ہے۔ بڑا کمال اُن میں یہ ہے کہ اکثر دفعہ ذاتیات پر اُتر آتے ہیں۔ چونکہ اُن کے پیرو مرشد حافظ جماعت علی شاہ کو بھی اس میں کمال ہے۔ وعظ میں تقریر میں ہر جگہ ذاتی حملے کر کے اپنے مخالف کو جہلا میں بدنام کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ لاٹلپور میں دو خادمان قوم (سید حبیب لاہوری اور آغا صفدر سیالکوٹی) کا نام لے کر جلسہ عام میں کوسا۔ شاباش ہے اُن دونوں بہادروں نے اُف تک نہ کی۔

پیر کا اثر مرید دں میں نہ ہو تو پیری مریدی کیا۔ امرتسر کی فقیہ پارٹی چونکہ انہی پیر صاحب کی مرید ہے اسلئے ان میں بھی وہ اثر ہونا لازم ہے۔ میں نے آجتک ذاتی حملوں کا جواب نہیں دیا مگر چونکہ یہ حضرت اس عادت میں بہت کچھ ترقی کر گئے ہیں اس لئے آج اُن کے ایک حملہ کا جواب دینا ضروری سمجھا ہے جسکو اُنہوں نے بہت کچھ رنگ آمیزی سے بیان کیا ہے۔

بات صرف اتنی ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء سے امرتسر میں خلافت کمیٹی بنی ہے جس میں ابتدا سے میں منتظمہ مجلس کا ممبر منتخب ہوتا رہا بلکہ صوبہ کی کمیٹی بلکہ مرکزی خلافت کمیٹی میں بھی رہا۔ اس دفعہ میں انتخاب میں نہیں آیا۔ جو لوگ اصول جمہوریت سے واقف ہیں اُن کے نزدیک تو یہ ایک معمولی بات ہے کیونکہ وہ آئے دن سنتے ہیں کہ آج فلاں شخص پارلیمنٹ میں وزیر بلکہ وزیر اعظم ہے تو کل وہ ممبر بھی نہیں۔ یہ ایک ایسی معمولی بات ہے کہ اسکو کسی قسم کی اہمیت سے ذکر کرنا کسی عالم دین یا سیاسی مدبر کا کام نہیں۔ جمہوریت کا مفہوم ہی یہ ہے

جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

لیکن شاہ صاحب کے مریدوں نے اس کو بھی میری ذلت اور سخت توہین کا ایک نمونہ بنایا اسلئے مجبورًا اس کی تفصیل سنانے کی ضرورت پیش آئی۔

پس سنو ایک دعوت کی مجلس میں جہاں شہر کے چند معززین شریک تھے مسئلہ خلافت پر گفتگو چلی اِدھر اُدھر کی ہونے کے بعد سوال یہانتک پہنچا کہ خلیفہ کون ہوتا ہے؟ میں نے کہا جو والی ملک اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب سمجھے وہی قوانین اور تعزیرات جاری کرے جو حضور نے بحکم خدا نافذ اور تعلیم فرمائے ہیں تو ایسا شخص خلیفہ ہے۔ اور جو ایسا نہ ہو بلکہ وہ قوانین ملکی خود بنائے جن میں شرعی احکام کی پابندی نہ کرے تو وہ بادشاہ ہے۔ سوال ہوا کہ ترکوں کا سلطان خلیفہ تھا یا نہیں؟ میں نے کہا کہ ترک اس شرعی اصطلاح کے مطابق خلیفہ نہ تھے بلکہ سیاسی اصطلاح میں اُن کو خلیفہ کہا جاتا تھا۔ اس دعوے پر میں نے کتابی اور شخصی حوالے بھی دئے۔ چنانچہ وہ مجلس جیسی دوستانہ تھی ویسی ہی برخاست ہوئی۔ یہ خبر اس فقہی پارٹی کو پہنچی تو اُنہوں نے اس کو مخفی طور پر بہانہ بنا کر خفیہ خفیہ سازش کی جس کا مجھے کوئی علم نہوا پہلے تو مخبروں نے مولوی عطاء اللہ شاہ کے کان بھرے کہ ثناء اللہ خلافت کا منکر ہے۔ اُس نے فلاں جگہ یہ کہا تھا۔ اُسکے بعد ان لوگوں نے ایرے غیرے لڑکوں کو جو ۴ روپیہ سالانہ دیکر خلافت کمیٹی کے عام ممبر بنے تھے خوب گانٹھا کہ عام جلسہ میں جب ثناء اللہ کا نام منتظمہ ممبری کیلئے بولا جائے تو نامنظوری کی آواز دیجئے ادھر میں اس ممبری سے ایسا بے شوق تھا کہ اُس جلسہ میں گیا ہی نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا نام پیش ہونے پر سب سے پہلے مولوی عطاء اللہ شاہ نے تقریر کی کہ مولوی ثناء اللہ چونکہ خلافت کے منکر ہیں اس لئے وہ خلافت کمیٹی کے منتظمہ ممبر نہیں ہو سکتے۔ یاران طریقت کی سازش تو تھی ہی بس اُنہوں نے آوازے کسنے شروع کر دئے۔ اُدھر غیر جانبداروں نے جواب دینے شروع کئے۔ یہانتک کہ مجلس میں ایک شور و شر پیدا ہوا۔ ان یاران طریقت کی یہ بھی چال تھی کہ اپنے ایک آدمی نے میرا نام پیش کر دیا۔ پھر جب اختلاف ہوا اور وہ سمجھے کہ ہماری چال شائد فیل ہو جائے تو جھٹ پہلو بدل کر اپنی تجویز کو واپس لے لیا اسوجہ سے یہ تجویز گر گئی خیر۔

اس کے بعد جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام امرتسر کا ہوا مولوی عطاء اللہ شاہ مجھ سے ملے۔ میں نے کہا میں آپ سے ایک شکایت رکھتا ہوں۔ خلافت کمیٹی کی ممبری کو جانے دیجئے نہ مجھے اسکا شوق ہے نہ شکایت۔ مگر ہاں یہ تو بتائیے کہ جس مضمون کی آپ نے عام جلسہ خلافت کمیٹی میں تقریر کی اُسکی بابت مجھ سے کیوں نہ پوچھ لیا آخر میں بھی تو شہر میں ہوں آپ سے ملاقات بھی ہوتی رہتی ہے۔ یہ بھی کہا کہ اس جلسہ میں علماء آئے ہوئے ہیں اُن کے سامنے تقریر کرتا ہوں میں دیکھوں کون میری تردید کرتا ہے۔ مولوی احمد سعید صاحب دہلوی اور مولوی حبیب الرحمن صاحب لودھانوی نے میری شکایت کی تائید کی۔ مولوی عطاء اللہ میں چونکہ سیادت کی شرافت ہے اُن کو میری شکایت کا یہ اثر ہوا کہ اُسی روز شب کے جلسہ میں جبکہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کی تقریر ہو رہی تھی میرے پاس آکر کہا "میں اسی جلسہ میں اُس غلطی کی تلافی کرنے کو معافی مانگ لوں تو آپ کافی سمجھینگے" میں نے کہا کیا ضرورت؟ مگر وہ اپنی نسلی شرافت سے مجبور ہو کر کھڑے ہو گئے۔ بعد بیان کرنے قصہ مذکورہ کے صاف لفظوں میں معافی مانگی۔ میں نے صاف لفظوں میں معاف کیا۔ بلکہ مولانا ابراہیم صاحب کو بھی اسی قسم کی ایک شکایت تھی اُنہوں نے بھی معاف فرما دیا۔ بات آئی گئی قصہ ختم۔

مگر ہمارے قدیمی مہربان حضرت شاہ صاحب علی پوری کے خلیفہ اخگر صاحب اس موقع سے کہاں چوکیں۔ اُنہوں نے اسکو اپنے اخبار الفقیہ مورخہ ۱۴ نومبر کے صفحہ ۱ پر خوب نمک مرچ لگا کر میرے

ساتھ اس رنج و غم میں بڑی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ مگر واہ ری بزدلی کیا مجال کہ واقعہ کی تفصیل یا اصلیت بھی بتائی ہوتی۔

سنئے صاحب | یہ قصہ تو انتخابی اور جمہوری اصول سے بالکل ایک معمولی ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ عوام کا انقلاب بہت کچھ رنگ دکھایا کرتا ہے

امرتسر کے احناف کے مسلمہ عالم اور اخگر صاحب کے مخصوص بزرگ صوفی منش مرنج مرنجان کے نمونہ حضرت مولوی رسل بابا مرحوم جنکی تمام اہل شہر عزت کرتے تھے مولوی ولی محمد جالندھری کے آنے پر جالندھری صاحب سے ایک معمولی مسئلہ میں مرحوم نے اختلاف ظاہر کیا جسکو جالندھری صاحب نے اپنے وعظ میں اعلان کر دیا۔ بس پھر کیا تھا وہی عوام جو مرحوم کے راسخ معتقد تھے ایسے بگڑے کہ اُن کے مکان کو گھیر لیا اور سخت بد زبانی کرنے لگے۔ غفر اللہ لہم۔

اخگر صاحب! یہ واقعہ آپ کو یاد نہ ہو تو مرحوم کے قائم مقام مولوی سلام الدین صاحب سے پوچھ لیجئے۔ اخیر میں میں آپ کی ہمدردی کے شکریہ میں ایک عرض پیش کرتا ہوں۔ پس غور سے سنئے ؎

صم اذا سمعوا خیرا ذکرت بہ
وان ذکرت بشر عندھم اذن

نوٹ | اسی قسم کا ذاتی حملہ فقیہ صاحب نے ۷ نومبر کے پرچہ میں کیا ہے جسکا جواب بھی بس یہی ہے کہ ؎

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خارست

شیعوں کا قرآن

نمبر

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴) حضرت عثمان ابن عفان جامع القرآن داماد رسول آخر الزمان خلیفہ ثالث بالحق والایقان ہیں جسکو جبان علی نے مدینۃ النبی میں تہ تیغ بیدریغ کیا بلکہ اُن کے حرم محترم کا بھی ہاتھ کاٹ کر اپنی شیر دلی اور سپہگری کا ثبوت دیا۔ (شاباش سبائیو شاباش)

(۵ و ۶) حضرت عباس اور اُن کے عبد اللہ ہیں جو سیدنا مصطفٰے و مرتضیٰ علیہما السلام کے چچا اور چچازاد بھائی ہیں جنکے متعلق ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حیات القلوب میں ایک نقل امام زین العابدین کی زبان مبارک سے درج فرما گئے ہیں کہ آیت "ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی" عباس اور اُسکے بیٹے عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جس سے باپ بیٹے دونو کا دنیا و آخرت میں بے بصیرت اور بے دین ہونا ثابت ہو گیا اور خدا کے اس صریح حکم کے ہوتے ہوئے کسی طرح سے بھی ایماندار ہو نہیں سکتے اور اسی ملا باقر نے کتاب مذکور میں یہ بھی لکھدیا ہے کہ عباس کی ماں نصلہ ام کنیزک تھی جو علی مرتضیٰ کے دادا عبد المطلب سے ناجائز حاملہ ہوئی تھی۔ لہذا عباس کنیزک زادہ بلکہ معاذ اللہ استغفر اللہ حرامزادہ ہے۔ جسکے مناسب حال یہ شعر ہے ؎

محبت شہ مرداں مجو ز بے پدرے
کہ دست غیر گرفت ست پائے مادر او

کہاں گیا برادران شیعہ کا وہ دعوے کہ علی شاہ مردان کی پیدائش اصلاً بعد نسل پاک ارحام و اصلاب سے ہوئی ہے۔ مولا علی کے دادا کو تو ملا صاحب مجتہد اعظم نے زنا کار ٹھیرایا۔ پھر وہ پاکی اور طہارت کہاں رہی۔ جس کا بڑی شد و مد سے دعوے کیا جاتا ہے۔

نوٹ | ہم اہل سنت اس قسم کی روایات کو غلط جانتے ہیں

(۷) خالد بن ولید خطاب یافتہ از بارگاہ رسالت پناہ (سیف اللہ) جس نے بقول روافض علی اسد اللہ کی گردن میں رسی ڈالکر کشاں کشاں طوعاً و کرہاً در اہلبیت میں سے آئے۔ حالانکہ پیغمبر خدا نے اپنے مرقد مبارک سے ہاتھ نکالدیا اور ہاتف غیبی نے بھی اسکو اس سفیہانہ کارروائی سے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور غضنفر اکبر کے دست قدرت کو مروڑ کر ابوبکر کے در دولت پر حاضر کر کے بیعت کرنے پر مجبور کیا۔ جیسا کہ شیعہ مورخ نے اپنی مجیر العقول مطبوعہ کتاب حملہ حیدری میں لکھدیا ہے ؎

بدست مرلود یک ریسمان
دگر دو کف خالد پہلوان
فگندند در گردن شیر نر
کشیدند اورا بر بو بکر

علیٰ ھذا القیاس مصحف ابو الحسن میں چن چن کر قریشی النسل صحابہ کو نشانہ مذمت و لعنت بنایا گیا ہے۔ اور باقیوں کا بھی یہی نشان ہے کہ جو جو صحابی خدا کے ہاں زیادہ صاحب عزت و محبوب ہوگا وہی روافض کے نزدیک زیادہ قابل نفرت و مغضوب ہوگا۔ اگر جھوٹ ہے تو کوئی رافضی اسکو پیش کرے ؎ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

(خادم اہل سنت والجماعت غلام احمد خان از منگو)

اذان کے بعض اسرار

ہمارے ارحم الراحمین رب عز و جل نے ہمارے سمجھانے کیلئے قرآنی آیتوں کو نازل کر کے فرمایا کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْکَ مُبَارَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیَاتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

اسی طرح اس نے ہماری نصیحت اور بینائی کیواسطے مخلوقی آیات کو بھی پیدا کر کے فرمایا

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔

اور پھر انہی کو اولو الالباب (عقلمند) فرمایا جو آسمان اور زمین کے خلق میں تفکر کر کے کہتے ہیں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اور نابینا کفار کی مذمت میں فرمایا۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَۃٍ یَّمُرُّوْنَ عَلَیْھَا وَھُمْ عَنْھَا مُعْرِضُوْنَ۔ اور فرمایا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیَاتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْھَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۔

اسی بنا پر ہمارے ارحم الراحمین رب عز و جل نے (پنجوقتہ نمازوں کے وقت) حکماً فرمایا کہ اسلام اور مسلمانوں کے مؤذنین جب رات دن کے اختلافات اور طلوع و غروب کے تغیرات۔ اور آفتاب کے انقلابات میں اپنے رب العالمین عز و جل کے کبریاء اور اس کی کمال قدرت اور اسکی وسیع رحمت کو ایک اور رنگ ایک اور صورت میں دیکھ لیں تو بلند منارہ۔ بلند مقام پر بلند آواز سے۔ تمام بستیوں۔ تمام آبادیوں۔ بلکہ بر و بحر۔ جبل و سہل میں پکار کر یہ اعلان کر دیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

مثلاً مؤذن نے اندھیری رات کی ظلمت میں صبح کی سفیدی کو دیکھکر بلند مقام پر کھڑے ہو کر بآواز بلند چار مرتبہ پکارا اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہ ہمارا اللہ عز و جل تمام مخلوقات اور

تمام موجودات سے (بہر اعتبار) علے الاطلاق بہت بڑا ہے دیکھو۔ دیکھو اسوقت اسکی کبریائی۔ اسکی قدرت اور اسکی رحمت اور تربیت ایک اور رنگ میں جس سے قطعاً ثابت ہوگیا کہ تمام عالم علوی اور تمام عالم سفلی کا وہی رب۔ وہی حاکم اعلےٰ ہے اور تمام موجودات کیلئے وہی الٰہ اور لائق عبادت ہے۔ اور اسکے ساتھ لائق عبادت تمام موجودات میں اور کوئی نہیں۔ سو میں ان عظیم الشان انقلابات سماویہ کو اور ان جلیل القدر تغیرات ارضیہ کو (جو اسکی عظمت اور اسکی وحدانیت کیواسطے از قسم براہین قاطعہ ہے) دیکھکر آواز بلند دو دفعہ اعلان کرتا ہوں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

کہ اس اللہ عزوجل کے سوائے (جسکی یہ کبریائی اور یہ بادشاہی اور یہ قدرت ظاہر ہو رہی ہے) تمام موجودات اور تمام مخلوقات میں نہ اور کوئی لائق عبادت ہے اور نہ لائق دل بستگی اور مبارک رسول جنکی بہ بصیرت بخش ہدایات اور ہمارے پاک کرنے اور اپنے پاک رب تعالےٰ تقدس سے ملانے کے واسطے یہ بصیرت بخش تعلیمات ہیں۔ میں بآواز بلند دو مرتبہ یہ گواہی دیتا ہوں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کہ بیشک اور بے شبہہ یہ محمدؐ ہمارے اللہ تعالےٰ اور ہمارے حاکم اعلےٰ عزوجل کا (سچا) رسول ہے۔ (صلے اللہ علیہ وعلے آلہ ملأ الدنیا وملأ الآخرۃ)

اور میں ان ہی الٰہی آیات سماویہ اور ان ہی نشانات ارضیہ کی طرف تم کو توجہ دلاتے ہوئے دو مرتبہ بتاکید کہتا ہوں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

کہ تم بھی ان ہی آیات قدرت اور ان ہی علامات رحمت کو بچشم بینا و دل دانا دیکھکر نصیحت پکڑ لو۔ اور نماز کی طرف (جو ہمارے لئے بمنزلہ معراج المومنین اور رحمانی دین کیلئے بمنزلہ ستون ہے) جلد آؤ۔ اور میں تم کو دوبارہ انہی الٰہی قدرتوں اور انہی رحمانی تربیتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بآواز بلند بلاتا ہوں

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

کہ تم جلد آؤ۔ تاکہ ہم سب کے سب ملکر اس کے گھر (مسجد) میں حاضر ہو جاویں۔ اور اسی کے آگے ذکر کریں کہ جب تو ایسی قدرتوں اور ایسی تربیتوں اور ایسی رحمتوں والا ہے۔ تو ہم تیرے ان ہی اعلےٰ صفات کی برکات سے اپنے مقاصد دینیہ اور اپنے حوائج دنیویہ کے واسطے بکمال تضرع و عاجزی اور بکمال خشوع وخضوع عرض کرتے ہیں۔

باوجود اسکے کہ ہمارے رحمان اور رحیم رب عزوجل نے اپنی وسیع رحمت اور اپنی کامل قدرت کے یہ عظیم الشان نشانات ظاہر کر دئے ہیں تاکہ ہم دیکھکر اس کے در رحمت کی طرف دوڑ جائیں۔ اور اس کے آگے گڑگڑا کر روئیں۔ تم خواب غفلت میں پڑے ہو۔ میں تم سبھوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے دو مرتبہ اعلان کرتا ہوں

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

کہ اس خواب غفلت سے تو یہ بہتر ہے کہ ہم اسی کی کبریائی اور عظمت اور اسی کی قدرت اور رحمت کو دیکھ کر اس کے در رحمت پر بصورت نماز حاضر ہوکر رات کی جہانگیر ظلمات کو دور کردیا۔ اور ان کے بدلے صبح کی سفیدی اور یہ روشنی ظاہر کردی۔ اسی طرح تو اپنی اسی قدرت کاملہ اور اپنی اسی رحمت واسعہ کے ساتھ ہماری دینی ظلمات کو دور کردے جو (غیر اللہ کی طرف قلبی التفات۔ اور غیر اللہ کے ساتھ دل لگانے سے) ہمارے دلوں پر ظلمات بعض فوق بعض۔ کی طرح تہ بہ تہ پڑے ہیں۔ اور اسی طرح تو ہمارے دنیوی مصائب کو بھی اپنے ان ہی کامل قدرتوں اور وسیع رحمتوں کے ساتھ دور کردے۔ جن کے سبب سے ہمارے مصائب زدہ دل ہموم اور غموم اور احزان کے بحار اور فکروں اور اندیشوں کے گردابوں میں غوطے کھا رہے ہیں۔ اور ان کے بدلے تو اپنی ہی صفات کے ساتھ ہم کو وہ جمعیت اور وہ اُنس والفت باللہ اور وہ اطمینان بذکر اللہ مرحمت کر جس کے ساتھ ہمارے دلوں سے تمام دنیوی حاجات بالکل منقطع ہوکر دفع ہو جائیں۔ اور صرف تیرا عشق اور تیرے ملنے کا شوق ہمارے قلوب میں قائم دائم رہ جاوے۔ آمین۔

سو میں تم کو تسلیاں دیتے ہوئے یہ عظیم الشان خوش خبری اور بشارت سناتا ہوں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

کہ ایسے ارحم الراحمین کے آگے (جسکی یہ کبریائی اور یہ عزت اور یہ عظمت اور یہ رحمت ہے) ہمارے دنیا اور آخرت کا درست کردینا کیا مشکل ہے اور اس کے کرم سے کیا بعید ہے۔

علاوہ بریں یہ کہ اسوقت تو دعا بھی اچھی قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ اسوقت تو ہمارے ارحم الراحمین رب عزوجل کی رحمانیت اور رحیمیت بایں طور ظہور میں آئی کہ ہم ارضی مخلوقات کی تربیت اور خدمت اور راحت کے واسطے اس نے اپنی سماوی مخلوقات اور اپنے فلکی مسخرات کو تحریک دیکر ہمارے ارضی ظلمات جہانگیر کو دور کردیا۔ اور دن کی روشنی کو لے آیا (فسبحانہ ما اعظم شانہ) جس سے آفتاب نیمروز کی طرح بالعلم الضروری یہ ثابت ہوگیا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کہ تمام جہان تمام موجودات تمام مخلوقات میں ہمارے اس مولےٰ ہمارے اس حاکم اعلےٰ عزوجل کے سوائے نہ اور کوئی لائق عبادت ہے اور نہ لائق دل بستگی۔

؎ دلا راسے کہ داری دل در وبند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

{ الراقم عبدالواحد غزنوی عفی عنہ
مرسلہ عبدالرحیم امرتسری از منٹگمری }

مذاکرہ علمیہ متعلقہ بناء عائشہ صدیقہ

نمبر ۳

گذشتہ نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ اس مضمون کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت عائشہ کی بابت جو مشہور ہے کہ ۹ - ۱۰ سال کی عمر میں ملاپ ہوا تھا یہ صحیح نہیں بلکہ جس لفظ سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ لفظ **بناء** ہے اور بناء کے معنے ہیں دُلہن کی رخصتی نہ ملاپ۔ آگے اصل مضمون پڑھئے۔

(اڈیٹر)

ملک عرب میں دستور تھا کہ جب نئی دُلہن گھر میں لاتے تو اُسکے لئے نیا قُبہ بناتے یا خیمہ لگاتے اس لئے یہ لفظ بیوی کو گھر میں لانے کیلئے بھی بولا جانے لگا۔ عام اس سے کہ قبہ یا خیمہ بنایا جائے یا نہ بنایا جائے چنانچہ بولنے لگے "بنی علی اھلہ" یا "بنی باھلہ" پھر یہ محاورہ کنایۃً جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہونے لگا۔

چنانچہ **علامہ فیومی** مصباح میں لکھتے ہیں۔

اصلہ ان الرجل کان اذا تزوج بنی للعرس خباء جدیدا وعمرہ بما یحتاج او بنی لہ[1] تکریما ثم کثر حتی کنی بہ عن الجماع۔

(یعنی اصل اس محاورہ کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص شادی کرتا تو اپنی دُلہن کیلئے نیا خیمہ بناتا اور اسکو ہر ضرورت کی چیز سے آباد کرتا۔ یا اُسکی تعظیم وتکریم کیلئے بناتا۔ پھر اسکا استعمال عام ہوتا گیا حتٰے کہ جماع سے کنایہ ہونے لگا۔)

اس عبارت سے تین امر ثابت ہوئے۔ (۱) عرب میں دستور تھا کہ عروس (دُلہن) کیلئے نیا مکان بناتے یا خیمہ لگاتے (۲) عروس کو اُس مکان یا خیمہ میں لاتے۔ (۳) وہاں اُنکی خانہ آبادی بمعنے مخصوص ہوتی۔

پس جب استعمال اس لفظ کے مفہوم میں یہ تینوں امر داخل ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی موقع پر یہ تینوں مفہوم معًا پائے جائیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ کسی موقع پر ان تینوں میں سے کوئی ایک یا دو پائے جائیں اور باقی نہ پائے جائیں۔ ہاں اتنا یاد رہے کہ پہلے معنی توحقیقی ہیں اور باقی دونوں مجازی دکنائی۔ چنانچہ **علامہ زمخشری** "اساس البلاغۃ" میں فرماتے ہیں۔

(ومن المجاز) بنی علی اھلہ دخل علیھا واصلہ ان العرس کان یبنی علی اھلہ خباء وقالوا بنی باھلہ۔

"یعنی لفظ بناء میں سے ایک مجاز یہ ہے "بنی علی اھلہ" جسکے معنی ہیں "دخل علیھا"۔ اور اصل اس کا یہ ہے کہ جو شادی کرکے دُلہن کو گھر میں لاتا (لانا اپنی بیوی پر خیمہ لگاتا تھا۔ اور (عوام) بنی باھلہ بولنے لگے"

محاورہ بنی علی اھلہ یا باھلہ کی اصلیت کے متعلق جو کچھ علامہ فیومی اور علامہ زمخشری کے کلام سے نقل ہوا ہے وہ دیگر کتب لغت **لسان العرب۔ صراح۔ مصباح۔ منتہی الارب۔ نہایہ ابن اثیر۔ الدر النثیر** (لسیوطی)۔ اور **مجمع البحار** میں بھی مذکور ہے **قاموس** میں ہے بنی علی اھلہ وبھا زفھا کابتنی۔

یعنی محاورات بنی علی اھلہ اور بنی باھلہ اور ابتنی علی اھلہ اور ابتنی باھلہ ان سب کے معنی ہیں زفھا۔

اسی طرح لسان العرب میں بھی بنی فلان باھلہ وابتنی بھا کے معنی زفھا لکھے ہیں۔ اور آئندہ انشاء اللہ لفظ زفاف[2] کی تحقیق میں لسان العرب اور قاموس اور دیگر کتب لغت سے بالتفصیل منقول ہوگا کہ زفاف کے معنی دُلہن کو گھر میں لانے یا بھیجنے کے ہیں۔

اسی طرح منتہی الارب میں ہے بنی علی اھلہ وبہا آورد زن خود را بخانہ خود۔ **نیز** لکھا ہے ابتنی علی اھلہ وبہا آورد زن خود را بخانہ خود۔ **نیز** لکھا ہے بانی بنا کنندہ (عمارت بنانے والا) وزن خود را بخانہ خویش آرندہ بعد تزوج۔ اور **وحید اللغات** میں لکھا ہے ابتناء اور بنا کے معنے زوجہ کو اپنے گھر لانے کا اور زوجہ سے صحبت کرنے کا بھی ہے۔

ان تصریحات سے صاف ثابت ہے کہ بنی علی اھلہ یا بنی باھلہ کے یہ معنی بھی ہیں "زوجہ کو اپنے گھر لایا"۔ پس صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عائشہ رض کی زبانی بضمیر متکلم جو بنی بی یا اُن سے حکایۃً عروہ اور اسود کے الفاظ میں بنی بھا بضمیر غائبہ وارد ہے اُس سے مراد صرف یہی ہے کہ نو سال کی عمر میں حضرت عائشہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں۔ جیسے ہمارے محاورہ میں یوں کہنا چاہئے کہ حضرت عائشہ رض کی رخصتی اُن کی نو سال کی عمر میں ہوئی اور بس۔ اس کے سوائے دوسرے کنائی معنے درست نہیں کیونکہ مقتضائے حال کے برخلاف ہیں۔ نیز اسلئے کہ انکی کوئی دلیل نہیں۔ اور محض رخصتی مراد لینے کیلئے اسی قدر کافی ہے کہ نو سال کی لڑکی صحبت مخصوصہ کے قابل نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم۔

باقی رہا دوسرا طریق قرائن اور دیگر روایات سے سو اُسکی تفصیل اس طرح ہے کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ

قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال فای نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان احظی عندہ منی قال وکانت عائشۃ تستحب ان تدخل نساءھا فی شوال۔ (صحیح مسلم باب تحت التزوج والتزویج فی شوال الخ۔ جلد اول مطبوعہ انصاری دہلی صفحہ ۴۵۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح بھی شوال میں کیا اور مجھے گھر میں بھی شوال میں لائے۔ پس آپکی بیویوں میں سے آپ کے نزدیک مجھ سے زیادہ نصیبہ ور کون ہوئی (اور وہ راوی حدیث نے) کہا کہ حضرت عائشہ رض اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ اپنی (ان) عورتوں کو (جن سے ان کو تعلق ہو) شوال ہی میں اُن کے (گھر سسرال) بھیجیں"

صاحبان مذاق سلیم سمجھ سکتے ہیں کہ اس روایت میں ان تدخل سے سوائے عروس کو خاوند کے پاس بھیجنے کے اور کچھ مراد نہیں ہوسکتی۔ اسکی تشریح یوں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ شوال میں نکاح کرنے اور عروس کو گھر میں لانے کو معیوب ومنحوس سمجھتے تھے۔ پس حضرت عائشہ رض نے اپنے واقعہ سے اس خیال کا ابطال کیا کہ میرا نکاح بھی شوال میں ہوا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ کی باقی سب بیبیوں سے زیادہ نصیبہ ور اور بہرہ ور رہی ہوں۔ چنانچہ امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

وقصدت عائشۃ رض بھذا الکلام رد ما کانت الجاھلیۃ علیہ وما یتخیلہ بعض العوام الیوم من کراھۃ التزوج والتزویج والدخول فی الشوال وھذا باطل لا اصل لہ وھو من اثار الجاھلیۃ کانوا یتطیرون

[1] ھکذا بتذکیر الضمیر فی النسخۃ المصریۃ ولعلہ بتانیثہ۔ منہ

[2] اس محاورہ کی تحقیق آگے آئیگی۔ انشاء اللہ ۱۲ منہ

بل لك لما فی اسم شوال من الاشالة من سرفع (نووی جلد اول ص۴۵۶)

"حضرت عائشہ رضنے اس کلام سے اس رسم کا رد کرنا چاہا ہے جو جاہلیت کے وقت تھی اور جسے عوام لوگ آجکل بھی مکروہ جانتے ہیں کہ اپنا نکاح یا کسی کا نکاح یا عروس کا لانا یا عروس کو سسرال بھیجنا شوال میں کیا جائے - اور یہ رسم (بالکل) باطل اور بے اصل ہے اور زمانہ جاہلیت کی رسوم میں سے ہے کہ وہ لوگ اسے منحوس خیال کرتے تھے - کیونکہ شوال میں مکروہ کے معنے پائے جاتے ہیں"۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عائشہؓ کی یہ عادت کہ وہ جس عورت کا نکاح کرواتی تھیں اسکو شوال ہی میں اس کے سسرال بھیجتی تھیں - اپنے ہی واقعہ سے عوام کے توہم کی تردید کی تھی پس اگر حضرت عائشہ کے ذہن میں بنیٰ بی سے اپنی رخصتی مراد نہیں تو وہ جاہلیت کی رسم کے مقابلہ میں اپنی انصیبہ وری اور بہرہ اندوزی کو ذکر نہیں کرسکتیں - کیونکہ شوال میں جماع مخصوص معیوب نہیں جانا جاتا تھا - صرف عقد نکاح اور رخصتی کو معیوب و مکروہ جانتے تھے -

صحیح مسلم والی یہ روایت سنن نسائی میں بدیں الفاظ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں - کہ

تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وَاُدْخِلْتُ علیہ فی شوال فای نسائہ کان احظٰی عندہ منی - (سنن نسائی کتاب النکاح باب البناء فی شوال ص۵۲۸ مطبوعہ نظامی دہلی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح بھی شوال میں کیا اور میں آپ کے گھر میں بھی شوال میں گئی - پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کون سی آپ کے نزدیک مجھ سے زیادہ نصیبہ ور ہوئی"۔

اس روایت میں بنیٰ بی کی جگہ خود حضرت عائشہ رض کی زبانی اُدْخِلْتُ علیہ وارد ہے - جسکے معنی صاف ہیں کہ "میں آپ کے گھر میں آئی"۔ جس نے اس سے بھی وہ کنائی معنے سمجھے اُسکا اپنا فہم ہے جو اُسنے معنے کنائی کو خیال میں رکھکر سمجھے

اسی طرح صحیح بخاری شریف کی ایک روایت میں بھی ہے کہ

عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وھی بنت ست سنین و ادخلت علیہ وھی بنت تسع - (بخاری کتاب النکاح باب انکاح الرجل ولدہ الصغار)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال کی تھی اور جب وہ آپ کے گھر میں آئیں تو ان کی عمر نو سال کی تھی

(۲) **تحقیق لفظ دخول** کتب لغت میں بھی بنی بہا کے معنے دخل علیہا لکھے ہیں - اور کتب حدیث سے بھی واضح ہوگیا کہ بنی بی بجائے ادخلت علیہ اور بنی بہا کی جگہ ادخلت علیہ بھی مروی ہے - تو اب اسکی تحقیق بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اسکے لفظی معنے ہیں "اندر آنا" بخلاف خروج کے کہ اسکے معنے ہیں "باہر نکلنا"۔ چنانچہ وحید اللغات میں ہے دخل یا دخول یا مدخل اندر آنا اور صراح میں ہے دخول "درآمدن"

عام بول چال میں کسی کے پاس جانے کو بھی کہتے ہیں جیسے اس آیت میں ہے - اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاؤُدَ (پ۲۳ ص) (یعنی جب وہ (جھگڑنے والے) حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئے) نیز آیت والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب (پ۱۳ رعد) (یعنی فرشتے اُن (جنتیوں) کے پاس ہر دروازے سے آئینگے)

جس ہماری زبان میں "بیوی کے پاس جانا" کہنے سے کبھی کنایۃً صحبت مخصوصہ مراد ہوتی ہے - اور کبھی بغیر معنی کنائی کے صرف پاس جانا بصورت ملاقات مراد ہوتی ہے - اسیطرح عربی زبان میں بھی لفظ دخول حقیقی اور کنائی ہر دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے - چنانچہ علامہ فیومی مصباح میں فرماتے ہیں دخل بامرأتہ دخولاً کنایۃ عن الجماع - عام قاعدہ یہ ہے کہ جب اس سے یہ کنائی معنے مراد ہوں تو اسکا صلہ ب سے آتا ہے - جیسے آیت وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم - (پ۴ نساء) میں - اور جب اس سے کسی کے پاس جانا یا ملاقات کرنا مراد ہو تو اسوقت اسکا صلہ علٰی آتا ہے - جیسے آیت "کلما دخل علیہا زکریا المحراب"۔ (آل عمران پ۳) "یعنی جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس پرسش حالات کیلئے جاتے تھے"

اسی طرح ام منذر صحابیہ کی حدیث میں اسکا صلہ علٰی ہے اور اس کے معنے کنائی نہیں ہیں بلکہ حقیقۃً "کسی کے پاس جانا" ہیں -

عن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقۃ قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل ومعہ علی یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ مہ یا علی فانک ناقہ قال فجلس علی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل قالت فجعلنا لہم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من ھذا فاصب فانہ اوفق لک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب - (ترمذی جلد دوم ص۲۴)

"حضرت ام منذر عدویہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو ساتھ لیکر میرے گھر میں آئے - اور ہمارے پاس چھوہارے تھے جو ٹنگے ہوئے تھے - پس آپ کھانے لگے - اور حضرت علی بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا - اے علی تم چھوڑ دو کیونکہ تم تازہ بیماری سے اٹھے ہو - پس حضرت علی بیٹھ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے پھر ہم نے چقندر تیار کئے تو آپ نے فرمایا اے علی اس میں سے کھالے کیونکہ یہ تیرے لئے بہت موافق ہے"۔ امام ترمذی نے اس حدیث روایت کرکے کہا کہ یہ حسن غریب ہے -

نیز اس حدیث ذیل میں ادخلت وارد ہے اور اس سے عورت کا خاوند کے گھر میں آنا مراد ہے کہ

تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من العرب فلما اُدْخِلَتْ علیہ قالت اعوذ باللہ منک (فائق جلد دوم ص۹۶ زیر لفظ عوذ بہا)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عربی عورت سے نکاح کیا جب وہ عورت آپ کے پاس آپ کے گھر میں آئی تو اُسنے کہا اعوذ باللہ منک)۔

ان سب حوالوں میں دخل کا صلہ علٰی ہے اور اس سے مراد کسی کے پاس جانا ہے بغیر معنے کنائی کے - بلکہ پچھلی حدیث میں مطابق محاورہ یہ معنے ہیں کہ آپ کی منکوحہ عورت آپ کے گھر میں آئی "جس طرح کہ حسب دستور عورتیں نکاح کے بعد خاوند کے گھر آتی ہیں"۔ یہاں صرف خاوند کے گھر میں آنا مراد ہے اور معنے کنائی یعنی صحبت مخصوصہ بالکل باطل ہیں - کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو بغیر صحبت مخصوصہ کے کلمات الحقی باھلک سے طلاق

باگنا یہ دیکر اُسکے اہل کے ہاں روانہ کر دیا تھا۔

چونکہ صحیح بخاری اور سنن نسائی کی روایات مذکورہ بالا میں حضرت عائشہؓ کے اس واقعہ کی نسبت اُدْخِلَتْ علیہ اور اُدْخِلَتْ علیہ الفاظ وارد ہیں اور دخول کا صلہ علیٰ ہے اور پچھلی حدیث میں بھی حضرت عائشہؓ کی طرح اُدْخِلَتْ علیہ ہی الفاظ ہیں۔ اور ان سے بالاتفاق خاوند کے گھر میں آنا مراد ہے۔ اسلئے حضرت عائشہؓ کے ذکر میں بھی یہی معنے ہیں کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نو سال کی عمر میں آئیں۔ اور بس۔

اس کی تائید اُس روایت سے بھی ہوتی ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے مطولاً نقل کی ہے۔ جسمیں یہ بھی مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں پہنچکر مسجد (نبوی) اور اپنے رہنے کے مکانات بنا لئے تو ایک مکان میں ام المؤمنین حضرت سودہؓ کو داخل کیا اور خود بھی وہیں اُن کے پاس رہنے لگے۔

فقال له ابو بكرؓ ما يمنعك ان تبني باهلك فبنى بي الحديث (فتح الباری مطبوعہ دہلی جزء ۱۵ ص ۲۲۶)

"حضرت صدیق اکبرؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپکے اپنی اہلیہ کو گھر میں لے آنے سے کیا مانع ہے تو آپ مجھے (حضرت عائشہؓ کو) اپنے گھر میں لے آئے"

اس روایت میں بھی بنا سے مراد عروس کو گھر میں لانے کے ہیں۔ جیساکہ ائمہ لغت کی تصریح سے سابقاً ذکر ہو چکا۔ اور معنے کنائی یعنی صحبت مخصوصہ مراد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خسر اپنے داماد سے اپنی بیٹی کے متعلق ایسی بات کہہ نہیں سکتا خصوصاً جب صدیق اکبرؓ جیسا خسر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا داماد ہو۔ لیکن دوسرے معنے یعنی عروس کو گھر میں لے آنا سو اس کے ذکر میں کوئی حجاب نہیں ہو سکتا

(باقی باقی)

جرمنی اور اسلام

اخبار بین حضرات کو معلوم ہو چکا ہے کہ جرمنی کے پایہ تخت برلن میں جماعت اسلامیہ قائم ہو چکی ہے جس کے سکرٹری محمود شوکت بے البانی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہندوستان کو یہ عزت عطا کی کہ مولوی عبدالجبار صاحب الخیری ایم۔ اے دہلوی امیر جماعت منتخب ہوئے۔ اہل وطن کو علم ہو چکا ہے کہ جماعت مذکورہ نے بڑے بڑے فیلسوفوں اور پروفیسروں کو حلقہ بگوش اسلام بنایا ہے۔ حضرت مولانا ممدوح امیر جماعت اسلامیہ برلن خط مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۴ء میں ارقام فرماتے ہیں کہ

"الحمدللہ میں کام میں مصروف ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ ابتک ۲۵ مسلمان ہو چکے ہیں"

باوجود اسکے کہ مولانا کو فرصت بالکل نہیں ہے اسپر بھی تبلیغ اسلام سے غافل نہیں۔ اور بے جگری سے کام کر رہے ہیں چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"مسائل دینیہ وغیرہ سب میری طرف رجوع کئے جاتے ہیں شادی بیاہ۔ تجہیز تکفین طلاق و وفاق اور دیگر سب مسائل مجھ سے ہی پوچھے جاتے ہیں۔ ترکی سفارت میں پہلے خلیفہ کی طرف سے ایک امام مقرر تھا ان کاموں کے لئے اب کوئی نہیں ہے صرف میں ہی ہوں۔ باقاعدہ جلسہ میں افغانی غیر ترکی نائب سفیر۔ اور تاتاری معاون سفیر اور دیگر سرکاری عہدہ داروں نے مجھ کو امام مقرر کیا اس وجہ سے میرے کام بہت بڑھ گئے ہیں۔ میں سب کام حسبۃً للہ مفت کرتا ہوں اور کوئی اگر دیتا ہے تو وہ بھی ان کاموں کیلئے میں نہیں لیتا۔ کیونکہ یہ جماعت کا فرض ہے"

یہ ایثار اور استغنےٰ اس حالت میں ہے کہ آمدنی کافی نہیں لکھتے ہیں کہ

"میری طرف سے خط لکھنے میں دیر اسلئے ہوئی کہ اقتصادی حالت کا یہ حال ہے کہ کہیں سے کافی آمدنی نہیں بمشکل تعلیم سے کچھ میسر ہوتا ہے تو وہ بس مشکل سے زیست کے لئے کافی ہے۔ الحمد للہ علیٰ کل حال۔ اب ٹکٹ بہت مہنگا ہو گیا ہے"

برادران اسلام! حکومت جرمنی نے جماعت اسلامیہ کے کاموں سے متاثر ہو کر سرکاری مسجد (جو برلن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور برلن کے مسلمان عیدین کی نماز کیلئے ریل میں سوار ہو کر جاتے ہیں) جماعت اسلامیہ کو دیدی لیکن مسلمانان برلن پنجوقتہ نماز کیلئے مسجد کے محتاج ہیں۔ ہندوستان کے بہت مسلمان بغرض تعلیم گئے ہوئے ہیں اور جارہے ہیں۔ جماعت کے امیر بھی ہندوستانی ہیں۔ مسلمانان ہند اسلامی کاموں میں ہمیشہ آگے رہے ہیں کیا اس موقع پر خاموش بیٹھے رہیں گے اور برلن میں جماعت اسلامیہ کیلئے مسجد بنوا کر جنت میں گھر نہ بنائینگے۔ اور باقیات الصالحات قائم نہ کرینگے۔

یہ ضرور ہے کہ قادیانی پارٹیوں کو حکومت جرمنی نے مسجد کی اجازت نہیں دی اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کی تعمیر کو جرمنوں نے مسجد نہ سمجھا بلکہ سماعون لقوم آخرین جانا۔ لیکن مولوی عبدالجبار صاحب الخیری کی موافقت میں جرمنی اخبارات رطب اللسان ہیں اور حکومت نے عیدگاہ جماعت کے حوالہ کر دی ہے۔ معاملہ صاف ہے مسلمانان ہند کی ہمت پر بیڑا پار ہے۔ کون ہے؟ جو ناف یورپ (برلن) میں مسجد بنوا دے یا تعمیر مسجد میں اعانت کرے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور اور جمعیتہ دعوۃ و تبلیغ اسلام پونہ کے متعلق اعلان ہو چکا ہے کہ جو صاحب ان کو زر چندہ برائے برلن بھیجینگے وہ جماعت کے پاس برلن بھیجدیا جائیگا۔ علاوہ اسکے جماعت اسلامیہ برلن نے خادم کو بھی صاحب امور یعنی بزنیس ڈائرکٹر مقرر کر کے اعلان کر دیا ہے لہذا جو صاحب میرے پاس چندہ ارسال فرمائینگے وہ برلن بھیجدیا جائیگا اور رسل چندہ کیخدمت میں فوراً رسید ارسال ہو گی۔ مجھ کو مسلمانان ہند کے جذبات اسلامی سے پوری توقع ہے کہ وہ اس نیک کام میں تساہل نہ فرمائینگے۔ اور رزاق کریم احکم الحاکمین کی عبادت گاہ کیلئے ہرگز اپنی متصیوں کو نہ بھینچینگے۔

(خادم الاسلام محمد عبدالغفار الخیری پھاٹک حبش خان دہلی)

اڈیٹر مسلمانان ہندوستان بھی کیسے خوش قسمت ہیں کہ انکی اندرونی حاجات پیش آئیں تو یہ خود انتظام کریں بیرون ہند اپنے بھائیوں کی تکلیف میں بھی شریک ہوں۔ چاہے وہ بیرونی بھائی تخت نشین ہوں اور یہ ہندوستانی بیچارے خاک نشین کیا دنیا ان واقعات کو بھول سکتی ہے جو ترکوں جیسی تخت نشین اور ہندوستانی مسلمان خاک نشین کے مابین پیش آتے رہے ہیں ہمیشہ ہندوستان سے ترکوں کو مدد پہنچتی رہی گذشتہ چند سالوں میں تو کمال کو پہنچگئی۔ اسکے مقابلہ میں کبھی باہر سے ہندوستانی مسلمانوں کو بھی مدد آئی ہے؟ اس کا جواب دینا کسی ماہر تاریخ کا کام ہے۔

فتاوٰی

قواعد استفتاء | بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نکرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ رشوال مطابق ۸ جون ۱۹۲۳ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کرینگے یکم ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ (یعنی ۱۶ جون) سے انکو جواب نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ اُن کا استفتاء مع جواب کے واپس کیا جائیگا۔

(۱) محصول کیلئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی حرفوں میں مرقوم ہو۔ اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کیلئے یہ قاعدہ نہیں۔

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال ا ر (ایک آنہ) غریب فنڈ کیلئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۱ ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

(مفتی)

استفسار | اخبار اہلحدیث مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۴ء سوال ۲۳۴ کے جواب میں کچھ شک ہے۔ یعنی مطلب بخوبی معلوم نہیں ہوتا۔ سوال "بعد ختم سورہ فاتحہ نماز فرض یا سنت میں تین مرتبہ آمین کہنا بمطابق روایت وائل بن حصر بروایت طبرانی بحوالہ مجمع الزوائد جائز ہے یا نہیں"۔ جواب "طبرانی کی روایت مذکورہ صحت کو نہیں پہنچتی (کونسی وہی وائل بن حصر کی یا وائل بن حجر کی!) تاہم شوق سنت میں کوئی تین بار کہے تو منع نہیں۔ گو سنت ثابت نہیں"۔

سوال یہ ہے کہ حدیث مذکورہ صحت کو نہیں پہنچتی تو آیا حسن یا ضعیف یا موضوع کس درجہ کو پہنچتی ہے اور اس کی وجہ مدلل و مفصل معلوم ہونی چاہئے۔ گو سنت ثابت نہیں بمطابق حدیث عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا۔

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد ط

(روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکالے نئی بات ہمارے اس دین میں جو وہ نہیں ہے اس دین سے پھر وہ باطل ہے۔ متفق علیہ۔ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر۔

"تاہم شوق سنت میں کوئی تین بار کہے تو منع نہیں" چہ معنی دارد؟ (روشن عبید اللہ خریدار ۹۳۵)

اہلحدیث } وائل بن حصر غلط چھپا ہے حجر صحیح ہے۔ جو امر کسی غیر صحیح روائت میں آئے اُسکی نسبت ثابت نہیں ہوسکتی۔ لیکن اُسکو بدعت بھی نہیں کہہ سکتے۔ اسکی مثال مسح گردن ہے جو صحیح روائت سے ثابت نہونے کی وجہ سے سنت نہیں لیکن بدعت بھی نہیں۔ اسی طرح مسئلہ آمین ثلاثہ ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۱ } باپ نے اپنی لڑکی بالغہ سے برہنہ بدن ملایا ہو اور اپنی لڑکی کے سارے بدن پر ہاتھ پھیرا ہو مگر ..... نہیں کیا۔ ایسی حالت میں کیا گناہ لازم آتا ہے اور اُس گناہ کا کفارہ کیا ہے؟ (راقم مجہول)

ج ۲۱ } گناہ بد سے بدترین بھی دنیا میں سُنے گئے ہیں مگر یہ گناہ جو سوال مذکور میں ہے اپنی نوعیت کا ایک ہی ہے۔ اس لئے اسکی سزا کا اندازہ کون لگا سکتا ہے بجز احکم الحاکمین کے جو سزا جزا دینے والا ہے۔ شریعت میں اسکا کفارہ بس توبہ ہے۔ غفر اللہ لنا۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲ } محرم یا عُرس کے میلوں میں یا ہندؤوں کے اشنان و پوجا وغیرہ کے میلوں میں دُکان رکھنا کیسا ہے؟ اور ایسے میلوں میں برائے سیر و تفریح جانا۔ یا کچھ سامان وغیرہ خریدنے کیلئے جانا کیسا ہے؟ اور کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ اگر ایسے میلے بُری جگہ ہیں تو از روئے حدیث شریف بازار بھی بُری جگہ ہے۔ پھر بُرائی میں دونوں برابر ہوئے۔ اور ایسے میلوں میں دُکان رکھنا یا کچھ سامان وغیرہ خریدنے کیلئے جانا۔ بازار میں دُکان رکھنے و سامان خریدنے جانے وغیرہ کے برابر ہے۔ مدلل جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

(سائل خریدار ۶۰۵۵ از چکردھر لوپر)

ج ۲۲ } محرم۔ عرس۔ اشنان فی نفسہا بدعت و شرک ہیں۔ دُکاندار اُن کی ضرورتوں کو مہیا کرنے سے اُن لوگوں کو مدد پہنچاتے ہیں۔ اس لئے بحکم

لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

مقامات مذکورہ میں دُکان کرنا یا شریک ہونا جائز نہیں۔ بازار کو بُری زمین کہا گیا اسلئے کہ اس میں فسق و فجور ہوتا ہے بازاری دُکاندار اُس فسق و فجور کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ فسق و فجور ایک علاوہ فعل ہے۔ پس دونوں میں بہت فرق ہے۔

س ۲۳ } پان کھانے سے مقصود کیا ہے؟ اگر زینت مقصود ہو تو ایسی زینت مردوں کو جائز ہے یا ناجائز؟ اگر عادتاً کھایا جاوے تو اسکا خرچ تبذیر میں داخل ہے یا نہیں؟ اگر تبذیر میں داخل ہو تو کیا کوئی قسم تبذیر کا ایسا ہے جس سے وابستہ بھی پرہیز نہ ہو سکے تو کوئی ہرج نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳ } پان کھانے سے مقصود تو کھانے والا بتا سکتا ہے۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ عادت کے نہ کھانے سے منہ کا ذائقہ پھیکا ہو جاتا ہے اُس بدمزگی کو دور کرنے کیلئے کھاتے ہیں۔ ضرورت کے لحاظ سے تبذیر نہیں۔ البتہ بچنا اچھا ہے۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۴ } ایک شخص زید نے ایک عورت ہندہ سے نکاح کیا۔ ہندہ کے ساتھ ایک لڑکی بھی آئی جو پہلے شوہر سے ہے یہ لڑکی اور ایک لڑکا بھی۔ ہندہ نے اور ہندہ کے جدید شوہر نے لڑکی مذکورہ کا نکاح کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد لڑکی کے حقیقی بھائی نے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جسمیں لڑکی اور لڑکی کے بھائی کی مرضی متفق ہے تو آیا ایسی حالت میں پہلا نکاح جو لڑکی کی ماں ہندہ اور ہندہ کے جدید شوہر نے پڑھایا ہے وہ صحیح ہے یا لڑکی کے بھائی حقیقی نے بعد میں کیا وہ صحیح ہے؟ (خریدار ۸۰۸۱ از نظام)

ج ۲۴ } حدیث شریف میں ہے لا نکاح الا بولی۔ چونکہ صورت مرقومہ میں ولی حقیقی لڑکی کا بھائی ہے جسکی اجازت کے بغیر اول نکاح ہوا ہے۔ اسلئے وہ نکاح درست نہیں۔ اللہ اعلم۔

س ۲۵ } ایک شخص زید ایک عورت ہندہ سے زنا کرتا ہے اور چند مرتبہ کر چکا ہے۔ اب زید کا ہندہ کی ایک لڑکی سے نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵ } محدثین کے نزدیک لڑکی مذکورہ سے نکاح حرام نہیں۔ کیونکہ فہرست محرمات جو قرآن و حدیث میں آئی ہے اُس میں یہ داخل نہیں۔ لہذا بحکم احل لکم ما.....

ملکی مطلع

بازگو از نجد و از یاران نجد
قضیۂ عرب قریب الختم

زائران بیت اللہ الحرام کی دعاؤں کا اثر اتنی جلدی ظہور پذیر ہوا ہے کہ کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اللہ اللہ وہ ظالم جس نے چند پیسوں کے عوض ہزارہا حاجیوں کو پانی سے پیاسا مار دیا۔ جس نے زائران مدینہ منورہ کو نہ سواری دی، نہ پیدل جانے دیا۔ اُسکی حکومت کا انجام یہ ہوا کہ آج اُسکا پتہ نشان نہیں کہ کہاں ہے آج غازی ابن سعود مکہ معظمہ میں خدمت حرم کر رہا ہے جو اُس کی خوش قسمتی اور مسلمانان عالم کی مسرت کا مقام ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا جانے کون بہکاتا ہے کہ ایسے خدام سے بھی بدگمان ہیں۔ آج اسلامی اخبارں میں یہی چرچا ہے۔ کہیں مجاہدین نجد کو وہابی کہا جاتا ہے۔ کہیں اُن کے جھوٹے اور محض افترا آمیز واقعات شائع کرکے گڑے مُردے اُکھاڑے جاتے ہیں۔ بعینہ یہ اسکے مشابہ ہے جو آریہ شورش انگیزوں کی طرف سے اورنگ مرحوم کے نوشتہ اغیار واقعات بناکر ہندو مسلم کشیدگی پیدا کرتے ہیں۔

لاہور میں کوئی انجمن حزب الاحناف ہے اُسنے ایک چھوٹا سا رسالہ "تاریخ نجدیہ" شائع کیا ہے اُس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب شیخ دحلان کی "فتوح البلدان" اور مولوی احمد رضا خان کی تصنیفات سے اخذ کرکے لکھا ہے۔ اس کے جواب میں ایک ہی فقرہ لکھنا کافی ہے کہ شیخ دحلان نجدیوں کا اُسی قدر دشمن تھا جتنا مولوی احمد رضا خان حنفی بریلوی دیوبندی حنفیوں کے مخالف تھے۔ پھر کیا کسی سے مخفی ہے کہ بریلوی صاحب نے دیوبندیوں کے وہ وہ عقائد لکھے ہیں کہ دیوبندیوں کو خود اُن عقائد کی خبر نہیں۔ بلکہ وہ سُنکر لاحول پڑھتے ہیں۔ ثبوت کیلئے فتاوائے رضائیہ ملاحظہ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ "دشمن بات کرے اَن ہونی"

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی اپنی تصنیف کتاب "التوحید" کیوں نہیں دیکھتے۔ کتنا ظلم ہے کہ شیخ دحلان نجدیوں کو شفاعت کا منکر لکھتا ہے اور شیخ محمد نجدی کتاب التوحید میں شفاعت کے ثبوت میں باب باندھتے ہیں (ملاحظہ ہو کتاب التوحید صـ۱۳) ہم حیران ہیں ہمارے دینی بھائی یہ سُنکر کہ تیری ناک نہیں، منہ پر ہاتھ پھیر کر کیوں نہیں دیکھتے۔

موجودہ زمانہ میں تو مجاہدین نجد سے کوئی گناہ ثابت نہیں ہوا۔ ہاں گذشتہ مردے اُکھاڑنے کو شیخ محمد بن عبدالوہاب اور وہابیوں کے عقائد کی خرابی بیان کیجاتی ہے۔ سو اس کے فیصلہ کی ہم ایک آسان صورت بتاتے ہیں جو قرآن مجید نے بتائی ہے۔

سورہ یوسف پڑھئے بی بی زلیخا کا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر دیکھئے۔ پھر اُسکی صفائی کی کیا صورت ہوئی۔ یہ کہ

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

زلیخا کے کنبے میں سے ایک گواہ نے گواہی دی

بس اس گواہی پر فیصلہ بحق یوسف علیہ السلام ہوا جس کی تصدیق قرآن مجید نے فرمائی۔ بس اسی اصول سے ہم بھی اپنے معزز برادران احناف کی جماعت میں سے ایک معزز ترین گواہ محمد بن عبدالوہاب کی بریت کیلئے پیش کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم و مغفور علماء احناف میں سب سے برگزیدہ اصحاب علم و ارباب طریقت میں سے تھے۔ مرحوم حنفی مذہب کے پکے اور صاف مقلد تقلید شخصی کو فرض واجب کہنے والے غرض کسی طرح اُن کی حنفیت میں شک و شبہہ کو گنجائش نہیں۔ آپ سے سوال ہوا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُس کے اتباع کیسے تھے؟ ممدوح نے جو اس کا جواب دیا اُسکے الفاظ یہ ہیں۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا۔ البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں۔" (فتاوائے رشیدیہ حصہ اول صـ۸)

کیا یہی شیخ محمد نجدی ہے جس کو آج برادران احناف محض شیخ دحلان کی مخالفانہ شہادت سے بُرا کہتے ہیں۔ انا للہ۔

اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں بھی ایک جماعت جو مجاہدین نجد کی ناشکر گذار ہے۔ اُن کے جواب میں ایک مضمون مصری اخبار "المقطم" میں نکلا ہے جو قابل دید ہے

"وہابیوں کو بدنام کرنے کیلئے پروپگنڈا
بے بنیاد اتہامات کی تردید

وہابیوں کے اعتقادات کی تشریح

وہابی امام مصلح و مجدد شیخ محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب ہیں۔ عام طور پر اہل نجد کو وہابی کہا جاتا ہے نجد کے باشندوں کے آباؤ اجداد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور جو حوادث مسلمانوں کو پیش آئے تھے اُن سے اُن کو بھی دوچار ہونا پڑا۔

اسلام قبول کرلینے کے بعد نجدیوں میں وہی جہالت اور خرافات جاری رہیں جو دوسرے شہریوں میں پائی جاتی تھیں۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کی اصلاح و ہدایت کا ارادہ کیا۔ اور اُن میں محمد بن عبدالوہاب جیسا مصلح پیدا کردیا۔ محمد بن عبدالوہاب نے نجدیوں میں مذہبی روح پھونکدی۔ خدا سے اُن کو روشناس کرایا اور دین اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ چونکہ نجدی سلیم الفطرت اور ذکاوت سے متصف تھے اسلئے ان پر محمد بن عبدالوہاب کی تبلیغ کا معقول اثر پڑا اور وہ سچے مسلمان بن گئے۔

محمد بن عبدالوہاب کا نجد میں وہی درجہ ہے جو شیخ جمال الدین اور شیخ محمد عبدہ کو مصر میں حاصل تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ شیخ جمال الدین اور شیخ محمد عبدہ مذہبی مصلح کے بجائے سیاسی آدمی تھے۔ اگر ممدوحین کی جد و جہد ایک ایسی حالت میں نہ ہوتی۔ جس پر ایک طاقتور قوم قابض تھی تو اُن کی کوششوں کا ثمرہ بھی اتنا ہی خوشگوار اور پسندیدہ ہوتا جیسا کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کوششوں کا نتیجہ نکلا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب کی جد و جہد مقامی اور ایک

العقیدۃ الواسطیہ - امام ابن تیمیہ کی تصنیف ہے اور ترجمہ بھی ۔ جس میں اہل سنت والجماعت کے عقائد کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے - ۱۰۱

ایسی آزاد قوم کے اندر رکھی جو عزت و عظمت کی اہلیت رکھتی تھی۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ اُن کی کوششیں کامیاب رہیں باشندگان نجد نے اُنکا اتباع کیا۔ اور اس اطاعت سے اُن کی شوکت و سلطنت میں معقول اضافہ ہوا۔

آجکل وہابیوں کی نسبت جو بُرے خیالات کئے جا رہے ہیں۔ اور اب سے پہلے بھی اُن کو جس خوفناک صورت میں پیش کیا گیا ہے وہ محض افترا پردازی ہے۔ اور وہابی اس قسم کے تمام الزامات سے بری ہیں جو اُن پر عائد کئے جاتے ہیں جہاں تک ہمارا خیال ہے اس قسم کی افترا پردازیاں سیاسی مقصد کی بنا پر کی گئی ہیں۔ اور ان کی اشاعت کا مقصد صرف یہ تھا اور ہے کہ مسلمانان عالم اُن سے بدظن ہو جائیں اور اخوت اسلامی و ربط ایمانی کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔

اس قسم کی افترا پردازیوں کو جیسی کہ باشندگان نجد کے خلاف کی گئی ہیں ایک سیاسی ہتھیار سمجھنا چاہئے کہ عموماً اس ہتھیار سے غرضمند سیاست دان حاسد اور مخالف لوگ کام لیا کرتے ہیں۔ اسی ہتھیار سے انگریزوں نے مصر میں اور شریف حسین نے نجدیوں کے خلاف کام کیا ہے اور اس پروپگنڈا کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگ کلمہ وہابی کو کفر کا مرادف سمجھنے لگے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا لقب ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ

ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون ط (ترجمہ "اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو برا نام ایمان کے بعد بدکاری ہے اور جس نے توبہ نہ کی وہی ظالم ہیں"۔

مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ وہ اپنے نجدی بھائیوں کی نسبت کوئی بدگمانی اپنے قلب میں پیدا نہ ہونے دیں۔ باشندگان نجد اللہ پر اُس کے فرشتوں پر اُسکی کتابوں۔ اُسکے رسل پر اور یوم آخرت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کے خطوط و رسائل کو پڑھو۔ جن سے معلوم ہوگا کہ وہ عقیدہ صالح رکھتے ہیں اور دین اسلام کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر یہ کہ اُن کے خطوط و رسائل نے دانشمندوں کی عقول کو روشن کر دیا ہے۔ اور جب سے کہ وہ دین اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اُن پر طرح طرح کے اتہامات لگائے گئے ہیں اُن سب کو دور کر دیا ہے۔ ہاں صرف وہ لوگ گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں جن کے قلوب پر خداوند بزرگ و برتر نے مہر لگا دی ہے اور اُن کی سماعت و بصارت کو بیکار کر دیا ہے اور وہ باشندگان نجد کے متعلق کوئی بات سننا پسند نہیں کرتے۔ خداوند تعالےٰ اہل نجد کی عظمت کو عنقریب ظاہر کریگا اور گمراہوں کی گمراہی اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچائیگی۔

شریف حسین بن علی نے نجدیوں کی نسبت یہ مشہور کیا ہے کہ وہ حاملہ عورتوں کا پیٹ پھاڑ ڈالتے ہیں بچوں کو ذبح کر دیتے ہیں اور بزرگوں کے مزارات ڈھا دیتے ہیں۔ یہ تمام پروپگنڈا اسلئے کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان نجدیوں سے نفرت کرنے لگیں اور دنیا ان کے خلاف ہو جائے لیکن افسوس ہے کہ جو اعمال شریف حسین نے اُن کی طرف منسوب کئے ہیں وہ مسلمانوں کے اعمال نہیں ہو سکتے۔ نجدیوں کا ایک قصور البتہ ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے شریف حسین جیسے مسلمانوں کی طرح انگریزوں اور فرانسیسیوں کیلئے یہ موقع بہم نہیں پہنچایا کہ وہ عراق و فلسطین اور شام میں داخل ہو جائیں اُن ممالک میں جو سرسبز و شاداب اور پاک ممالک ہیں اور جو ترک مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھے۔ کیا دنیا میں اس سے زیادہ شریف حسین کا کوئی جرم ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

ابو عبداللہ جامع ازہر کے ایک عالم (المعظم)

(منقول از زمیندار)

۲۴ گھنٹے مریضوں کا علاج بطرز جدید خود آپ کرتے رہے۔ جزاہ اللہ۔

اہل امرتسر کو تکلیف

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر

"اہلحدیث" میں کئی دفعہ لکھا گیا ہے جس میں صاحب ضلع کو اہالی امرتسر کی ایک بڑی سخت تکلیف پر متوجہ کیا گیا لیکن تا حال وہ تکلیف بدستور ہے۔

شہر میں عام رواج ہے کہ گائے بچھیاں آوارہ چھوڑ دیتے ہیں جنکی کثرت سے بعض اوقات چلنا پھرنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ آوارہ گائیں انسانوں پر حملہ بھی کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ۱۳ نومبر کو پونے تین بجے دوپہر کے وقت چوک بھائی سنت سنگھ میں ایک گائے کے سخت دھکے سے ایک بڑھیا عورت بُری طرح گری۔ اسی طرح کی وارداتیں شہر میں بکثرت سنی جاتی ہیں۔ ادھر دکاندار سبزی فروشوں کو بھی سخت تکلیف رہتی ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایسے آوارہ مویشیوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس سنے کو بھی کئی روز ہو چکے ہیں ابھی تک عمل نہیں۔ لہٰذا صاحب ضلع کو پھر توجہ دلاتے ہیں کہ اگر حکم دیا ہے تو تعمیل کرائیں۔ نہیں دیا تو حکم فرمائیں کہ آوارہ مویشیوں کو پولیس چالان کرے۔

اسی طرح مال کے گڈوں کی آمد و رفت کی بابت ہم نے سنا ہے کہ لوہگڑھ سے نمک منڈی تک آنے جانے کا راستہ الگ الگ کیا گیا ہے تاکہ راستہ میں بھیڑ سے تصادم نہ ہو۔ مگر عمل ابھی تک بدستور سابق ہے۔ صاحب بہادر اس پر بھی توجہ فرما دیں۔

امرتسر میں ہیضہ

خدا کے فضل سے عرصہ سے وبائی بیماری امرتسر میں نہیں ہوئی۔ گذشتہ ایام میں وبائی بخار شروع ہوا تھا مگر جلدی تخفیف ہو گئی۔ الحمد للہ۔

لیکن کہیں کہیں خاصکر کٹڑہ بھائی کوچہ شیخ (محل وقوع دفتر اہلحدیث) میں چند دنوں سے مختلف اوقات میں چند کیس (ہیضہ کے) ہوئے ہیں۔ ہمیں شکریہ کے ساتھ اظہار کرنا ہے کہ ہیلتھ آفیسر صاحب نے ان کیسوں میں بڑی تندہی سے کام کیا۔ کئی کئی دم

متفرقات

انجمنہائے اہلحدیث خدا کے فضل سے اخبار "اہلحدیث" کی اولاد کسی نہ کسی جانب سُنی جاتی ہے۔ اس ہفتہ اطلاع ملی ہے کہ مالیر کوٹلہ (ریاست متصل لودھیانہ) میں باقاعدہ انجمن اہلحدیث قائم ہو گئی ہے جسکا پہلا جلسہ ۲۷-۲۸ ، نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ خدا راست لائے۔

انجمن اہلحدیث شہر ملتان کا جلسہ ۷-۸-۹ نومبر کو خیر و خوبی سے ہوا۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ گورداسپور۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ بہاولپور وغیرہ سے علماء اور معزز مہمان تشریف لائے تھے۔

اعیان اہلحدیث توجہ کرکے ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم کرکے کام جاری کریں۔ قواعد انجمنہائے اہلحدیث مورخہ ۲۳ ، مئی ۱۹۲۴ء میں درج ہو چکے ہیں جو عنقریب رسالہ میں کئے جائینگے۔ اہل نظر اُن کو دیکھکر اُن کی نسبت اطلاع دیں۔

فتح مکہ پر اظہار مسرت ۱۸ ، اکتوبر ۲۴ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بتقریب تطہیر ارض حجاز تعطیل دیگئی اور طلباء دارالعلوم نے افواج نجد کے پر امن داخلہ بلد الامین پر اظہار مسرت و ادائے شکر الٰہی کیلئے ایک عام جلسہ منعقد کیا جسمیں افواج موحدین کی مزید کامیابی و نصرت کیلئے دعا کی گئی۔ والسلام

(خادم سید محمد عظیم آبادی)

مذہبی ٹھگوں سے بچو میرے پاس ایک شخص نومسلم صورت میں آیا۔ بولا میں ارجن سنگھ ولد منگل سنگھ ساکن ریاست پٹیالہ ہوں۔ میں نے اسکی تحقیق کی تو ٹھگ پایا۔ ناظرین ایسے ٹھگوں سے بچا کریں۔ (محمد عثمان موضع کوٹریا نوالہ ضلع فیروزپور) (۸ ر داخل غریب فنڈ)

ضرورت معاش ایک صاحب کو ایسے مناسب مقام کی ضرورت ہے جہاں پر امامت و معلمی و طبابت ہر سہ خدمات کا موقع ملے اور ایک شریف آدمی کا گذارہ مع اہل و عیال چل سکے۔ خط و کتابت بہ نشان ذیل فرمائیں۔ (مولوی حافظ حکیم عبد القادر رضا دہلوی شیخوپورہ (پنجاب))

یاد رفتگان میری لڑکی صاحب اولاد فوت ہو گئی (انا للہ) (خان بہادر) عبد الرحیم از لودھیانہ۔

ایضاً ۔ میرا خالو حاجی محمد ابراہیم سوداگر رامپوری فوت ہو گیا۔ (انا للہ) (راقم حمید مرزا سرمست پور ملک برار)

ایضاً ۔ مولوی الہ داد خان صاحب پنجابی الاصل مقیم ریاست حیدر آباد فوت ہو گئے۔ انا للہ۔

(محمد عثمان سوداگر محبوب نگر دکن)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

غریب فنڈ از اکرم خان بتقریب نکاح خود ۵ ، (۵ ، داخلہ بنام عبد الرحمٰن امرتسری) از فنوئے فنڈ ۵ بقایا سابقہ ۲ جملہ ۷ ۔ از سائلین غلام محمد چک ٹانڈلیانوالہ ۵ ، محمد حسین امرتسر ۵ ، منزانکل ۵ تینوں کے نام اخبار جاری کیا گیا قیمت ۵ باقی بذمہ فنڈ ۵ ، ۹ پائی۔ نمبر سائلین (۱۰)

اطلاع اسوقت ۱۵ سائل درج رجسٹر ہنوز باقی ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔ سائلین صبر کریں۔

درخواست قرآن شریف مجھ بیکس کو قرآن شریف مترجم تقطیع کلاں کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ عنایت کریں تو خدا سے اجر پائیں۔ (خاکسار فتح محمد طالبعلم معرفت مولوی نور محمد صاحب موضع میان ڈاکخانہ چوٹالہ ضلع جہلم)

تذکرۃ الموضوعات اس میں احادیث موضوعہ کا ذکر ہے۔ از تصنیف علامہ محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار کتاب مفید ہے چھاپہ مصری کاغذ بہت اچھا قیمت ۲ ۔ پتہ (محمد عبد الجلیل صالح بن سلیمان مقام شامردد ڈاکخانہ پلسانہ ضلع چوراسی (سورت))

اسلام اور ویدک دھرم مختلف مسائل میں آریوں کے تناسخ۔ قدامت مادہ۔ نیوگ۔ شادی بیوگان۔ تتوں۔ ذات اور صفات باری تعالیٰ وغیرہ مسائل پر بحث۔ مناظرین کے کارآمد ہے مسلمان ۱ ر کے ٹکٹ بھیجنے پر اور ہندو مفت لے سکتا ہے۔ پتہ (مولوی عبد الرحمٰن صاحب مدرس کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور)

امیر کابل کو تار انجمن اہلحدیث شہر میرٹھ نے لعنت مرزائی کی سنگساری کی تحسین کا تار دیا تھا۔ اُس کے جواب میں افغانی کونسل مقیم ہند کا جواب مسرت کا آیا مگر یہ بھی لکھا کہ اس فعل میں جناب امیر صاحب کو دخل نہیں کیونکہ یہ فعل شرعی عدالت کا ہے۔

مبلغ کانفرنس اہلحدیث کانفرنس کے مبلغ مولوی محمد عمر جالندھری نے کپورتھلہ میں خوب وعظ فرمایا۔ خدا کانفرنس کو ترقی دے۔

(راقم عبد الرحمٰن خریدار ۲۳۱)

درخواست میں ناچیز بڑی محنت سے پڑھتا ہوں ۱۲ ، فروری ۲۵ء کو میرا امتحان ہے۔ ناظرین کرام میری کامیابی کیلئے دعا کیا کریں۔ میں مشکور ہونگا۔

(خاکسار منصور الحق از بھاگلپور)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ بہت پڑھا کرو۔

تلاش نسخہ خاکسار ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ زکام اور کھانسی میں مبتلا ہے۔ موسم گرما میں قدرے افاقہ رہتا ہے مگر ایام سرما میں مرض ترقی پکڑتا ہے کھانسی اسقدر ہوتی ہے کہ رات کو نیند حرام کر دیتی ہے نماز بڑی دقت سے پڑھتا ہوں۔ لہذا ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ مقوی دماغ کا مجرب نسخہ اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر خداوند کریم سے اجر جزیل حاصل کریں۔ اگر کسی صاحب کے پاس دوا موجود ہو تو اُن سے قیمتاً منگوا لونگا۔ انشاء اللہ

(کتبہ عبد العاجز محمد سلطان مدرس مدرسہ موضع خیر یکے ڈاکخانہ جلال آباد غربی ضلع فیروزپور)

جمعیۃ العلماء پنجاب مولوی محمد نعیم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۲ ، نومبر کو امرتسر میں پنجاب کے بہت سے علماء کی موجودگی میں جمعیۃ العلماء پنجاب قائم ہوئی مولانا انور شاہ صاحب کشمیری مدرس دیوبند صدر قرار پائے۔ دیگر علماء پنجاب فارم طلب کر کے کیفیت منگا کر پُر کر کے دفتر میں بھیجدیں مفصل قواعد تیار ہونے پر بھیجے جائینگے۔ پتہ (مولوی محمد نعیم ناظم جمعیۃ العلماء پنجاب امرتسر مسجد شیخ خیر الدین مرحوم)

ضرورت رشتہ میرے ایک دوست نوجوان صالح و متدین زمیندار کو رشتہ کی ضرورت ہے جو بعمر ۲۵ - ۳۰ سال تک ہو۔ خواہ باکرہ خواہ بیوہ۔ زیادہ حالات پتہ ذیل سے دریافت کریں۔ (نور محمد میانوی ڈاکخانہ چوٹالہ ضلع جہلم)

انتخاب الاخبار

سلطان ابن سعود اور شیخ سنوسی

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ شیخ احمد السنوسی نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں مستقبل خلافت کے تصفیہ کی خاطر ایک وفد روانہ کیا ہے جس سے اطالوی حلقوں میں بڑی تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ روما میں موصول ہونیوالی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ سنوسی انگورہ کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور ان کی سرگرمیاں اطالیہ کیلئے دوستانہ حیثیت نہیں رکھتیں۔

ابن سعود کے ارادے

ابن سعود نے جو شریفانہ رویہ اختیار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب دنیا سے آپس کا فتنہ مٹ جانے کو ہے۔ اور جو تفریق عرب میں پیدا ہو گئی تھی وہ دور ہو جائیگی۔ ابن سعود کی عرب میں بڑی طاقت ہے اور اگر وہ دنیائے اسلام کی مرضی کے مطابق عمل کرنے لگے اور اپنی قوم کی سخت مزاجی کو دور کر دے تو اس سے بڑھکر اسلام کا کوئی دوست نہ ہوگا۔

امیر علی کا خط ابن سعود کے نام

امیر علی نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھکر سلطان نجد کو ایک خاص قاصد کے ہاتھ بھیجا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں اپنا ہاتھ ابن سعود کے ہاتھ میں دینے کو تیار ہوں۔ اور کویت کانفرنس میں جو مطالبات سلطان نجد نے کئے تھے ان سب کو تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔

شریف حسین بصرہ میں

عمان کے ایک پیام سے ظاہر ہوتا ہے کہ سابق شاہ حسین عنقریب عقبہ سے بصرہ جانے والا ہے۔ وہ شط العرب کے کناروں پر کسی جگہ مقیم ہوگا۔

غازی کمال پاشا

نے ایلس میں خاص خاص آدمیوں کو دعوت دی اور ضروری مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ ان میں سے قابل ذکر حضرات۔ ارکان وزارت فتحی بے۔ یونس نادی بے۔ محمود بے۔ ہیں

مجاہدین مراکو کی بینظیر فتوحات کا اثر

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ پھر یہ افواہیں گرم ہیں کہ ہسپانیہ کوشش کر رہا ہے کہ امیر عبد الکریم سے صلح ہو جائے۔ لیکن امیر البحر ماگزنو وزیر اعظم کے بجائے کام کر رہا ہے۔ وہ خود تسلیم کرتا ہے کہ وہ ذاتی طور پر بھی جنگ کو بند کر دینے کا حامی ہے۔

کیا نجدی حملہ میں ترکوں کا ہاتھ ہے

قاہرہ کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہا ہے کہ حجاز پر نجدی حملہ ترکوں کے اشارہ سے ہوا ہے وہ چاہتے ہیں کہ شمال سے وہ عراق پر حملہ کریں اور دوسری طرف سے نجدیوں سے حملہ کرائیں تاکہ انہیں موصل کے متعلق کامیابی کی زیادہ امید ہو سکے اور حکومت عراق کی مشکلات میں اضافہ ہو جائے۔

ترکی دستے برابر سرحد عراق پر حملہ آور ہو رہے ہیں عراقی انگریزی فوج ایک طرف سے اور ترکی دستے دوسری جانب سے متصادم ہوتے رہتے ہیں۔ حکومت بغداد نے سرحد کو محفوظ رکھنے کیلئے بہت انتظامات کئے مگر کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوا۔ دراصل حکومت بغداد مجبور ہو رہی ہے۔ موصل بالکل مذبذب ہے۔

عراق و عرب

ہافاس ایجنسی کا تار مظہر ہے کہ عراق کی حالت بہت خراب ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے چودہ دیہات پر گولہ باری کی۔

عراق پر شہزادہ نجد کا حملہ

نجد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ شیخ فیصل درویش ۲۵ ہزار کی جمعیت سے عراق کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ارادہ صغیر اور سنتفک کی طرف جانے کا تھا جب وہ ان مقامات کے پاس پہنچے تو انہوں نے شط العرب کو عبور کیا اور سرحد شام سے عراق عرب میں داخل ہو گئے۔

سلطان عبد الحمید مرحوم کے وزیر کا انتقال

عزت پاشا العابد جو سلطان عبد الحمید کے زمانہ میں وزیر تھے مصر میں انتقال فرما گئے۔ ان کی لاش دمشق میں ان کے خاندانی قبرستان میں لاکر دفن کیا جائیگی۔

ترکی و ایران کی سرحد

پر ایک افسوسناک حادثہ واقع ہوا۔ بعض فوجی سپاہیوں کے ساتھ حدود ایران کے باشندوں کی ایک جماعت ترکی حدود میں داخل ہو کر خطرناک نزاع کا باعث ہوگئی ہے۔ ترکی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ یہ حادثہ حکومت عراق کے اشتعال سے پیش آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت ایران نے اس حادثہ پر اظہار تاسف کیا ہے۔

اخبار نویسوں پر تشدد

شام کی حکومت نے اخبار نویسوں پر بہت سختیاں شروع کر دی ہیں۔ اخبار نویسوں نے متحدہ طور سے احتجاج کیا ہے۔

مکہ معظمہ پر چڑھائی

عمان کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حجاز کی خبروں سے قطعی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ امیر علی نے جارحانہ اقدام شروع کر دیا ہے۔ اور اسکی افواج مکہ معظمہ کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں اور اہل نجد محض مدافعت پر انحصار کرکے مکہ اور جدہ کے درمیانی استحکامات کو خالی کر رہے ہیں۔

ہسپانی انقلاب کا اثر اطالیہ پر

فرانسیسی و ہسپانی سرحد پر رونما ہونے والے واقعات سے متاثر ہو کر حکومت اطالیہ نے فرانسیسی اطالوی سرحد پر فوج کے دستے روانہ کر دئے ہیں اور ایک تباہ کن کشتی اور چار تارپیڈو کشتیاں بھی بھیج دی ہیں۔ اس نقل و حرکت کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالیہ پر اشتراکین کی طرف سے ایک حملہ ہونیوالا ہے جسکی سازش فرانسیسی علاقہ میں کی گئی ہے۔

اناطولیہ میں فرانسیسی مکاتب

حکومت انگورہ نے اناطولیہ میں فرانسیسی مکاتب کے افتتاح کی اجازت دیدی ہے۔

عراق کی نام نہاد آزادی

البلاغ کے نامہ نگار مقیم بغداد کا بیان ہے کہ وزارت داخلہ عراق کے خاص محکموں میں ۷۰۰ برطانی عہدہ دار موجود ہیں اور ہر حاکم کے ساتھ برطانی مشیر بلائے بے درمان کی طرح پٹا ہوا ہے۔ حکومت عراق میں ۱۶۰۰ ایسے برطانی عہدہ دار موجود ہیں جن کو نہایت گرانقدر تنخواہیں ملتی ہیں اور زبردست اثر و رسوخ حاصل ہے۔ حالانکہ معاہدہ انگلستان و عراق کے مطابق تمام محکموں میں صرف ۱۸ برطانی اشخاص کو داخل کرنے کا حق حاصل ہے۔

انتقال پرملال

ام الاحرار بی اماں صاحبہ والدہ ماجدہ علی برادران جو کچھ عرصہ سے علیل تھیں بتاریخ ۱۳ نومبر ۲ بجے صبح راہی دار البقا ہوگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ اللھم اغفر لھا۔

سرمہ نور العین

حکیم محمد ... دوا خانہ نور العین ...

رسالہ تقسیم میراث

علم الفرائض یعنی مسئلہ ...

قرآن کریم ...

ایک ... شہادت

اہلحدیث رسول کو خدا کے ساتھ ماننا دو طرح سے ہے ایک اُسکو بوصف الوہیت یعنی خدائی کے وصف سے ماننا۔ جیسے اللہ کو بوصف الوہیت مانا جاتا ہے۔ ان معنے سے تو اللہ کے ساتھ کسی کو ماننا بے شک شرک ہے۔ مگر ایک معنے اور بھی ہیں رسول کو بوصف رسالت ماننا۔ یہ شرک نہیں چنانچہ سوامی جی خود ہی عبارت مذکورہ کے ساتھ ہی وہ صورت لکھتے ہیں جو ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں

"اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہیئے تو سوال (شرک کا نہیں بلکہ دوسرا سوال یہ) پیدا ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے اگر خدا بلا پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کر سکتا تو ضرور خالی از قدرت ہوا"

(حوالہ مذکور)

آریہ مترو! کیا یہ مطلب بھی کوئی خفیہ راز تھا جو تمہارے گرو جی کو بہت دیر سے ملا۔ افسوس ہے کتنا موٹا مضمون اور جہار رشی کے سمجھنے میں اتنی دیر؟ حاشا بجنو! تم نے کبھی اسلام کا کلمہ شہادۃ بھی نہیں سُنا جسکے الفاظ یہ ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(یعنی میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور حضرت محمد (علیہ السلام) اللہ کے بندے اور رسول ہیں)

سماجیو! اس برتے پر تتا پانی؟ مسلمانوں کا مطلب سمجھنے میں اتنی دیر۔ خیر بہرحال دیر سے سمجھے یا سویرے اب ہمارے عقیدہ پر سوامی جی کو اعتراض کیا ہوا یہ تو ذرہ بتا دو۔ بس یہی نہ اگر رسول ہیں تو بغیر رسول کے خدا نے تبلیغ کا کام کیوں نہیں کیا۔ ماشاء اللہ چشم بد دور کیا سوال ہے

دیانندی مہاشو! اگر یہی سوال تم پر یوں لوٹے کہ اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرہ چار مہان وید کے بغیر پرمیشور ویدوں کا پرکاش (اظہار) نہیں کر سکتا۔ تو سدھ (ثابت) ہوا کہ پرمیشور سرب شکتیمان نہیں۔ تو پھر کیا جواب دو؟

سماجیو! تمہارے حسب حال امیر خسرو کا شعر بہت لطیف ہے

پرودہ عشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ گوئی ای گفت قربانت شوم تا من ہاں گیم

بات یہ ہے کہ آریہ سماجی اپنے گرو جی کی تقلید میں اسلام پہ اعتراض یہ بھی یاد نہیں رکھتے کہ وہ اعتراض خود اُنپر وارد نہ ہو جائے۔ بھلا غور تو کرو کہ خود تو چار اشخاص کو ویدوں کا ملہم مانیں تو مشرک نہ ہوں مگر اہل اسلام ایک ذات کو پیغمبر مانیں تو مشرک ہوں۔ یا بالفاظ سوامی جی خدا پر کمزوری کا الزام عائد ہو۔ ایں چہ بوالعجبی ست۔

اسلامی توحید تو خدا کے فضل سے ایسی صاف ستھری ہے کہ ہر ایک کی سمجھ آسکتی اور آتی ہے۔ جسکا مختصر لفظوں میں یہ بیان ہے کہ

اللہ تعالٰے اپنی ذات میں اپنی صفات میں واحد لاشریک ہے نہ اُس جیسی کوئی ذات ہے نہ اُس جیسی کسی میں صفات (ایک صفت ہے استغناء وجود مطلق ہے۔

یہی معنے ہیں سورہ اخلاص کے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ

(یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں یگانہ ہے ذاسکی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ کوئی اُسکا ہمتا اور کفو ہے)

آرین توحید پرمیشور۔ روح (جیو) اور مادہ عالم (جسمی اجزاء) یہ سب قدیم ہیں۔ مگر پرمیشور جامع صفات کمالیہ ہے اور روح میں جملہ صفات کمال (سوائے قدامت کے) نہیں۔ اور مادہ تو بے حس چیز ہے۔ لیکن یہ تینوں وصف قدامت میں شریک ہیں اس لحاظ سے پرمیشور کے لئے قدامت کی صفت مخصوص نہ رہی بلکہ بے حساب اَن گنت چیزیں حتی کہ بے جان بے حس بھی اُسکی شریک ہو گئیں۔

سماجی مترو! انصاف سے کہنا یہ ہے اصل توحید یا وہ توحید جو اسلام تعلیم کرتا ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔

جب کچھ نہ تھا تب نرنکار تھا
خلقت کو پیدا کرنہار تھا

آریہ پریس کی تنگدلی

ایک تاریخی واقعہ

آریہ سماجیوں اور آریہ پریس کے دماغ میں بہت مدت سے یہ خیال جاگزیں اور بڑی مضبوطی سے جاگزیں ہے کہ آریہ سماجی بہت بڑے وسیع ظرف ہیں ان کے بمقابل باقی سب لوگ ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ سب تنگدل اور متعصب ہیں مگر ہم جس خیال سے آریہ سماجیوں کا تجربہ کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آریہ پریس جیسا تنگدل کوئی دوسرا پریس نہ ہوگا۔ جس کا تازہ ثبوت ہم کو یہ ملا ہے۔

رسالہ "مقدس رسول" جو آریوں کے زہریلے رسالہ "رنگیلا رسول" کا جواب ہے آریہ اخباروں کو بغرض ریویو بھیجا گیا۔ خط میں لکھا گیا کہ آپ کی وقائع نگاری پر بھروسہ کر کے یہ کتاب بغرض ریویو ارسال ہے تلخ ریویو کریں یا شیریں مگر فرض کے لحاظ سے ریویو کرنا ضرور ہوگا اس تلخ مگر صحیح تحریر کے جواب میں آریہ پریس نے وہ چپ سادھی کہ صدائے برنخاست۔ سوائے "پرکاش" کے کسی آریہ اخبار میں "مقدس رسول" پر ریویو نہیں دیکھا گیا۔

"پرکاش" لاہور نے بھی ریویو کا فرض ادا نہیں کیا بلکہ "مقدس رسول" پر چند فقروں میں خفگی کا اظہار یا بخیال خود تردید کی ہے جو دو نمبروں میں شائع ہوئی ہے۔ بھولے سے اسکے اخیر میں رسالہ کی قیمت اور ملنے کا پتہ وغیرہ لوازم ریویو کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آریہ پریس دل میں خائف ہے کہ ہم نے جو بڑی محنت سے آریہ پبلک کو اسلام سے بدظن کیا ہے ایسا نہ ہو کہ "مقدس رسول" دیکھنے سے ہماری محنت ضائع ہو جائے اسلئے خاموشی ہی بہتر ہے۔

مگر ہمارا سوال آریہ پریس پر یہ ہے جو بعید نہیں کہ آپ لوگوں نے خاموشی کر کے ایک ظلم تو کر دیا کہ اُن کو اندھیرے میں رکھا۔ دوسرا ظلم یہ کیا کہ "مقدس رسول" کا نسخہ مفت میں ہضم کر لیا بغیر ریویو کسی کتاب کا مفت رکھ لینا۔

کبھو جی کون دھرم ہے۔

مقدس رسول۔ آریوں کے زہریلے رسالہ "رنگیلا رسول" کا متین و مدلل جواب۔ قیمت ۱۰

حافظ جماعت علی شاہ علی پوری۔ علماء دیوبند

اور

اخبار القاسم

کی غلط بیانی

ہمارے ناظرین پنجابی پیر حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری (سیالکوٹی) سے واقف ہونگے آپ حنفی مذہب کے مدعی ہیں۔ مشائخ پنجاب میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ آپ کے مرید آپ کی مدح سرائی میں کہا کرتے ہیں۔ اور آپ خوشی سے سُنا کرتے ہیں۔

ع اولیا دنیا میں ہونگے بہت ہیں اولیا
انکی صورت انکی سیرت انکی عادت کہاں

یہ بھی کہا کرتے ہیں ؎

نظر سے ہو شے جنکی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

بلکہ یہ بھی کہا کرتے ہیں ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

غرض یہ حضرت بہت سی خوبیوں کے مجموعہ ہیں۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ۔

"حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا کفر ہے۔"

یہی نصیحت ہر جگہ ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ کوہاٹ میں تو اس زور سے فرمایا کہ خانزادہ غلام احمد خان حنفی سوداگر ہنگو نے جب سوال کیا تو اُن کو بھی وہابی لہابی وغیرہ کہکر بے عزت کیا مگر جب علماء کوہاٹ کو خبر ملی اور اُنہوں نے (باوجود حنفی ہونے کے) شاہ صاحب کو فیصلہ کیلئے مشترکہ دعوت دی تو آپ کوہاٹ سے نکل آئے۔ اب جو جلسہ انجمن نعمانیہ لاہور کا حال ہی میں ہوا تو وہاں کی روئداد ہم کو مختلف روایات سے پہنچی کہ حضرت شاہ صاحب نے یہ مسئلہ بیان کیا۔ ان سب روایات میں سے معتبر ترین روایت مولوی محمد نعیم صاحب[ف۱] کی ہے۔ مولوی صاحب موصوف لدھیانہ کے خاندان علماء حنفیہ سے ایک معزز رکن ہیں آپ نے از خود مجھ سے بیان کیا کہ میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں گیا تھا وہاں میں نے حافظ جماعت علی شاہ صاحب کی تقریر سُنی۔ شاہ صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ آنحضرت کو بشر کہنا کفر ہے۔ اس دعویٰ پر یہ آیت پڑھی تھی۔

أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا

(یعنی نبی کو بشر کہنے والے کافر ہو گئے)

اس تمہید کے بعد ہم ایک نئی نکتہ رنگکر آگے کا قصہ سُناتے ہیں۔

ایڈیٹر "القاسم" مرتبہ میرے پاس کسی غرض کو آئے میں نے کہا تم حافظ جماعت علی شاہ کی طرف سے اُن کے عقیدہ کی تاویل کیا کرتے ہو۔ اُن کی تقریر جلسہ نعمانیہ میں مولوی محمد نعیم صاحب سن آئے ہیں اُن سے پوچھو کہ شاہ صاحب تم کو اور سب کلمہ گوؤں کو بوجہ بشر کہنے آنحضرت کے کافر کہتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب بولے آپ بھی تو سب مقلدین کو مشرک فی الرسالت کہتے ہیں۔ میں نے کہا "میں جو کہا کرتا ہوں وہ اب بھی کہتا ہوں کہ جو مقلد حدیث کے مقابلہ میں اپنے امام کے قول کو نہیں چھوڑتا وہ مشرک فی الرسالت ہے۔" ایڈیٹر صاحب چونکہ دیوبند سے عقیدت رکھتے ہیں فوراً بولے چاہے علماء دیوبند ہوں"؟ میں نے کہا "جس میں یہ بات پائی جائے وہ ہوگا۔ کوئی ہو۔"

بس یہ تھی گفتگو جس کو ایڈیٹر "القاسم" نے ایسے پیرائے میں بیان کیا ہے جس سے اصل واقعہ ہی متبدل ہو گیا۔ اسکی وجہ تو ہم بعد میں بتائینگے پہلے اُن کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"**علماء دیوبند مشرک ہیں** | چند روز گذرے کہ مدیر "القاسم" دفتر "اہلحدیث" میں ایک کتاب دیکھنے کی غرض سے گیا۔ وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اثناء گفتگو میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کا ذکر چھیڑ کر اُن کو مشرک کا خطاب دیا میں نے کہا کہ آپ کی مشرک گری سے تو کوئی بھی مقلد نہیں بچ سکتا۔ آپ ہی فرمایئے کہ تقلید شخصی کو جب آپ لوگ شرک قرار دیتے ہیں تو علماء دیوبند جو تقلید کو واجب بتلاتے ہیں آپ کے نقطۂ نظر سے کیا مشرک نہیں ہیں؟ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا۔ ہاں وہ بھی مشرک ہیں۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب! اپنے ان الفاظ کو یاد رکھئیگا۔ اس پر کچھ چونکے اور کہنے لگے کہ ہاں فی الجملۃ مشرک ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ فی الجملۃ کی ہی سہی۔ لیکن اسے فراموش نہ کیجئیگا۔ کہنے لگے کہ یہ بات تو جہاں کہو کہنے کیلئے تیار ہوں۔ میں نے کہا بہت بہتر۔ اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ آپ کبھی کبھی علماء دیوبند کو متبع سنت بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور آج اُن کو مشرک بتلا رہے ہیں۔ اینچہ بو العجبیست فرمانے لگے مشرک بھی متبع سنت ہو سکتا ہے۔"

("القاسم" ۲۵ نومبر۔ ص۱۱)

اہلحدیث | افسوس ہے اڈیٹر موصوف نے ایک معمولی بات کو اصل سیاق سے نکال کر اور طرح روایت کر دیا ایک تو "مشرک فی الرسالت" کو صرف "مشرک" لکھا۔ دوم حافظ جماعت علی کو مشرک بتایا۔ حالانکہ دونوں فقرے غلط ہیں بلکہ اصل وہ ہے جو ہم بتا چکے ہیں کہ حافظ جماعت علی شاہ کلمہ گو مسلمان کو (جو عین نو دی سولہ پڑھتے ہیں) کافر کہتے ہیں۔ ہاں مشرک فی الرسالت کا متبع سنت ہونا جو آپ کو محال معلوم ہوا اُس کا جواب بالکل آسان ہے۔ سنئے۔

"بالکل ممکن ہے ایک فعل میں کوئی مقلد بمقابلہ قول امام قرآن و حدیث کو چھوڑ کر مشرک فی الرسالت ہو مگر دوسرے فعل میں متبع ہو۔ یا ایک میں مخالف ہو تو سو کو چھوڑ بلکہ ہزار میں متبع ہو اس میں تباین کیا۔

بہر حال جو گفتگو ہوئی وہ ہم نے پوری پوری درج کر دی۔ چونکہ اڈیٹر القاسم کو اپنا اخبار چلانے کیلئے دونو گروہوں (علی پوری اور دیوبندیوں) کو خوش رکھنا مقصود ہے اسلئے اس گفتگو کو اس نہج سے بیان کیا کہ دونوں کی خوشی حاصل کر سکیں۔ ہم بھی موصوف کی غرض میں تائید کرتے ہیں اور دونوں گروہوں کی خدمت میں عرض کرتے

[ف۱] مولوی صاحب موصوف اپنی روایت کے شائع کرنے میں ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ القاسم نے اخفاء حق کر کے ہمیں ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ (اہلحدیث)

ہیں کہ اخبار القاسم کو اپنا سمجھیں۔ گو اخبار اور اڈیٹر کی روش اس شعر کی مصداق ہے ؂

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

لطیفہ | بعض لوگوں کو ایک بہانہ ملا ہوا ہے کہ جب کوئی شرکیہ بدعیہ بات کا ذکر سنیں تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں "دیکھو جی علماء دیوبند کو ایسا کہا گیا" گذشتہ مارچ میں مدرسہ سلفیہ امرتسر کے جلسہ میں میں نے تقریر کے دوران میں یوں کہا کہ

"آجکل ایسے لوگ بھی ہیں جو اہل سنت کہلا کر یہ شعر پڑھتے اور لکھتے اور شائع کرتے ہیں ؂

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اُتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفٰے ہو کر

یہ شعر لکھنے والے شائع کرنیوالے پڑھنے والے پر تو کسی اہلسنت کہانے کو غصہ نہ آیا۔ آیا تو یوں آیا کہ مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں بوقت مغرب جبکہ میں اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ موجود تھے امام جی کے اشارے سے ایک طالبعلم نے یوں تقریر شروع کی کہ آج جلسہ میں جو اہل سنت کی نسبت کہا گیا ہے یہ علماء دیوبند کو بھی شامل ہے۔ حضرت شیخ الہند کو بھی بُرا کہا گیا وغیرہ وغیرہ۔ ہم نے کہا یہ کسی نے آپ کو غلط سنایا ہم نے تو یہ شعر پڑھکر اسکے قائل پر اظہار نفرت کیا تھا۔ آپ لوگ اس شعر کی بابت بھی تو کچھ کہئے کہ صحیح ہے یا غلط۔ واللہ باللہ کہ امام جی اور طالب علم مذکور نے ایک حرف بھی اس شعر کی نسبت نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے غلط عقائد چھپانے کیلئے علماء دیوبند کو پردہ بنانا چاہتے ہیں۔ پس ان کو واضح رہے کہ علماء دیوبند کو ہم جانیں اور وہ ہم کو پہچانیں تم اس خیال کو دل سے نکالدو کہ تمہارے غلط خیالات کی پردہ پوشی دیوبندی علما کرینگے۔

القاسم اور الفقیہ کو نوٹس | ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے امرتسری دونوں حنفی اخبار ہم پر بہت کچھ غصہ کرینگے جس کی کچھ بھی قدر و قیمت ہمارے ہاں نہ ہوگی۔ ہاں قدر و قیمت ہوگی تو اُس بات کی ہوگی جو میں نے اڈیٹر "القاسم" کو کہی تھی جو بحیثیت حنفی ہونے کے اُسکا فرض تھا وہ یہ کہ ایک سوال لکھیں

"بخدمت حضرت حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر جاننا عقیدہ صحیح ہے یا کفر"

اسکے جواب میں جو کچھ لکھیں وہ شائع کر دیں جب تک آپ ایسا نہ کرینگے ہم آپکی ہر بات کو اس مقولہ کے ماتحت سمجھینگے ؂

"لَیْسَ کُلُّ خِطَابٍ یَسْتَحِقُّ الْجَوَابَ"

ناظرین! کسقدر غفلت شعاری اور محض دنیاوی فوائد کی وجہ سے دین سے بے پروائی ہے جو ان ہمارے شہری حنفی سنیوں سے ہو رہی ہے کہ ایک شخص انکی مجالس میں برسر ممبر کہتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ آنحضرت کو بشر جاننا کفر ہے۔ ان کو اس کا علم یا اطلاع ملتی ہے اسکی تو تحقیق نہیں کرتے نہ اس پر کچھ لکھتے ہیں ہاں لکھتے ہیں تو یہ کہ دیکھو جی اہلحدیث نے دیوبندیوں کو مشرک کہدیا ہے۔

فیصلہ کی آسان صورت | القاسم پارٹی کے ممبرو! اگر تم لوگ سچ سچ علماء دیوبند کی عزت کرتے اور اُنکے عقائد کو صحیح جانتے ہو تو سنو۔ دیوبندی جماعت کے سرگروہ حضرت مولانا رشید احمد مرحوم گنگوہی کے سامنے یہی سوال پیش ہوا جو اسوقت ہمارا تمہارا متنازعہ ہے یعنی سائل نے پوچھا کہ

"سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کس بات میں مثل ہیں کیا یہ بات ہے کہ جملہ بشریت میں حضور ہمارے مثل ہیں صرف نبوت کا فرق ہے"

جواب } نفس بشریت میں مساوات ہے"

(فتاوٰے رشیدیہ جلد اول ص۴۱)

سچ سچ حامی توحید و سنت ہو تو اس رشیدی فتوٰے رشد پر حافظ جماعت علی شاہ صاحب کے دستخط کرا کر شائع کر دو۔ بس نزاع ختم۔ اور روایت ہم کو لاہور کوہاٹ بلکہ حیدر آباد دکن وغیرہ سے پہنچی ہیں ہم اُسکو غلط سمجھینگے

اللہ اللہ | ترک تقلید ایک طرف اور یہ فتوٰے (کہ رسول کو بشر کہنا کفر ہے) ایک طرف رکھکر دیکھیں تو یقین ہو جائے۔ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔

؂ نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں۔

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ڈمراؤں میں اہلحدیث پر ظلم

دنیائے اسلام باہمی ملاپ کی طرف جھک رہی ہے ہر طرف سے آواز اتحاد آ رہی ہے۔ اور چاروں طرف سے پکار ہے کہ مسلمانو! زندہ رہنا چاہتے ہو تو ملکر رہو۔ اس پر بعض اطراف سے مسلمانوں کے قریب ترین دو فرقوں اہلسنت کی دو شاخوں یعنی اہلحدیث اور احناف میں سر پھٹول ہو جاتی ہے۔ پھر لطف یہ کہ بالکل معمولی بات پر جسکو مونچھوں کا جھگڑا کہا جائے تو بجا ہے۔

یہ تو سب لوگ جانتے ہیں اور اس امر کی کسی دشمن سے دشمن کو بھی شکایت نہیں کہ اہلحدیث اپنی مساجد میں کسی فرقہ اسلامی کو اُسکے طریقہ پر نماز ادا کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر جگہ سے یہی شکایت آتی ہے کہ اہلحدیث کو اُس طریق پر نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے جس طریق پر کعبہ شریف میں بہت سے مسلمان پڑھتے ہیں۔ اسی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ ظلم کس طرف سے ہے اور صبر کس جانب سے۔ اسی لئے اہل حدیث کا قول ہے ؂

معود! کھینچ وہ نقشہ کہ جبیں رسائی ہو
اُدھر تلوار کھینچی ہو اِدھر گردن جھکائی ہو

مندرجہ ذیل مراسلہ ملاحظہ ہو۔ (مراسلہ)

ضلع شاہ آباد (آرہ) کے اندر قصبہ ڈمراؤں جو ریاست ہونے کے سبب سے ایک مشہور جگہ ہے یہاں پر کثیر آبادی ہندوؤں کی ہے۔ مگر مسلمان بھی تقریبا پانسو گھر آباد ہیں۔ بارہ مسجدیں ہیں اور ایک عیدگاہ۔ جناب حاجی الٰہی بخش صاحب مرحوم کے خاندان والے بہت زمانہ سے عامل بالحدیث تھے۔ انکی صحبت

؎ اخبار الفقیہ امرتسر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۲۱ء۔

سے مستفیض ہوکر اور شخصوں نے بھی اس طریقہ کو اختیار کیا ان میں سے ایک شخص مسمی مولابخش مرحوم بھی تھے جو جامع مسجد ڈمراؤں کے امام تھے ۱۸۹۸ء تک مابین اہلحدیث واحناف کے کوئی تنازعہ نہ تھا۔ برابر امام مذکور کی اقتدا کے ساتھ جامع مسجد ڈمراؤں میں ایک جگہ احناف واہلحدیث نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ مولانا ابوالبرکات صاحب غازیپوری مرحوم ومغفور کے اشتعال سے جمعہ کے روز عین خطبہ کے وقت امام مذکور کو ممبر سے ہاتھ پکڑ کر اُتارنا چاہا اور بزور جماعت اہلحدیث کو مع امام کے مسجد مذکور میں نماز پڑھنے وامامت کرنے سے روکنا چاہا۔ چونکہ حنفیوں سے تعداد اہلحدیث کی کم تھی۔ اسلئے اپنے حق کیلئے عدالت سے چارہ جوئی کی۔ اور بارہ برس مسلسل ہائیکورٹ تک مقدمہ لڑتے رہے اور ہر جگہ ڈگری اہلحدیثوں کی ہوتی رہی یہ وہی مقدمہ تھا کہ جناب مخدومنا مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مرحوم ومغفور وجناب مکرمنا مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی مرحوم ومغفور وعلماء کرام شہر آرہ کے شب وروز کوشاں وسرگرداں رہتے تھے ۱۹۱۰ء میں ہائیکورٹ سے جب اہلحدیثوں کی ڈگری ہوگئی تو جامع مسجد مذکور کو حنفیوں نے چھوڑ دیا اور اپنا جمعہ دوسری مسجد میں قائم کیا۔ اور اس مسجد میں جماعت اہلحدیث اپنے امام کے ساتھ برابر نماز پڑھتے رہے۔ چھ سات برس کے بعد حنفیوں نے پھر اس مسجد میں قدم رکھا کہ ہم لوگ بھی اپنے امام کیساتھ اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرینگے۔ خیر یہاں کے آنریری مجسٹریٹ کے سامنے آپس میں مصالحت ہوگئی کہ بارہ بجے سے ایک بجے تک اہلحدیث اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھیں اور ایک بجے کے بعد حنفی اپنے امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔ ایک کاغذ پر مسودہ تیار کرکے دونوں طرف کے ذی اثر لوگوں کے دستخط کرالئے گئے۔ چونکہ احناف جمعہ ادا کرنے کی نیت سے اس مسجد میں نہیں آئے تھے مصالحت ہوجانے کے بعد پھر اپنی اُسی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے لگے۔ جس میں ڈگری کے بعد جمعہ قائم کیا تھا۔ مگر برابر اس کوشش میں لگے رہے کہ کسی صورت سے اہلحدیثوں کو زک دیجائے اور انکو تنگ کیاجائے۔ ۱۹۲۴ء میں پھر اسی ڈگری شدہ مسجد میں ایک مولویصاحب غازیپوری تشریف لائے اور مولود کا بہانہ کرکے کل احناف ڈمراؤں واطراف کو جمع کیا اور بیچارے اہلحدیثوں ہزاروں صلواتیں سنائیں اور کہا کہ تم لوگ اس قدر کثیر تعداد میں ہو اور وہابی معدودے چند۔ تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ہے کہ مسجد کو چھوڑ دیا۔ تم لوگ آمادہ ہوجاؤ اور تیار ہوجاؤ اور آیندہ جمعہ کو ان وہابیوں کو بزور مسجد سے نکالدو۔ اس کیلئے لوگوں نے وعدہ کیا اور آٹھ ممبر بھی مقرر ہوگئے۔ سارا شہر اہلحدیثوں کے خون کا پیاسا ہوگیا۔ اس حالت کو دیکھکر اہلحدیثوں کی طرف سے ایک درخواست سب انسپکٹر پولیس کے پاس دیگئی کہ جمعہ کے روز سخت بلوہ کا اندیشہ ہے مناسب کارروائی کیجائے حنفیوں نے بھی خفیہ کوشش ی کے خیال سے سب ڈویزنل مجسٹریٹ بکسر کے پاس ایک سوال دیدیا کہ ہم لوگ برابر جامع مسجد میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اس جمعہ کو اہلحدیث فساد کرنا چاہتے ہیں۔ جمعہ کے دن صاحب بہادر نے سب انسپکٹر پولیس کو حکم بھیجدیا کہ جو جس طرح نماز پڑھتا ہو پڑھاؤ اور فساد کو روکو۔ اللہ المستعان

روز جمعہ جو مذہب اسلام کے اندر ایک بہت بڑا متبرک دن ہے۔ بیچارے اہلحدیث سون طریقہ سے اپنے سر کو عجز ونیاز کے ساتھ دربار خداوندی میں جھکانا چاہتے تھے۔ مگر ہمارے اسلامی بھائی بزور روکنا چاہتے تھے۔ جمعہ کے دن گیارہ بجے ایک عجیب نظارہ تھا۔ احناف ڈمراؤں واکثر دیہات کے ہر چہار جانب سے جوق جوق جامع مسجد پر آنے لگے اور ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوگئے۔ سب انسپکٹر پولیس بھی وہاں جا پہنچا اہلحدیث معدودے چند اپنے خدا کے بھروسہ پر مسجد میں داخل ہوئے اور اس کیفیت کو دیکھکر سخت بدحواس ہوگئے۔ اور خدا سے التجا کرنے لگے کہ اے خدا! ہم لوگ عبادت کیغرض سے تیرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں تو ہم لوگوں کی حفاظت کر اور عزت رکھ لے۔ آہ یہ ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ پولیس نے مصالحت نامہ کے مطابق یہ حکم صادر کیا کہ بارہ بجے سے ایک بجے تک اہلحدیث اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھیں اور بعد ایک بجے کے احناف۔

اہلحدیث کا امام ممبر پر گیا اور احناف مسجد چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ احناف نے مسجد سے باہر نکلکر سب ڈویزنل مجسٹریٹ بکسر کو تار دیا۔ تین بجے کے وقت صاحب بہادر ڈمراؤں پہنچ گئے اور تحقیقات کرنے کے بعد دونوں فریق کو کہا کہ تم لوگ بتاریخ ۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو اپنا اپنا ثبوت میرے اجلاس میں پیش کرو۔ تاریخ مقررہ پر فریقین سے جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر کے اجلاس میں ثبوت پیش کیا گیا۔ بعد اسکے صاحب بہادر نے اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے حسب دفعہ ۱۴۴ کا نوٹس احناف پر جاری کیا۔ احناف حاکم مذکور کے فیصلہ کو قبول نکرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ کا نوٹس مسترد کرنے کیواسطے جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع کے مقام صدر آرہ میں اپیل دائر کیا۔ مقدمہ کی تاریخ ۱۸ ستمبر تھی۔ اس مقدمہ کی پیروی میں کل احناف ڈمراؤں اور اُسکے اطراف وصدر آرہ سے جسمیں حنفی وکیل ومختار بھی شامل ہیں کوشش بلیغ ہر صورت سے مالی وجسمانی کی۔ بیچارے اہلحدیث صرف اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر جہانتک ہوسکا کوشاں رہے۔ جناب کلکٹر صاحب بہادر نے ۱۹ ستمبر کو فیصلہ سنایا کہ مجسٹریٹ کے فیصلہ کو بحال رکھتے ہوئے اپیل خارج کیا جاتا ہے۔ احناف کی مستعدی کو دیکھکر قرینہ غالب ہے کہ یہ مقدمہ عدالت دیوانی میں جائیگا۔ خدا سے دعا ہے کہ اللہ پاک جل شانہ ہمیشہ حق کو غالب رکھے اللھم آمین۔

(محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ ناگوی آ.ذی حالی مقام)
(ڈمراؤں، خریدار اہلحدیث ۲۰۲۵)

تاریخ اہلحدیث

جلسہ اہلحدیث کانفرنس جو امرتسر میں ہوا تھا اُس میں تجویز پاس ہوئی تھی کہ اہل حدیث کی تاریخ لکھی جائے۔ اور یہ امر عظیم مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوا تھا جنہوں نے بڑی محبت سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور بڑی محنت سے اسکو نباہا جزاہ اللہ۔

اس مضمون کا سلسلہ مختلف اوقات میں اخبار اہلحدیث میں عرصہ تک جاری رہا چنانچہ اسکے پہلے جزو کا خاتمہ اہلحدیث ۲۷ جنوری ۱۹۲۳ء میں کیا گیا۔ اُس سے بعد یہ سلسلہ بالکل بند رہا جسکی وجوہات مصنف کی علالت اور دیگر موانع تھے آج بہت مدت بعد حسب خواہش مصنف علام

پھر یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ ناظرین دعا کریں خدا مصنف کو بخیریت رکھے اور اس کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

بازگو از نجد و از یاران نجد

تاریخ اہلحدیث کی اشاعت پہلے حصہ کے اختتام کے بعد قریبًا پونے تین سال سے بند ہے۔ جسکی وجہ میری سوا دو سال کی طویل بیماری ہے۔ دوسرے حصہ کا مضمون ایک حد تک لکھا جا چکا ہے مگر اسکے ارسال کرنے میں حسب ارشاد حضرت مولانا سردار اہلحدیث صاحب ادام اللہ لقائہ یہ خیال مانع رہا کہ اتنا مضمون تیار ہو جائے کہ چند ماہ تک سلسلۂ اشاعت برابر جاری رہے۔ لیکن پہلے تو تواتر امراض اور پھر کثرت مشاغل ضروریہ دینیہ و ذاتیہ کے سبب سات آٹھ مہینے مضمون کا ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ بلکہ اُسے ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔ آخر جب خدا کو منظور ہوا تو اُسنے اپنے فضل سے ایسی ہمت و فراغت بخشی کہ میں نے تسوید مضمون میں عمر بھر میں نہ تو کبھی اتنی محنت کی اور نہ اتنی فرصت پائی تھی۔ الحمد للہ کہ چند روز کی عارضی فرصت میں یہ مضمون جو درج ذیل ہے تیار ہو گیا۔ یہ مضمون پہلے حصہ کی تیسری فصل ہے۔ سابقًا اس عنوان کے ذیل میں جو کچھ شائع ہوا وہ نہایت مختصر تھا۔ اب اُسی کو مطول کر کے کسی قدر تفصیل سے لکھا ہے گویا یہ پہلے کی شرح ہے۔ سابق اشاعت میں اسکی جسقدر سطریں تھیں غالبًا اب اُتنے صفحے ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دوسرے حصہ کا مضمون بھی انشاء اللہ اس فصل کے مضمون کو مکمل کرنے اور اسی طرح ایک دو دیگر فصول کے مضمون کو بھی مطول کرنے کے بعد ارسال کرونگا۔ تاکہ دوسرے حصہ کا مضمون بالکل الگ رہے۔ جو تدوین علم حدیث کے متعلق ہے (خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مؤلف تاریخ اہلحدیث)

فصل سوم

اسلام میں مختلف فرقے اور اُنکا تاریخی سلسلہ

جب یہ محقق ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت مرحومہ کے افتراق و اختلاف کی خبر پہلے سے دیدی تھی تو اب اسکے مطابق مختلف فرقہائے اسلام کا "تاریخی سلسلہ" بھی سمجھنا چاہئے کہ کوئی گروہ کب؟ اور کس طرح؟ اور کن امور میں؟ اُس جماعت سے جو صدر اول کی روش پر قائم رہی الگ ہوتا رہا۔

(۲) ان میں سے بعض تو بیشک علم و فہم کی بنا پر اختلاف کر کے الگ ہوئے (عام اس سے کہ وہ اختلاف غلط فہمی سے تھا یا زیغ قلبی سے) لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہوئے کہ اُن کی جماعت بندی ہوئی تو ملکی نزاع کے سبب لیکن بڑھتے بڑھتے ان کا مذہب بھی جدا قائم ہو گیا اور انہوں نے اپنے اصول و فروع بھی اپنے طور پر الگ قائم کر لئے کیونکہ اپنے اختلاف کو برحق ثابت کرنے اور فریق ثانی کو ملزم گردانتے کیلئے "شرعی دلائل" کی ضرورت پڑی اور یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی تھی جبتک فریق ثانی سے "مادۂ دلیل" یا "طریق استدلال" میں فرق نہ کیا جاتا۔ یا ملکی نزاع و عداوت میں دوسرے فریق کی ضد سے وضع مسائل کر کے اپنی الگ "جماعت بندی" نہ کر لیجاتی۔ کیونکہ عوام سے مذہب کے نام سے سب کچھ کرا سکتے ہیں

تنبیہ ❀ ناظرین ہمارے اس اجمالی بیان کو ہر فرقے کے حال میں بالخصوص ملحوظ رکھیں۔

فتنہ عبد اللہ بن سبا (۳) سب سے پہلے شیعہ اور خارجی الگ ہوئے۔ تفصیل اسکی یوں ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں علاقہ صنعاء سے ایک یہودی عبد اللہ بن سبا نام جسے اُس کی ماں کی طرف منسوب کر کے ابن سوداء بھی کہتے تھے منافقت سے مسلمان ہو گیا۔ شرارت منافق کی فطرت میں ہوتی ہے اُسنے مسلمانوں میں ضلالت و فساد پھیلانے کی خاطر مختلف بلاد اسلامیہ میں گشت لگانا شروع کیا۔ پہلے حجاز میں آیا اس پاک زمین نے اسکے تخم فساد کو قبول نہ کیا تو **بصرہ** میں چلا گیا۔ وہاں سے نکالا گیا تو **کوفہ** میں آ سر نکالا۔ وہاں بھی مقصود حاصل نہ ہوا تو **شام** (دمشق) میں آ گیا۔ یہاں سے بھی نکالا گیا تو سیدھا **مصر** کا راستہ لیا۔ یہاں کی زمین نے اسکے تخم فساد کو قبول کر لیا اور خوب کیا۔ تخت ٹھکانے لگی اور اسکا درخت ایسا بڑھا پھولا کہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام عالم اسلامی کو سایہ میں لے لیا۔

(۴) ابن سبا نے موقعہ کو غنیمت جانکر اور زمین مصر کو قابل دیکھکر مصریوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال پر طعن و تشنیع اور اعتراضات کر کر آپ کے برخلاف ایجی ٹیشن (تحریک بغاوت) پھیلا دی۔ اور یہ جادو چل نہیں سکتا تھا جبتک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کسی "مقدس ہستی" کو قوم کے سامنے پیش نہ کیا جاتا۔ تاکہ انقلاب کے لئے (Destruction) یعنی "ہدم و تخریب"۔ اور (Construction) یعنی "بناء و تعمیر" کا اصول درست رہے۔ لہذا اُس نے حضرت علی کی طرفداری میں (بغیر اسکے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسکو اپنا وکیل مقرر کر سکے یا ڈیوٹی اُسکے سپرد کریں) شکوک و شبہات پیدا کر کے مسائل اختراع کرنے شروع کر دئے اس کے اثر میں بہت سے لوگ آ گئے۔ اور دن بدن زیادہ ہوتے گئے۔ حتے کہ فساد کی آگ عام ہو گئی اور مسلمانوں میں ایک فتنۂ عظیم برپا ہو گیا۔ (باقی)

نماز کا چور

دین اسلام میں امت پر نرمی اور آسانی کا جسقدر لحاظ رکھا گیا ہے محتاج بیان نہیں۔ نماز ہی کو دیکھئے کہ اللہ نے اسکو امت پر کسقدر سہل اور ہلکا کر رکھا ہے کہ انسان کا ہر فرد بشر صغیر و کبیر مرد و زن توانا و ناتوان پیر و جوان مریض و صحیح امیر و فقیر غرض ہر فرد بشر نہایت سہولت سے خوشی خوشی اسکو بجا لا سکتا ہے نہ بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور نہ کوئی مشکل ہے سچ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا مگر پھر بھی بہت سے کاہل نام کے مسلمان اس فریضہ سے بالکل غافل ہیں اور اسکی بجا آوری سے جی چراتے ہیں اور بعض لوگ اس طرح ادا کرتے ہیں کہ نماز بالکل بیجان و روح ہوتی ہے یعنی ارکان نماز کو اعتدال و اطمینان کے ساتھ اچھی طرح ادا نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو حدیث شریف میں چور بلکہ بہت بُرا چور فرمایا گیا ہے۔ نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگ شراب پینے والے اور زانی اور چوری کرنیوالے کے حق میں کیا دیکھتے ہو (یعنی کونسی سزا تجویز کرتے ہو) لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُسکے رسول صلعم (ہم سے) زیادہ جانتے ہیں (اور یہ سوال کرنا حدود کے نزول سے قبل تھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب بیحیائی (کے کام) ہیں اور ان میں سزا ہے (یعنی معمولی سزا ہے) اور (لیکن) ۴ سب سے برا چور (جسکی سزا بہت سخت ہے) وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں سے چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے (تعجب سے) دریافت کیا کہ یا رسول اللہ نماز میں سے کیونکر کوئی چوری کریگا؟

ملکی مطلع

قضیۂ عرب

عرب کے متعلق اب کوئی خاص خبر نہیں آتی۔ ہندوستان کا وفد کب جائیگا۔ علم نہیں۔ مگر بمبئی کے خاص حلقہ میں خدا جانے کونسا تار گھر یا بے تار کا سلسلہ ہے جس میں حجاز اور نجد کی خبریں بہت صحیح پہنچتی ہیں جنمیں نجدیوں کے عقائد غیر صحیحہ اور افعال قبیحہ کا علم ہوتا ہے پنجاب کے اخبار "سیاست" "زمیندار" اور بمبئی کا "خلافت" وغیرہ چونکہ اُن خبروں کو صحیح نہیں مانتے اسلئے وہ (بقول اخبار شوکت) سلطان نجد کے وظیفہ خوار ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کہ جناب مدیر صاحب "شوکت" اس معارضہ بالمثل کا جواب کیا دے سکتے ہیں جو کوئی کہے کہ آپ جو مجاہدین نجد کو بدنام کر رہے ہیں آپ بھی کسی غیر مسلم حکومت کے وظیفہ خوار ہونگے۔

خیر یہ تو ان حضرت کے نیچ کی باتیں تھیں۔ ان دنوں مخالفین نے ایک نئی راہ نکالی ہے۔ ایک اشتہار کلاں شائع ہوا ہے جسکی بابت لکھا ہے۔

"دنیائے اسلام کی ایک گرانمایہ و گرامی منتشم ذات کا محققانہ بیان۔ جو حسن اتفاق سے اس وقت نزیل ہندوستان ہیں اور ابھی کچھ دنوں پہلے حجاز میں موجود تھے۔"

اس گرانمایہ کا نام کیا ہے اور کہاں نزیل ہیں مشتہرین جانیں۔ دوسرا کون جانے۔ خدا جانے یہ لوگ خود علم روایت نہیں جانتے۔ یا ان کو علم ہے کہ ہندوستان میں کوئی اس علم سے واقف نہیں۔ علم اصول حدیث کا مقررہ مسئلہ ہے کہ مجہول الحال راوی کی روایت بجوے نارزد (کوڑی کے کام نہیں) خیر یہ تو ان حضرت کے پیش کردہ راوی کی حقیقت ہے۔ اب اسکے مضمون کی بابت سنئے۔ اس میں مذکور ہے کہ

"طائف شہر میں نجدی داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی سات گھنٹے تک شہر کی غیر مصافی دامال چاہنے والی آبادی کا قتل عام کرتے اور نقود واموال کو لوٹتے رہے اور اُنکے مجمعوں سے یہ جملہ سنا جاتا تھا "انقتل اعداء اللہ باماذن اللہ" کیا ہم قتل کردیں اللہ کے دشمنوں کو اللہ کو مامون کرنے کے لئے۔"

یہ عربی فقرہ مشتہرین نے مزید تسلی کیلئے لکھا ہے۔ مگر اہل علم کے نزدیک یہی فقرہ موجب تکذیب ہے کیا طالبعلم نہیں جانتے کہ جو ترجمہ مشتہرین نے لکھا ہے یہ بالکل مہمل بلکہ غلط ہے۔ اصلی ترجمہ یہ ہے

"کیا ہم دین الٰہی کے دشمنوں کو اللہ کی پناہ کے ساتھ قتل کردیں"

بقول مشتہرین اعداء اللہ سے طائف کے عرب مسلمان مراد ہیں۔ پس مطلب یہ ہوا کہ ان نام نہاد مسلمانوں نے جب ہم سے اللہ کی پناہ مانگ لی تو بعد پناہ دینے کے بھی ہم ان کو قتل کردیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم ان مشتہرین اور ان کے تائید والوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ عربی دان علماء سے اس بات کا فیصلہ کرائیں کہ کونسا ترجمہ صحیح ہے ہمارا یا انکا۔

یہ فقرہ اگر واقع میں نجدیوں نے کہا ہے تو اُن کی کمال امن پسندی کا مظہر ہے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

دوسرا فقرہ مشتہرین نے اس سے بھی عجیب تر لکھا ہے کیونکہ اس فقرہ کا تو ترجمہ ہی غلط ہے مگر فی نفسہ یہ فقرہ بلحاظ عربیت کے صحیح ہے لیکن دوسرا فقرہ بلحاظ عربیت کے صحیح بھی نہیں لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے مقبرے میں نجدی لوگ گولیاں مارتے ہوئے بطور تمسخر کہتے تھے

قم یاابن عباس واحمی عبادك منا اذا كنت مستطیعًا

"اے ابن عباس اگر تم میں کچھ دم درود ہے تو اٹھو اور ہم سے اپنے معتقدین (ماننے والوں) کو بچاؤ"

اس عبارت میں جو عربی فقرہ ہے اُسکو دیکھکر ہنسی آتی ہے کہ مخالفین حق۔ حق پسندی میں کیا کیا کج ادائیاں کر رہے ہیں۔ طالب علم غور کریں کہ ابن عباس مذکر اور احمی صیغہ مؤنث۔ جسے ادنے عربی دان بھی صحیح نہ کہیگا۔ دوم اذا کنت میں اذا کا محل نہیں بلکہ اَنْ چاہئے تھا۔ یہ دو ایسی اٹل اور واضح غلطیاں ہیں کہ نجد کے وحشیوں اور دیہاتیوں کے منہ سے بھی یہ فقرہ نہیں نکل سکتا۔

اس قسم کے اشتہارات بتا رہے ہیں کہ ان لوگوں کو حق و صداقت سے کوئی مطلب نہیں صرف شور و شر سے غرض ہے۔ لہذا ان کے جواب میں اتنا ہی بس ہے ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

امرتسر میں خلافت کانفرنس

صوبہ پنجاب کی خلافت کانفرنس امرتسر میں بتواریخ ۵۔ ۶۔ ۷۔ دسمبر منعقد ہوئی جس میں صدر جلسہ مولوی ظفر علی خانصاحب مالک اخبار زمیندار تھے۔ صدر جلسہ کی آمد پر مسلمانان شہر نے شہر کو خوب سجایا دروازے بنائے۔ ایسی فرط محبت سے بنائے تھے کہ خلافت عباسیہ کا ایک واقعہ یاد آتا تھا۔

امام عبداللہ بن مبارک دارالحکومت بغداد میں آئے لوگ اس کثرت سے اُن کے استقبال کو باہر نکلے کہ ان کے چلنے کا گرد و غبار خلیفہ وقت ہارون رشید کی لونڈی نے شاہی محل کے اوپر سے دیکھا تو پوچھا کہ یہ ہجوم کیسا ہے کسی نے بتایا کہ ایک عالم امام آئے ہیں اُن کے استقبال کو لوگ نکلے ہیں۔ شوخ مزاج لونڈی کے منہ سے بیساختہ نکلا۔ "واللہ حکومت تو یہ ہے ہارون تو زور سے حکومت کرتا ہے" آج بھی حکومت کا کوئی بڑے سے بڑا افسر آئے تو عام لوگ فرط محبت سے ایسا استقبال نہ کریں جیسا مولوی ظفر علی خان کا امرتسر وغیرہ بلاد میں کیا گیا۔

یہ تو ہے امر واقعہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی اظہار کرنے سے بھی ہمیں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ کہ جلوس اور مظاہروں میں جو سابق کی نسبت لاہور میں تبدیلی ہوئی ہے جسکا اثر امرتسر میں بھی ہوا ہے بہت تکلیف اور مضرت رساں ہے۔ وہ یہ کہ لاہور میں شام سے چلکر ۳ بجے شب کے جلوس ختم ہوا اسیطرح امرتسر میں قریب ایک بجے دوپہر کو چلکر سارے شہر میں پھرتے پھراتے ۲ بجے صبح کو ختم ہوا۔ جس سے زائرین منتظمین رضاکاروں کے علاوہ خود صاحب صدر اور اُن کے مصاحبین کو بھی بجبر موٹر میں بیٹھے رہنے کے سخت تکلیف ہوئی ہوگی۔ اتنا لمبا چکر۔ طویل سفر۔ موسم سرد۔ الامان والحفیظ۔ اسکے

علاوہ اخراجات اتنے زیادہ کہ اسراف کی حد سے متجاوز۔ جو ایک غریب قوم کیلئے کسی طرح زیبا نہیں۔

شروع جلسہ مولوی داؤد صاحب غزنوی صدر مجلس استقبالیہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ خطبہ ایک جامع کتاب ہے جس میں زیادہ حصہ خلافت ترکیہ۔ حالات عرب اور حال کے واقعات نجد کیلئے وقف ہے۔ سلطان ابن سعود امیر نجد خلد اللہ ملکہ کے انتظام۔ اصابت رائے تدبیر امن وامان کی بہت تعریف کی گئی۔ اس کے علاوہ خلافت کمیٹی کے بڑے اہم کام تنظیم کی اہمیت اور خوبی بتائی گئی۔ خطبہ تقطیع خرد کے صفحات ۴۰ پر مطبوع ہے۔

صدر جلسہ نے خطبہ صدارت میں دنیائے اسلام پر وسیع نظر ڈالی جس میں تمام دنیا کے سیاسی حالات اسلامی بتائے اسلامی حکومتوں کا فنا ہونا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں دول یورپ خصوصًا انگلستان کا مقصد ترکوں اور دیگر اسلامی حکومتوں کو فنا کرنا پھر اس مقصد میں ناکام رہنا۔ بلکہ بعد از جنگ اسلامی حکومتوں کا زیادہ مضبوط ہو جانا ذکر کیا ہے۔ ترکوں کا باب خلافت کو اپنے حق میں بند کرنا اور اُسکی تاویل کرنا وغیرہ سب مذکور ہے اسکے بعد ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات پر بسیط بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گاندھی جی جبتک آزاد تھے اُن کے اثر سے ہندو مسلمانوں سے بدگمان نہ تھے۔ جب یہ قید ہوئے تو ہندوؤں کی دوسری پارٹی جس کے سرگروہ پنڈت مدن موہن مالویہ جی ہیں ظہور پذیر ہو کر مسلمانوں پر بے اعتباری کا اظہار کرنے لگے اسلئے لڑائی فساد کا بازار گرم ہوا۔ وغیرہ۔ اتفاق حسنہ سے اسوقت گاندھی جی۔ شوکت علی صاحب۔ حکیم اجمل خان صاحب وغیرہ بھی شریک جلسہ تھے۔ گاندھی جی نے حسب استدعا صدر جلسہ خطبہ صدارت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مجھ کو جہاتما نہ کہا جائے میں تو ایک ادنےٰ آدمی ہوں۔ صدر صاحب نے جو مالویہ جی کو ایسا کہا ہے میں اس میں ان سے متفق نہیں ہوں۔ اگر وہ واقعی ایسے ہیں تو بھی ان کو ساتھ لیکر صلح ہوگی۔ بدون ان کے ہندو مسلم مصالحت ناممکن ہے۔ اسکے علاوہ بھی چند نصائح فرمائیں۔ بعض حالات زمانہ رسالت محمدیہ کے بھی سنائے جن سے یہ بتایا کہ آپ لوگ مسلمان ہو آپکو اپنے پیغمبر کی طرح اپنے مخالفوں کے حق میں بہتری کی دعا کرنی چاہئے۔

جلسہ میں چند رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں ایک رزولیوشن سلطان نجد کو کامیابی پر مبارکباد کا بھی ہے

جلسہ پہ تنقیدی نظر اس میں شک نہیں کہ جلسوں کا انتظام کرنا مشکل ہے۔ غلطیاں ہوتی ہیں۔ ایسا ہی اس میں بھی شک نہیں کہ اُن غلطیوں پر اطلاع دینا بھی خیر خواہی میں داخل ہے اور اُن کو سنکر فائدہ اُٹھانا بھی سعادتمندی کا نشان ہے۔ ہمارے خیال میں جلسہ ہذا میں کئی ایک انتظامی غلطیاں ہوئی ہیں۔

سب سے بڑی غلطی تو یہ ہوئی کہ جلسہ شروع ہونے تک کسی کو خبر نہیں تھی کہ جلسہ شروع کب ہوگا۔ نہ اشتہار میں وقت درج ہے نہ پروگرام ہے نہ اعلان ہے۔ آخر جب مہمان آگئے اور ایک دوسرے سے پوچھتے شہر والے باہر والوں سے اور باہر والے شہر والوں سے تو منتظمین کو خیال آیا تو اُنہوں نے شہر میں قریب دس گیارہ بجے کے منادی کرائی کہ جلسہ نماز جمعہ شروع ہوگا۔ اس طرفہ پر طرہ یہ کہ قریب چار بجے عصر کے شروع ہوا۔ جونہی خطبہ استقبالیہ تھوڑا سا پڑھا گیا تھا کسی دیندار نے اذان دیدی لوگ نماز کو چلے گئے بعد نماز آئے مغرب تک خطبہ استقبالیہ ہی ختم ہوا۔

دوسری غلطی بڑی سخت ناقابل تلافی غلطی جلوس کے متعلق یہ ہوئی کہ بعض بازار ایسے بھی تجویز ہوئے جنمیں بازاری مکشوفات ہی نظر آتی تھیں اور وہ بکشادہ پیشانی سلام کرتی اور لیتی تھیں جو غالبًا صاحب صدر کے منشا کے بھی بہت کچھ مخالف ہوگا۔

تیسری غلطی مجلس استقبالیہ اور مدعو مسلمان ایک چبوترہ پر تھے۔ چبوترہ جلیانوالہ باغ میں سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اُس پر فرش اور فرش پر قالین تھا۔ مگر جن لوگوں ۱۲/ - ۱۰/ - ۸/ کے ٹکٹ خریدے تھے وہ نیچے ٹھنڈے فرش پر جو باغ کی گھاس پر دریوں کا تھا بیٹھے تھے جنہیں نیچے سے کافی تکلیف تھی۔ ہمارے خیال میں قیمت سے ٹکٹ خریدنیوالے بھی جس عزت کے مستحق تھے وہ اُن کو نہیں دیگئی۔

چوتھی غلطی جلسوں کے انعقاد اور اُن کے مقاصد کی اشاعت اخباروں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ جلسہ سے پہلے جلسہ کی بابت منتظمین کی طرف سے اعلان پر اعلان آتے ہیں۔ جلسوں کے بعد کارروائی لبغرض اشاعت آتی ہے۔ اس اشاعت میں روزانہ اور غیر روزانہ سب برابر ہیں۔ پھر نہیں معلوم جلسہ خلافت کانفرنس نے کس اصول کی بنا پر ایسا کیا کہ شہر امرتسر کے روزانہ اخباروں کے سوا غیر روزانہ اخباروں کو پریس ٹکٹ نہیں بھیجا۔ کیا اُنکی اشاعت اشتہار اور مقاصد روپیہ آٹھ آنہ کے برابر بھی نہیں تھی۔ خطرہ ہے کہ آیندہ ایسے جلسوں کے اعلان ان اخباروں میں آئیں تو دفتر اخبار سے اُن اشتہاروں کی اشاعت پر اُجرت طلب ہو۔ پھر اُن کی مرضی کہ اُس اجرت میں سے کچھ حصہ خرچ کر کے ٹکٹ داخلہ خرید لیا کریں۔ ہم نے سُنا ہے کہ امرتسر کی پریس ایسوسی ایشن نے جلسہ کے اس فعل پر ملامت اور نفرت کا رزولیوشن پاس کیا۔

عام نظر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ ابھی افق سے بہت نیچے ہے۔ لاہور میں مسلم لیگ ہوئی تو بہت سے وہ لیڈر نظر آتے تھے جو تحریک خلافت سے عام نظروں سے اوجھل تھے ایسے لوگ لاہور مسلم لیگ کے جلسہ میں بڑے ٹھاٹھ سے جلوہ نما تھے۔ مگر جلسہ خلافت کانفرنس میں وہ معزز صورتیں نظر نہ آتی تھیں۔ . . . . خدا جانے یہ تفریق مسلمانوں میں کبتک رہیگی۔ اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔

اسکا زیادہ ذمہ دار قاعدہ کی بات ہے جو کوئی جتنا عقلمند یا مدعی عقل اُسیقدر اُسکی ذمہ داری ہے۔ خلافت والوں نے تنظیم کی تحریک پیدا کی ہے اور تنظیم کے معنی یہی ہیں کہ ایک سلسلہ میں سب کو لیا جائے۔ نرم اور تیز ہر قسم کے لوگوں کی باتیں سنی جائیں دانشمندوں سے مشورہ کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ منتظمان مجلس خلافت بہت دفعہ اس امتحان میں فیل ہوئے ہیں کسی مخالف رائے پر اُنکو بھی ملال ہوتا مخالف کی مخالفت سنکر اُسکو مخالفانہ رنگ میں دبانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ملاپ کی بجائے نفاق ہوتا ہے ذمہ داران کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے ؏

اگر پائے بندی رضا پیش گیر ✿ وگر یک سواری سر خویش گیر

متفرقات

بہی خواہان اخبار | توجہ کرکے اخبار کی اشاعت بڑھائیں بارہا بتایا گیا ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک خریدار مہیا کرے۔

مدرسہ رحمانیہ دہلی | سے بعض طلباء کو بد چلنی کی وجہ سے خارج کیا گیا ہے۔ عبد الصمد۔ داؤد احمد۔ اصغر علی کبیر الدین۔ کلیم بنگالی۔ دوسرے مدارس کے مہتمم صاحبان بھی متنبہ رہیں۔ (خادم ابو طاہر مہتمم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

ضرورت اُستاد | مدرسہ زبیدیہ دہلی کے واسطے ایک لائق اُستاد اہلحدیث کی ضرورت ہے جو طالب علمان کو علم حدیث اور صرف نحو بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر کیجائے۔ اپنی لیاقت کی سند کامل درخواست میں مفصل تحریر کیجائے (حاجی احمد دین متصل مسجد مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

نسخہ مقوی دماغ | بجواب سوال مولوی محمد سلطان مندرجہ اہلحدیث ۲۱ نومبر۔ مرسلہ عبد السمیع منیجر دواخانہ حکیم محمد شفیع صاحب، مبارکپور۔ صوبہ ضلع اعظم گڈھ)

پوست ہلیلہ۔ پوست بلیلہ کابلی۔ آملہ منقی۔ کشنیز مقشر۔ اسطوخودوس۔ دار چینی۔ تخم خشخاش۔ تخم کاہو۔ مغز بادام شیریں۔

سوائے خشخاش و کاہو و مغز بادام کے اور دواؤں کو کوٹ کر چھان لیں اور مغزیات کو علیحدہ باریک کر کے ملائیں بعد اس کے بنفشہ۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس عناب ولایتی۔ سپستان۔ برگ گاؤزبان۔ مویز منقے اسطوخودوس۔ زوفا خشک۔ عود غرقی۔ سنبل الطیب بیخ سوسن۔ پر سیاوشان۔ انجیر زرد۔

ان سب دواؤں کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب دو حصہ جلکر ایک حصہ باقی رہے صاف کر کے آدھ سیر مصری ملا کر قوام کریں اور ان کو جو کوٹی پیسی ہوئی رکھی ہیں اس قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ (مقدار خوراک) ایک تولہ بوقت صباح ہمراہ عرق گاؤزبان (۵ تولہ) (پرہیز) ترش اور بادی اشیاء سے کریں۔

نوٹ :- ہمارے دواخانہ میں اس مرض کی مجرب دوا موجود ہے۔ جو صاحب چاہیں بصیغہ وی۔ پی طلب کریں۔

ایضاً | از حکیم عبد القادر صاحب مقیم شیخوپورہ پنجاب۔

جدوار رسیل۔ بچھناگ۔ افیون۔ زعفران۔ شکر تیغال۔ مرچ سیاہ۔ فلفل دراز۔ سونٹھ۔ رُب السوس خانہ ساز۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ دانہ خشخاش سفید سب برابر برابر کم ایک ایک ہی ماشہ لیکر کوٹ پیسکر سیدانہ کے لعاب میں گوندھکر بقدر دانہ مونگ گولیاں بناکر خشک کرکے رکھ لو اور صبح و شام ایک ایک گولی جوشاندہ ذیل سے نگل لیا کرو۔ انجیر زرد۔ پرسیاوشان۔ زوفا خشک تخم حلبہ۔ گاؤزبان۔ تلبینی مقشر نیکوفتہ۔ سبوس گندم مغسول۔ نمک طعام۔ مصری۔ آدھ سیر پانی میں جوش جب ایک پاؤ رہے تو مل چھان کر نوش کریں۔ اور یہ حریرہ غذا کے وقت بنا کر شامل غذا پی لیا کریں

مغز فندق۔ مرچ سیاہ۔ زعفران۔ عرق گاؤزبان میں گھوٹ کر شیرہ نکالکر دیا قوذا ملا کر پی لیا کریں۔

بہترین غذا یخنی چوزہ مرغ یا مرغ کے کباب یا بکرے کی سری۔ باقی جملہ حموضات آچار۔ سرکہ۔ دہی۔ لسی۔ ہرا دھنیا۔ وغیرہ چاول دال کو طلاق رجعی دیں۔ کوئی بات دریافت طلب ہو تو ٹکٹ بھیجکر پتہ مذکورہ سے دریافت کریں۔

یاد رفتگان | آہ حبیب اللہ۔ امرتسر میں میرے مخلص دوست خواجہ حبیب اللہ سوداگر شال تھے مرحوم کو مجھ سے اور مولانا سیالکوٹی سے خاصکر بہت تعلق تھا۔ تین چار یوم کے بخار سے بروز بدھ بتاریخ ۳ دسمبر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ (ابو الوفاء)

ایضاً :- میرے دوست منشی نواب دین امرتسری سوداگر چرم بھی عرصہ دراز کی طویل علالت سے فوت ہو گئے انا للہ۔ (ابو الوفاء)

ایضاً :- میرے خالو محمد یوسف صاحب سوداگر زردوز حال مقیم ہیہو (برما) فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ (سید اسمٰعیل عارف کوکناڈا) ۴

ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

۴ مستری عمر الدین کوٹھی لوہاران معزلی کی اہلیہ محترمہ بھی فوت ہوگئیں۔ انا للہ۔

دعاء خیر | میں عرصہ سے بیمار ہوں برادران میرے لئے للہ فی اللہ دعاء خیر کریں۔ (سید حیدر شاہ ساکن سندھو والیہ ضلع سیالکوٹ) اللھم اشفہ لشفائک ودواءہ بل وامثالہ۔

(تقریضات)

ہدایت المسلمین | اس رسالہ میں کسی حنفی کے رسالہ کا جواب ہے۔ اسمیں مسائل متنازعہ فاتحہ خلف الامام رفعیدین آمین بالجہر جمعہ در دیہات پر بحث کرکے انکا ثبوت دیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ اچھا ہے۔ قیمت ۸ر پتہ (مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام موضع کجلیانوالی ڈاکخانہ مکتسر ضلع فیروز پور)

حقوق الوالدین | مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم چند نسخے مندرجہ ذیل پتہ سے بارسال قیمت ۵ر طلب کریں پتہ (ابو سلیمان عبد الرحمٰن مدرسہ دار الکتاب والسنۃ صدر بازار دہلی)

فتنہ خلق القرآن | خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق القرآن پر معتزلہ اور اہلسنت میں بہت مباحثے ہوئے مگر عبد العزیز بن یحییٰ کنانی کا مباحثہ بہت مشہور ہے جو دربار خلافت میں ہوا تھا وہ کتاب کی شکل میں تھا یہ کتاب اُسکا ترجمہ ہے جو مولوی امام خان صاحب سوہدروی نے۔ قیمت ۱۰ر

عجیب الخلقت بچہ | تحصیل سیالکوٹ میں ایک گاؤں کرتوپ متصل ناله ایک ٹبہ پر واقع ہے۔ وہاں ایک جٹ زمیندار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جسکی عجیب حالت تھی یعنی ایک سر جسمیں دو چہرے اور چار آنکھیں اور تین کان جو دونوں چہروں کے اردگرد اور ایک درمیان ناک دو۔ منہ دو۔ جسمیں پانچ دانت۔ ایک منہ میں تین اور دوسرے میں دو۔ گردن اور حلق ایک ہی تھا دونوں منہوں کی آواز ایک جیسی۔ جب روتا دونوں سے آواز ایک جیسی نکلتی جب خاموش ہوتا تو دونوں منہ بند ہوجاتے۔ پھر عجب یہ کہ ۱۸ نومبر ۲۴ء کو پیدا ہوا اور ۲۳ نومبر ۲۴ء کو مرگیا۔ اس عرصہ میں اسنے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ سبحان اللہ۔ کیا سچ فرمایا ہے۔ ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔ (فیروز الدین خریدار ۴۸۹ء)

انتخاب الاخبار

خلافت کانفرنس کی قرار دادیں

امرتسر کی خلافت کانفرنس میں چند تجاویز پاس ہوئیں (۱) موپلوں سے ہمدردی اور اُن کے نیامی کیلئے تحریک چندہ (۲) مراکش کے مجاہدوں سے ہمدردی اور چندہ جمع کرنے کیلئے تقریبًا بارہ سو روپیہ جمع ہوگیا۔ (۳) گاندھی جی کی سعی بابت اصلاح پنجاب کا شکریہ۔ سلطان نجد کی مساعی کا شکریہ اور مبارکباد کا تحیہ (۴) کشمیر میں مسلمانوں کی حالت زار پر افسوس اور ریاست کو توجہ۔ وغیرہ۔

مکہ معظمہ میں امیر نجد کا داخلہ

اخبار المقطم کو معلوم ہوا ہے کہ سلطان نجد مکہ معظمہ میں پہنچ گئے ہیں ایک ہزار فوج اور چار سوار دلی ہمراہ تھے۔

حجاز کے گورنر علی حیدر پاشا مقرر ہوگئے۔ قسطنطنیہ کا ترکی اخبار اقدام راوی ہے کہ غازی ابن سعود ان کے بیٹے اور دیگر شرفائے مکہ نے ملکر فیصلہ کیا ہے کہ حجاز کا گورنر علی حیدر پاشا کو بنایا جائے چنانچہ ان کی گورنری کا اعلان ہوگیا ہے۔ علی حیدر پاشا وہی صاحب ہیں جنکو ترکی حکومت نے دوران جنگ میں شریف حسین کی بغاوت سے چند روز پہلے ہی حجاز کا گورنر مقرر کیا تھا۔

غازی امیر عبدالکریم کے فاتحانہ ارادے۔ غازی امیر عبدالکریم اور ہسپانیہ کے درمیان مصالحت کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی بالفعل منقطع ہوگئی ہے غازی عبدالکریم موصوف اب بھی اپنے مطالبات پر مُصر ہیں کہ سیوطہ اور ملیلا کے علاوہ تمام ہسپانی مراکو خالی کر دیا جائے۔ ہسپانیہ ۲ لاکھ پونڈ تاوان جنگ ادا کرے اور ایسے ہی دوسرے ناممکن مطالبات پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ اسوقت امیر عبدالکریم کے قبضہ میں ۱۲ سو ہسپانی قیدی ہیں۔

ہسپانی فوج کو ایک اور شکست مراکو سے تشویش انگیز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں قابل وثوق ذریعہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طیطوران کے قریب ہسپانی فوجیں رایو مارٹن مقام خالی کرنے پر مجبور ہوئی ہیں۔

ہسپانیہ کے باغیوں کو سزائے موت جن تین مجرمین کو سزائے موت دیگئی ہے ان سے پانچ ہزار پستاس فی کس جرمانہ بھی وصول کیا جائیگا تاکہ پولیس کے مقتول سپاہیوں کے خاندان کی امداد کی جائے۔

حکومت مصر اور اہل مصر معلوم ہوا ہے کہ زیور پاشا وزیر اعظم مصر نے ایوان پارلیمنٹ کے صدر کو مطلع کیا ہے کہ حکومت کا ارادہ نہیں ہے کہ وہ شاہ فواد کو پارلیمنٹ کا جلسہ طلب کرنے کا مشورہ دے جس کی کل کی عرضی میں درخواست کیگئی ہے

گورنر جنرل سوڈان کی مستقلی سر گاڈفرے آرچر کا تقرر مستقل کر دیا گیا۔

سوڈان کا تخلیہ کامل ٹائمز کا وقائع نگار خرطوم سے لکھتا ہے کہ مصری سپاہ سوڈان میں خال خال کہیں رہ گئی ہے ورنہ تخلیہ کامل ہو چکا۔

خاندان شاہی سیاحت ہند پرنس اور پرنسز آرتھر آف کناٹ آج کالیڈونیہ نامی جہاز میں سوار ہو کر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے جہاں وہ سردی کا موسم بسر کرینگے۔ اثناء راہ میں آپ ڈیوک اور ڈچز آف یارک کو ہمراہ لینگے جو مشرقی افریقہ کی سیاحت کیلئے جانے والے ہیں۔

جرمن برطانی تجارتی معاہدہ کی تکمیل جس تجارتی اور بحری معاہدہ کے متعلق جرمنی اور برطانیہ میں ایک عرصہ سے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ تکمیل پذیر ہوگیا اور دونوں سلطنتوں کے نمائندوں نے اس پر دستخط کر دئے۔

نائس میں ہولناک طوفان نائس میں ہولناک آندھی چلی۔ بیس منٹ تک یہ آندھی چلتی رہی اور حیرت انگیز نقصان ہوا۔ بازاروں میں لوگ پناہ ڈھونڈھ رہے تھے اور کئی اشخاص ہوا میں اُڑ گئے ۷۰ سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑ گئے گاڑیاں اور موٹر کاریں ۴ اُلٹ گئیں۔ یہ واقعہ یکم دسمبر کا ہے۔

جاوا میں زلزلہ زلزلہ کی وجہ سے جو ۲ر دسمبر کو محسوس ہوا شہر ننگشو لورودو جس میں زیادہ تر دیسی آبادی تھی بالکل تباہ ہوگیا ہے۔ ۹۰ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

مشرقی بنگالہ میں قحط کے آثار گذشتہ دنوں چاٹگام میں شدید بارش ہوئی جسکی وجہ سے فصل کو بہت نقصان پہنچا اور قحط کا خطرہ ہے نواکھالی کی ایک دوسری اطلاع مظہر ہے کہ وہاں بھی شدید بارش ہوئی اور فصل کو کئی

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

اور اُس مجسمۂ عجز سے عقدہ کشائی کی توقع رکھے اور اپنا سر اپنے جیسی مخلوق کے سامنے رگڑے اور بتمام و کمال گڑگڑائے۔

اے خالق قدوس! عظمت و رفعت کے حقیقی مالک اسوقت تیرے نبی کی امت گرداب عظیم میں پھنسی ہے معصر علماء کرام کو توفیق دے تاکہ وہ تیرے سچے نبی کی پاک اور آسان تعلیم بلا رو رعایت کے تیرے عاجز بندوں کو پہنچائیں۔ دنیا کا کوئی فریب اُن کو سچ کہنے سے نہ روک سکے۔ بلکہ **موحد اعظم آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح دنیا کی جھوٹی مشیخت پر لات مار کر اعلاء کلمۃ اللہ سے نہ چوکیں۔ ان کے استقلال اور حمایت حق کو دیکھکر متعصب سے متعصب مخالف بھی فورًا کہہ اُٹھے ؎

موحد چہ بر پائے ریزی زرش
چہ فولاد ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نہ باید زکس
ہمین ست بنیاد توحید و بس

(خادم الملت الحنیفۃ ابوسعید محمد شریف قریشی عفی عنہ)

(بقیہ جواب صفحہ ۱۰)

کہ ہر شادی پر اتنی رقم وصول کر لی جائے جسے سب نے منظور کیا ہوا ہے تو ایسی صورت میں بحکم حدیث شریف المسلمون علی شروطھم (مسلمان اپنی شروط کی پابندی پر رہیں) ایسا چندہ دینا لینا جائز ہے۔
(۳ر داخل غریب فنڈ)

ہندوستان کے مقتدر و مشہور و معروف اسلامی جرائد اہلحدیث وغیرہ اور علماء کرام کی متفقہ رائے ہے کہ

رسالہ تقسیم میراث ۶/

علم الفرائض میں رسالہ تقسیم میراث ایک بہترین کتاب ہے جسے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق نہایت سہل و مدلل عام فہم پیرایہ میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ابتداء میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے کئی مثالیں اور نقشہ جات دیئے گئے ہیں اسکے بعد ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے کہ جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور انکے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ اسکے مطالعہ سے علم کے بعد اوسط درجہ کی واقفیت رکھنے والا مسلمان بھی تقسیم وراثت سے پورا پورا واقف ہو سکتا ہے۔ کوئی اسلامی گھر اس مفید کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ کتاب عنقریب ختم ہونے والی ہے جلد طلب فرمالیں۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصولڈاک ۲/ مقرر ہے۔ پتہ

ناظم دفتر اشاعت الاسلام امرتسر پنجاب

طاقت کی مشہور و معروف دوائی

سلاجیت خالص ۶/

دل کو فرحت اور طاقت بخشتی ہے معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہے درد معدہ وجع الفواد قبض کھانسی نزلہ زکام بلغم اختناق الرحم نفث الدم خون آنا جواحات مثانہ درد کمر جریان اور پوشیدہ امراض کے درد کو از حد مفید ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے اور جسم کے تمام اعضا کو طاقت دیتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے۔ قیمت نصف چھٹانک ۱۲/ ایک چھٹانک پختہ ۲/ نصف پاؤ ۴/ ایک پاؤ پختہ ۸/ نصف سیر ۱۶/ ایک سیر پختہ ۳۲/ مع محصولڈاک ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

لاکھ شہادتوں سے زیادہ معتبر شہادت

(۱) جناب مولانا محمد علی خان صاحب واعظ پنجاب و امام جامع مسجد اہلحدیث محلہ خواجسیاں امرتسر تحریر فرماتے ہیں۔

"جسم کے درد اور اعضا شکنی اور ضعف اعضا کیلئے یہ نسخہ بہت مفید پایا ہے مجھ کو ماشاء اللہ نزلہ زکام اور کھانسی سے بہت ہی آرام ہوا ہے" (۱۹ رجب ۱۳۴۲ھ)

ایک زبردست شہادت

(۲) جناب محمد اشرف صاحب موضع سند ھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب حکیم صاحب سلاجیت خالص آدھ پاؤ بدیں خط بذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اسد رجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے" (۷ مارچ ۱۹۲۴ء)

تیسرا خط

(۳) محمد اشرف صاحب مذکور اپنے تیسرے خط میں لکھتے ہیں۔

"خاکسار آپ سے قبل ازیں دو دفعہ سلاجیت (چھٹانک آدھ پاؤ) منگوا کر آزمائش کر کے اسپر تعریف لکھ چکا ہے اب تیسری دفعہ آدھ پاؤ کی ضرورت ہے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں آئندہ بھی حسب ضرورت طلب کرونگا" (۲۷ اگست ۱۹۲۴ء)

ملنے کا پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ قلعہ امرتسر

مومیائی ۸/

مصدقہ مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق و دمہ کھانسی نزلہ ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو بے حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان اور مثانہ کی کمزوری میں اکسیر ہے درد جوڑ اور ہر قسم کے درد میں موقوف ہوتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کی جاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۸/ آدھ پاؤ ۱۵/ پاؤ ۳۰/ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ فہرست شہادات مفت ناظرین اہلحدیث تقریباً اٹھارہ سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

پتہ

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مفت

ہم ۱۹۲۰ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلاقید مذہب و ملت اپنے مشہور و معروف دواخانہ کا شہرۂ آفاق اور لاثانی تجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت کتاب گلدستہ بہار عیش مکمل ڈاک بھی گرہ سے چھپوا کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کر سکتے ہیں۔ پتہ

منیجر دواخانہ شفا ...... بخش ...... ضلع گوجرانوالہ

روغن احمر قانی ۸/

یہ روغن سرخ و خوشبودار ہونے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ نزلہ کھانسی دمہ رعشہ فالج لقوہ گٹھیا ذبحہ اطفال آنت اترنا تپ ولرزہ تشنج وغیرہ میں بفضلہ مجرب ہے

قیمت فی سیر (۸)

روح احمر

صد ہا امراض میں استعمال کرتے ہی بفضلہ اثر دکھلاتا ہے سفر و حضر میں رکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/

بیماروں کے ساتھ خاص رعایت ہے جو دریافت کرنے پر ظاہر کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں سر میں لگانے کے نہایت عمدہ عمدہ خوشبودار مقوی دماغ روغنیات یہاں تیار ہوتے ہیں۔ مفصل اشتہار کلاں مفت طلب کر کے ملاحظہ فرمائیں۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر روغن احمر قانی فارمیسی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین ۱۲/

مصدقہ حضرت مولانا محمد علی صاحب واعظ پنجاب

قیمت فی تولہ ۱۲/ - ملنے کا پتہ

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

حضرت محمد کا بے معنی فخر دوستو! ایک شخص کا سنہ ہجری میں یہ فخر کہ دَیتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا یعنی اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج فوج - اور پھر تو اریخ کا یہ ساتھ ہی شہادت دینا کہ حضرت کی آنکھیں بند ہوتے ہی وہ نو مسلمین جھٹ اسلام کو ترک کر گئے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ ایک ایسی بات کا فخریہ ذکر کرتا ہے جسکی عمر دو تین سال سے زیادہ نہیں - عارضی باتوں پر وہ اشخاص فخر کرتے ہیں جو کہ حقیقت کے متلاشی نہیں ہوتے بلکہ ریت پر محل کھڑا کرتے ہیں - اور دوسروں کی خوش اعتقادی یا زود اعتقادی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں - جو آدمی اس آیت کے ساتھ ہی یہ بھی پڑھتا ہے کہ خلافت ابوبکر باعث ارتداد اکثر عرب ہوئی تھی کہ بجز مکہ و مدینہ کہیں سجدہ نہوتا تھا - اسی طرح عمر و عثمان دونوں کی خلافتوں میں صدہا نہیں ہزارہا نہیں لاکھوں آدمی مرتد ہو کے اسلام سے خارج ہوئے (صفحہ ۴۲ تشحیذ الاذہان مطبوعہ قادیان جلد ۸ نمبر ۱۱)

کلینی صاحب روایت کرتے ہیں کہ بعد رسول صلعم کے تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے سوائے تین کس (مقداد - ابوذر - سلمان) کے۔

(کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵ - تشحیذ جلد ۹ نمبر ۱)

حضرات! بتلائیے اب تو میں اس تبلیغ کو تھوتھا کہوں یا نہ - اور ان صحابہ کے ایمان کے متعلق ہلکی رائے رکھوں یا نہ - جو تلوار یا شوکت کے ڈر سے محض نام لکھانے کیلئے شہید دیں میں تھوڑے عرصہ کیلئے داخل ہو گئے تھے۔"

(آریہ گزٹ ۲۸ اگست ۱۹۳۲ء صفحہ)

اہلحدیث شیعہ اور قادیانیوں کے حوالہ کا جواب وہ خود دینگے ہماری وکالت کی نہ اُن کو حاجت ہے نہ ہمیں ضرورت - ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ بغاوت عرب میں پھیل گئی تھی ان باغیوں میں چند قبائل اسلام سے منحرف تھے - بہت سے اسلام کے قائل لیکن خلیفہ کے حکم سے بے فرمان تھے وہ کہتے تھے ہم زکوٰۃ خلیفہ کو نہ دینگے کیونکہ زکوٰۃ قبول کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے۔

صَلِّ عَلَيۡهِمۡ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ

(ان پر دعا کیجئے کیونکہ آپکی دعا انکے لئے باعث تسلی اور موجب برکت ہے)

اس آیت کے استدلال سے وہ کہتے تھے کہ اس میں مخاطب خاص آنحضرت ہیں جنکی دعا ہمارے لئے باعث برکت ہے خلیفہ کی دعا کو یہ رتبہ حاصل نہیں اسلئے ہم اپنی زکوٰۃ خلیفہ کو نہ دینگے۔

قرآنی آیت سے اُن کا دلیل لانا صاف بتا رہا ہے کہ وہ اسلام کے منکر نہ تھے بلکہ خلیفہ کے حکم سے سرتاب تھے - یعنی مرتد نہ تھے بلکہ باغی تھے - مگر مہاشہ جی کی جانے بلا - انہیں کیا مطلب انہیں تو آنکھ بند کر کے قرآن مجید پر اعتراض کرنا منظور رہتا ہے وہ صحیح ہو یا غلط - وہ تو کہدینگے کہ شیعوں نے ایسا لکھا ہے اسلئے ہم ہمیشہ ان مہاشوں کو مشورہ دیا کرتے ہیں کہ شیعوں کی ایسی تحریرات لیکر لاہور میں محلہ چوک نواب صاحب میں مولوی حائری صاحب کے مکان میں سیدھے چلے جایا کریں - سارے اہل اسلام کو ایسی تحریرات سنا ئینگے تو خطرہ ہے کہ سوامی دیانند کے متعلق ہندوؤں اور دیو سماجیوں کی تحریریں آپ کی نظر سے نہ گذر جائیں

اچھا صاحب مانا کہ عرب سارے دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تو بھی اس سورۃ کی تنقیص کیا ہوئی - بھلے آدمی اسمیں تو اتنا مذکور ہے کہ جب آپ لوگوں کو داخل اسلام ہوتے دیکھیں تو اپنے سفر آخرت کی فکر کیجئے - اسکے مضمون کی تردید تو اُسوقت ہوتی جب آنحضرت کے انتقال فرمانے تک لوگ داخل اسلام نہ ہوتے۔

اس کی مثال مناسب ہے کہ ہم سماجیوں کو اسکی مثال اُن کے گھر سے دیں تاکہ وہ اس سورہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ جائیں۔

آپ لوگوں کے گرو سوامی دیانند نے فوت ہوتے وقت کہا تھا کہ میں مر کر پھر انسانی جنم میں آکر ویدوں کی تفسیر پوری کرونگا - (سوانح عمری کلاں صفحہ ۸۶۲) سوامی جی کی موت ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو ہوئی جسے آج ۴۹ برس ہوتے ہیں مگر ویدوں کی تفسیر پوری نہیں ہوئی

سماجی مترو! کیا سوامی جی انسانی جون میں ابھی نہیں آئے کسی اور جون میں چلے گئے - یا آکر وعدہ وفا نہ کر سکے - دونوں صورتوں میں مخالف کو کہنے کا حق حاصل ہے کہ

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

سماجی مترو! ہم عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ تمہارا ترکش خالی ہو چکا ہے - کیا اس قسم کے اعتراضات سے تم لوگ ہمارے دعوے کی تصدیق نہیں کر رہے ہو!

توبہ پر سوال مہاشہ جی کے کلام کا دوسرا حصہ پہلے سے زیادہ لطیف ہے - لکھتے ہیں۔

"**اللہ میاں کی توہین** قرآن شریف فرماتا ہے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تحقیق وہ ہے پھر آنے والا یا معاف کرنے والا - لیکن حیرت تو یہ ہے کہ ادھر سورہ بقر میں لکھا ہوا ہے واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة ولا یوخذ منها عدل ولا هم ینصرون

(ترجمہ) بترسید از عذاب روزے کہ دراں بعذر حق گذاری نکند و نتواند ہیچ نفس از نفس دیگر را و نپذیرفتہ نشود برائے شاں شفاعت و گرفتہ نشود فدیہ و ہیچکس ایشاں را یاری نکند و دفع عذاب۔

یعنی خدا کے لئے معاف کرنیوالا یا پھر آنے والے کا نام لینا ہی حقیقت سے انحراف کرنا ہے - سعدی شیرازی نے سچ فرمایا ہے

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست"

(آریہ گزٹ ۲۱ اگست صفحہ)

اہلحدیث اس فقرے میں بھی سارا غصہ اپنے ہی فہم پر ہے کیونکہ مہاشہ جی نے سمجھا کہ تَوَّابًا کے معنی ہیں توبہ قبول کرنے والا - جب توبہ کا مسئلہ ہی نہیں تو توبہ کیا - بس یہ ہے اعتراض کی بنا اور خلاصہ - لیکن سنئے تَوَّاب کے معنے ہیں نظر عنایت کرنے والا بندہ کے حال پر متوجہ ہونے والا - (شاید آریہ سماج کے سوا کل مذاہب دنیا کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں پر عنایت رکھتا ہے -

اور سنئے آریہ سماج کے بہت بڑا سے نیچے کرنے کیلئے ہم مانتے لیتے ہیں کہ تواب کے معنی توبہ قبول کرنیوالا ہی ہے تو کیا مسئلہ اتکا ... ہے ہمارا تو کیا سمجھے وہ کب ... مسئلہ ... متوجہ

الہامی کتاب - ویدوں کے مقابلہ میں قرآن [illegible] - قیمت [illegible]

سنو جن کی کتاب سے آپ کے گرو سوامی دیانند نے سارا فیض پایا ہے۔ منوجی لکھتے ہیں۔

"پاپ کر کے سنتاپ (افسوس) کرے تو اُس پاپ سے چھوٹتا ہے (یعنی یوں کہے) میں پھر ایسا نہ کرونگا۔ ایسی شردھا کر کے وہ پاپی پاک ہوتا ہے

(منو دھرم باب فقرہ ۲۳۰)

یہی مضمون حدیث شریف کا ہے۔ انما التوبۃ الندم۔ توبہ ندامت (شرمندگی) کا نام ہے۔ پس جب ویدک دھرم اور اسلام بلکہ عیسائیت بلکہ یہودیت وغیرہ کے پیرو کروڑوں انسان مسئلہ توبہ کو صحیح مانیں تو

"وہ کوئی ایسے خیال کو جھوٹ کہے جسکو کروڑوں آدمی سچ جانتے ہوں اُس سے زیادہ جھوٹا کون" (مقولہ سوامی دیانند در ستیارتھ پرکاش باب ۱۴)

سماجیو! توبہ کی صحت میں شک کرنا (کہو جی کون دھرم ہے)۔

ایک نئی نماز

جب سے اسلام کا دنیا میں ظہور ہوا ہے اسمیں نماز ایک خاص صورت سے چلی آتی چند روز سے پنجاب میں ایک فرقہ اہل قرآن کا پیدا ہوا ہے جس نے متواتر نماز میں کچھ تغیر پیدا کیا۔ تاہم وہ بھی پہلی نماز سے بہت کچھ مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن آج ایک آواز ہمارے سننے میں آئی ہے کہ نہ حدیثی نماز صحیح ہے نہ قرآنی۔ بلکہ اسلامی نماز اور ہی ہے۔ اس آواز کے اُٹھانے والے ہمارے دوست نمازی محمود صاحب (دھرم پال) ہیں۔ آپ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں۔

"**اہلحدیث اور اہلقرآن کا جھگڑا امرتسر** کے اہلحدیث کے ۲۱ نومبر کے پرچہ میں ایک مضمون اہل حدیث اور اہل قرآن کی نزاع میں "تنقیح" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ان دونوں فرقوں نے عرصہ سے دنگل مچا رکھا ہے۔ اہل قرآن کہلانیوالے تو اہلحدیثوں کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ اور اہلحدیث نے قرآن مجید کو نامکمل ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ تنقیح کے مضمون میں اہلحدیث نے اہلقرآن کو چیلنج دیا ہے کہ اگر تم کلام مجید کو کامل مانتے ہو تو اس میں نماز کی تشریح دکھاؤ۔ ادھر اہلقرآن حضرات جاعل الملٰئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی و ثلث و ربع کی آیت میں سے نماز کی رکعتیں ثابت کر کے قرآن پاک کا مضحکہ اُڑا رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے جس قسم کی نماز یا عبادت کا ذکر کیا ہے وہ نہ اہلحدیث کی نماز ہے نہ اہل قرآن کی۔ بلکہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں جس نماز یا عبادت کا ذکر کیا ہے اس پر یہ دونوں گروہ عمل کرنے سے محروم ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید سے باہر اپنے نماز کی جو ترتیب و شکل یا آمین رفع یدین اور تعداد رکعت گھڑ لی ہے یا اس کو فرض، سنت مقرر کر لی ہے۔ صرف اسی شکل و صورت اور تعداد کے لئے یہ دونو گروہ لڑ بھڑ رہے ہیں۔ اگر اہل حدیث یا اہل قرآن کی بجائے اہل اسلام کی حیثیت سے قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو اُن کو پتہ لگ جائیگا کہ وہ کس بات پر فتنہ برپا کر رہے تھے خدا ان دونوں کو ہدایت دے۔

اہلحدیث ہم دل سے متمنی ہیں کہ اسلامی حیثیت سے ہم اسلامی نماز کو سنیں۔ پھر دیکھیں کہ جو نماز ہم مسلمان متواتر پڑھتے چلے آتے ہیں۔ قرآن مجید اسکی شہادت دیتا ہے یا نئی نماز کی۔ نمازی صاحب سے امید ہے کہ اُس نماز کو جلد سے جلد شائع کر دینگے۔

(قادیانی مشن)

تردید کرشن قادیانی

مرزا غلام احمد کی زبانی

نمبر ۱

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا۔ اسکے بعد مرزا صاحب نے نبوت و رسالت اور کرشن اوتار ہونے کا بھی دعوے کیا تھا۔ آخر آپ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے۔

مرزا صاحب کی تردید اُن کی کتابوں سے ہی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

تحریر مرزا نمبر ۱ مرزا غلام احمد صاحب "تذکرۃ الشہادتین" کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔

تردید:- ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲ پر ہے۔

"میرا یہ دعوے نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ ومن عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعوے تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کیلئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اسکے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جسقدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور

ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افترا نہیں ہوا (صفحہ ۱۸۵) اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ اُن کا اعتبار نہیں۔" (صفحہ ۱۸۶)

نوٹ: تمام محدثین یا اکابر محدثین ہرگز ایسا نہیں کہتے۔ مرزا صاحب مسلمانوں کو مغالطہ دے رہے ہیں۔

تحریر مرزا ۲ کتاب "شہادت القرآن" کے صفحہ ۴۰ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں

"یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے۔ جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ۔ تو پھر اسکے مقابل پر کوئی حدیث پیش کرنا اور اسکے معنے مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے۔ اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جسکی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُس کیلئے آواز آئیگی کہ هذا خليفة الله المهدى۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

تردید: ازالہ اوہام۔ حصہ دوم کے صفحہ ۵۱۸ پر ہے۔

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کیلئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔ لیکن جس حالت میں انہوں نے اُس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچکر آگے رکھدیا اور حصر کے طور پر دعوے کرکے بتلادیا کہ فلاں فلاں امر کا اُسوقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے اُن حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھیرا رہی ہیں۔"

تحریر مرزا ۳ رسالہ "نور الحق" حصہ دوم کے صفحہ ۱۹ پر ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یا اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔ اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔"

تردید: کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۱۹۴ پر ہے۔

"صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے

ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى النصف منه۔

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان کو خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اسکی اول رات میں ہوگا یعنی تیرہویں تاریخ میں اور سورج اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دنوں میں ہوگا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیس تاریخ کو۔"

نوٹ: سُنن دارقطنی کی جلد اول میں صفحہ ۱۸۸ پر ایک موضوع روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے آئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور ماہ رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہوگا۔ دیکھئے مرزا صاحب اس حدیث کا ترجمہ کیسا غلط کر رہے ہیں۔

تحریر مرزا ۴ کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۹۵ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"میرا یہ دعوے ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارہ میں خدا تعالےٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

تردید: کتاب "ازالہ اوہام" حصہ اول کے صفحہ ۱۹۰ پر ہے۔

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں اور دوسرے کئی امور میں جنکی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے۔ میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے وارد ہو چکی ہے۔"

تحریر مرزا ۵ کتاب "ازالہ اوہام" حصہ دوم کے صفحہ ۶۹۲ و ۶۹۳ پر ہے۔

"منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں پائی جاتی ہیں وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہے کیونکہ مسیح اُسوقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اُٹھا یا گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسےٰ سے چوداں* سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا تھا۔ ایسے ہی

* سلطان القلم کی اُردو اہل پنجاب کو شرماتی ہے۔ (اہلحدیث)

زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا اور یہ زمانہ حضرت مثیل موسے کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسے اور حضرت عیسے کے درمیان میں زمانہ تھا۔"

تردید:- "ازالہ اوہام" حصہ اول کے صفحہ ۲۷۸ پر ہے۔

"اگر خدائے تعالیٰ کو ابتلا خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا ارادۂ الٰہی ہوتا تو پھر اسطرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسے میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں بنی اسمٰعیل میں سے ایک نبی پیدا کرونگا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔"

نوٹ:- مرزا صاحب اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ وہ نبی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گذرا ہے۔ وہ حضرت عیسے علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں (دیکھو رسالہ "راز حقیقت" کے صفحہ ۱۵ کا حاشیہ) حضرت موسے علیہ السلام کے بعد بائیسویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام حضرت کلیم اللہ موسے علیہ السلام کے بعد سولھویں صدی میں پیدا ہوئے ہیں۔ بائیبل مروجہ کے حاشیے پر جو سنیں درج ہوتی ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسے علیہ السلام ۱۵۷۱ سال قبل از مسیح میں پیدا ہوئے تھے۔

(باقی آئندہ)

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

سیلاب عظیم

عجیب وقت ہے کہ موت کا جو سامان ہے عظیم ہے جنگ تھی تو عظیم۔ سامان جنگ تھا تو عظیم۔ اب سیلاب آیا تو وہ بھی عظیم ہزاروں گاؤں برباد ہو گئے۔ لاکھوں گھر ویران ہو گئے۔ جانوروں کی تو کچھ گنتی ہی نہیں۔ جاپان کا زلزلہ۔ ہردوئی کے ضلع کا واقعہ۔ مربلوں کی تباہی غرض جدھر نظر اُٹھا کر دیکھو اللہ تبارک وتعالےٰ کی قدرت کی زبردست نشانیاں مشاہدہ میں آ رہی ہیں۔ لیکن جب ان کی طرف سے نظر ہٹا کر مسلمانوں پر پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قرآن مجید سورۃ التوبہ رکوع ۱۶ کی آیت

ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ

آجکل کے مسلمانوں ہی کی شان میں نازل ہوئی تھی۔ ذرہ غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ گویا کوئی غیر معمولی واقعہ ہی نہیں ہے۔ نہ دل بہتے ہیں نہ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ایک آنکھ کا دُکھ اگر ہزاروں ٹکڑے بدن کے جسم سے جدا ہوئے یہاں کان پر جوں بھی نہ رینگی۔

دوسری قوموں کو دیکھئے تو انسانی زندگی کے بچانے میں پیش درپیش ہیں۔ کشتیاں چل رہی ہیں۔ بیڑے جا رہے ہیں۔ رسیاں لٹک رہی ہیں غرض ہر ممکن کوشش کیجا رہی ہے کہ ڈوبتوں اور محصوروں کو بچایا جائے دوسری طرف نظر ڈالئے تو جابجا ڈیرے خیمے ایستادہ ہیں۔ آٹے دال وغیرہ کی بوریوں کے منہہ کھلے ہوئے ہیں لنگر جاری ہے پکا پکایا کھا بھی لو اور کچا گھر بھی لیجاؤ۔ مویشیوں کیلئے بھوسہ کے انبار لگے ہوئے ہیں اور اپنے مصیبت زدہ خانماں برباد بھائیوں کی خدمت میں کمربستہ ہیں۔

مسلمانوں کی طرف آیئے تو نہ کوئی نظام ہے نہ انتظام ہے جس کا جدھر جی چاہا جا پہنچا۔ لیکن ایک دانہ کھیل باچنے کا نہ پہنچ۔ کہیں روٹیوں کے انبار لگ گئے۔ ایک دن کھلا کر سمجھ لیا کہ آج کا کھایا آخر دم تک کافی ہے۔ روپیہ بھی صرف کیا اور تکلیف بھی اُٹھائی۔ مگر چونکہ غیر منتظم حالت تھی کام بے ڈھنگا رہا اور آج مسلمان اللہ کے بندوں کی تو کیا مدد کرینگے کہ اس مصیبت کے وقت غیر مسلموں کو بھی مدد کر کے اُن کو مشکور بناتے اپنے مسلمان بھائیوں کی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے مسلمان مرد عورتوں کو ہندو ڈیروں سے لنگر مانگتے دیکھا۔ یہ خبر نہیں کہ وہ مسلمانوں کو دیتے ہیں یا نہیں۔ ہمارے سامنے نہیں ملا اور سنا ہے کہ نہیں ملتا بھوک بُری بلا ہے جسکی بدولت آج خاصے عزت دار مسلمان جو دوسروں کو کھلاتے تھے خود غیر قوموں کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے کہ ان کی دینی بھائیوں کی کمائی میں اس چودھویں صدی ہجری میں آ کر محروم کا حق نہیں رہا۔ اور آج آیت قرآنی

"وفی اموالھم حق للسائل والمحروم"

منسوخ کر دی گئی۔ غیرت ہم میں نہیں رہی جمعیت ہم میں نہیں رہی۔ (آہ! عیش پرستی اور نفس پرستی تیرا بُرا ہو تو نے کہیں کا نہ رکھا)

آخر یہ سب کیوں ہے۔ اسکی وجہ ہماری سمجھ میں تو یہی آتی ہے کہ شیرازہ منتشر ہے۔ کوئی جماعت نہیں، بے سرا کارخانہ ہے۔ ہم نے عرصہ تک اس پر غور کیا کہ مسلمانوں کے کام چلکر کیوں رُک جاتے ہیں۔ مولانا حالی کا ذیل کا شعر کیوں صحیح ثابت ہوتا ہے ؎

سب کو ہو جانا ہے ناکامی کا پہلے سے یقین
ٹھٹکتے ہیں کرنیکو جب ہمت کا کوئی کام ہم

آخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ مکان کا ملبہ مکان نہیں ہوتا جب تک ترتیب سے نہ لگا ہو۔ جھاڑو کی تیلیاں جھاڑو نہیں ہوتیں جب تک ترتیب سے نہ بندھی ہوں۔ ملبہ نہ بارش سے بچا سکتا ہے نہ دھوپ سے اور نہ مال اسمیں محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی طرح جھاڑو کی تیلیاں بجائے کوڑا صاف کرنے کے خود کوڑا ہی ہیں۔ اسی طرح وہ قوم جو منتشر ہو جو جماعت کی زنجیروں میں منسلک نہ ہو۔ جس کے ہر فرد کی علٰحدہ ڈیڑھ اینٹ کی ہو۔ کبھی کام کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ وہ ملبہ ہے۔ وہ تیلیاں ہے۔ وہ کوڑا ہے۔ اس سے دوسری جو مکان بنانا جانتے ہیں۔ جو جھاڑو کا باندھنا جانتے ہیں۔ فائدہ اُٹھائینگے۔

اس نتیجہ پر پہنچکر اگست ۱۹۲۱ء کے اخبار اہلحدیث میں قوم کو جماعت بندی کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی۔ اور برابر کرتا رہا۔ یہانتک کہ پچھلے دنوں اور آوازیں اُٹھیں۔ تنظیم تنظیم کی صدا کانوں میں آئی اور بالکل جسطرح

ڈوبتا ہوا آدمی آواز دیتا ہے اور غوطہ کھا کر پھر خاموش ہو جاتا ہے۔ یہ صدائیں بھی غائب ہو گئیں۔ کیونکہ مسلمانوں میں استقلال نہیں۔ کسی دوسرے کام میں لگ گئے اور پہلے کو بھول گئے۔

آج ہندو اپنے سنگھٹن کے بدولت بہت کچھ کام کرنے کے قابل ہیں اور فوراً بلا توقف کر سکتے ان کو جلسہ کرنے تجاویز پاس کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ فرصت۔ کیونکہ ان میں اپنے منتظم سنگھٹن کی اطاعت کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں تجاویز پاس ہونے کے بعد بھی کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اُدھر کارکنان متوقع ہیں کہ گھر بیٹھے مسلمان روپے کی بارش کر دیں۔ اور وہ اپنا ذرہ سا بھی وقت نہ دیں اور نہ گھروں پر جا کر پوزیشن گرائیں۔ اِدھر مسلمانوں کو ان کارکنوں کی دیانت پر اعتبار نہیں۔ اور حق یہ ہے کہ دہلی کے کارکنوں کو بجز جلسہ کر کے تجاویز پاس کرنے کے اور کچھ آتا بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عملی کام کرنا سب سے بھی مشکل ہے۔

مسلمانو! ان باتوں سے دل شکستہ نہ ہو اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ "تم چلو تو سہی رہبری ہم کرینگے"۔ بسم اللہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے اپنے محلہ میں جو تم میں سب سے زیادہ نیک اور باہمت ہمدرد ہو اس کو میر محلہ بنا لو۔ اور چار پانچ (یا جتنے مناسب ہوں) آدمیوں کی مجلس شوریٰ بنا کر اپنی فلاح اور بہبود ان کے سپرد کرو۔ اس طرح جب محلہ وار تنظیم ہو جائیگی تو پھر شہر کی آسان ہوگی۔ وعلےٰ ہذا تمام مسلمانوں کی۔ اگر توجہ نہ کی تو سیلاب عظیم کا تماشہ دیکھیگا جو لاکھوں مسلمانوں کو آپ سے جدا کر دیگا۔

ہندوؤں نے اپنی قوم کو تمہارے مقابلہ میں اُبھار کر سنگھٹن قائم کر لیا۔ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اور اُن کی حصول خوشنودی کیلئے جماعت المسلمین بنا لو۔

والسلام خیر الختام۔

(خادم الاسلام محمد عبدالغفار الخیری عفا اللہ عنہ)
(پھاٹک حبش خان دہلی)

شیعوں کا قرآن
نمبر ۹

گذشتہ نمبر میں بحوالہ روایت اصول کلینی ثابت کیا گیا ہے کہ حسب قول امام ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ قرآن مجید میں سترہ ہزار آیات تھیں۔ حالانکہ موجودہ قرآن میں ۶ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔ اس پر نامہ نگار نے تفریع پیدا کی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ۔

اس حکم ربانی سے ثابت ہے کہ روز قیامت میں اعمال حسنہ وسیئہ کا موازنہ ضرور ہوگا۔ چونکہ اعمال کا مدار قرآن پر ہے جو سراسر نور و ہدایت ہے اور اُسکے برعکس سب ضلالت اندریں حالت جبکہ زیادہ تر حصہ قرآن کا (بقول اسلاف شیعہ) شیعہ کے پاس موجود نہیں تو وہ ضرور خسارہ میں ہیں۔ کیونکہ ہدایت کے بالمقابل ضلالت کا پلہ ضرور بھاری ہوگا۔ جبکہ اُن کے پاس نصف قرآن بھی نہیں جس پر اسلام کی بناء ہے۔ تو ایسی صورت میں وہ مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ آہ یہ کیسی ہولناک روایت اور مایوس کُن حدیث ہے۔ یہ لوگ کون سے منہ سے یہود و نصاریٰ کو ملزم ٹھیرا سکتے ہیں جبکہ اُن کے پاس خود بھی حسب روایات شیعہ قرآن مجید کم اور ناکمل ہے۔ کیسے حامی اسلام ہیں وہ لوگ جنہوں نے مذہب جعفری کو قبول کر کے قرآن کریم پر اعتراضات کا دروازہ کھولدیا۔ خدا ہمکو ایسے مبارک گروہ سے باز رکھے ؎

خوشا اے حضرت صادق صداقت اسکو کہتے ہیں
کیا مشکوک قرآں کو ہدایت اسکو کہتے ہیں

کلام اللہ موجودہ میں تیرے قول سے ہے نقص
مبارک ہو تجھے فرض امامت اسکو کہتے ہیں
حفاظت کا کیا وعدہ تو رب نے صاف قرآں میں
ذرہ انصاف کر آخر حفاظت اسکو کہتے ہیں
ترے اقوال کافی سے مذبذب ہو گئے یکسر
کتاب پاک پر شیعہ حفاظت اسکو کہتے ہیں
وہ اور نگ خلافت اور وہ تبلیغ قرآنی
خدارا شرط تبلیغ و خلافت اسکو کہتے ہیں

اے حضرت صادق آپ کے نبیرہ امام رضا نے اپنا مصحف چھپا کر صرف سورہ بیّنہ کے متعلق تذبذب میں ڈالا۔ مگر خیر اُس سے تو وہ اس قدر اپنے کو تسکین دیتے رہے کہ شکر ہے زیادہ حصہ قرآن کا تو ان کے پاس موجود ہے جس سے بشرط عمل حسنات کا پلہ بھاری ہو سکتا ہے۔ مگر آپ کی روایت نے تو ہم کو بالکل بے دست و پا کر دیا۔ ہم حیران پریشان سربگریبان ہیں کہ کہاں جائیں جو اُس نور کامل کو پائیں۔

حسب روایت جعفری اب ہمارے اعمال کا نقشہ حسب ذیل قائم ہو سکتا ہے۔ ⅖ ہدایت اور ⅗ ضلالت۔ بلکہ کچھ اوپر۔ بتاؤ کہ اب بھی بیکر گناہ وسیئات کا پلہ بھاری ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(باقی آیندہ)

(غلام احمد خان از ہنگو)

نمبر خریداری

خط و کتابت کے وقت تحریر نہ کرنے سے جو دقت پیش آتی ہے بارہا اُسکا اعلان کیا گیا۔ لیکن ؎

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

اب ایسے حضرات خود ہی غور کریں کہ ایسے خطوط کی تعمیل آسانی سے کون کر سکتا ہے۔ منیجر یا ردی کی ٹوکری؟

تاریخ اہلحدیث

گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون یہانتک پہنچا تھا کہ بموجب پیشگوئی نبوی اسلام میں فرقہ بندیاں ہوئیں جن کی ابتدا سیاسی مقاصد سے ہوئی پھر وہ مذہبی فرقے بنگئے۔ رافضی۔ خارجی اور ناصبی کا تخم عبد اللہ بن سبا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ ناظرین نامہ نگار کہتے ہیں۔ (اڈیٹر)

ہم اسے اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ مشہور مورخ ابن جریر طبری کے الفاظ میں لکھتے ہیں۔

کان عبد اللہ بن سبا یہودیا من اہل صنعاء امہ سوداء فاسلم زمان عثمان ثم تنقل فی بلدان المسلمین یحاول ضلالتہم فبدء بالحجاز ثم البصرۃ ثم الکوفۃ ثم الشام فلم یقدر علی ما یرید عند احد من اہل الشام فاخرجوہ حتی اتی مصر فاعتمر فیہم فقال لہم فیما یقول لعجب ممن یزعم ان عیسیٰ یرجع ویکذب بان محمدا یرجع وقد قال اللہ عز وجل اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ فمحمد احق بالرجوع من عیسیٰ قال فقبل ذلک عنہ ووضع لہم الرجعۃ فتکلموا فیہا۔ ثم قال لہم بعد ذلک۔

کان الف نبی ولکل نبی وصی وکان علی وصی محمد ثم قال محمد خاتم الانبیاء وعلی خاتم الاوصیاء ثم قال بعد ذلک من اظلم ممن لم یجز وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووثب علی وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتناول امر الامۃ ثم قال لہم بعد ذلک ان عثمان اخذہا بغیر حق وہذا وصی رسول اللہ صلعم۔ فانہضوا فی ہذا الامر فحرکوہ وابدؤا بالطعن علی امرائکم واظہروا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر تستمیلوا الناس وادعوہم الی ہذا الامر فبث دعاتہ وکاتب من کان استفسد فی الامصار وکاتبوہ ودعوا فی السر الی ما علیہ رأیہم واظہروا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وجعلوا یکتبون الی الامصار بکتب یضعونہا فی عیوب ولاتہم ویکاتبہم اخوانہم بمثل ذلک ویکتب اہل مصر منہم الی مصر آخر بما یصنعون فیقرءہ اولئک فی امصارہم وہؤلاء فی امصارہم حتی تناولوا بذلک المدینۃ واوسعوا الارض اذاعۃ وہم یریدون غیر ما یظہرون ویسرون غیر ما یبدون فیقول اہل کل مصر انا لفی عافیۃ مما ابتلی بہ ہؤلاء الا اہل المدینۃ فانہم جاءہم ذلک عن جمیع الامصار فقالوا انا لفی عافیۃ مما فیہ الناس۔

(تاریخ طبری جلد پنجم صفحہ ۹۸ واقعات ۳۵ھ مطبوعہ مصر)

"یعنی عبد اللہ بن سبا اہل صنعا میں سے ایک یہودی تھا اسکی ماں کا نام سوداء تھا۔ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں (بظاہر) مسلمان ہوا۔ پھر اسلامی شہروں میں مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کیلئے گشت لگانے لگا۔ تو پہلے زمین حجاز میں آیا۔ پھر کوفہ میں پھر شام میں۔ اہل شام میں سے کسی کے پاس بھی اپنا مقصود حاصل نہ کر سکا تو انہوں نے اسے وہاں سے نکالدیا حتےٰ کہ مصر میں آیا اور ان میں مل جل رہنے لگا۔ پس ان سے ایک یہ بات کہی کہ اس شخص پر تعجب ہے جو مانتا ہے کہ حضرت عیسےٰ پھر دنیا میں آئینگے اور اس بات کو نہیں مانتا بلکہ جھوٹی جانتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی پھر دنیا میں آئینگے۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ "تحقیق وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے البتہ لوٹانے والا ہے تجھے واپسی کی جگہ میں" پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیسےٰ علیہ السلام سے زیادہ حقدار ہیں کہ دنیا میں واپس آویں۔ پس اسکی یہ بات مانی گئی اور اسنے رجعت کا مسئلہ گھڑا۔ پس اس بات کا چرچا ہوا۔ پھر ان لوگوں سے کہنے لگا کہ ایک ہزار نبی ہوئے ہیں اور ہر نبی کا ایک وصی بھی ہوا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی علیؓ ہے۔ پھر کہنے لگا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں اور علی خاتم الاوصیاء ہیں۔ پھر کہنے لگا اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت جاری نکرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی کا حق چھینکر خود اسکی جگہ کود پڑے اور امت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے۔ پھر ان لوگوں سے کہنے لگا کہ حضرت عثمانؓ نے خلافت بغیر حق کے لی ہے اور یہ (حضرت علیؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی ہیں۔ پس تم (اے لوگو!) اس بات کیلئے اٹھو اور اُسے (حضرت علیؓ کو) اُبھارو۔ اور پہلے اپنے حکام پر طعن کرنا شروع کرو۔ اور اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام سے ظاہر کرو تاکہ تم لوگوں کو اپنی طرف مائل کرسکو۔ اور لوگوں کو بھی اس امر کی طرف دعوت دو۔ پس اُسنے اپنے دعوت دینے والوں کو مختلف شہروں میں پھیلا دیا۔ اور اُن لوگوں سے جو دیگر شہروں میں فساد کے طالب تھے خط وکتابت کی۔ اور اُنہوں نے بھی اس سے کی۔ اور جو کچھ انکی رائے میں پختہ ہو چکا تھا اسکی طرف خفیہ دعوت دینے لگے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام سے ظاہر کرنے لگے۔ اور والیان حکومت کے عیوب میں جعلی خط بنا بنا کر دوسرے شہروں میں بھیجنے لگے اور اُنکے بھائی بھی اسی طرح سے خط وکتابت کرنے لگے۔ اور ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر والوں کی طرف لکھنے لگے جو وہ کرتے تھے۔ پس یہ لوگ اُنکے شہروں میں اور وہ لوگ انکے شہروں میں پڑھ پڑھ کر سنانے لگے۔ حتےٰ کہ یہ سب لے لیکر مدینہ طیبہ (دار الخلافہ) میں آنے لگے۔ اور زمین (اسلام) میں اسکی عام اشاعت کی اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے تھے اسکے خلاف ارادہ کچھ اور رکھتے تھے۔ اور جو کچھ وہ منہہ سے کہتے تھے باطن میں اسکے سوا کچھ اور چھپاتے تھے۔ پس ہر شہر والے کہتے تھے کہ ہم تو ان باتوں سے جن میں دوسرے شہروں کے لوگ مبتلا ہیں عافیت میں ہیں سوائے اہل مدینہ کے کہ ان کو ہر شہر کی طرف سے ایسی خبریں آتی تھیں۔ پس یہ (اہل مدینہ) کہتے تھے کہ ہم اُن امور سے جنمیں لوگ مبتلا ہیں عافیت میں ہیں۔"

یہ مضمون دیگر مورخین ابن اثیر اور ابن خلدون وغیرہما نے بھی باختصار عبارت بیان کیا ہے۔ اس سے صاف

ظاہر ہے کہ ابن سبا کا اصل مقصود فتنہ و فساد برپا کرنا اور خلافت کے خلاف ایک انقلاب پسند جماعت کا قائم کرنا تھا جس کیلئے اُسنے دو قسم کے کام کئے۔ اوّل یہ کہ حکام خلافت پر طعن و تشنیع کرنا۔ اس کا نام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر رکھا۔ گویا بُرائی کو نیکی کی صورت میں پیش کیا۔ دوم جعلی مسائل بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنا اور فتنہ میں ڈالنا۔ مثلاً مسئلہ رجعت و وصیت۔ پہلی قسم یعنی اصلاح و افساد میں تمیز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے کئی ایک صلحا بھی اسکے فریب میں آ گئے مثلاً ابو ذر غفاری جو صحابہ میں بہت بڑے زاہد تھے۔ ان کو زاہدانہ رنگ میں حضرت معاویہؓ کی بدگوئی کر کر کے اُن سے بدظن کر دیا۔ اور دوسری قسم یعنی جعلی مسائل سے لوگوں کو گمراہ کرنا۔ سو صحابہؓ میں سے تو اسکے ساتھ کوئی نہ ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اقوال اور پسندیدہ افعال کا گواہ صحابہؓ کے سوا دیگر کون ہو سکتا تھا؟ ہاں دیگر لوگوں میں سے بہت سے عوام اسکے دام میں آ گئے۔

حضرت علیؓ اور وصیتِ خلافت

یہی وہ پہلا موقع ہے کہ حضرت علیؓ کے لئے وصیت کا مسئلہ گھڑا گیا۔ ورنہ اس سے پہلے صحابہؓ میں اس کا کبھی ذکر نہیں آیا نہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جب حضرت ابو بکرؓ کی بیعت ہوئی نہ حضرت ابو بکرؓ کے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کرنے کے وقت۔ نہ حضرت عمرؓ کے چھ شخصوں میں سے ایک کو مقرر کرنے کا حکم دینے کے وقت۔ نہ اُن چھ شخصوں میں سے حضرت عثمان کے مقرر ہونے کے وقت۔ حدیث وصیت کے پیش ہونے کے یہ بہت ضروری مواقع تھے ان میں سے کسی موقع پر بھی اس کا ذکر نہیں آیا۔ نہ تو حضرت علی نے خود پیش کی اور نہ کسی دیگر صحابی نے اس کا ذکر کیا۔ سب سے پہلے یہ مسئلہ ابن سبا نے اس امت میں فتنہ ڈالنے کیلئے گھڑا۔ جب چرچا عام ہو گیا اور دو محارب فریقوں میں امر فارق قرار پایا تو یہ بھی بعد کے زمانوں میں ایک نظریہ ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے متعلق کسی کے حق میں وصیت کی تھی یا نہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

عن ابراهيم عن الاسود قال ذكروا عند عائشة ان عليا كان وصيا فقالت متى اوصى اليه وقد كنت مسندته الى صدرى او قالت حجرى فدعا بالطست فلقد انخنث في حجرى فما شعرت انه مات فمتى اوصى اليه۔

(بخاری کتاب الوصایا جزء ۱۱ صفحہ ۱۹)

"یعنی ابراہیم نخعی سے روایت ہے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں کہ اسود نے کہا لوگوں نے حضرت عائشہ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی وصی تھے۔ تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس وقت اُن کے حق میں وصیت کی (وفات کے وقت تو) میرے سینے سے ڈھاسن لگائے تھے۔ پس آپ نے بول کرنے کے لئے طست طلب کیا۔ آپ کی روح تو اسطرح چپکے سے قبض ہو گئی کہ مجھے بھی آپ کی موت کا پتہ نہ لگا۔ تو اُن کیلئے وصیت کب کی؟ (یعنی نہیں کی)

اس حدیث کو امام بخاری کے امام نسائی اور امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی وفات ۵۷ھ ہجری میں ہوئی۔ اُن سے اسود بن یزید تابعی روایت کرتے ہیں یہ کوفی ہیں ۷۴ھ یا ۷۵ھ ہجری میں فوت ہوئے پھر اس سے اُن کے بھانجے ابراہیم نخعی روایت کرتے ہیں ان کی بابت پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ کے اُستاد حماد بن ابی سلیمانؒ کے اُستاد ہیں۔ یہ بھی کوفی ہیں ۹۶ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(باقی باقی)

مذاکرۂ علمیّہ

بابت بناء عائشہ صدیقہ رضہ

(از مولوی ابونعمان عبد الرحمٰن صاحب از مئو ضلع اعظم گڈھ)

۹ ربیع الثانی سنہ رواں کے جریدۂ "اہلحدیث" میں عنوان بالا پر جو مذاکرہ شروع ہوا ہے۔ اگر واقعی بنابر تحقیق مولانا سیالکوٹی ثابت ہو جائے کہ بناء سے مراد صرف رخصت ہے ملاپ نہیں ہے تو چاہے مخالفین کے اعتراضات کا حل ہو یا نہ ہو تحقیقات محققین میں ایک جدت طراز تحقیق کا اضافہ ضرور ہو جائیگا۔ کیونکہ قاطبۃً تمام فقہاء و محدثین و شراح محققین نے بناء سے صرف ملاپ ہی سمجھا ہے۔ اور اسی کو لکھا ہے۔ مگر ایک نظر اس پر بھی ڈال لینا چاہیئے کہ حسب تحقیق موصوف بناء سے رخصتی ہی مراد لینے پر ملاپ کی نفی کیوں اور کسطرح ہو جائیگی۔ کیونکہ عموماً شادی کے بعد رخصتی اور گونا اُسیوقت ہوا کرتا ہے جب منکوحہ قابل ملاپ ہو جاتی ہے۔ ورنہ رخصتی کی کیا ضرورت۔ اور یہ بات ایسی بدیہی ہے جس پر دلیل لانے کی بھی حاجت نہیں اور ایسے ہی رخصتی کے موقع پر عورتوں کا اجتماع بھی ہوتا ہے۔ پس جب رخصتی مراد لینے پر بھی ملاپ سامنے آجاتا ہے تو اس مراد لینے سے کیا فائدہ ہوا۔

اس کے بعد اسکو بھی دیکھ لینا چاہئے کہ نو برس کی عمر میں کسی لڑکی کا قابل ملاپ ہو جانا ممکن ہے یا نہیں۔ اگر ممکن ہے اور یقیناً ممکن ہے تو نہ کسی کے اعتراض کرنے کی جگہ باقی رہتی ہے اور نہ تحقیقات شائعہ کے تردید کی ضرورت۔ ہر چیز کے نشو و نما کے اطوار مختلف ہوا کرتے ہیں چاہے وہ از قبیل نباتات ہو یا حیوانات۔ ایک ساتھ کے لگائے ہوئے پودے بعض بہت جلد پھلنے پھولنے لگتے ہیں اور بعض کے لئے ہنوز روز اول ہی رہتا ہے۔ اسی طرح حیوان اور انسان کے آثار قد و قامت اور اطوار نشو و نما میں بھی بیّن فرق ہوتا رہتا ہے۔ علاوہ اسکے ملکی تاثیرات کو اس میں بہت بڑا دخل ہے۔ جسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں خود پنجاب اور بنگال کے فیما بین موازنہ کرنے سے اس بات پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کا باوصف حجازی اور امیر زادی ہونیکے نو برس میں قابل ملاپ ہو جانا ذرہ بھی تعجب اور انکار کی بات نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو دارقطنی صفحہ ۲۲۵ حضرت عباد بن عباد مہلبی جو ایک ثقہ اور جلیل القدر محدث ہیں بیان فرماتے ہیں کہ مہالبہ میں ایک عورت اٹھارہ ہی سال کی عمر میں نانی ہو گئی۔ وہ اس طرح کہ کل نو برس کی عمر میں اسکے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اور یہ لڑکی بھی نو ہی برس کی عمر میں ماں ہو گئی۔ خدا کی قدرت۔

حدثنی عباد بن عباد المهلبى قال ادركت فينا يعنى المهالبة امرأة صارت جدة وهى بنت ثمان عشرة سنة ولدت لتسع سنين ابنة فولدت ابنتها لتسع سنين فصارت جدة۔

افسوس کہ اس روایت میں ایک نہیں دو دو عورتوں کا صرف نو برس کی عمر میں ماں ہو جانا ثابت ہو اور حضرت صدیقہؓ کے متعلق نو برس کی عمر میں قابل ملاپ ہونیکو بھی تعجب اور انکار کی آنکھ سے دیکھا جائے۔ درآنحالیکہ واقعات صریحہ اور روایات صحیحہ اور محاورات فصیحہ سے بھی بات ثابت بھی ہو۔ پس ممدوحہ کی بابت جو اُنہیں کی روایت سے یہ آتا ہے کہ نو سال کی عمر میں بنا ہوئی اس سے مراد صرف ملاپ ہے رخصتی بغیر ملاپ نہیں ہے۔ چونکہ اس ملاپ کے

موقع پر خاص قبہ کا دستور تھا۔ اسلئے اس لفظ سے اُسی ملاپ کا کنایہ کیا جاتا تھا۔ حدیث کی لغت مجمع البحار ص۱۱۸ میں ہے

الابتناء والبناء الدخول بالزوجة والاصل فيه ان الرجل كان اذا تزوج بامرأة بنى عليها قبة ليدخل بها فيها فيقال بنى الرجل على اهله

صراح میں ہے بنے و بنا بالکسر والمد برآوردن خانہ یقال بنی بیتا وزن خواستن وزفاف کردن۔ اور حضرت صفیہ کے واقعہ میں تحت قولہ یبنی بصفیة محدث یمانی علامہ شوکانی نیل الاوطار ص۹۵ج۶ میں لکھتے ہیں۔

یبنی خباء اجل یدا مع صفیة او بسببها انہ استعمل البناء فی الدخول بالزوجة یقال بنی الرجل بالمرأة ای دخل بها۔

یعنی بنا کا استعمال صرف ملاپ میں ہے بنی الرجل بالمرأة ملاپ ہی کے موقع پر بولا جاتا ہے اور دخل بہا سے خاص ملاپ کا مراد ہونا بالاتفاق مسلم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کا محاورہ ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وربائبکم التی فی حجورکم من نساءکم التی دخلتم بهن فان لم تکونوا دخلتم بهن فلا جناح علیکم۔

"یعنی وہ بیٹیاں بھی حرام ہیں جو تمہاری اُن بیبیوں سے ہیں جن سے تم نے ملاپ کر لیا ہے۔ اگر تم نے اُنسے ملاپ نہیں کیا ہے تو کوئی گناہ نہیں۔"

اور بخاری جلد ۱۱ مع الفتح ص۸۵ میں حضرت صفیہ کے واقعہ میں بعینہ وہی لفظ بنی بہا ہے جو حضرت صدیقہ کے واقعہ میں ہے اور صفیہ والی حدیث میں بلاشبہ و بالاتفاق بناء کے معنی ملاپ ہی کے ہیں۔ پس عائشہ والی روایت میں بھی بلا تامل بنا کے معنے ملاپ ہی کے لینا چاہئے۔

اور ابوداؤد عون المعبود ص۳۰۵ میں بجائے بنی بی کے دخل بی وارد ہے جو مطابق محاورہ قرآنی صرف ملاپ ہی کے متعین ہے۔ اور بعینہ یہی واقعہ نسائی ص۷۴ میں ہے جس میں ادخلت علیہ کا لفظ ہے اور ص۷۶ میں بھی دخل کا لفظ ہے۔ اور مسند امام احمد کے ص۲۱۱ میں حضرت عائشہ اپنے تمام واقعات پیغام اور شادی کو بالتفصیل بیان فرماتی ہوئی اخیر میں فرماتی ہیں

فوثب الرجال والنساء فخرجوا وبنی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتنا۔ "یعنی جب میری ماں نے مجھے حضرت کی چارپائی پر جو ہمارے ہی گھر میں بچھی ہوئی تھی بٹھا دیا تو حضرت کے پاس جو مرد و عورت پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے جلدی سے نکل گئے۔ اور حضرت نے مجھ سے ہمارے ہی گھر میں ملاپ کیا۔ رخصت کرا کے اپنے گھر نہیں لیگئے۔ خط کشیدہ عبارت فی بیتنا قابل غور ہے جو فعل بنی کا ظرف ہے۔

امام المحدثین بخاری اپنی صحیح مع الفتح ص۸۹ جلد ۱ میں یکے بعد دیگرے چار ابواب منعقد فرماتے ہیں اور سب میں بنا ہی کا لفظ لاتے ہیں اور وہی مخصوص معنے ملاپ ہی مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ ان ابواب کے تحت جو حدیثیں لاتے ہیں اُن میں بھی وہی بنا کا لفظ ہے جس کے مخصوص معنی ملاپ لیتے ہیں صاحب مذاکرہ بھی مجبور ہونگے۔

پہلا باب من احب البناء قبل الغزو ہے اس کے تحت یہ حدیث ہے۔

غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا يتبعني رجل ملك بضع امرأة وهو يريد ان يبني بها ولم يبن بها۔

"یعنی ایک پیغمبر نے جہاد کے موقعہ پر اپنی قوم سے فرمایا کہ جو سپاہی اپنی عورت سے بنا اور ملاپ کرنا چاہتا ہے بغیر ملاپ کئے ہمارے ساتھ نہ آئے۔

اس حدیث کے لفظ بنا سے بجز ملاپ مخصوص دوسرے معنے ہو ہی نہیں سکتے۔ اسکے بعد دوسرا باب من بنی بامرأة وهي بنت تسع سنين ہے اسکے تحت وہی حدیث بناء عائشہ ہے

تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشة وهی ابنة ست وبنی بها وهی ابنة تسع۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح اُنکی چھ سال کی عمر میں اور انسے ملاپ انکی ۹ سال کی عمر میں کیا۔

اسمیں بھی بنا کے معنے ملاپ ہی کے ہیں اور اشارہ ہے کہ نو برس کی لڑکی عورت قابل ملاپ ہو سکتی ہے اور یہی مقصود ہے حضرت عائشہ کا جو اپنے اوپر قیاس کر کے فرماتی ہیں کہ جو لڑکی نو سال کی عمر تو پہنچ جاوے وہ عورت یعنی قابل ملاپ ہے قالت عائشة اذا بلغت الجارية تسع سنين فهی امرأة (ترمذی ص۱۳۲) اور یہی مطلب ہے امام طحاوی کا جو فرماتے ہیں کہ نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی لڑکی اگر خون دیکھے تو وہ حیض کا خون کہا جائیگا۔ تیسرا باب البناء فی السفر ہے اور اسکے تحت یہ حدیث ہے۔ اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر والمدینة ثلثا یبنی علیه بصفية۔ اس حدیث کے لفظ بنا سے بلا اختلاف ملاپ مخصوص مراد ہے۔ چوتھا باب "البناء بالنهار" ہے اور اسکے تحت وہی حدیث عائشہ ہے۔ تزوجنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتتنی امی فادخلتنی الدار فلم یرعنی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی۔ جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ خط کشیدہ عبارت قابل غور ہے۔ والباقی باقی۔ ان شاء اللہ عند الاتفاق:-

مختصر روئداد امتحان ششماہی طلباء مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی

(منعقدہ ۱۹-۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ)

الحمد للہ والمنة کہ امتحان ششماہی طلباء دار الحدیث رحمانیہ دہلی جماعت اولےٰ سے جماعت سادسہ تک تاریخ ۱۹ و ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ کو زیر اہتمام و انتظام خاکسار باحسن طریق انجام پایا۔ مولانا احمد صاحب اعظمی و مولانا عبد الرحمٰن صاحب نگرنہسوی بہاری بھی خاکسار کے ہمراہ نگران تھے۔

اس امتحان میں صرف ایک طالب العلم جماعت اولیٰ میں فیل ہوا اور کل طلبہ کے نتیجے اچھے رہے فالحمد للہ علی ذلک۔ جماعت سابعہ اور ثامنہ کا امتحان ششماہی اس وجہ سے ملتوی کر دیا گیا کہ ان کا ششماہی نصاب بوالع چند پورا نہ ہو سکا اور دو ہفتہ کی تعلیم کی کمی رہ گئی تھی۔ لہذا ان طلبہ کو اپنی کتابوں کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ دو ہفتہ میں انہوں نے اپنی کتابیں پوری کر لیں اب ان طلباء کا امتحان سالانہ امتحان کے ساتھ ہوگا۔ اور جلسہ دستار بندی انشاء اللہ تعالےٰ ماہ شعبان سنہ رواں میں بعد امتحان سالانہ منعقد ہوگا۔

(نیازمند ابو طاہر بہاری عفی عنہ مہتمم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی)

فتاوٰی

س ۴۰؎ } آنحضرت صلعم اور صحابہ کی قبور مبارک ابتداً کس شکل پر تھیں خام یا پختہ ۔ کھلی ہوئی یا زیر گنبد؟ ان کے مزارات کی موجودہ عمارات کس زمانہ میں تعمیر ہوئیں؟

(سائل غریب از ص ۱۹۲)

ج ۴۰؎ } بحکم حدیث شریف اونٹ کے کوہان کی طرح قبروں کی شکلیں ہوتی تھیں محض خام کسی قسم کی کوئی چیز جو آگ سے پختہ ہوئی ہو قبروں کے اندر یا باہر لگانی منع ہے قبریں محض زیر آسمان ہوتی تھیں۔ اور وہ قبر جو کسی سابقہ چھت کے نیچے بنائی گئی ہو جیسے آنحضرت کی قبر مبارک جو بحکم حدیث (نبی جہاں فوت ہو نا وہاں ہی دفن ہوتا ہے) حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں دفن ہوئے تھے جس کی عمارت قبل دفن سکونت کیلئے بنی تھی نہ قبر کیلئے۔ ان دونوں میں جو فرق نہ سمجھے اُسکی سمجھ میں فرق ہے

س ۴۱؎ } اب اگر کوئی شخص محض تعمیل ارشاد نبوی میں کہ کوئی قبر بلند نہ رہنے پائے ان مزارات ومشاہد کی عمارات وقبہ جات کو منہدم کر دیا جاتا ہے تو اسکا یہ فعل شرعاً کیسا ہوگا؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱؎ } حضرت علی نے ایک شخص کو فرمایا۔ میں تجھ کو ایک ایسے کام پر مقرر کروں جس پر آنحضرت نے مجھے مقرر فرمایا تھا لَا تَدَعْ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ

(جو اونچی قبر دیکھے اُس کو برابر کر دے)

شخص مذکور اس حدیث کے ماتحت عند اللہ ماجور ہے ہاں اگر ایسا کرنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو با اختیار آدمی تعلیم کے ذریعہ سے اصلاح کرے اور بے اختیار آدمی نرمی وآشتی اظہار مسئلہ کر دے۔ جسکی مثال حضرت موسے اور فرعون کے قصہ میں ملتی ہے کہ ایک بے اختیار بزرگ کو ایک جبروت حاکم کے سمجھانے کیلئے بھیجا جاتا ہے تو حکم ہوتا ہے قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا۔

(۲ روداخل غریب فنڈ)

س ۴۲؎ } زید نامرد ہے اسلئے اسکی بیوی اُسکے گھر میں نہیں رہنا چاہتی ہے اور طلاق مانگتی ہے تو شخص مذکور اُسے طلاق نہیں دیتا۔ اسی عرصہ کے اندر ناجائز طور سے اولادیں بھی ہوتی ہیں۔ ایسے شخص سے عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ (سائل ایس۔ ایم۔ صوبہ بہار)

ج ۴۲؎ } بوقت نکاح اگر نامرد تھا تو عقد نکاح منعقد نہیں ہوا۔ بعد میں نامرد ہوا تو بھی (دونوں صورتوں میں) فسخ نکاح کرانے کا عورت کو حق ہے۔ کیونکہ نکاح جس غرض کیلئے ہے وہ مفقود ہے تو نکاح گیا۔ قرآن شریف میں حکم ہے۔ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

(از داخل غریب فنڈ)

س ۴۳؎ } زانیہ حالت حمل میں نکاح کر سکتی ہے۔ یا واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن کے تحت میں داخل ہے (یعنی بعد وضع حمل نکاح کرے) کتب فقہ میں جو لکھا ہے کہ زانیہ مدت حمل میں زانی سے نکاح و وطی کر سکتی ہے۔ اور غیر زانی سے صرف نکاح کر سکتی ہے وطی نہیں کر سکتی۔ اسکا ماخذ کیا ہے؟

(سائل محمد عبد الحق غفرلہ دانا پور)

ج ۴۳؎ } ایک حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ غیر کے کھیت کو پانی پلائے۔ اسکے معنی بتائے گئے ہیں کہ غیر کی حاملہ سے جو اسکی منکوحہ بنی ہے جماع نہ کرے۔ یہ حدیث دلیل ہے اُن لوگوں کی جو زانیہ حاملہ سے نکاح جائز بتاتے ہیں اور جماع سے رد کتے ہیں اور زانی حامل کو کچھ کو اجازت دیتے ہیں اور اولات الاحمال والی آیت کو مخصوص بعدہ نکاح صحیح کہتے ہیں۔

س ۴۴؎ } بیوہ کی عدت کتنے ایام مقرر ہیں؟ وہ ایام عدت کس طرح پورا کئے جائیں؟ اگر عدت مقررہ کے اندر کسی وجہ سے یا بلا وجہ نکاح کر ہو دے تو وہ نکاح درست ہے یا کیا؟

دوبارہ میعاد مقررہ عدت پوری کر کے نکاح پڑھے تو وہ کسقدر عدت۔ آیا جو ایام باقی رہے وہ یا شروع سے میعاد مقررہ عدت ادا کیجاویگی۔ اور ایام باقیماندہ یا جس قدر حکم شرع ہو ادا کئے جاوینگے تو وہ کسقدر ادا کئے جائینگے؟

(سائل مذکور)

ج ۴۴؎ } بیوہ کی عدت خود قرآن مجید میں منصوص ہے یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ۔ تین طہر یا تین حیض پورے کرے۔ عدت کے ایام خوشبودار کوئی چیز استعمال نہ کرے۔ سرمہ نہ لگائے۔ ہونٹوں کی سرخی (پان یا دنداسہ سے) نہ کرے۔ کوئی زینت دار کپڑا نہ پہنے۔ میلے کپڑے معمولی دھو سکتی ہے۔ ایام عدت میں نکاح کرنا بلکہ نکاح کا پیغام دینا بھی منع۔ حَتّٰى یَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ جبتک عدت پوری نہ ہو جائے۔ پس جو نکاح عدت کے اندر ہوگا وہ ناجائز ہوگا۔ نکاح ناجائز ہے عدت کی تکمیل شروع سے کیجائیگی جدید عدت نہیں ہوگی۔

س ۴۵؎ } عورتوں کا نکاح بغیر ولی کے جائز ہے یا ناجائز؟ ہندہ باکرہ بالغہ یتیمہ کا چچیرا بھائی باہر رہتا ہے۔ بلا اطلاع اسکے غیر نے ولی بنکر عقد نکاح پڑھوا دیا۔ بعد قریب ایک ماہ کے چچیرا بھائی ہندہ کا آیا اور اُس نے بعد نماز جمعہ اعلان کر دیا اور جسوقت آیا تھا اُسوقت سننے کے بعد بھی کہا کہ جن لوگوں نے ہماری بہن کا نکاح پڑھوایا ہے ہم کو نامنظور ہے نامنظور۔ نامنظور۔ آیا قرآن وحدیث کی رو سے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کونسی آیت یا حدیث کے ماتحت؟ اور اگر جائز نہیں تو نکاح پڑھنے والیکو حد شرعی کیا؟

(سائل مذکور)

ج ۴۵؎ } حدیث شریف میں ہے لا نکاح الا بولی یعنی نکاح بغیر ولی کے جائز نہیں۔ صورت مرقومہ میں محدثین کے نزدیک نکاح جائز نہیں کرنے والوں نے غلطی کی۔

(۳ روداخل غریب فنڈ)

س ۴۶؎ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ مبارک میں مدینہ طیبہ سے باہر والے نماز جمعہ کے لئے کتنی مسافت سے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے تھے اس باب میں احادیث اور تواریخ سے کیا ثابت ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۸۱۳۵)

ج ۴۶؎ } مجھے اسکا علم نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔ میں سمجھتا ہوں جسکو شوق ہوتا تھا وہ آجاتا تھا چاہے کم دور ہو یا زیادہ اسکی تحدید مشکل ہے۔ عوالی کا لفظ ملتا ہے جو قریب قریب کے گاؤں کو کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کسی صاحب کو معلوم ہو تو مطلع فرماویں۔

(۲ روداخل غریب فنڈ)

س ۴۷؎ } زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ رکھا ہے جس کو عرصہ ۱۴ سال کا ہوگیا نہ تو نان نفقہ کی خبر لیتا ہے اور نہ اور کسی قسم کی خبر گیری کرتا ہے۔ اور زید نے دوسری عورت کر لی ہے اور دوسرے شہر میں رہتا ہے اور عیش میں اپنی گذر کرتا ہے۔ یہ زوجہ کب تک بیٹھی رہے۔ انسان کے ساتھ ہر ایک قسم کی خواہشیں ہوتی ہے۔ اگر زوجہ اپنا نکاح کرنا چاہے تو کس صورت سے نکاح کرے۔ اور اگر شرع کے موافق کام کرے تو برادری کے لوگ مانع ہوتے ہیں اور کوئی سر پر کھڑا نہیں ہوتا ہے اور اس سے طلاق طلب کرتی ہے تو اُس کو جواب نہیں دیتا ہے۔

ملکی مطلع

قضیہ عرب

سلطان نجد حرم شریف میں

؎ تم جسے چاہو لگا لو جی گلے سے اپنے

خدا جسے چاہتا ہے اپنے گھر کی جاروب کشی کی خدمت سپرد کر دیتا ہے۔ اگر وہ اس خدمت میں قصور کرے تو تبدیلی کر دیجاتی ہے۔ جیسے سابق شریف کی کر دی گئی۔

خبر آئی ہے کہ سلطان نجد (وفقہ اللہ للتزود الغد) مع خدم و حشم مکہ معظمہ میں جاروب کشی کو داخل ہو گئے۔ یہاں ہندوستان میں اصحاب بریلی میں اُن کے داخلہ سے جو صدمہ ہوا اُسکا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ وہی کرے جس پر گذرے۔ آہ ؎

شب فراق کی ہم جانیں یا خدا جانے
بلاکشوں پہ جو گذرے تری بلا جانے

آئے دن گوناگوں اشتہار دے رہے ہیں۔ رسالے چھاپ رہے ہیں۔ جن سب کا ایک ہی مضمون ہے کہ نجدی ایسے ہیں ویسے ہیں۔ لطف یہ کہ نجدیوں کو کوستے کوستے ہندوستانیوں (یعنی ہندوستان کے اہلحدیثوں) کو بھی کوسنے لگ جاتے ہیں۔ کیوں؟

؎ وہ بگڑتے ہیں کہ کوئی اُنہیں کیوں یاد آیا

گذشتہ ہفتہ جس اشتہار کا جواب دیا ہے اس ہفتہ اُسی مضمون کا اشتہار بصورت دیگر پہنچا۔ جس کی سرخی ہے "بلا دحرم میں نجدی"۔ اس اشتہار میں وہی دُکھڑا رویا ہے جو دوسرے اشتہاروں میں رویا گیا ہے۔ آج جس اشتہار کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ اسقدر مزیدار گالیوں کا مجموعہ ہے کہ ہم نے خود اس سے لطف پایا ہے۔ اسلئے اس لطف میں ہم ناظرین کو بھی شریک کرنے کو وہ اشتہار یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ ان برادران یوسف کا گلہ نہ رہے کہ ملکی اخبار ہماری آواز ملک تک پہنچاتے نہیں بس وہ احسانمند نہ ہوں اقرار تو کریں کہ "اہلحدیث" اُن کی خدمت کرنے کو حاضر ہے۔ بہر حال وہ اشتہار یہ ہے:

"وہابیہ نجدیہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں مگر فقہاء نے اُنہیں خارجی بتایا ہے اُن کا اعتقاد ہے کہ بس دنیا میں وہی مسلمان ہیں اور سب مشرک مباح القتل۔[۱] اُنہوں نے حرمین طیبین میں علماء اور سادات کو اپنے اسی عقیدہ کی بنا پر شہید کیا ہے اور اُنکے مال لوٹے ہیں (کذا فی المختار) اس وقت کے نجدی بدمذہبی و گمراہی اور ظلم و ستم قتل و غارت میں پہلے نجدیوں سے بدرجہا بڑھ گئے ہیں اور اُنسے اسلام اور مسلمانوں کو وہ ضرر پہنچ رہے ہیں جنہوں نے حجاج اور یزید کو بھی شرما دیا ہے۔ آج عرب کی سرزمین بیگناہوں کے خون سے رنگی ہوئی ہے اور نجدی فراعنہ خذلہم اللہ تعالیٰ وہ طوفان برپا کر رہے ہیں جسکو سننے سے جگر شق ہوتا ہے۔[۲] معتبر ذرائع سے ہمیں جو خبریں موصول ہو رہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ نجدیوں کے داخلہ سے پہلے شریف طائف نے راہ فرار اختیار کی اور طائف شریف سے خالی کر دیا۔[۳] باشندگان طائف نے نجدیوں سے مقابلہ نہیں کیا نہ اُن میں اسکی قوت تھی بلکہ اُنہوں نے امن کی درخواست کی۔ دعوتیں دیں۔ ہتھیار گھروں سے نکال نکال کر باہر پھینکدئے تاکہ اُنکی نسبت کسی قسم کے مقابلہ کا وہم پیدا نہ ہو سکے۔ لیکن باوجود اسکے نجدیوں نے قتل عام کیا۔ علماء مشائخ امراء و تاجر ہر طبقہ کے لوگ بیدردی سے قتل کئے گئے بوڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں۔ مردوں کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ ایک سدہ میں تین کروڑ کی مالیت نجدیوں کو لوٹ سے حاصل ہوئی۔ صحابہ کے مزارات کی بیحرمتی کیگئی۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ صحابی جلیل الشان کا قبہ مزار شریف گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور آخر کار مسمار کر دیا اور توہین کیلئے نجدیوں نے پکارا کہ عبد اللہ ابن عباس اگر تم میں کچھ سکت ہے تو اپنے پرستاروں کو بچاؤ۔[۴] مسلمانوں کو قتل کرتے وقت یہ اشقیا یوں نعرے لگاتے تھے نقتل اعداء اللہ لامان اللہ[۵] ہم اللہ کے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اللہ کو امن دینے کیلئے۔ لوٹ کی نوبت یہانتک پہنچی کہ لوگوں کے بدن سے کپڑے اُتار لئے جوتیاں چھین لیں عورتوں کی بیحرمتی کیگئی عرب خاتونیں ننگی منزلوں پیادہ چلائی گئیں۔[۶] تین روز تک طائف کے بیگناہ مسلمان قید کئے گئے اُنپر پانی بند کیا گیا مکہ مکرمہ میں شیدی صاحب کلید بردار کعبہ مقدسہ اور اُنکا خاندان اور دوسرے اور معزز خاندان تیغ جفا سے شہید کر ڈالے۔[۷] اہل مکہ جانوں کے اندیشہ سے دشت بدشت مارے مارے پھر رہے ہیں مکہ مکرمہ کی اکثر آبادی تو گھر چھوڑ کر آوارہ ہو چکی ہے"

---

[۱] اسکا جواب "اہلحدیث" مورخہ ۵ر جمادی الاول (۵ر دسمبر ۱۹۲۴ء) میں بحوالہ کتاب سلطان نجد دیا گیا ہے کہ یہ محض افترا ہے۔ (اہلحدیث)

[۲] معتبر ذرائع ذرہ ظاہر بھی کئے ہوتے تاکہ راوی مجہول الحال معلوم الحال ہو جاتا۔ (اہلحدیث)

[۳] اسکا جواب "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ر ربیع الثانی (۲۸ر نومبر) میں جدہ کی چٹھی مندرجہ اخبار خلافت بمبئی کے ساتھ دیا گیا ہے کہ نجدی فوج امن و امان سے داخل طائف ہوئی لیکن شریفی لوگوں نے چھپکر اُن پر گولیاں چلائیں تو اُنہوں نے بھی جوابدیا۔ بس باسم مدافعت تیرہ مارے گئے اُس بات کا بتنگڑ بنا یا گیا۔ (اہلحدیث)

[۴] اسکا جواب "اہلحدیث" مورخہ ۱۲ر ربیع الثانی (۱۴ر نومبر) میں دیا گیا ہے کہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ فوجی دھکا پیلی میں مقبرہ کی دیوار کا کونہ گر گیا تھا جو مرمت کرایا گیا۔ (اہلحدیث)

[۵] اسکا جواب اور اس عربی فقرے کی حقیقت "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ر جمادی الاول (۱۲ر دسمبر) میں خوب کھولی گئی ہے یقین نہ تھا کہ ہندوستان میں کوئی جماعت اہل علم کہلانیوالی بھی اُن فقروں والے اشتہار کی تصدیق و تائید کریگی۔ سابقہ اشتہار میں عربی فقرہ استفہامیہ تھا جسپر ہم نے گذشتہ پرچہ میں بقاعدۂ عربیت اعتراض کیا ان مشتہرین نے استفہام اڑا کر قضیہ موجبہ یقینیہ کر دیا۔ اچھی معقول تحریف ہے۔ اللہ المشتکی۔ (اہلحدیث)

[۶] [۷] ہم سمجھتے تھے کہ ہندوستان کے آریہ اخبار ہی مبالغہ گو اور کذب نویس ہیں جو لکھتے ہیں کہ کوہاٹ میں مسلمانوں نے بیکس ہندو عورتوں اور بچوں کو قتل کر ڈالا۔ معلوم ہوا کہ بریلی میں مسلمان بھی ان آریہ اخباروں سے اس خاص کام میں کم نہیں۔ (اہلحدیث)

العقیدۃ الواسطیہ - امام ابن تیمیہ [illegible] ص ۹-۱۰

باقی بچہ ظلم کے اسیر ہیں اُن گرفتاران بلا کو قید سے آزاد کرنے کیلئے کثیر رقمیں طلب کیجاتی ہیں اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور جلد ان ظالموں کو ان کے ظلموں کی سزا دے[9]۔ ہندوستان کو وہابی آپے سے باہر ہیں۔ علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ نے انپر کفر کے فتوے دئے ہیں[10]۔ انہیں مرتد بتایا ہے۔ انہیں اہل حرمین سے اُسکے بدلے لیتے ہیں اسلئے یہاں کے وہابی نجدیوں کے مظالم پر رات دن پردے ڈال رہے ہیں اور اخبارات میں اُنکی بیگناہی ثابت کرنیکی کوششیں کر رہے ہیں۔ اکثر اخبار وہابیوں[11] کے ہاتھ میں ہیں اور وہ صحیح واقعات اور نجدیوں کے مظالم چھاپنے سے گریز کرتے ہیں۔ اسی بنا پر ہماری طرف سے جو مضامین اخبارات[12] کو پہنچتے رہے اُن کو شائع نہیں کیا گیا[13]۔ آپ خود اس باغی۔ غدار بے دین فرعون وقت کے انکار جرم کو اُس کی بیگناہی کی سند ٹھیرا رہے ہیں اور اس نجدی کی تائید کے لئے ہندوستان سے وفد بھیجنے کی تجویزیں[14] کر رہے ہیں۔ مسلمان ہوشیار رہیں ان کے دغا و فریب میں نہ آئیں۔ کوئی وفد جو اہل سنت کے سوا دوسرے افراد پر مشتمل ہو۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا نائب و قائم مقام نہیں ہے۔ اور اخباروں کی غوغا صرف چند وہابیوں کی آواز ہے۔ ہندوستان کے کروڑوں مسلمان وہابیوں کے مظالم سنکر بیچین ہیں۔ اور اگر نجدی اس وقت اس طرح کے مظالم نہ کرتے تو بھی مسلمانان عالم ارض پاک میں اُن کے تسلط کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہ کرسکتے تھے[15]۔ اُن سے نفرت و بیزاری کے لئے اُن کی بد مذہبی اور اُن کے باطل عقیدے کافی ہیں۔ اور یہ مظالم تو اُن کے عقیدہ ہی کی بنا پر ہیں آج نہ کرتے تسلط ہونے پر کرتے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے نجدیوں کے خلاف صدائیں اُٹھ رہی[16] ہیں۔ اور خود شریعت[17] کا فتوے اُنکو باغی اور بیدین قرار دیتا ہے تو پھر کون مسلمان ہے جو اُن کی تائید کرسکے اور کس کی بات شریعت کے خلاف قابل التفات ہوسکے۔ جماعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ کو میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنی پوری کوشش صرف کرکے علماء اہل سنت کا ایک وفد عرب بھیجے جو وہاں کے حالات کی تحقیق اور مجلس اسلامی کی شرکت کرکے احکام شرعی کا تحفظ کرے[18]۔ (فقیر مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری عفی عنہ)

منجانب اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ اپنے مخدوم پیشوا کے ارشاد کے سامنے سر نیاز خم کرنے کے سوا اور کیا جواب رکھتی ہے۔ ہر امر میں مخدوم کی اطاعت ہم پر لازم ہے خاصکر یہ معاملہ تو اسقدر اہم ہے کہ اُس کیلئے جسطرح ہوسکے سعی میں دریغ نہیں کیجا سکتی۔ المشتہر - (اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ صدر دفتر بریلی۔)

[9] ہم بھی آمین کہتے ہیں مگر دعا کو یوں بدلکر خدا ظالموں کو ظلم کی سزا دے۔ کسے باشد۔ (اہلحدیث)
[10] یہاں تو مشتہرین یقیناً بھولے ہیں۔ مکہ۔ مدینہ کے علماء نے فتوے نہیں دئے ہونگے بریلی کے علماء نے دئے ہونگے اُسی روز سے تو بریلی ایک خاص امر کی وجہ سے مشہور ہے۔
[11] کیا امرتسر کے دو اخبار۔ اور بمبئی کا "شوکت" اور "سلطان الاخبار" بھی وہابی ہیں۔ الامان۔ [12] "اہلحدیث" پر تو یہ الزام صحیح نہ ہوگا۔ [13] کاہے کے لئے؟ اگر نجدی واقعی ایسے ظالم ہیں تو ممبران وفد وصیت وغیرہ کرکے تشریف لیجائیں کہ آنا سلامت ہے دشوار واں سے۔
[14] جس وفد میں حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی قادری جیسے پکے اور راسخ اہلسنت ہونگے وہ وفد بھی وہابی ہوگا؟ ارے اللہ۔ (اہلحدیث)

[15] بس سارا غصہ یہی ہے۔ آپ گوارا نہیں کرتے نکریں وہ تو کرتا ہے جسکی شان ہے تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ
[16] کہیں بریلی کے کوچہ سے آتی ہونگی۔
[17] ماشاء اللہ وہی شریعت جس کا فتوے اپنے حقیقی حنفی بھائی دیوبندیوں کو کافر کہے۔ انا للہ۔
[18] مقامی حکومت کے مقابلہ میں تحفظ کیسے کرینگے۔ اسکی صورت بھی بتائی ہوتی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس وفد کی تائید کرتے ہیں تاکہ وہاں جاکر یہ وفد خود اندازہ کرلے کہ جن لوگوں کو ہم بدنام کرتے تھے ۴

مسئلہ کوہاٹ پر گاندھی جی کے خیالات

میں نے مولوی ظفر علی اور شوکت علی اور ڈاکٹر کچلو کی معیت میں قریباً تمام پناہ گزینوں سے ملاقات کی جو راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ میں نے رائے بہادر سردار لچھمن سنگھ سے بھی ملاقات کی۔ میں نے حکومت ہند کی قرارداد پڑھی ہے اور مجھے اس بات میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے کہ یہ قرارداد ایک چیلنج ہے۔ میں نے پناہ گزینوں کو پرزور مشورہ دیا ہے کہ وہ ہندو اور مسلمان رہنماؤں کے مشورہ کے بغیر تصفیہ کے کوئی شرائط منظور نکریں۔ اس منزل پر میں ان بیانات کی صداقت یا عدم صداقت کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا جو حکومت کی قرارداد میں موجود ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمانان کوہاٹ کی طرف سے راولپنڈی میں کوئی ذمہ وار آدمی نمائندگی کیلئے موجود نہیں تھا۔ البتہ مجھے یقین ہے کہ حکومت ہند کا فیصلہ محکمہ کی تحقیقات پر مبنی ہے۔ اور اسکی ترتیب میں مسلمانوں یا پناہ گزینوں کو کوئی دخل نہیں ہے۔ پناہ گزینوں کو کوئی موقع ہی نہیں دیا گیا کہ وہ اپنی حالت پیش کرتے۔ تجربہ سے ظاہر ہے کہ اس طرح کی تحقیقات اکثر گمراہ کن ہوتی ہے اور وہ صرف یک طرفہ روایت پیش کیا کرتی ہے۔ پناہ گزیں حکومت کی قرارداد پر سخت آزردہ ہیں۔ انہیں امید تھی کہ مکمل علانیہ طور پر اور آزادانہ تحقیقات ہوگی۔ جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو اپنے اپنے بیانات پیش کرنے کا موقع دیا جائیگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اور وائسرائے نے پنڈت مالویہ جی کو جو جواب دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔

۴ وہ کیسے ہیں ۵ برو در بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر + بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر - (اہلحدیث)

متفرقات

مہاتما گاندھی اور آریہ سماج | اس ٹریکٹ میں امرتسر کے مشہور پنڈت ویاکھیان ناظر سناتن دھرم نے بتلایا ہے کہ حسب شہادت گاندھی جی اور لالہ لاجپت رائے جی اور عدالتی فیصلوں کے مطابق آریہ سماجی واقعی لڑاکے ہیں اور ہندوؤں کے سدھار کرنے کے لائق نہیں قیمت ۳ر پتہ (دفتر سناتن دھرم پرچارک امرتسر)

مدح پیغمبر آلہ | اس رسالہ میں نعتیہ نظمیں ہیں بس یہی اسکا مضمون ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۴ر یا ۵ر ہوگی۔ پتہ (مولوی عبد الرشید کوچہ گڈلگ مدراس)

المسیح الموعود | حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے متعلق جو آیات و احادیث آئی اُن کا یکجا ذکر کرکے پانی اور دودھ الگ الگ کر دیا ہے۔ قادیانی مباحث میں گو بہت سی کتابیں چھپی ہیں تاہم یہ کتاب بنظر دلائل منقولہ کافی معلومات اپنے اندر رکھتی ہے قیمت ۸ر۔ ایک نسخہ کی قیمت بذریعہ ٹکٹ ڈاک آنی چاہئے۔ پتہ (مولوی ابو صالح محمد عثمان متصل مدرسہ حقانی نصیر آباد ضلع اجمیر راجپوتانہ)

لُبّ المجربات | (مصنفہ حکیم ڈاکٹر دلبر حسن صاحب) لُبّ المجربات میں تقریباً جملہ امراض کا عام فہم سلسلہ وار بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نسخہ جات بھی لکھے گئے ہیں اس کتاب کا ہر ایک گھر میں رہنا مفید ہوگا۔ قیمت فی جلد ۱۲ر۔ پتہ (حکیم صاحب موصوف پٹیالہ)

جلسہ انجمن اہلحدیث مالیرکوٹلہ | اللہ تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ انجمن اہلحدیث مالیرکوٹلہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ کو قائم ہوئی اور پندرہ روز کے بعد اجلاس سالانہ کا پہلا جلسہ ۲۷-و ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء کو ہونا قرار پایا۔ چنانچہ تاریخ مقررہ میں جلسہ کمال رونق اور شان وشوکت سے منعقد ہو کر بخیر وخوبی ختم ہوا۔ انجمن کی مجلس عاملہ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی جسنے انتظام ہائے جلسہ ایسے ہاتھوں میں سپرد کئے جو ہر طرح بہ ان کے اہل تھے۔ جس صاحب کے ذمہ جو کام سپرد کیا گیا وہ بفضلہ کمال سرگرمی سے بطریق احسن انجام پذیر ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کو ان کی اخلاص بھری کوششوں کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ جلسہ کا نظارہ شاندار تھا۔ اصحاب شہر وبیرونجات کثرت اور شوق قلبی سے شریک جلسہ تھے۔ بعض مقرروں اور واعظوں کے وقت ہجوم بکثرت ہوتا تھا۔ حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث۔ جناب مولوی محمد صاحب جاوی اور حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب کی تقاریر کے وقت سامعین کی تعداد ہزاروں ہوتی تھی۔ حضرت مولوی محمد غلیل صاحب بوجہ علالت طبع شرکت جلسہ نفرما سکے۔ مولوی شفیق احمد صاحب مالیرکوٹلوی بوجہ نزلہ وزکام وعظ نفرما سکے۔ ان کی بجائے شیخ منظور حسن صاحب بی اے تھرڈ ماسٹر نے اپنا کلام فریاد مسلم پڑھکر حاضرین کو نہایت ہی محظوظ کیا۔ اور مولوی شفیق احمد صاحب ایک وقت صدر کئے گئے۔ مولوی عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد امین صاحب اور مولوی حافظ حکیم محمد داؤد صاحب کی تقاریر سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ انشاء اللہ مفصل روئداد عنقریب انجمن کی طرف سے شائع ہوگی۔

(آثم فضل حکیم سکرٹری انجمن)

مدرسہ ومسجد اہلحدیث مقام بہار ضلع پٹنہ | کی ویرانی پر مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب بہاری نے ایک طویل مضمون بھیجا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ شہر بہار میں مسجد اور مدرسہ اہلحدیث کی بجد ضرورت ہے جو عدم توجہی سے ناگفتہ بہ حالت میں پہنچ گئے ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں تو توحید وسنت کی اشاعت ہو سکتی ہے۔

یاد رفتگان | میرا برادر زادہ مختار احمد طاعون سے فوت ہوگیا۔ انا للہ۔ (باقی تیسرے کالم میں)

(خاکسار عبد الحمید اٹاوی از حیدر آباد دکن)

وفد اہل حدیث حجاز کو | بعض اصحاب اہل حدیث کی رائے ہے کہ مرکزی خلافت کمیٹی کا وفد جاتا ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کی تجویز سے خاص اہل حدیث کا وفد بھی سلطان نجد خلد اللہ ملکہٗ کی خدمت میں جانا چاہئے۔ ہمارے خیال میں ان اصحاب کو معلوم نہیں کہ وہاں کس کام کو جا رہے ہیں۔ یقین جانیں کہ جس کام کو وفد خلافت جا رہا ہے وہ سب مسلمانوں کا مشترک ہے۔ فرقہ دارانہ اغراض نہ وہاں سُنی جائینگی نہ اُن کی ضرورت ہوگی۔ علاوہ اسکے اگر جماعت اہل حدیث کی مخصوصہ اغراض کا موقع ہوا تو وفد خلافت کے ممبروں سے ہمیں امید ہے کہ وہ خیر خواہی میں دریغ نہ فرمائینگے۔ اس لئے گو جلد بازوں کا وفد خلافت پر اعتماد نہیں۔ اہل حدیث کو اعتماد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ انجام بخیر کرے:-

یاد رفتگان | میری چھوٹی انتقال کر گئی۔ انا للہ۔

(محمد ہاشم محمدی از ٹانڈہ)

ایضاً — میری بڑی ہمشیرہ بعارضہ دق وسل انتقال کر گئی انا للہ۔ (شمس الہدےٰ از ٹانڈہ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہم۔

غریب فنڈ | میں از فتوائے فنڈ للعہ۔ از سائلین اسماعیل جالندھر عہ ر۔ عبد القادر بہاولپور ۱۲ر کل ۱۴ر۔ بقایا سابقہ بذمہ فنڈ عہ روپائی۔ قیمت ہر دو سائکلیں (چھ ماہ اور ایک سال کیلئے) ۱۲ر باقی ار۳ پائی۔ نمبر سائلین ۱۳ر)

انتخاب الاخبار

سلطان نجد کی تیاریاں } "البلاغ" اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ بقول اخبارات کے نجدی شرق اردن اور عراق عرب پر ایک سخت حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ترکی اخبار "ریفن" نے اس خبر پر حسب ذیل اضافہ کیا ہے۔

ابن سعود کا ارادہ ہے کہ تمام جزیرۃ العرب پر قبضہ کرلے اور تمام علاقے اس کے زیر نگیں ہوں۔ (آمین)

وفد خلافت اور ترک } حکومت انگورہ نے ہندوستانی وفد کو آستانہ آنے کی اجازت دیدی ہے تاکہ خاص خاص معاملات پر تبادلۂ خیالات ہوسکے۔

"جمہوریت" (ایک ترکی اخبار) لکھتا ہے کہ یہ وفد حکومت انگورہ سے اسلامی کانفرنس کے متعلق گفتگو کرنے کیلئے آرہا ہے۔

بغداد } میں شاہ حسین کی تخت سے علیحدگی مسرت کا باعث ہو رہی ہے۔ وہاں یہ عام خیال ہے کہ انہوں نے اپنی بیہودہ کارروائیوں کے باعث اپنے کو شاہی کیلئے نا قابل ثابت کردیا۔

ترکی اخبارات } میں آجکل یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ چھ اومنی غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کیلئے آمادہ ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک استنبول اور عکی شہر کے درمیان سفر کرتا ہوا گرفتار ہوا۔

ترک اور فرانس } فتحی بے پیرس گئے ہیں۔ ترکی اخبارات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ اس سفر سے غرض یہ ہے کہ فرانس کے ساتھ ایک خاص معاہدہ کیا جائے۔

عربی امیروں کا اتحاد } آستانہ کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ سلطان نجد نے امراء عرب میں اتحاد کرنے اور "وحدت عربیہ" قائم کرنے کے سلسلہ میں رؤساء عرب سے خط و کتابت شروع کردی ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جزیرۃ العرب کی تمام حکومتیں ایک لڑی میں منسلک ہوجائیں۔

امیر جزائری اور شریف } امیر سعید جزائری سے ایک نامہ نگار نے حال ہی میں سوال کیا۔ کہ کیا آپ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ مؤتمر اسلامی دمشق میں منعقد ہو؟ امیر موصوف نے جواب میں کہا کہ مؤتمر اسلامی کا خیال ہے کہ مکہ مکرمہ میں منعقد ہوگی۔ اس کے بعد آپ نے کہا کہ محض طنز کے طور پر شاید شریف حسین کو دعوت نہیں دی ہے۔ مجھے شریف حسین سے کوئی شخصی اور ذاتی عداوت نہیں ہے۔ عالم اسلام کے خلاف اس نے دعوے خلافت کی جرأت کی۔ اور تمام مسلمانوں نے لعن طعن کیا۔ اب جبکہ اس نے سلطنت ہی سے علیحدگی اختیار کرلی ہے تو خلافت کا سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اسلئے محض ایک اسلامی رئیس کی حیثیت سے میں نے ان کو تار دیا تھا کہ میرا غریب خانہ حاضر ہے۔

برما سے بھی ایک شہیدی جتھا آرہا ہے } برما سے اکالیوں کا ایک شہیدی جتھا ۴ رجنوری ۱۹۲۵ء کو جیتو کی جنگ میں شمولیت کیلئے روانہ ہونیوالا ہے۔

سلطان ابن سعود کو مبارکباد

ٹاؤن ہال میں دلیش بندھو داس مسٹر سی۔ آر۔ داس کے زیر صدارت ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ ہال تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں سلطان ابن سعود کو شریف حسین کے خلاف زبردست نمایاں کامیابی کے حصول پر مبارکباد دی گئی۔ اور مؤتمر اسلامی کے انعقاد پر زور دیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں برطانی پارلیمنٹ کی اس حکمت عملی پر نفریں بھیجی گئی جو اس نے مصر کے متعلق اختیار کر رکھی ہے اور اس ملک کے باشندوں کے ساتھ ان کی جد وجہد آزادی میں اظہار ہمدردی کیا گیا۔

سیاسیات مصر } صدقی پاشا جو عدلی پاشا اور ثروت پاشا کی وزارتوں کے رکن رہ چکے ہیں موجودہ وزارت کے رکن داخلی مقرر ہوئے ہیں۔ زاغلول پاشا کے حامی اخبار البلاغ کو معلوم ہوا ہے کہ وزارت اور آئین پسند لبرل جماعت اور قومیت پسندوں کے درمیان ایک مفاہمت ہوگئی ہے جسکے رو سے لبرل اور قومیت پسند بتدریج زاغلول پاشا کی وزارت پر اعتراضات کرنے چھوڑ دینگے۔ اور زاغلول پاشا کی حکمت عملی کے مخالف بنجائینگے۔ اور وزارت ان دونوں جماعتوں کے نمائندوں کو بھی مناصب پر فائز کردیگی۔ اور آئندہ انتخابات میں ان کے نمائندوں کی امداد کریگی۔ صدقی پاشا کے تقرر کو اس مفاہمت کی پہلی مثال کہا جاتا ہے۔

لنڈن میں دن کو بھی تاریکی } لنڈن اور جزائر برطانیہ کے تمام علاقوں پر اس وقت غیر معمولی کہر کے بادل گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ تفریح کے تمام کام بند ہوگئے ہیں۔ لنڈن میں دو موٹریں ٹکرائیں جس سے دس مسافر زخمی ہوئے لنڈن میں دوپہر کے وقت آدھی رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی کچھ بند ہوگئی ہے۔

ہندو مہا سبھا کی صدارت } پنڈت مدن موہن مالوی آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے خاص اجلاس کی صدارت کرینگے جو ۲۷ دسمبر کو بالگام میں منعقد ہوگا۔

البانیا میں شدید بغاوت } ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بلغراد ۱۱ دسمبر کو اطلاع دیتا ہے کہ شمالی و مشرقی البانیا میں بغاوت ہونے کی اطلاع آئی ہے بہت حال نازک خیال کیجاتی ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

کیونکہ وہ پردیس میں ہے۔ اس امر میں کیا کیا جائے اور نکاح کرنا چاہتی ہے تو کس صورت سے نکاح ہو۔ اور شریعت حقہ میں ایسا ہی مسئلہ ہے کہ پہلی عورت تو قید میں پڑی رہے اور مرد دوسری عورت کرلے۔ اور عورت بیچاری اپنی عمر برباد کرے یا گناہ میں مبتلا ہو۔ اسکا جواب موافق حکم خدا و رسول عطا فرمائیں اور اجر پائیں۔

(عبدالرحیم۔ نائی منڈی۔ آگرہ)

ج ۴۷ } عورت مذکورہ فسخ نکاح کراسکتی ہے اپنے ضلع کے جج کی عدالت میں درخواست دیکر خاوند کو طلب کرائے۔ بعد ثبوت جج نکاح ثانی کی اجازت دیگا۔ بغیر فسخ کرائے نکاح ثانی جائز نہیں۔ اور قانون انگریزی میں سخت سزا ہے۔

وہی ناسخ و منسوخ کے جھگڑے۔ وہی ایسے کا دوبارہ نزول۔ اور تبلیغ دین کی لئے تلوار کی ضرورت ان کے دماغوں پر بھی مسلط رہی " (پیغام ۲۳ جون ۱۹۳۰ء)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغام کے نزدیک یہ تو حقیقت مسلمہ ہے کہ اہلحدیث گروہ رسمی اسلام کو چھوڑ کر اصل اسلام پر ہے۔ ہاں ان میں (بقول پیغام) یہ چند عیوب ہیں (۱) قرآن کا مغز تلاش نہیں کرتے (۲) ناسخ منسوخ کے جھگڑے میں مشغول ہیں (۳) نزول عیسے کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں (۴) اشاعت اسلام میں تلوار کی ضرورت جانتے ہیں۔

پس ان الزامات کے جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ اس کے بعد جو ہم پوچھینگے اُس کا جواب دینا پیغام اور دیگر امت مرزائیہ کا فرض ہوگا۔

جواب نمبر ۱ } مغز قرآن توحید ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جماعت اہلحدیث بفضلہ تعالے اسلامی فرقوں میں کہاں تک توحید کی محافظ ہے۔ جہانتک راستی کا تعلق ہے دیگر فرقے جماعت اہلحدیث سے مخالفت اسی بنا پر کرتے ہیں۔

نمبر ۲ } ناسخ و منسوخ کا جھگڑا اگر آیت

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

کی حد تک زیر بحث رہے تو کیا اعتراض؟ آخر یہ آیت قرآن مجید میں ہے اسکی تفسیر کسی نہ کسی صورت میں کرنی ہوگی۔ رہی تعداد منسوخات، سو قدیم الایام سے اس میں اختلاف چلا آیا ہے۔ آخری رائے شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے کہ پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ ان میں بھی کوئی صاحب تطبیق دے لے تو شاہ صاحب خوش ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ علمی بحث کہاں تک قابل عتاب ہے۔

نمبر ۳ } نزول عیسے کی بحث پر تو اتنا وقت خرچ نہیں ہوتا نہ کوئی طویل الذیل بحث ہے ہاں مصنوعی عیسے کی تائید کرنے والوں کی تردید میں بیشک وقت لگا ہے اور آج تک لگ رہا ہے۔ سو یہ ایک عارضی کام ہے جیسے شیعہ علاقوں میں حکومت کو اس کے منع کرنے کی طرف توجہ ہوجاتی ہے اگر مصنوعی عیسے کی تائید کرنے والے سوال ختم کر دیں تو بیچارے اہلحدیث بھی چند کام میں لگ جائیں۔

نمبر ۴ } پیغام صلح کو اپنے معاصرین کا گلہ ہے کہ وہ احمدیت پر جھوٹے افترا کرتے ہیں بیشک کسی فرد یا فرقہ پر افترا کرنا بدترین فعل ہے۔ کیا پیغام صلح اہلحدیث کی کسی تحریر سے ثابت کر سکتا ہے کہ وہ اشاعت اسلام کیلئے تلوار کی ضرورت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں وہ چونکہ قرآن اور حدیث دونوں کو مانتے ہیں اس لئے اُن کا عقیدہ ہے الجهاد ماضٍ الى يوم القيمة

"جہاد قیامت تک جاری رہیگا"

ہاں | اہلحدیث اس حدیث کو بھی ظاہر کرنے اور مانتے ہیں جس میں ارشاد ہے۔

ذروة سنامه الجهاد

"اسلام کی بلندی جہاد میں ہے"

ہاں | اہلحدیث قرآن مجید کی اس آیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں جس میں ارشاد ہے۔

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ -

"جو لوگ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں وہ اللہ کی راہ جہاد کیا کریں۔"

مگر وہ اس جہاد کیلئے ضروری جانتے ہیں کہ کسی امام وقت (امیر) کے حکم کے ماتحت ہو۔ جیسا ارشاد ہے

الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ

"امیر وقت کے حکم کے ماتحت جہاد کیا جائے"

چونکہ مسئلہ جہاد کے متعلق آیات اور احادیث بکثرت موجود ہیں اسلئے جو آجکل کا ریفارمر اس مقدس فعل کو منسوخ قرار دیتا ہے اہلحدیث اُسکو خود غرض اور خوشامدی جانتے ہیں۔ بس یہی اُن پر خفگی کی وجہ ہے۔ جس کے جواب میں اہلحدیث کہتے ہیں

نکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

مقطع کلام | کہتے ہیں زلیخا جو عشق یوسف میں مشغول ہو رہی تھی۔ وہ جب کبھی کسی چیز کا ذکر کرتی تو چند چیزوں کا نام لیکر حضرت یوسف علیہ السلام کا نام لینے کو کہتی تھی گلستان میں ہے

یہی کیفیت امت مرزائیہ کی ہے دنیا کی بات ہو یا دین کی اس سب میں ان کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ "مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے"

پیغام صلح نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی۔ ان دو عہدوں کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب عیسائیوں کی اصلاح کی حیثیت سے مسیح ہیں۔ اور مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کی حیثیت سے مہدی ہیں۔ مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے مرزا صاحب کا جو فرض تھا۔ پیغام صلح ان لفظوں میں بیان کرتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض یہی اُس دجالیت (عیسویت) کا قلع قمع کرنا تھا جو صلیبی (عیسائی) مذہب نے اس زمانہ میں دنیا میں پھیلا رکھی ہے۔ حدیث میں مسیح کے جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر یکسر الصلیب کا لفظ موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا کام صلیبی (عیسائی) مذہب کو توڑنا اور مسیحی قوموں کو اسلام کی نور کی طرف لانا ہے پس اس لحاظ سے کہ آپ کے مشن کا بہت بڑا تعلق مسیحی قوم سے ہے آپ کا نام مسیح یا ابن مریم رکھا گیا ہے"

(پیغام ۲۳ جولائی ۱۹۳۰ء صفحہ ۱)

اہلحدیث | بس اب مطلع صاف ہے یعنی مرزا صاحب مسیح موعود ہو کر آئے ہیں اس غرض کیلئے کہ صلیبی مذہب یعنی عیسویت کو اسلام میں مدغم کر دیں یہ ان کا کام ہے اور یہی اُن کی علت غائی ہے حقیقت میں یہ دعوے کوئی فاضل اڈیٹر پیغام کا اپنا نہیں بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی کا اپنا ہے۔ جنانچہ آپ کے الفاظ پیغام کے الفاظ سے بھی زیادہ واضح اور قابل دید و شنید ہیں فرماتے ہیں۔

(الفضل ... [illegible])

"میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسٰے پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ بس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

(اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

اہلحدیث مضمون بالکل صاف ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب جو بحیثیت مسیح موعود دنیا میں آئے اور آخر کار کام ختم کر کے تشریف لیگئے کیا (بقول اُن کے) عیسویت کا دجالی فتنہ صلیب اور عیسٰی پرستی دنیا سے اٹھ گئی؟

اس سوال کا جواب دینے کیلئے ہم پیغام صلح کے شکر گذار ہیں کہ اُس نے ہمیں اس تکلیف سے سبکدوش کردیا۔ پس دجالی عیسوی فتنہ کے مٹنے یا ترقی پانے کے متعلق خود اُسی کا قول ہم پیش کرتے ہیں۔ فاضل اڈیٹر پیغام لکھتے ہیں۔

"آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔" (پیغام صلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء صٹ)

جانے دیجئے یورپ کو، جانے دیجئے افریقہ کو، جانے دیجئے ایشیا کے دوسرے ملکوں کو خود ہندوستان ہاں وہ ملک جہاں خصوصیت سے مسیح موعود آئے تھے، اُس کی یہ حالت ہے کہ دہ سالہ مردم شماری میں کوئی قوم فی سیکڑہ پانچ۔ کوئی دس فی صدی ترقی کرتی ہے۔ عیسائی فیصدی سو ترقی کرتے ہیں (بقول پیغام) دجالی مذہب کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ

"۱۹۲۶ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۹۰ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ہیں"

(پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

ناظرین! خدارا انصاف کریں یہ زندگی کی علامت ہے یا موت کی۔ یہ ہے مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کا نتیجہ۔ رہی مہدویت معہودہ سو اُس کی بابت کیا کہنا ہے کہ اسلامی دنیا خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں شہری اور دیہاتیوں کو دیکھئے کہ ان میں اسلامی احکام کی پابندی کیا کلمہ شریف تک پڑھنا نہیں آتا۔ شرک۔ کفر۔ بدعت۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ درخت پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ غرض ہر قسم کی پرستی اور ہر قسم کی جہالت نے انہیں گھیر رکھا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تباہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کی وہ ترقی اور مسلمانوں کی یہ حالت۔ اس پر بھی ہمیں کہا جائے کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود آئے اور چلے گئے تو ہمارے منہ سے یہی نکلیگا کہ

"تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

احمدی دوستو! واللہ تمہارے حال پر رحم آتا ہے تم کن بھول بھلیوں میں پڑے ہو تم لوگ تو اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو۔ تمہیں یہ کیوں نہیں سوجھتا کہ سیدھے ہوکر اسلامی خدمت کرو۔ ایک ایسے شخص کا توسط چھوڑ دو جو اتنا بڑا دعوے لیکر آیا اور بُری طرح تفرقہ ڈالکر اپنے مقصد میں فیل ہوکر چلا گیا۔

واللہ باللہ! سچ کہتا ہوں یورپ کا سلطان زبسکو پٹیالہ میں پنجابی پہلوان گاماں سے کشتی ... میں جیسا صاف ناکام رہا تھا، تمہارا مسیح موعود ہاں مہدی معہود ہاں کرشن گوپال اُس سے بھی زیادہ چاروں شانے چت گرا۔ مگر تم ہو کہ اُسکے پیچھے ڈھول پیٹتے ہوئے اُس کو فتحمند ظاہر کررہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف اور مخلوق سے شرم کرو۔ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ۔

پیارے احمدی دوستو! میں کن لفظوں میں اپنا اخلاص تمہیں بتاؤں۔ واللہ سچ کہتا ہوں مرزا صاحب اگر کم سے کم اتنا ہی کرجاتے کہ مسلمانوں کو عقائد صحیحہ سکھا کر سلف صالحین کے نمونہ پر جمع کرجاتے تو میں اُن کے اتنے کام پر اُن کو مہدی مان لیتا۔ مگر میں کن لفظوں میں بیان کروں بحیثیت عقائد صحیحہ کے وہ ہندوستان کے آخری مصلح مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ کے برابر کیا اُن کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔ حالانکہ شہید مرحوم نہ مسیح موعود تھے نہ مہدی نہ نبی تھے نہ نبی کے بیٹے۔ برخلاف اس کے تمہارے مسیح موعود وہ شخصیت رکھتے تھے کہ آج اُن کے دارالحکومت سے آواز اُٹھتی ہے کہ **انبیاء عظام** حضرت مسیح (مرزا صاحب) علیہ السلام کے خادموں میں پیدا ہونگے۔

(اخبار الفضل، خاتم النبیین نمبر ۱۲ جون ص۱۵)

اللہ اکبر! یہ تعلّی اور یہ تکبر اور یہ دعویٰ کہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے سے اُن کے مرید انبیاء عظام بنجائینگے۔ بتایئے اس کو اسلام کا عقیدہ کہیں یا جنون مرزا اس کا نام رکھیں۔

مرزائی دوستو! سے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

قادیانی جواب

اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی میں جو ایک مضمون بعنوان "خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی" درج ہوا تھا جسمیں خلیفہ مذکور کی چار غلط بیانیاں دکھا کر فی غلطی کے جواب پر ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اُسکے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۲۰ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جسمیں انعامی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم آئندہ بتادینگے کہ مجیب نے ہمارے اعتراضات کو اُٹھایا ہے یا پختہ کیا ہے۔ اسکے بعد انعام کا فیصلہ ہوسکیگا۔ فانتظر۔

مسلمان اور بت پرستی

آریہ گزٹ (۳۱ جولائی) کو خدا جانے کیوں حیرانی ہے کہ مسلمان باوجود دعوے توحید کے بت پرستی تعزیہ پرستی درخت پرستی کرتے ہیں۔ اس کا جواب وہ ہم سے مانگتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ہندوؤں سے زیادہ بت رکھتے ہیں۔ مگر اسلام اور شارع اسلام کی اجازت سے نہیں بلکہ اپنی نفسانی غفلت سے۔ جس کی مثال آپ کی اصطلاح میں یہ ہے کہ ویدک دھرم (بقول آریہ) توحید کا دھرم ہے اس میں بت پرستی نہیں۔ مگر ویدک دھرم کو ماننے والے بت پرستی کرتے ہیں۔ بس

آریہ مترو! آؤ تم ہم ملکر ہندوستان کے کونے کونے سے غیر پرستیوں کو معدوم کریں اتنے عرصہ تک آپس کی جنگ بند کریں۔ کیا تمہیں اور تمہاری پرتی ندھی سبھا کو منظور ہوگا۔ سنئے یہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ قرآنی دعوت ہے اُن لوگوں کو جو توحید کے قائل ہیں کہ آؤ ہم تم ملکر توحید کی اشاعت کریں۔

برادران اہلحدیث سے اپیل

برادران قوم و ملت! یہ امر روز روشن کی طرح آپ حضرات پر ہر روز کے تجربے اور مشاہدے سے واضح ہوگیا ہوگا کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں کوئی قوم یا فرقہ بغیر تنظیم کے اقوام عالم کی صف میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ لیکن باوجود اس بات کے کہ چند ایک مدبر زمانہ شناس اہلحدیث ہستیوں نے قوم کی بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے بذریعہ اخبار اہلحدیث کئی ایک تجویزیں مثلاً فنڈ۔ اہلحدیث ہائی سکول کی ضرورت۔ یتیم خانہ قائم کرنا۔ وغیرہ امور کی بابت قوم کی توجہ کو مبذول کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور گو جناب مولانا مدیر اہلحدیث نے ایسے مضامین مع اپنے ریمارکوں کے اخبار میں شائع کئے تھے۔ لیکن ہم لوگ خواب خرگوش میں ایسے خفتہ ہیں کہ الامان۔ ٹس سے مس نہیں کرتے۔

برادران! آج وہ قومیں جن کے پاس نہ کوئی الہامی کتاب ہے۔ اور نہ اُن کے پاس ملاء اعلےٰ تک پہنچنے کیلئے کوئی اصول ہیں۔ تاہم ہمارے اصولوں پر کاربند ہوکر ہمارے بزرگوں کی تقلید میں ترقی کے اعلےٰ معیار تک پہنچ گئی ہیں۔ یا پہنچنے کی کوشش کررہی ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بجا ہے کہ اسلام کے دیگر فرقے اہلحدیث اخبار میں شائع شدہ مضمونوں سے سبق حاصل کرکے ہر طریقے سے اپنی شخصیت قائم کرنے کیلئے ہمہ تن کوشاں ہیں۔ مگر افسوس فرقہ اہلحدیث کو اپنی ضروریات کا کماحقہ ابھی تک احساس نہیں ہوا ہے۔

برادران! میں بلاخوف تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم لوگوں کی خوش قسمتی سے ہم میں چند ایسی مایۂ ناز ہستیاں موجود ہیں جو ہر ممکن طریقے سے ہم کو ابھارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر ہم بالکل اپنی شخصیت کے پودے کو مضبوط کرنے کیلئے عملی میدان میں قدم نہیں بڑھاتے ہیں۔

بھائیو! خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ نہیں رہا ہے کہ اہلحدیث جماعت کے مشن سے لوگوں کو نفرت ہو۔ بلکہ تجربتاً یہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اہل حدیث جماعت دنیا میں امن قائم کرنے اور دنیاوی زندگانی کو نبی علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کے مطابق احسن طریقے سے بسر کرنے کی تعلیم کا پروپگنڈا کرتی ہے اسلئے اس قوم کی آواز کو جس کے کانوں میں اس کی گونج پہنچتی ہے وہی نعرہ لبیک سے قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ مگر صرف ہم لوگوں نے اپنی ضروریات کو محسوس نہیں کیا ہوا ہے۔ اور ارشاد خداوندی تریدون عرض الحیٰوۃ الدنیا الخ ما عندکم ینفد و ماعند اللہ باق پر عامل ہوکر بمقتضائے ارشاد خداوندی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف الخ نہ اپنی تنظیم کو قائم کیا ہے اور نہ صیغہ تبلیغ کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ اسلئے ہماری قوم میں کماحقہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔

ہاں، ہاں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں اسلامی تمام فرقوں میں سے سب سے اول ہمارا فرض تھا کہ غیر ممالک میں جاکر نعرۂ توحید بلند کرواتے۔ مگر بجائے اسکے ہماری حالت اسکے برعکس ہے۔ یہانتک اخبار اہلحدیث میں رپورٹ واعظین سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ابتک سوائے چند ایک خاص اضلاع کے ہماری قوم کے مبلغین تمام پنجاب میں بھی دورہ نہیں کرتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کی نہ کوئی تنظیم ہے اور نہ کوئی فنڈ جمع ہوتا ہے جس سے کافی تعداد میں مبلغ رکھے جائیں۔

صاحبو! کیا آپ نے اپنی شخصیت رفعیدین، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام ہی میں سمجھ رکھی ہے یا اسکے علاوہ آپ حضرات نے صحابہ کرام کی زندگانی کے واقعات اور نبی علیہ السلام کی زندگانی کے ان اصولوں پر جن کے باعث بقولہ واشرقت الارض بنور ربھا تئیس سال کے عرصہ میں اسلام کا جھنڈا دور دراز ملکوں میں لہرانا شروع ہوگیا۔ کبھی خیال کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو کیا وجہ ہے ابھی تک توحید کا جھنڈا پردۂ دنیا کے ہر کونے میں کیوں نہیں گاڑا گیا ہے۔

ویدوں کا ترجمہ کیوں نہیں ہوا

آریہ سماج کا یہ اعتقاد ہے کہ دنیا اور وید ہمعصر ہیں۔ (بھومکا مترجم صہ ۸)

نیز آریہ سماج کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ویدوں کو دنیا میں ظاہر ہوئے ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتر برس گذر گئے (بھومکا از دیانند جی صہ ۱۳)

معزز حضرات! اب سوال صرف اتنا پیدا ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ویدوں کو ہر ملک و زبان کے لوگوں کیلئے ایشور کی طرف سے نازل ہوئے اتنی مدت طویل گذر گئی اور پھر سوائے سنسکرت کے دوسری زبانوں میں آجتک کوئی مستند اور کامل ویدوں کا ترجمہ کیوں نہیں ہوا؟

بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم ویدوں کے ذریعہ دنیا کو ہدایت کرنا نہیں چاہتا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ چار دانگ عالم کے لئے کتاب نازل کیجائے اور ابتک دنیا کی کسی زبان میں اہل مذہب نے کوئی صحیح ترجمہ اپنے جاہل اور بے دین بھائیوں کے لئے نہ کیا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا خیال تو خود قادر مطلق خدا کو ہونا چاہئے تھا۔ آخر سوچئے کیا وجہ ہے۔

حضرات کرام! یورپ کے نامی گرامی علماء سنسکرت نے ویدوں کے ترجمے کئے انہوں نے بتلایا کہ ویدوں میں کیا شئے ہے جو ابتک مدفون رکھی گئی۔ لیکن اس پر ہندوؤں نے شور برپا کر دیا اور کہا

"یورپ کے سنسکرت داں اور خصوصاً ویدک عالم زمانہ حال کے چار دانگ میں ویدوں کی بے عزتی اور بدنامی ان کا دلی مقصود ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے میں انہیں کسی بڑے سے بڑے ذریعہ کو استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں۔"

(دیباچہ بھومکا از مترجم صہ ۲۵)

لیکن آخر جو بات کھلنے والی تھی وہ کھلی اور دنیا نے دیکھی۔ کبتک یہ پردہ پڑا رہتا۔ حضرات! سنئے اور غور سے سنئے (۱) پنڈت ساتولیکر جی فرماتے ہیں۔

"حقیقت میں اس وقت تمام روئے زمین پر کامل وید منتروں کی واقعی اور سچی شرح کرنے والا ایک بھی شخص نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوتا تو اس زمانہ میں انسانوں کی حالت اس سے بہت اونچی ہوتی۔" (رسالہ ویدک دھرم جلد ا صہ ۲۲۶)

(۲) پنڈت نندکشور جی فرماتے ہیں۔

"کہتے تو ہم ہیں کہ وید کا پرچار کرو مگر ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو چاروں وید جانتا ہو۔" (رسالہ اندر ماہ مارچ ۱۹۱۱ء صہ ۱)

ناظرین کرام! ابتک جو ذکر کیا گیا اسکو محفوظ رکھکر آگے ملاحظہ فرمایئے۔ اب آریہ سماج کی بنیاد صرف سوامی دیانند سرسوتی پر منحصر ہے لیکن ان کی شرح و تفسیر کا حال بھی سنئے۔ اول یہ کہ آریہ سماج کامل چار وید تسلیم کرتے ہیں اور سوامی دیانند جی نے صرف ڈیڑھ وید کا ترجمہ کیا اور باقی ندارد۔ اب بتلاؤ بقیہ ویدوں کو کیا کریں؟[1]

دوم یہ کہ سوامی جی ایک سنسکرت کے عالم ماہر تھے یا کچھ اور۔ لیکن وہ معصوم عن الخطا ہرگز نہیں تھے۔ میں کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ سوامی جی کا اپنا دعوے بتلاؤ کہ رشی ہوں تحریروں میں کوئی غلطی نہ عمداً نہ سہواً موجود نہیں ہے۔

تیسرے یہ کہ سوامی کی تفسیر پر خود علماء سنسکرت نے نکتہ چینی کی ہے۔ دیکھو لالہ لاجپت رائے صاحب فرماتے ہیں۔

"ان کی (سوامی جی کی) وید بھاش کی پہلی کوشش تھی (الے قولہ) انہیں نظر ثانی کرنے اور اس پر دوبارہ غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔"

(آریہ سماج صہ ۹۵)

ناظرین کرام! اس مضمون کو مختصر لفظوں میں کہکر ختم کرتا ہوں کہ ابتدائے آفرینش سے آنے والی اور عالمگیر ہوکر پھر آج (اگست ۱۹۲۸ء) تک بھی چاروں ویدوں کا دنیا کی کسی زبان میں مستند اور صحیح ترجمہ کیوں نہیں ہوا۔ برائے مہربانی آپ ہی سوچئے میں تو ابتک نہیں سمجھا۔

اے مالک اے ایشور اب تو ہی کچھ ترجمہ کا انتظام فرما تاکہ مجھ سے کافر درست ہوجائیں والسلام۔

(ابوالمسعود محمود ابراہیم گورا ورپاڑی آزاد سورتی)

[1] سوامی جی نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں جب انسانی جون میں آؤنگا تو بقیہ ویدوں کا کام پورا کرونگا۔ (سوانحعمری کلاں) پس ناظرین جلدی نہ کریں جب پرمیشور ان کو انسانی جون بھیجیگا تو وعدہ پورا کرینگے۔ (اہلحدیث)

وعظ در خطبہ

اخبار العدل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ "کیا اسلام کی زبان عربی نہیں"۔ نامہ نگار صاحب نے حسن نظامی کے مضمون زبان خطبہ پر اعتراض کیا ہے۔ قبل اسکے کہ میں کچھ عرض کروں یہ بتانا ضروری ہے کہ نہ میں حسن نظامی کا مداح نہ مرید بلکہ مجھے اُن سے خود اختلاف ہے۔ تعجب ہے کہ یہی حسن نظامی جب ایجاد بدعت (محمد بن قاسم کا جھنڈا اُٹھانا) کرتے ہیں تو ملک کے کسی گوشہ سے آواز نہیں آتی کہ یہ بدعت ہے۔ کیا کسی کے جھنڈا اُٹھانے 'عُرس کرنے کا ثبوت حدیث و قرآن و فقہ سے ملتا ہے؟ کیا یہ بدعت نہیں۔ مگر جب وہی حسن نظامی فرماتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ زبان اُردو میں ہونا چاہئے جسکے فقہا بھی مؤید ہیں

تو ہمارے نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں کہ
" خواجہ حسن نظامی نے اعلان فرمادیا ہے کہ
خطبہ عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے "
(العدل ۷ رمئی ۱۹۲۸ء)

مجھے تعجب ہے کہ جناب کے نزدیک خطبہ میں زبان عربی کا متفقہ فتویٰ ہے ۔ حالانکہ علامہ سید مرتضیٰ زبیدی شرح احیاء العلوم میں لکھتے ہیں ۔

هل يشترط كون الخطبة كلها بالعربية وجهان الصحيح اشتراطها فان لم يكن فيهم من يحسن العربية خطب بغيرها ويجب عليهم التعليم والا عصوا ولا جمعة لهم ۔

" یعنی اگر تمام نمازی عربی جانتے ہوں تو عربی میں خطبہ ہو اور اگر اچھی طرح نہیں سمجھتے تو جس زبان سے وہ لوگ واقف ہوں اسی میں امام خطبہ دے ۔ اور ائمہ مساجد پر حاضرین جمعہ کی تعلیم واجب ہے اگر وہ تعلیم نہ دینگے تو گنہگار ہونگے اُن کا جمعہ نہ ہوگا "

آپ حسن نظامی کو مادری زبان میں نماز پڑھنے کی خواہش کرتے ہیں ۔ غالباً آپ کو امام صاحب کا فتویٰ نہیں معلوم

ان افتتح الصلوٰة بالفارسية اجزأه عند ابي حنيفة (نماز فارسی میں پڑھنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفایت کرتا ہے)

علاوہ بریں نماز اصل دین ہے اُسکی تمام چیزیں منصوص ہیں حتےٰ کہ بغیر وضو اور استقبال قبلہ صحیح نہیں اور خطبہ بغیر طہارت بیٹھکر بھی حنفیہ کے نزدیک جائز ہے ۔ چنانچہ شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں

ولو خطب بغير طهارة او غير قائم جاز
(بغیر وضو اور بیٹھکر اگر خطبہ دے تو جائز ہے)

پس خطبہ کو نماز پر قیاس کرنا باطل ہے

حیرانی ہے کہ ایک فعل اشارةً زمانہ رسالت بلکہ فعل رسالت سے ثابت ہے بعض ائمہ دین سے تصریحات آئی ہیں ۔ زمانہ کی ضرورت اُسکی مقتضی ہے ۔ ایسے فعل (وعظ خطبہ) کو روشن خیال حنفی برادر کیوں رد کرتے ہیں ۔ انا للہ ۔

(مولوی) ابوظفر تائب فاروقی گورکھپوری حال گوپیوری)

مقلّدین عدلیّہ پارٹی کی نازک پوزیشن

ہمارے قصبہ نوہر میں لوگ دو قسم کے ہیں ۔ ایک اہلحدیث دوسرے بریلوی خیال کے حنفی ۔ اس جگہ دیوبندی عقائد کا حنفی ایک فرد بھی نہیں ۔ چند روز سے یہاں پر مولوی عبد الجبار صاحب ڈربوی نامہ نگار اخبار العدل نے آؤ جاؤ شروع کی ہے ۔ اور اخبار العدل بھی ایک شخص کے نام جاری کروایا ہے ۔

اہالیان نوہر جو بدعتی رسومات کے دلدادہ ہیں ان کے نزدیک تو دیوبندی اہلحدیث سے بھی بڑے اور غیر مقلد ہیں ۔ وہ دیوبندیوں کے اخبار العدل کی کب ماننے لگے ۔ مگر مولوی عبد الجبار صاحب نے نہایت احتیاط سے اور عجیب ڈھنگ سے سکہ جمانا شروع کیا ہے ۔ اخبار العدل کو شائع کرنے والوں نے تو پہلے ہی سے خریداروں کے دل مٹھی میں لینے کے لئے یہ معمول رکھا ہوا ہے کہ مبتدعین کا ذکر اسمیں نہ آئے ورنہ کوشش و محنت رائیگاں جائیگی کیونکہ چند مولود خوان ہی تو اسکے خریدار ہیں اگر ان کے بدعی خیالات رد کئے گئے تو بدک جائینگے ۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ اہلحدیث کے خلاف زور دیا جائے ۔ اور اہلحدیث کے خلاف لکھنے کا میدان بہت وسیع ہے ۔ پھر ان شکر روٹی کھلانے والوں کو کیوں چھیڑا جائے ۔ اسی طرح مولوی عبد الجبار صاحب بد مقتدیوں میں آکر فاتحہ خلف الامام ۔ آمین بالجہر ۔ رفعیدین کی تردید پر زور دیکر لوگوں کو آگاہ کرتے ۔ رہتے ہیں کہ اہلحدیث سے بچے رہنا کیونکہ یہ گروہ ہمارے خلاف ہے ۔ عجب ہتھکنڈے یاد ہیں دیوبندی سے آپ بریلوی بنکر اپنا مطلب بنالے جاتے ہیں اگر ان کے ختم مروجہ و قیام و مولود و قل خوانی وغیرہ کی تردید کریں تو پھر العدل نوہر میں کون خریدے ۔ یہی تو قابلیت اور شکر کھانے کے قواعد ہیں ہم اس انتظار میں تھے کہ مولوی عبد الجبار صاحب ضرور العدل میں مبتدعین کے فاسدہ عقائد کا تردیدی مضمون شائع کرائیں گے ۔ مگر یہ ہمارا خیال یوں ہی گیا وہ تو اہی نازک پوزیشن کے بڑے پکے نکلے انشاء اللہ تعالےٰ اس نازک پوزیشن کا ذکر خیر کچھ نہ کچھ ہم کرتے رہینگے ۔ آپ کے سہارے سے بریلوی حنفیوں کو خوب مدد ملی ۔ مگر ڈر ہے کہ اگر کسی واقف کار بریلوی کو یہ راز معلوم ہوگیا تو کام اُکھڑ نہ جائے ۔ آپ بار بار قلمی خطوں میں زور دیتے ہیں کہ نوہر میں اخبار اہلحدیث آتا ہے ۔ اس لئے العدل کا آنا ضروری ہے ۔ ہم استاد کی اس نازک پوزیشن کو مانتے ہیں صفائی میں کمال ہے ؎

ستم ہوگیا راز دل کھل گیا
چھپاتے چھپاتے خبر ہوگئی

(محررہ عبد الکریم جتوئی نوہری)

علماء احناف خصوصاً مدیر العدل بالخصوص مولوی عبد الجبار حنفی سے
چند سوال

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۹۹) حضرت عمر خطاب نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو کتنی رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا ؟

(۱۰۰) امام ابوحنیفہ نے کتنی رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا ؟ حوالہ ضرور ہو ۔

ملکی مطلع

حرم شریف میں گولی چلائی گئی

عرصہ سے یہ خبر مختلف عنوانوں سے گشت کر رہی ہے کہ حرم کعبہ شریف میں نجدیوں نے گولی سے ایک مسلمان کو مار ڈالا۔ اس خبر کے زیادہ ذمہ دار دو اخبار ہیں۔ لاہوری سیاست اور امرتسری الفقیہ۔ مگر خدا کی شان باوجود حکومت نجدیہ کی مخالفت اور دشنام دہی پر متفق ہونے کے اس خبر کے بیان کرنے میں باہمی سخت مخالف ہیں۔ چھوٹا بھائی (الفقیہ) تو شخص مضروب کی موت لکھتا ہے، بڑا بھائی اُسکی زندگی کا قائل ہے۔ الفقیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"ایک شامی نے ممبر پر چڑھکر تقریر کی کہ ترکوں نے بہت کچھ بنایا اس (ابن سعود) نے کیا بنایا۔ اس پر اسے گولی سے **ہلاک** کرکے نیچے گرا دیا۔ جمعہ کا دن تھا لوگ گھبرا کر نمازی ایک دوسرے پر گرتے دوڑے کئی حاجیوں کو سخت چوٹیں آئیں۔" الخ

(۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء)

اسی واقعہ کو اس کا بڑا بھائی (سیاست) یوں لکھتا ہے۔

"**گولی چلنے کا انکشاف ومجذوب کی بڑ**

اصل واقعہ یوں تھا کہ نماز جمعہ سے کچھ پیشتر جبکہ ممبر کے اردگرد چند صد نمازی جمع ہوئے تھے۔ اُن میں سے ایک دیوانہ برہنہ تلوار ہاتھ میں لیکر ممبر پر چڑھ گیا۔ اور برہنہ تلوار گھماتا جاتا اور عربی میں پرجوش خطبہ دیتا کہ اے مسلمانو! اللہ اور رسول کی تابعداری ومحبت فرض اولیں ہے۔ غیرت کرو اور ناموس رسول کی حفاظت کرو کہ اسلام کا سچا وفا شعار خادم الحرمین الشریفین وہی ہوسکتا ہے جو خدا اور رسول کی پوری طرح تابعداری کرے اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کرسکے۔ ورنہ ہم ایسے خادم الحرمین الشریفین کو نہیں چاہتے ہیں۔ جو جوش میں اپنی برہنہ تلوار کو گھماتا جاتا۔ آخر میں نیچے سے ہر تین طرف سے نجدی سپاہیوں نے گولیاں چلا دیں اور اُس بڑ ہانکنے والے کے سینہ پر تین گولیاں لگیں۔ اور لڑکتا ہوا ممبر سے نیچے آ گیا۔ سپاہیوں نے سمجھا مر گیا گھسیٹتے گھسیٹتے اُسے ہسپتال میں جہاں وہ سخت جان جاکر بچ گیا۔ اب کیا تھا تمام شہر میں ہر ایک کی زبان پر طرح طرح کی باتیں تھیں۔ کوئی کہتا تھا نجدی ہے کوئی کہتا ایران سے بھیجا گیا ہے کوئی بنی بتلاتا وغیرہ وغیرہ۔ بعد صحت کے دائمی حبس میں بھیجا گیا۔ اور لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بٹھایا گیا کہ اس کا نتیجہ ضرور ہوکر رہیگا۔ مگر ہسپتال والوں نے جلدی اس امر کا فیصلہ کرکے شہر والوں کو تسلی دیدی کہ یہ بڑ ہانکنے والا دیوانہ تھا۔" (سیاست ۲۵ جولائی ۱۹۲۸ء)

اہلحدیث غنیمت ہے کہ سیاست سے الفقیہ کی تردید ثابت ہوئی کہ وہ مرا نہیں۔ نیز وہ پاگل تھا۔ نیز اسکی حرکت نازیبا تھی کہ وہ ممبر پر چڑھ گیا۔ نیز تلوار گھماتا تھا۔ یہ تو ہے ان دو حقیقی بھائیوں کی روایت اور اختلاف۔ اب سنئے ہمارے راوی کی جس کے انتظار میں ہم نے آجتک کچھ نہ لکھا تھا۔

چونکہ یہ واقعہ ۱۴ شوال یوم جمعہ کا ہے اور شوال میں وہی حاجی حرم شریف میں ہوتے ہیں جو رمضان وہاں گذاریں۔ رمضان کی نیت سے جو جائے وہ شعبان میں جائے تو رمضان وہاں گذارے۔ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔

امرتسر سے حاجی گل محمد صاحب ساکن چوک لونگمنڈی نے رمضان وہاں گذارا اسلئے وہ اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں ممبر کے سامنے بیٹھا تھا نماز جمعہ کی طیاری تھی کہ ایک شخص ممبر پر چڑھکر تلوار گھماتا ہوا تقریر کرنے لگا۔ پولیس کے لوگوں نے ہرچند اُسے اُترنے کو کہا وہ نہ اُترا۔ آخر پولیس نے باجازت اعلیٰ افسر اُسکے جس ہاتھ میں تلوار تھی اُس کلائی پر گولی ماری تو تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ تلوار سپاہیوں نے اُٹھالی اور اُس خطیب صاحب کو ہسپتال میں لیگئے ڈاکٹروں نے اُسے پاگل قرار دیا۔ اسلئے وہ پاگل خانہ میں بھیجدیا گیا۔

ناظرین! بتائیے اسمیں کیا بے انصافی ہوئی۔ کوئی ان انصاف پسندوں سے پوچھے کہ تمہارے جمعہ میں خطبہ کے وقت کوئی شخص بغیر اجازت امام کے ممبر پر چڑھ جائے اور تمہارے ہی خلاف بکنے لگے اور ہاتھ میں لاٹھی لیکر گھماتا جائے تو تم اُس سے کیا برتاؤ کروگے۔ نجدیوں نے تو اُس سے تلوار باقاعدہ چھینی۔ تم تو بے قاعدہ اُس کی بوٹی بوٹی نوچ ڈالوگے۔

یہ سب تعصب مذہبی اور قبہ پسندی کے کرشمے ہیں جو مختلف صورتوں میں جلوہ آرا ہوتے ہیں۔

حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب

علی پوری کا

ریاست کشمیر میں داخلہ بند

آجکل "سیاست" اور "فقیہ" میں بار بار یہ ذکر ہوتا ہے کہ ریاست جموں کشمیر میں پیر جماعت علی شاہ کا داخلہ بند کیا گیا اور اسکو ظلم قرار دیا جاتا ہے اور مختلف مقامات پر جلسے کراکر ریاست کے اولیاء حکومت کو بزور تار بھجوائے جاتے ہیں کہ حضرت صاحب کو مع اُن کے دیگر مریدوں کے جو داخلہ بند کیا ہے سخت بے انصافی اور ریاست کی بے نصیبی ہے اسلئے اس حکم کو منسوخ کیا جائے۔

اصولاً ہم بھی اس قسم کے احکام کے مخالف ہیں کہ خدہ سی غلطی پر بیرونی متعلقین کو کشمیر جنت نظیر سے محروم نہ کرنا چاہیئے۔

مگر ہم حیران ہیں کہ پیر صاحب کے مرید حکام ریاست کو کیوں تار پر تار دیتے ہیں۔ جبکہ پیر صاحب کا ایک ایک لفظ قضاء و قدر کی مانند ہے۔ چنانچہ آپ کی مدح میں قصیدہ لکھا گیا جس کو پیر صاحب نے سُنا اور پسند فرمایا۔ اُس میں دو شعر یہ ہیں ؎

ہے کیا مجال کہ ٹل جائے تیری بات کبھی
ہر ایک لفظ ہے گویا قضاء سے ربانی
تو وہ مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

(رسالہ انوار الصوفیہ نمبر ۱۱ جلد ۴)

پھر ایسے با اختیار بزرگ کو کیا ضرورت ہے کہ حکام ریاست کو جو معمولی دنیا دار ہیں درخواست بر درخواست بھجوائے بس ایک لفظ سے حکم دیدے تو اُن کے دل خود ہی اپنے حکم کو منسوخ کرنے پر متوجہ ہو جائیں۔

ناظرین! پیر جماعت علی صاحب کے مریدوں کا اعتقاد اور حضرت موصوف کا عُجب کمال ملاحظہ ہو۔ مرید قصیدہ مدحیہ میں لکھتے ہیں ؎

حور و ملک فلک پر فرش زمیں پہ تیرے
خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

چاروں کتاب والے کون؟ اس کا فیصلہ مریدان باصفا کر سکتے ہیں۔

بردولی کے خاموش مقابلہ میں گورنمنٹ کا اعلان

ہندوستان کی بڑھتی ہوئی تیز رفتار کو ہلکا بلکہ فنا کرنے کا مقام بردولی ہے۔ جہاں پر گاندھی جی نے تیز رفتار کو بند کر دیا تھا۔ آج وہی بردولی ہے جہاں سے خاموش مقابلہ کی آواز آتی ہے جس کو اخباروں میں "کوس جنگ" کے عنوان سے بیان کیا جاتا ہے۔

واقعہ صرف یہ ہے کہ بردولی کی تحصیل میں بتقریب بندوبست گورنمنٹ نے لگان زمین زیادہ کر دیا۔ جس کو وہاں کے زمینداروں اور لیڈروں نے ناپسند کر کے عدم ادائیگی کا فیصلہ کیا۔ گورنمنٹ نے اپنے زور سے انکے مویشی وغیرہ ضبط کر لئے۔ مگر وہ لوگ نرم نہ ہوئے۔ اب یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ گورنمنٹ ایک طرف تنی ہوئی ہے۔ زمیندار اور لیڈر دوسری طرف تن رہے ہیں۔ بمبئی گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ پندرہ روز تک مہلت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد طاقت سے کام لیا جائیگا۔ اُدھر گاندھی جی نے اعلان کر دیا ہے کہ موجودہ لیڈر مسٹر ولبھ بھائی پٹیل کو اگر گرفتار کیا گیا تو میں (گاندھی) خود میدان کار میں آؤنگا

اخبارات کا بیان ہے کہ صرف گاندھی جی تک حد نہ رہیگی بلکہ اور لیڈر بھی یکے بعد دیگرے میدان عمل میں آئینگے۔

صورت حال خطرناک تھی لیکن خدا نے دونوں فریقوں کی عزت رکھ لی۔ ایک بڑے آدمی (مسٹر بھٹ) نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ سابقہ لگان سے جتنا لگان زیادہ لگایا گیا ہے وہ میں بھر دیتا ہوں۔ بہ لیکر گورنمنٹ (حسب اعلان خود) تحقیقاتی کمیٹی بٹھائے۔ جو حسب خواہش زمینداران بردولی تحقیق کرے کہ بردولی کی اراضی واقعی زیادہ لگان برداشت کر سکتی ہیں یا نہیں۔

غالبًا یہ طریق کار وہی ہے جو امرتسر میں سکھوں اور حکومت میں مفید ہوا تھا۔ یعنی رائے بہادر گنگا رام نے بیچ بچاؤ کرا دیا تھا۔ ٹھیک اسی طرح مسٹر بھٹ کا ذریعہ گورنمنٹ مان لے تو حکومت کی دانشمندی ہے۔

اس میں شک نہیں لوگ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہی نے مسٹر بھٹ کو اس کام کیلئے آمادہ کیا ہے۔ کہتے ہیں تو کہتے رہیں گورنمنٹ کی عقلمندی کسی کی طعنہ زنی سے متغیر نہیں ہوا کرتی۔

حادثہ فاجعہ

موضع سرسونا محض چند مسلمان گھروں کی بستی ہے جسکے چہار جانب ہنود کی بستیاں ہیں۔ عید اضحٰے سے چند دن پہلے ہنود کے ارادہ ناپاک کی خبر مسلمانوں کو ملی اور مسلمانوں نے بنظر حفظ ماتقدم تھانہ تاج پور میں اور سب ڈویژنل افسر کے پاس اس خبر کی اطلاع کی۔ چنانچہ سب ڈویژنل افسر نے موضع میں پہنچکر معزز افراد ہنود کو فہمائش کرتے ہوئے واقعہ کے رونما ہونے کا ذمہ دار قرار دیا اور اسطرح ساری بستی متنبہ کر دیگئی۔ ہنود نے قیام امن کا وعدہ کیا اسلئے مسلم آبادی انکی فساد خیزی سے مطمئن ہو گئی (مگر افسوس اس تنبیہ کا مضافات قریہ پر کوئی اثر نہ ہوا)

۱۰ ذی الحجہ کو مسلمان حسب دستور باطمینان ادائے صلوٰۃ عید کیلئے عیدگاہ واقع موضع تاج پور روانہ ہوگئے لیکن انکے پیٹھ پھیرتے ہی بلوائیوں کا جتھہ متصل بستی میں جمع ہونے لگا۔ اور اس بستی کی غیر مسلم آبادی کو بھی شرکت پر مجبور کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ڈھائی ہزار بلوائی غارتگری کیلئے جمع ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے تمام مسکنوں کا محاصرہ کر لیا اور نہایت بیدردی سے لوٹنا اور برباد کرنا شروع کر دیا جسکی اطلاع بعض مسبوق مصلیوں سے عیدگاہ میں ملی۔ چنانچہ فورًا سمستی پور سب ڈویژنل افسر کو خبر کیگئی۔ اس عرصہ تین گھنٹے میں بلوائی نہایت آزادی کے ساتھ مثل درندگان خونخوار مسلمانوں کے مکانات و اسباب کو برباد کرتے رہے اور ہر قسم کے مال و اسباب غلے اور اجناس لوٹکر لیگئے اور جو اشیاء وہ نہ لیجا سکے انہیں چور چور کر دیا۔ جانوروں کو مار ڈالا۔ کاغذات اور صحائف متبرکہ برباد کر دئے۔ انا للہ ثم انا للہ۔ چنانچہ جب یہ مصیبت زدہ مفلوک الحال مسلم کاشتکار اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے تو پوری مسلم آبادی کے سامنے مرقع قیامت پیش تھا۔ اسی سے انکی بے بسی اور نقصان کا کافی اندازہ ہو سکتا ہے۔ بہرکیف پولیس کی تحقیقات ختم ہو چکی ہر اشی اشخاص ماخوذ ہیں جنمیں سے کل تیس کو پولیس نے ملزم قرار دیا ہے۔ افسوس مسلمانوں کیطرف سے کوئی عمدہ پیروکار نہیں اعانت کا کام شروع کر دیا گیا ہے اپنی اسلامی اخوت کا۔

نوٹ: اعانت مظلومین سرسونا کی صراحت ضرور فرمائیں۔ خازنین کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب لہریا سرائے دربھنگہ (۲) بابو عبداللہ صاحب (خلیفہ مولانا ...

اخلاقی صفحہ

اخلاق محمدیہ

(علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ)

مرقومہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳) **حسن سیرت** یہ ہے کہ نفس کو صفات ستودہ سے اپنی تکمیل کی پوری خواہش ہو۔

یہ امر بھی آنحضرت میں پورا پورا تھا۔ گو بیان سابق اس کے ثابت کرنے کیلئے کافی ہے لیکن اس جگہ بھی ایک دو احادیث ذکر کر دی جاتی ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب الادب میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انحضرت صلعم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب آپ نے اُسکو دیکھا تو آپ نے کہا بئس اخو العشیر وبئس ابن العشیر۔ لیکن جب وہ بیٹھ گیا تو آپ اس سے کشادہ روئی اور کشادہ دلی سے پیش آئے۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تھا تو ایسا ایسا کہا تھا اور جب وہ بیٹھ گیا تو آپ اس سے کشادہ روئی اور خوش دلی سے پیش آئے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ متی عاھدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ۔ (بخاری کتاب الادب)

یعنی اے عائشہ تو نے مجھے کب بُرا کہنے والا پایا (یعنی میں کسی کو بُرا نہیں بولتا) تحقیق قیامت کے دن خدا کے نزدیک سب سے بُرے رتبہ کا آدمی وہ ہوگا جسے لوگ اسکے شر سے بچنے کیلئے ملنا چھوڑ دیں۔"

اس حدیث سے ہمارا مدعا اس طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم باوجود اس شخص کا حال جاننے کے کہ وہ بُرا شخص ہے اس سے خندہ پیشانی اور خوش روئی سے پیش آئے جس سے آپ کی طرف سے اس کے دل پر کوئی میل نہیں آئی۔ اور یہ جو آپ نے کہا تھا بئس اخو العشیر یہ ایک محاورہ ہے جسے عرب کسی کی نسبت بُری رائے ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ چونکہ وہ شخص بُرا تھا لہذا آپ نے اپنی دلی رائے اُس کی نسبت ظاہر کی کہ وہ اچھا نہیں ہے۔ اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ آپ کے اس کے ساتھ ملاطفت سے پیش آنے سے کسی دوسرے کو اسکی نسبت حسن ظنی کا دھوکا نہ لگا۔

اور آخر کو حضرت عائشہ کے تردد کو اسطرح دفع کیا کہ اس کے ساتھ مدارات اسلئے نہیں کی گئی کہ وہ مستحق مدارات کا تھا بلکہ اپنے اخلاق کی تکمیل کیلئے۔ کیونکہ سب سے بُرا وہ ہے جس کی صحبت و ملاقات کو لوگ اسکے شر سے بچنے کیلئے ترک کر دیں۔ اور میں ایسا ہونا نہیں چاہتا۔ پس آپ کے نفس میں تکمیل اخلاق کی ایسی صادق رغبت ثابت ہوئی کہ دشمنوں کی ملاقات پر بھی آپ اپنے اخلاق کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ قرآن شریف میں آپ کے اخلاق کی نسبت بھی شہادت ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران پ ۴)

"(اے پیغمبر!) اگر تو ترش رو اور تند مزاج سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے بھاگ جاتے۔"

اس حدیث میں آپ کا ایک معجزہ بھی ہے کہ اس شخص کا خاتمہ نیک نہ ہوا۔ چنانچہ وہ آپ کی وفات کے بعد مرتد ہو گیا اور حضرت ابوبکرؓ کے سامنے بحیثیت قیدی کے لایا گیا۔ (عینی)

دوسری مثال جس سے آنحضرت کی حسن سیرت کا کمال ثابت ہوتا ہے، یہ ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت سہل بن ساعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر جس کا حاشیہ کاڑھا ہوا تھا لائی اور کہنے لگی کہ میں آپ کو یہ چادر پہنانی چاہتی ہوں۔ آپ کو اسوقت چادر کی حاجت بھی تھی پس آپ نے منظور فرما کر پہن لی۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک نے آپ پر چادر دیکھکر کہا یا رسول اللہ! یہ چادر کیسی عمدہ ہے آپ مجھے دیدیجئے۔ آپ نے فرمایا نعم یعنی اچھا۔ جب آنحضرت صلعم اس جگہ سے اُٹھ گئے تو دیگر اصحاب نے اس شخص کو ملامت کی کہ تو نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب تو نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرت کو اس کی ضرورت تھی تو پھر تو نے مانگی اور تو خوب جانتا ہے کہ آپ سے جو کچھ مانگا جائے آپ اس سے انکار نہیں کرتے۔

اس شخص نے عذر کیا کہ میں نے اس سے آنحضرت صلعم کا تبرک حاصل کرنا چاہا ہے کہ آنحضرت نے اسے پہنا ہے۔ اور شاید میں اس میں کفن دیا جاؤں۔"

اس حدیث سے علاوہ آپ کی سخاوت و ملاطفت کے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کی اخلاق اور کرم کی بابت دیگر لوگوں کو بھی خوب معلوم تھا کہ آپ کیسے دریا دل اور نیک خصلت ہیں کہ کسی کا سوال رد نہیں کرتے اور نہ کسی کی دل شکنی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم اسے انشاء اللہ تعالیٰ مضمون سخاوت میں مفصل ذکر کرینگے۔

(باقی باقی)

فتاوی

نمبر ۲۲۳ ۔ جملہ علماء اہلحدیث سے استفسار

نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین وعشرہ مبشرہ ودیگر کبار صحابہ کا غائبانہ جنازہ کہاں کہاں پڑھا گیا بسند صحیح مطلع کریں۔ کیا صحابہ کرام کا یہ دستور رہا ہے کہ جب کسی کی وفات کی خبر ملی بلا امتیاز خصوصیت جنازہ غائب پڑھتے رہے؟ اور نبی صلعم سے بھی اسطرح ثابت ہے؟ اگر ثبوت ملے تو البتہ ہر شخص کا جنازہ غائب پڑھا جائے ورنہ کیا وجہ ہے کس دلیل سے ہر شخص کا غائبانہ جنازہ پڑھا جاتا ہے جسکے تقوے طہارت کا بھی علم نہیں کوئی اعلے فضیلت خصوصیت رکھتا۔

اگر نجاشی والی حدیث ہی دلیل ہے (جسمیں کم از کم احتمال خصوصیت وغیرہ بھی ضرور ہے اسی طرح دو ایک اور واقعے بسند ضعیف جو بتائے جاتے ہیں اس میں بھی ذکر خصوصیت موجود ہے) اس بنا پر عمومیت کے ساتھ اسے سنت بتاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جب آپ نے ایک بار بلا عذر سے جمع بین الصلوٰتین کیا ہم اسے سنت بنائیں اور ہمیشہ بہرحال جمع بین الصلوٰتین کیا کریں۔ کوئی ہمیشہ بہرحال کھڑے ہو کر پیشاب کرے اور کہے کہ ایک بار اس کا ثبوت ہے اسلئے ہمیشہ کیلئے سنت جاری ہونا چاہیے ہم اسی پر عمل کرینگے۔

اس طرح بہتیری باتیں پیش ہونگی۔ کسی میں کوئی خصوصیت نہ مانی جائیگی۔ اگر غائبانہ صلوٰۃ نجاشی میں خصوصیت تسلیم نہ کی گئی۔ خود مفتی صاحب غور کرکے جواب دیں۔

کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے کہ خبر وفات معلوم ہوئے بعد اطمینان سے جمعہ کا انتظار کیا جائے اور بعد نماز جمعہ اعلان کیا جائے فلاں شخص فوت ہو گئے جنازہ غائب پڑھو۔ امام و مقتدی فوراً وہیں پر کھڑے ہو کر جنازہ غائب پڑھ لیں۔

اگر ثبوت ایسا نہ ہو تو اس طریق کو کیوں بدعی طریقہ نہ کہینگے؟

نبی صلعم نے نجاشی کے لئے جنازہ غائب مسجد ہی میں پڑھا تھا یا میدان میں جاکر؟ اگر میدان میں جاکر پڑھا تو طریقہ رائجہ مذکورہ خلاف سنت کیوں نہ ہوگا؟ جسطرح نماز عیدین بغیر عذر بارش مسجد ہی میں پڑھا کرنا خلاف سنت نبی صلعم و صحابہ کرام تسلیم شدہ ہے (غائبانہ باہر نکل کر پڑھا اُسے تو مسجد میں پڑھیں اور جنازہ حاضر صرف ایک بار ہی سہی ثابت ہے اُسے مسجد میں کبھی نہ پڑھیں۔ اسے کہتے ہیں اتباع۔ برعکس نہند نام الخ

یہاں یہ رواج ہے کہ کسی نے ایک رقعہ لکھدیا کہ فلاں شخص فلاں جگہ فوت ہوا جنازہ غائب کا اعلان کرنا۔ موذن نے بغیر علم کہ متوفی کیسا شخص تھا نمازی بھی تھا یا نہیں (حالانکہ بے نمازی یا مشرکانہ عقیدہ وعمل رکھنے والے کے جنازہ حاضر کا بھی ہرگز ثبوت نہیں غائبانہ تو درکنار۔ اور کیونکر ثبوت ہوگا اللہ تعالےٰ نے مشرک کیلئے اگرچہ ماں باپ ہوں مغفرت کی دعا مانگنا منع فرمایا۔ (توبہ ۳۴)

پھر آپ کا فرمان ہے بین العبد و بین الکفر والایمان الصلوة فاذا ترکها فقد اشرك۔ (رواہ الطبری باسناد صحیح علے شرط مسلم) جس نے دین کے بنا کو اُکھاڑ پھینکا تو عمارت کا وجود کسطرح ممکن ہے) بعد نماز جھٹ پکار دیا "جنازہ غائب"۔ سب لوگ بپابندی رواج طوعاً و کرہاً کھڑے ہوئے اور نماز مروجہ ادا کی گئی۔ اس عموم کی حد اس تک پہنچ چکی کہ بعض نام کے مقلد تیجہ دسواں کرنے کرانے والے بھی خبر دیکر غائبانہ جنازہ پڑھا لیتے ہیں۔ بعض وقت پڑھوانیوالے تو اہلحدیث ہوتے ہیں مگر متوفی مقلد۔ جن کے مذہب میں جنازہ حاضر بھی دوبارہ درست نہیں۔

لہذا استفسار ہے کہ کن صورتوں میں غائبانہ جنازہ درست ہے۔ اور کسطرح سے اور کونسی صورت نادرست؟ مدلل مفصل جواب دیں۔ دوسرے علماء بالخصوص مولانا سیالکوٹی مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب مبارکپوری مولانا مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی پوری توجہ فرماکر اس مسئلہ کو صاف فرمائیں اور عنداللہ ماجد ہوں۔ حضرات غزنویہ بھی ضرور متوجہ ہوں۔ هاتوا برهانكم، والسلام خیر الختام۔

(خریدار نمبر ۵۵۳۸ از پٹنہ)

جواب نمبر ۲۲۳ جب یہ اصول ہے کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو وہ بحکم اتباع امت کیلئے اسوہ حسنہ ہے تاوقتیکہ کسی قطعی دلیل سے مخصوص ثابت نہ ہو محض احتمال نفسی سے وہ فعل متروک نہ ہوگا۔ رہا نماز جمع صلوٰتین کا سوال۔ سو اُس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نماز باوقاتہا ادا کرنی منصوص ہے كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا اسلئے واقعہ جمع جیسا نادر ثابت ہوا ہے عمل میں بھی نادر ہی رہیگا۔

یہ سوال کہ نجاشی کا جنازہ مسجد میں پڑھا یا باہر پڑھا نفس فعل سے خارج ہے۔ فعل کا اتباع ہر محل اور مقام فعل سے بحث نہیں تاوقتیکہ اُس محل کو فعل سے خاص تعلق ثابت نہ ہو۔ فعل عام رہیگا۔

رہا یہ سوال کہ مقلد کا جنازہ غائب پڑھا جاتا ہے اور اُسکے مذہب میں جائز نہیں۔ نہ ہو پڑھنے والے کے مذہب میں جائز ہے تو پڑھے

مشرک اور بدعتی کا سوال البتہ قابل حل ہے۔ سو پڑھنے والے جواب دیں۔ غالباً وہ یہ کہینگے کہ ہمیں اُن کے مشرک یا بدعتی ہونے کا علم نہیں ہوتا۔ منع معلوم ہونے کی صورت میں ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ۔

قبل معلوم ہونے کے عام اسلامی حالت ملحوظ رہیگی۔

باقی جواب کی علماء کرام سے امید ہے۔

(۸ رداغل غریب فنڈ)

(۱۰۱) امام محمد نے کوئی حدیث تراویح کے متعلق کتاب الآثار یا موطا میں نقل کی ہے یا نہیں ؟

(۱۰۲) جو شخص کہے کہ سنت صرف آٹھ ہی رکعت ہے اور باقی مستحب ہیں، وہ حق کہتا ہے یا نہیں ؟

(۱۰۳) سنت فجر پڑھکر داہنی کروٹ پر لیٹنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۰۴) اگر کوئی شخص تین وتر اس طریق پر پڑھے کہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے پھر ایک رکعت پڑھ لے تو جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۰۵) دعاء قنوت بعد الرکوع بھی ثابت ہے یا نہیں ؟

(۱۰۶) اگر صفیں ملکر کھڑی نہ ہوں تو درمیان شیطان آکر کھڑا ہو جاتا ہے، صحیح ہے یا غلط ؟

(۱۰۷) بغیر اذان اور اقامت کے جماعت کرانی درست ہے یا نہیں ؟

(۱۰۸) رکوع میں تطبیق[1] جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۰۹) جو شخص اب بھی رکوع میں گھٹنے نہ پکڑے اور تطبیق ہی کرے تو اس کی نماز درست ہے یا نہیں ؟

(۱۱۰) نماز سے فارغ ہونے سے پہلے یعنی قبل از سلام منہ سے مٹی پونچھنی جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۱۱) اگر جائز ہے تو نماز میں بے جا حرکت ہے یا نہیں ؟

(۱۱۲) اگر بیجا حرکت ہے تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں ؟

(۱۱۳) ایک شخص مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ ملے تو وہ باقی دو رکعت پکار کر پڑھے یا آہستہ ؟

(۱۱۴) اگر پکار کر پڑھے تو جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۱۵) ایک شخص نماز جمعہ میں التحیات کے وقت آکر ملا۔ اب وہ بعد از سلام امام کے کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے یا چار ؟

(۱۱۶) اس کا جمعہ ہو گا یا نہیں ؟

(۱۱۷) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں ملنے سے جمعہ تصور کرتے تھے یا ظہر پڑھا کرتے تھے ؟

(۱۱۸) ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے جوں نظر آئی وہ نماز میں ہی اسکو پکڑ لے اور مار کر زمین میں قبل از سلام ہی دبا دے تو نماز درست ہوگی یا نہیں ؟

(۱۱۹) نماز میں جوں کا مارنا اور دفن کرنا بیجا حرکت ہے یا نہیں ؟

(۱۲۰) نماز میں رفع یدین کرنا جوں مارنے سے اچھا ہے یا بُرا ؟

(۱۲۱) سورۂ ص میں سجدہ ہے یا نہیں ؛ قبر پختہ بنانا جائز ہے یا حرام ؟

(۱۲۲) مٹی سے قبر لیپنی درست ہے یا نہیں ؟

(۱۲۳) قبر پر کوئی نشان کرنا جائز ہے یا مکروہ ؟

(۱۲۴) قبر پر لکھنا درست ہے یا نہیں ؟

(۱۲۵) قبر پر قبہ یا گنبد بنانا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۲۶) روزہ دار کیلئے اپنی عورت کا بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۲۷) استسقاء کیلئے نماز پڑھنی ثابت ہے یا نہیں ؟

(۱۲۸) قبل ظہر دو رکعت سنت بھی ثابت ہے یا نہیں ؟

(۱۲۹) عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا امام ابو حنیفہ یا امام محمد وغیرہ پڑھا کرتے تھے یا نہیں ؟

(۱۳۰) عورت اپنے مرد متوفی کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں ؟

(۱۳۱) مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۳۲) مدت شیر دو برس ہے یا ڈھائی برس ؟

(۱۳۳) قبروں پر چراغ جلانے جائز ہیں یا حرام ؟

(۱۳۴) جو شخص کہے کہ چار رکعتے جو بیت اللہ میں ہیں[2] وہ امر زبوں اور بدعت ہیں وہ اہل سنت سے خارج ہے یا نہیں ؟

(۱۳۵) وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۳۶) جو شخص اس وظیفہ کو کفر یا شرک کہے وہ اہل سنت ہے یا نہیں ؟

(۱۳۷) الصلوٰۃ والسلام علیک وظیفہ پڑھنا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین یا امام ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد حنبل یا امام محمد یا امام ابو یوسف وغیرہ سے ثابت ہے یا نہیں ؟

(۱۳۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وظیفہ کی تعلیم دی ہے یا نہیں ؟

(۱۳۹) صحابہ نے اس پر عمل کیا یا نہ ؟

(۱۴۰) فقہ کی کسی کتاب میں یہ وظیفہ لکھا ہے یا نہیں ؟

(۱۴۱) اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و تمام صحابہ و ائمہ اربعہ اور تمام فقہائے احناف وغیرہ سے ثابت نہیں تو جو شخص یہ وظیفہ پڑھے ان سب کا مخالف ہے یا نہیں ؟

(۱۴۲) نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بعد تکبیر اولے کے جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴۳) قل یعنی تیجا میت کا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴۴) نماز جنازہ کے بعد جو بیٹھکر دعا مانگتے ہیں جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴۵) کتاب تقویۃ الایمان کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴۶) عقیقہ پر جانور ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴۷) عورتوں سے ہاتھ سے ہاتھ ملاکر بیعت کرنا درست ہے یا نہیں ؟

(۱۴۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود شریف اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا شرک و بدعت ہے یا نہیں ؟

(۱۴۹) جو شخص اس کو شرک و بدعت کہے وہ اہل سنت سے خارج ہے یا نہیں ؟

(۱۵۰) اگر کسی شخص کا فتویٰ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ و اقوال ائمہ کے خلاف ہو تو اُس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

والسلام۔

(نور محمد جاکھی)

[1] دونوں ہاتھ ملاکر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھنے۔ (اہلحدیث)

[2] تھے اب نہیں۔ اب جماعت ایک ہی ہوتی ہے ۔ (اہلحدیث)

قرآن مجید کی برکت اور مارگزیدہ کا علاج

جملہ حضرات ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت با برکت میں التماس ہے کہ ان دنوں اہلحدیث کی قریبی اشاعتوں میں اس قسم کے سوالات دیکھنے میں آئے کہ مارگزیدہ کے زہر مار کے دفعیہ کے لئے اگر اعمال شرکیہ سے جھاڑ پھونک کیجائے جس میں فائدہ کی امید قوی ہو تو شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟

بناءً علیہ خاکسار ہیچمدان عرض پرداز ہے کہ اس قسم کے اعمال کر کے اپنے ایمان کو متزلزل نہ کریں بلکہ ایسے موقع پر قرآن مجید تنزیل من حکیم حمید سے استفادہ کریں۔ جس کی شان میں خود قرآن حکیم فرماتا ہے کہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذالک لرحمۃ وذکرٰی لقوم یومنون۔

یعنی قرآن کریم مومنین کے لئے شفا و رحمت اور نصیحت ہے تو کیا ان کو یہ کافی نہیں!

نیز فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لوان رجلا موقنا قرء القراٰن علی جبل لزال۔ (وقال) خذ من القراٰن ما شئت لمن شئت۔

"یعنی اگر کوئی کامل یقین والا شخص قرآن کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ ٹل جائے"

اور فرمایا ہے تو قرآن سے جو کچھ تو چاہے جس کے لئے تو چاہے۔ اس قسم کی بے شمار آیات و احادیث موجود ہیں۔ وفی ھذا القدر کفایۃ لمن لہ درایۃ۔

ناچیز نے کامل اُستاد سے مارگزیدہ کے لئے چند مجرب تیر بہدف اعمال قرآنیہ سیکھے تھے جنہیں خود بھی موقع پر کام میں لاتا ہے اور بفضلہ وکرمہ ہمیشہ بے خطا پاتا ہے۔ بہت دفعہ آزمایا ہے۔ فللہ الحمد۔

یہاں پر بنظر افادہ عام برادران مسلمین دو تین قلمبند کرتا ہوں۔ جو صاحب ان سے فائدہ طلب کریں اُن سے امید ہے کہ خاکسار کے حق میں خیر دارین کی دعا کرنے میں دریغ نفرمائینگے

اوّلاً یہ کہ اگر یہ مطلوب ہو کہ مارگزیدہ میں زہر نے سرایت کیا یا نہیں تو زمین پر کسی چیز سے مارگزیدہ کا نام لکھے۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ زمین پر اُس نام کے سامنے اس طرح رکھے جسطرح سجدے میں رکھا جاتا ہے۔ اور سورہ والعصر پڑھکر ہاتھ پر پھونک دے۔ اگر ہاتھ اُس نام کے دائیں یا بائیں جانب چلا جائے۔ تو زہر نے سرایت نہیں کیا۔ اور اگر نام پر سے گذرے تو جانے کہ زہر ہے۔ اگر والعصر ایک بار پڑھنے سے ہاتھ نہ چلے تو کئی ایک بار پڑھے انشاء اللہ تعالےٰ چلنے لگیگا۔

بعد ازاں زہر کے دفعیہ کے لئے (۱) سورہ فاتحہ تین تین بار پڑھکر مارگزیدہ پر پھونکے اسی طرح نو مرتبہ کرے۔ ہر تین مرتبہ پر دم کرتا جائے۔ جملہ ستائیس دفعہ ہونگے۔

(۲) آیت قال القھا یا موسیٰ فالقاھا فاذا ھی حیۃ تسعیٰ۔ (سورہ طٰہٰ) تین مرتبہ پڑھکر ہر ایک مرتبہ ایک اُنگلی سے ناخن کیطرف سے مارگزیدہ کی پیشانی پر مارے۔

اگر مارگزیدہ ایسی کوئی عورت ہو جس کا عامل غیر محرم ہونے کی وجہ سے اُس کا سامنا ہونا متعذر ہو تو مارگزیدہ کا نام زمین پر لکھکر سورہ فاتحہ کا عمل بہیئت مذکورہ کرے اور اُس نام پر پھونکے۔ اور آیت قال القھا الخ کے عمل کرنے کی صورت میں اُس عورت کی طرف سے جو شخص عامل کے نزدیک آئے اُس کی پیشانی پر اُنگلی سے اُسی طرح ضرب لگائے۔ یا زمین پر اُس عورت کا نام لکھکر اُس پر دم کرے۔ انشاء اللہ العزیز فائدہ تامہ حاصل ہوگا۔

اور زہر کے دفعیہ کے لئے ایک طبی علاج یہ ہے کہ ایک ایسے درخت نیب کی جڑ لیکر جو چھوٹا ہو اور بھلا پھولا نہ ہو مع ڈھائی عدد فلفل کے پانی سے پیکر سانپ کے کاٹے کو پلا دے۔ انشاء اللہ تعالےٰ فوراً فائدہ ہوگا۔

اس قسم کے اور بھی چند مجرب عمل و علاج خاکسار کو بفضلہ تعالےٰ معلوم ہیں۔ مگر بخوف طوالت مضمون اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ناظرین کو عام اجازت دیتا ہوں کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کریں اور دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ خیر الناس من ینفع الناس۔ و للہ الحمد علیٰ کل حال۔

(بقلم محمد اسرائیل کرمجوئی بیربھومی مدرس مدرسہ محمدیہ بڑمبہ۔ مرسلہ خاکسار حافظ محمد عیسےٰ موضع بڑمبہ ڈاکخانہ کیکانہ ضلع ہوگلی۔ بنگال)

متفرقات

حساب دوستاں در دل

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ اگست میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں ازراہ مہربانی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں۔ فیس منی آرڈر قیمت سے مجرا کرکے ۱۲؍ بھیجدیں :-

۸۵۳ ۔ مولوی عبدالمنان
۱۲۳۹ ۔ مہتمم محافظ خانہ جادرہ
۱۲۷۰ ۔ مولوی محمد مبین
۱۷۹۰ ۔ عبدالغفور
۲۴۰۹ ۔ عبدالغنی
۲۴۱۹ ۔ محمد منظور
۳۳۰۴ ۔ مظہر علی
۳۶۴۳ ۔ شیخ فیض محمد
۴۰۴۰ ۔ مولوی عزت اللہ
۴۳۷۲ ۔ مولوی عبدالحی
۴۳۹۸ ۔ ٹی عبدالقادر
۵۱۱۱ ۔ عبدالحفیظ
۵۵۹۱ ۔ محمد حسین صابری
۶۵۵۸ ۔ امین الدین خان
۷۰۳۴ ۔ رکن الدین پنجابی
۷۰۶۷ ۔ منشی امیر بخش پنشنر
۷۰۷۷ ۔ ابراہیم یوسف بغدادی
۷۵۵۵ ۔ کلیم اللہ
۸۰۱۴ ۔ مولوی فخرالدین
۸۰۲۱ ۔ بشیر احمد خان
۸۰۴۴ ۔ مولوی عبدالغفار
۸۰۶۵ ۔ سیٹھ حاجی ولی محمد جیوابھائی
۸۰۷۰ ۔ سیٹھ سکندر عبدالقادر
۸۵۳۱ ۔ شیخ محمد یوسف محمد حسین
۸۵۵۷ ۔ میاں محمد اسمٰعیل
۸۵۶۳ ۔ محمد ابراہیم

۱۲۲۲ ۔ رحمت اللہ
۱۲۵۰ ۔ مولوی حسن محمد
۱۵۱۲ ۔ مولوی محمد حسین
۲۰۰۰ ۔ حاجی وزیر محمد عبداللہ
۱۴۱۲ ۔ شیخ شمس
۲۴۷۱ ۔ عبدالرب خان
۳۶۴۹ ۔ منشی غلام محمد ڈار
۳۸۵۲ ۔ مہر خیرالدین
۴۳۵۹ ۔ مولوی محمد ابراہیم
۴۳۸۳ ۔ حبیب احمد
۴۴۰۶ ۔ غلام حسین اسمٰعیل گونڈو
۵۱۸۹ ۔ حافظ فضل الرحمٰن
۶۵۵۱ ۔ محمد قاسم
۶۵۸۲ ۔ محمد داؤد
۷۰۴۰ ۔ شیخ وزیر علی
۷۰۷۰ ۔ ابو محمد کریم بخش
۷۲۹۱ ۔ چودھری برکت اللہ
۷۵۷۸ ۔ محمد اسحاق
۸۰۱۹ ۔ مولوی عبدالرحمٰن
۸۰۲۲ ۔ سید عبدالغفور
۸۰۴۲ ۔ حافظ چراغ دین
۸۰۶۷ ۔ محمد سلیم محمد اکبر
۸۲۴۹ ۔ مولوی احمدالدین
۸۵۵۴ ۔ سید نعمت اللہ
۸۵۶۰ ۔ شیخ نظام دین
۸۵۹۱ ۔ انجمن اہلحدیث سانبہ

۸۵۹۲ ۔ حماد علی عبدالحی
۸۶۰۹ ۔ شیخ حسن بن محمد عرب
۹۰۵۲ ۔ میاں محمد بخش
۹۰۹۵ ۔ مولوی عبدالرحمٰن
۹۱۱۹ ۔ حاجی محمد علی مقبول حسین
۹۱۲ ۔ حاجی غلام محمد غلام رسول
۹۱۲۶ ۔ ایم بشیر محمد
۹۱۴۸ ۔ حسن خان
۹۱۵۲ ۔ نور محمد خان
۹۱۵۷ ۔ حسین برادرز
۹۳۴۸ ۔ محمد عبیدالرحمٰن
۹۵۵۷ ۔ غلام ہادی
۹۵۶۶ ۔ مولوی ابو محمد عبداللہ
۹۵۶۸ ۔ خلیفہ تاج دین
۹۵۷۱ ۔ مولوی محمد عثمان
۹۵۷۵ ۔ خواجہ محی الدین
۹۵۷۷ ۔ مولوی عمرالدین
۹۵۸۰ ۔ حاجی علیم الدین
۹۵۸۳ ۔ مولوی محمد اسحٰق
۹۵۸۷ ۔ محمد نورالحق
۹۵۹۲ ۔ حافظ حفیظ الدین
۹۵۹۷ ۔ مستری محب اللہ
۹۵۹۹ ۔ شیخ آدم
۹۶۲۷ ۔ الیف۔ اے۔ رحمان
۹۷۷۴ ۔ مولوی عبدالصمد
۹۷۸۹ ۔ ایم عبدالوہاب
۹۷۹۴ ۔ میانجی خدا بخش

۸۰۰۸ ۔ حکیم ابو عبدالرحمٰن محمد اکبر
۹۰۱۱ ۔ مولانا عبدالصمد
۹۰۸۷ ۔ منشی حفیظ الدین
۹۱۰۰ ۔ منو میاں وزیر میاں
۹۱۱۹ ۔ مولوی نور محمد خان
۹۱۲۲ ۔ پیر محب اللہ شاہ
۹۱۴۵ ۔ مستری رحیم بخش
۹۱۵۱ ۔ محمد عبدالرحمٰن
۹۱۵۶ ۔ ولی محمد خان
۹۱۶۵ ۔ مولانا احمد علی
۹۳۶۶ ۔ چھوٹو عبدالوہاب
۹۵۶۱ ۔ چودھری نیک محمد
۹۵۶۷ ۔ مولوی ابوالمکارم محمد علی
۹۵۶۹ ۔ مسلم لائبریری بنگلور
۹۵۷۲ ۔ بابو محمد حسن
۹۵۷۶ ۔ مولوی نصیرالدین
۹۵۷۹ ۔ حافظ فضل الرحمٰن
۹۵۸۱ ۔ محمد زین العابدین
۹۵۸۶ ۔ مولوی ابواسحٰق احمد
۹۵۹۱ ۔ ایس عبدالکریم
۹۵۹۳ ۔ قاضی عبدالغنی
۹۵۹۸ ۔ سید محمد
۹۶۰۴ ۔ محمد ادریس
۹۷۵۸ ۔ محمد فصیح الدین
۹۷۷۷ ۔ انوار حسین خان
۹۷۹۰ ۔ حافظ دادا میاں

غریب فنڈ

۹۵۷۸ ۔ مولوی عبداللہ
۹۵۷۳ ۔ مولوی عبدالمالک

تلاشِ عزیزاں میرے عزیز دو لڑکے دونوں کا نام محمد صادق ہے ایک پستہ قد دوسرا اُس سے ذرہ دراز قد دونوں انگریزی داں نوجوان عرصہ سے مفقودالخبر ہے۔ کسی صاحب کو اُن کا علم ہو تو خاموشی سے دفتر اہلحدیث میں اطلاع دیکر عنداللہ اجر پاویں۔ (غلام قادر)

یادِ رفتگان میری والدہ (بنت شیخ عبیداللہ مرحوم نومسلم) دادی اور ہمشیرہ تینوں انتقال کر گئیں۔ اناللہ۔ (ڈاکٹر عبدالعزیز ولد منشی محمد وحید مالیر کوٹلہ)

ایضاً :- میری والدہ ۲ محرم کو انتقال کر گئیں۔ اناللہ (محمد ہاشم از ٹانڈہ)

ایضاً :- میرے عم محترم مولانا سید عبدالجلیل صاحب جو بڑے متقی اور معلم علوم کثیرہ تھے انتقال کر گئے اناللہ۔ (سید عبدالعلی افضلی از پٹنہ)

ایضاً :- میری لڑکی ام صبیان کے مرض میں انتقال کر گئی۔ اناللہ۔ (خریدار نمبر ۹۲۷۶)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم ۔

میری چوری میرے مکان واقع کوچہ گگے زیاں لاہور میں چوری ہو گئی۔ تفتیش پولیس باقاعدہ جاری ہے۔ جو شخص میری اس چوری میں سراغ لگانے میں پولیس کی مدد کریگا یا براہ راست مجھے پتہ بتائیگا میں اسے مبلغ پچاس روپے بطور انعام مع شکریہ پیش کرونگا۔ (محمد اسحاق نقشہ نویس محکمہ ریلوے مسجد چینیانوالی لاہور)

امساکِ باراں ہندوستان کی بدقسمتی سے گذشتہ سال بارش کی کمی رہی اس سال بھی کمی ہے۔ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں سخت تکلیف ہے ۲۳ جولائی کو انجمن اہلحدیث امرتسر نے استسقاء کے لئے اشتہار دیا خدا کی مہربانی سے باہر جانے کی حاجت نہ رہی رات ہی کو بارش ہو گئی۔ اسی طرح خبر ملی ہے کہ علی گڈھ کی جماعت اہلحدیث نے بامامت قاضی محمد عثمان صاحب اسرائیلی نماز استسقاء پڑھی تو بعد نماز شہر تک آتے ہوئے بھیگتے آئے۔ الحمدللہ۔ مگر امرتسر میں اُس دن سے آج ۲۷ جولائی کی شب کو بارش عام ہوئی الحمدللہ

تردید غلط خبر حکیم ابوتراب نے اپنے اخبار میں میرے بھائی فضل الرحمٰن کے انتقال کی غلط خبر شائع کردی جس سے ہمارے خاندان اور متعلقین کو سخت صدمہ پہنچا۔ میں نے اس خبر کی تردید میں ایک نوٹ دیا تو حکیم ابوتراب نے اُس میں بھی اپنی طرف سے بعض جملے ملا دئے جو میری منشاء کے برخلاف ہیں٭

٭ اسلئے میں بذریعہ اس خبر کی تردید کرتا ہوں۔ بھائی صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ احباب فکر نہ کریں۔ (بندہ عزیزالرحمٰن بن مولانا محمد علی بوپڑی از امرتسر) (باقی متفرقات)

انتخاب الاخبار

عربی نقرئی سکے

جریدہ ام القریٰ مکہ رقمطراز ہے کہ آجکل میں عربی نقرئی سکوں کی خاصی مقدار پہنچنے والی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہیں نجد اور اسکے مضافات میں کاروبار کے لئے تقسیم کیا جائیگا۔

حجاز اور افغانستان کے تعلقات

"الاحرار" کا بیان ہے کہ ہندوستان اور عراق کے راستہ سے ایک افغانی وفد شام پہنچا ہے جس کا مقصد حجاز جانا ہے۔ یہ وفد اراضی مقدسہ کی حالت کا مطالعہ کریگا۔ اور افغانی و حجازی قوموں کے مابین مضبوط تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریگا۔

حجازی طلبہ قاہرہ میں

"السیاسۃ" قاہرہ حسب ذیل رقمطراز ہے۔ ڈاکٹر یوسف سلامت جو حکومت حجاز کے ملازم ہیں۔ اور جنہیں حکومت حجاز کی طرف سے بعض حجازی درویشوں کی معیت میں حجاز کے تعلیمی وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے مصری وزارت تعلیم کے ادارت میں داخلہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے، قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

مصر میں تغیرات جدیدہ

مصری پارلیمنٹ کی "باعث وفد کے سابق ارکان کا جلسہ جو کل (۲۸ جولائی) منعقد ہونا قرار پایا ہے"، روک دیا گیا ہے اور پارلیمنٹ کی عمارت کی کنجیاں حوالے کرنے کے متعلق ایوان کے صدر اور سینیٹ کے نائب صدر کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

بیگم صاحبہ زاغلول پاشا کی اہم اپیل

"البلاغ" نے اہل مصر کے نام بیگم صاحبہ زاغلول پاشا کی ایک اپیل شائع کی ہے جس میں جدوجہد حریت کو جاری رکھنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ یہ امر ثابت کیا جا سکے کہ اہل مصر میں ابتک سعد زاغلول پاشا مرحوم کا جذبۂ آزادی موجود ہے۔

حکومت ترکیہ کا فیصلہ

حکومت ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ روسی عجائب خانہ واقع آستانہ حکومت روس کے حوالے کر دیا جائے۔

ترکی میں مصری قانونی مشیر

معلوم ہوا ہے کہ عبد العظیم رشید پاشا مصری نمائندہ متعینہ ترکی مشیر قانونی مقرر ہوئے ہیں۔ توقع کیجاتی ہے کہ ہز ایکسیلنسی عبد العظیم کے بجائے ابراہیم راطب بے متعین ہونگے۔ ہز ایکسیلنسی عبد العظیم پاشا ایک مشہور مقنن ہیں۔

چین و امریکہ کا تجارتی معاہدہ

امراء چین کی تجاویز حکومت امریکہ نے منظور کر لی ہیں کہ دونوں حکومتوں کے مابین ایک جدید تجارتی عہد نامہ مرتب کیا جائے جسکی رو سے چین کو چنگی و محصول کے مکمل اندرونی انتظامات دئے جائینگے۔ اور چین امریکہ کی رعایا کی محافظت کا یقین دلائیگا اور ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائیگا جیسا دوسری اقوام کے ساتھ ہوتا ہے۔

گورنر قاہرہ کا نہاس پاشا کو انتباہ

گورنر قاہرہ نے وزیر امور داخلہ کی طرف سے نہاس پاشا کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر کسی جلسہ یا مظاہرے کی وجہ سے فساد یا بدامنی رونما ہوئی تو اسکی ذمہ داری نہاس پاشا پر وارد ہوگی۔

انگلستان میں موٹروں کی کثرت

سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ موٹر گاڑیوں کی تعداد میں کثیر اضافہ ہوگیا ہے۔ ایک سال میں ۱۱ لاکھ ۵۳ ہزار سے ۱۹ لاکھ ونہز تک ان کی تعداد پہنچ گئی ہے۔

انجمن خواتین ہند کا اجلاس

بہار کی مجلس خواتین کی مجلس انتظامیہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں آل انڈیا سٹینڈنگ کمیٹی کو دعوت دی گئی ہے کہ مجلس مستورات کا آئندہ اجلاس آئندہ جنوری میں بمقام پٹنہ منعقد کیا جائے۔

ڈاک کے ہرکارہ کی گرفتاری

بیڈن بازار کلکتہ کے ڈاکخانہ کے ایک ڈاکئے کو کل اسلئے گرفتار کر لیا گیا کہ اس نے تقسیم کرنیوالے خطوط پھاڑ کر پھینک دئے تھے۔ کارروائی جاری ہے۔

(البقیۃ متفرقات)

قبول اسلام

میں سے دو شخص مذہبی سکھ (چمن اور نند) مسلمان ہوئے۔ پہلے کا نام فضل دین اور دوسرے کا نام عبد الرحمٰن رکھا۔ خدا استقامت بخشے۔

(خریدار نمبر ۹۲۷۶)

تقریظ

منتقیٰ

علم حدیث میں ایسی کتاب ہے جسکو چھوٹی صحیح بخاری کہا جاتا ہے۔ احادیث کے علاوہ تراجم ابواب فقہیہ نہایت مفید ہیں۔ علامہ شوکانی نے اسکی شرح نیل الاوطار لکھی ہے۔ شائقین علم حدیث شکر خوش ہونگے کہ اس مفید کتاب کا اردو ترجمہ ہوگیا۔ خدا جزاء خیر دے ہمارے مکرم دوست مولوی عبد الحمید صاحب حیدرآبادی کو جن کی قسمت میں یہ سعادت تھی۔ ترجمہ کا نام ہے "المصطفیٰ ترجمۃ المنتقیٰ"۔ کتاب کی قیمت ۸ (پتہ) (مولوی عبد الحمید صاحب حیدرآباد دکن محلہ کٹل منڈی متصل درگاہ مکان ۱۷۵۵)

دینانگر میں مباحثہ

آریوں کے جلسہ پر ۲۹ جولائی کو مباحثہ ہوا۔ مولوی اللہ دتا مرزائی حکیم عبد الحق نے مباحثہ کیا۔ انجمن اہلحدیث نے مولانا ثناء اللہ کو تکلیف دی۔ آپ بوجوہات انکار کرتے تھے آخر عرض معروض قبول کر کے تشریف لائے قدامت وید پر پنڈت رامچند دہلوی سے رات کو دو گھنٹے مباحثہ ہوا۔ حاضرین ہزاروں تھے سب خاموشی سے لطف اٹھاتے رہے اور حق کی نمایاں فتح پر گھروں کو واپس گئے۔ الحمد للہ۔

خاکسار سکرٹری انجمن اہلحدیث دینانگر (پنجاب)

کارخانہ فضل الدین محمد حسین سوداگران زیورات خالص جرمن سلور

بیرون موچی دروازہ - برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب) ۲/۴

اگر آپ نہایت ہی نفیس اور اصلی زیورات جرمن سلور خریدنا چاہتے ہیں تو مندرجہ بالا کارخانہ سے طلب فرمائیں ہمارا کارخانہ ۱۸۹۶ء سے لاہور میں قائم ہے جو بفضلہ تعالےٰ نہایت دیانتداری اور ایمانداری سے اپنے مال کے خریداروں سے معاملہ کر رہا ہے۔ زیورات خالص اصلی جرمن سلور کی تار اور چادر سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بذریعہ بجلی چاندی چڑھائی جاتی ہے۔ پیتل یا سرخ (تانبا) استعمال نہیں کیا جاتا۔ زیورات کی چمک دمک ہو بہو چاندی کی سی ہوتی ہے۔ ہر ملک کے زیورات نمونہ آنے پر مطابق نمونہ طیار ہو سکتے ہیں۔ سوداگران اور دوکانداروں کیلئے خاص رعایت ہے۔ اگر خواہش ہو تو مفصل فہرست زیورات طلب کریں جو مفت روانہ کیجاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا سرمایہ لگا کر برسر روزگار ہو جائیں تو ہم سے مال منگوا کر کام شروع کردیں۔

امتحان کے بعد آپ کیا کرینگے؟

۲/۱۲

میٹریکولسٹ اور گریجویٹ کی جو کچھ قدر و منزلت ہو رہی ہے محتاج بیان نہیں۔ آمدنی حاصل کرنے کے لئے ایسی صنعتیں سیکھنی چاہئیں جنکی ملک کو ہر وقت ضرورت ہے۔ چنانچہ مئی ۱۹۲۵ء سے ہم نے کالج ہذا میں فن بجلی کی کلاسز بھی کھولدی ہیں جن میں کثیر تعداد طلباء کی داخل ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں یکصد طلبا سول انجنیئرنگ یعنی سب اوورسیر۔ اوورسیر اور سب انجنیئر کلاسز میں داخل ہیں۔ اور سینکڑوں پاس شدہ طلبا ملازم ہو چکے ہیں۔ پراسپکٹس جن میں یکصد گورنمنٹ حکام اور انجنیئرز کے سرٹیفکیٹ اور تقریباً دو صد ملازم شدہ طلباء کی فہرست بھی شامل ہے، حسب الطلب مفت بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل جگت جیت برڈوڈ انجنیئرنگ کالج امرتسر (پنجاب)

بیکار ثابت کرنے والوں کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۱۲/۱۸

طلائے نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی۔ اسکے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔

قیمت ایک بکس ۸/

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

اکسیر احمر

۲/۲۵

یہ عجیب وغریب خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثل درد ہر قسم نزلہ زکام کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ اطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی۔ فالج لقوہ گٹھیا رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھوگ خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالےٰ۔

تفصیل معتبر وقابل دید سندات وشہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۸/ آٹھ اونس ۱۲/ بارہ اونس ۱/ فی سیر ۲/ ڈھائی سیر ۱۳/ پانچ سیر ۲۵/ علاوہ محصولڈاک پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

حکیم محمد نجم الدین - محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ بانکی پور ضلع پٹنہ

ہوالشافی

۱/۴

حضرات! اس دواخانہ میں علاوہ نوادر ادویہ مجربات کے ایک تیر بہدف اور مجرب المجرب دوا تنفس (یعنی دمہ) کی ہے۔ رفاہ عام کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دمہ کتنا ہی کہنہ اور پرانا ہو گیا ہو بحکم شافی مطلق چند ہی روز کے استعمال سے آرام شروع ہو گا اور ایک چلہ (چالیس روز) استعمال سے صحت کلی نصیب ہو گی اور ہمیشہ کیلئے یہ موذی اور تکلیف دہ مرض جاتا رہیگا۔ یہ ایک سفوف ہے جسکی خوراک پورے چالیس روز ہے۔ اگر دس روز استعمال کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہو تو بقیہ تیس خوراک دوا بھیجکر کل قیمت واپس لے لیجئے۔ پرچہ ترکیب استعمال سفوف کے ساتھ مرسل ہو گا۔ علاوہ محصول ڈاک قیمت صرف پانچ روپئے۔ مگر ہم آپکے اطمینان اور سہولت کیلئے دس روز کی دوا بھی بھیج سکتے ہیں جس کی قیمت علاوہ محصول ایک روپیہ بارہ آنے (۱/۱۲)

المشتہر

مہتمم بیت الشفاء ڈیانواں ڈاکخانہ کراۓ پرسرائے ضلع پٹنہ

(رحمۃ اللعالمین۔ آنحضرت صلعم کی سوانحعمری مصنفہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔ قیمت حصہ اول ۱/ حصہ دوم للعہ (مینیجر اہلحدیث) (۲۸۵)

مومیائی

(مصدقہ مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے) خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی۔ قیمت ایک چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۶ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب سی۔ ایم۔ سید رسول صاحب شیموگہ :۔ "میں نے آپ سے کئی مرتبہ مومیائی منگوا کر فائدہ اُٹھایا ہے اب مجھے پھر ضرورت ہے۔ ایک چھٹانک مہربانی کر کے وی۔ پی بھیجدیں۔" (۷ مئی ۱۹۲۸ء)

جناب محمد اسحٰق صاحب رنگون :۔ "پیشتر میں نے دو چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے منگوائی تھی استعمال کرنے پر نہایت مفید ثابت ہوئی۔ لہذا دو چھٹانک اور بھیجدیں۔" (۲۸۔ مئی ۱۹۲۸ء)

جناب نظیر احسن صاحب برنی بڑودہ :۔ "فی الحقیقت آپ کی مومیائی بہت مفید ہے۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔" (۱۴ جون ۱۹۲۸ء)

جناب عبد الکریم صاحب رام نگر :۔ "آپ سے دو تین مرتبہ مومیائی منگوائی ہے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب بہت جلد دو چھٹانک وی۔ پی بھیجدیں۔" (۱۳ جون ۱۹۲۸ء)

موسم گرما میں مندرجہ ذیل ادویات کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

خواب راحت۔ گرمیوں کے موسم میں رات کو مچھر اسقدر ستاتے ہیں کہ نیند حرام ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ان کے کاٹنے سے ملیریا بخار میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے "خواب راحت" کے چند قطرے اُن اعضا (ہاتھ۔ پاؤں اور چہرہ) پر جو رات کو ننگے رہتے ہیں ملنے سے مچھر دور رہتے ہیں اور خوب مزے کی نیند آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

دافع بخار۔ موسم گرما میں ہندوستان میں اکثر ملیریا بخار پھیل جاتا ہے اور ہزاروں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس بخار کے لئے ہماری گولیاں اکسیر ہیں۔ قیمت پچاس گولی ۱۲ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

دافع سوزش چشم۔ گرمی کے موسم میں اکثر بچوں عورتوں اور مردوں کی آنکھیں دُکھنے آجاتی ہیں۔ اس دوائی کے چند قطروں کے روزانہ ڈالنے سے تین چار روز میں سوزش سرخی وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ مزا یہ ہے کہ دوا ڈالنے سے لگتی نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

لیمونیڈ پاؤڈر۔ شدت پیاس اور بدہضمی وغیرہ دور کرنے کیلئے نہایت کارآمد چیز ہے فی چھٹانک ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

سرمہ مفید چشم۔ اسکو لگانے سے بینائی کو تقویت اور آنکھوں کو راحت ملتی ہے قیمت فی تولہ ۱۲ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

بال صفا۔ نازک سے نازک جگہ پر لگانے سے ۴۔ ۵ منٹ میں بال اُڑ جاتے ہیں قیمت ۵ تولہ ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

سفوف ہاضم۔ بدہضمی اپھارہ ریح ضعف معدہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

دافع دردگوش۔ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر پنجاب

تذکرہ مشاہیر عالم۔ مشہور عالم اشخاص کی سوانح عمریاں (۲۹۶) مولانا ... قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

قابل دید کتابیں

(محصولڈاک بذمہ خریدار)

ازواج النبی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت سودہ۔ حضرت حفصہ۔ ام المساکین حضرت زینب۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت جویریہ۔ حضرت زینب بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہ۔ حضرت صفیہ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ ریحانہ اور ماریہ قبطیہ کی سوانح عمریاں اس کتاب میں درج ہیں۔ اسکے علاوہ جہاں کہیں کسی صحابی یا صحابیہ یا تابعی کا ذکر آگیا ہے حواشی میں اُن کی مختصر سوانح عمری بھی درج کر دی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں بیس صفحوں کا ایک دیباچہ لکھا گیا ہے جس میں تمام اقوام و ملل میں عورتوں کا جو درجہ ہے اُس کا مقابلہ اُن حقوق سے کیا گیا ہے جو اسلام نے عورتوں کو عطا فرمائے ہیں۔ اور دکھایا گیا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دئے ہیں آج آزادی کا دعویدار یورپ و امریکہ بھی دینے کو تیار نہیں۔ لکھائی چھپائی نظر فریب کاغذ اعلیٰ درجہ کا چکنا۔ قیمت ۱۲

نغرۂ توحید۔ توحید کی تائید اور شرک کی تردید میں لاجواب نظم۔ اس کتاب کے پانسو نسخے اہلحدیث کانفرنس نے خرید کئے۔ قیمت فی جلد ۳

قال اللہ۔ حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار۔ دنیوی طرز معاشرت وغیرہ کے متعلق قرآنی احکام مع اردو ترجمہ۔ قیمت ۵

قال الرسول۔ حدیث نبویہ کا کارآمد اور ضروری لب لباب مع اُردو ترجمہ۔ قیمت ۴

مسدس حالی مولانا حالی کی مشہور مسدس ۱۲

سیرۃ الصدیق ۸ الفاروق ۲

نصائح امام غزالی ۶ علماء سلف ۱۲

(ملنے کا پتہ)

خالد برادرس امرتسر

مسلمان بنگیا۔ توحید کی تائید و رد تثلیث میں ایک رسالہ لکھا جس کی ایک نقل ہمراہ خط کے روانہ کی اور خواہش کی کہ میں بمبئی آؤں۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ مسلمانوں کے خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے لہذا میں نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد سُنا کہ سلطان محمد پھر مرتد ہوگیا۔ چونکہ جو آزادی عیسائیت میں ہے وہ اسلام میں کہاں اسلئے دوبارہ مرتد ہوکر پادری صاحبان کو خوش کرنے کیلئے کوئی دوسرا رسالہ لکھا ہوگا جس کا آپ نے ذکر فرمایا مجھ کو اس کا حال پادریوں کی معرفت معلوم ہوا تھا مگر میں نے زیادہ جستجو نہ کی۔ خدا کا شکر ہے کہ شیر پنجاب نے اس کی طرف توجہ کی اور دندان شکن جواب دینے کیلئے قلم اُٹھایا خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

غالباً بمبئی کے حالات لکھنے کی اُس نے اس لئے جرأت کی ہوگی کہ زمانہ گذر گیا انجمن ضیاء الاسلام والے مر مرا گئے ہونگے جو چاہو لکھکر پادریوں کو خوش کردوں۔ یہ اُس کو خبر نہ ہوگی کہ بفضلہ تعالےٰ میں زندہ ہوں اور پادری جوزف بہاری لال اگرچہ مشن سے علیحدہ ہیں تاہم وہ ابھی تک عیسائی ہیں۔ سلطان محمد کی طرح زر کے طالب نہیں ہیں۔ میرے بیان کی تصدیق کرینگے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے درست ہے۔

مجھ کو تعجب تو یہ ہوا کہ سلطان محمد مسیحی ہوکر سفید جھوٹ لکھنے پر کیوں دلیر ہوا۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ آمین

(عبدالرؤف خان از بمبئی)

اہلحدیث ہم نہ چاہتے تھے کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کی ٹیچنی کا جواب شائع کرتے۔ لیکن کیا کریں ایسا نہ کرنے سے اُن کی کتاب کا جواب نامکمل رہ جاتا۔ خطرہ تھا کہ اس عدم تکمیل کا ان کو گلہ ہوتا اور ناظرین کو تشویش کا باعث۔ اس لئے مراسلہ مذکورہ درج کیا گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ ہمارے بچھڑے ہوئے مسلم بھائی کو ہم سے ملادے۔ آمین

اللہ بس باقی ہوس۔ (ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری)

عیسائیت کا کفارہ عقلیات کی روشنی میں

عیسائی حضرات کہتے ہیں کہ انسان پیدائشی مجرم اور خداوند عالم اپنی صفات مقدسہ کی بدولت ہمیشہ کو عین رحم۔ اس اجمال کی تفصیل یہ کہ خداوند کے رحم کا منشاء یوں ہے کہ انسان کو عذابوں سے رہائی دی جائے۔ اور چونکہ انسان فطرتاً مجرم اور عادل کے عدل کا یہ تقاضا کہ انسان کو عذابوں میں مبتلا کیا جائے۔

اس دشوار گذار مقام پر پہنچکر قدرت خداوندی عجب کشمکش میں پڑی کہ خدایا اب کیا ہونا چاہئے۔ تو اب عیسائی فلسفہ نے ایک فوری کروٹ بدلی کہ ہم خداوند کی دونوں صفتوں کو برقرار رکھتے ہوئے نجات دلا سکتے ہیں کہ خداوند عالم اپنے فرزند یسوع ناصری کو اس غرض کیلئے بھیجے کہ وہ برضا و رغبت تمام دنیا کے گناہوں کی لعنتیں اپنے سر لیکر پھانسی چڑھکر جان دیدیوے۔ چنانچہ عیسائی منطق یہ کہتی ہے کہ یسوع ناصری آیا اور دنیا کی تمام لعنتیں اپنے سر لیتا ہوا پھانسی پر لعنتی موت سے جان عزیز قربان کر گیا۔ پڑھو انجیل کو وہ خود گواہی دیتی ہے کہ

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ (توریت میں) لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی (پھانسی) پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳)

غرض اس طریق پر خداوند عالم نے انصاف کا خون کرکے اپنے عزیز اور بے گناہ نور نظر کو پھانسی پر چڑھوا کر اور اپنے رحم کے تقاضے کو پورا کرکے انسان کو عذابوں سے نجات عنایت فرمائی۔ اور چونکہ چور کی جگہ کوتوال کو پھانسی چڑھوایا اس لئے عدل کا منشاء بھی پورا ہوا۔ کہ بغیر سزا کے انسان کو نہیں چھوڑا گیا۔

ناظرین کرام! یہ اُس کفارہ کی حقیقت ہے جس کی طرف عیسائی حضرات یوں کہکر دعوت دیتے ہیں کہ کفارہ مسیح کو تسلیم کرلو دنیا و عقبےٰ میں نجات ہوگی۔ چونکہ عیسائی مذہب کا یہ بنیادی مسئلہ ہے۔ اس لئے میں بھی اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہوا کچھ عرض کرتا ہوں سنئے!

(۱) ہم کفارہ کو تسلیم کرنے کے بعد یہ دیکھتے ہیں کہ اس کفارہ کے تسلیم کرنے سے ہم کو کیا فائدہ ملا۔ یا تو ہم یہ تسلیم کرلیں کہ کفارہ کے تسلیم کرنے کے بعد انسان گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ اس میں سے مادہ معصیت بالکل مفقود ہوجاتا ہے۔ یا یہ تسلیم کرلیں کہ موجودہ گناہ تو معاف ہوجاتے ہیں لیکن آیندہ کا ارتکاب موجب سزا و جزا ہوگا۔ یا یہ تسلیم کریں کہ بعد میں انسان بالکل مرفوع القلم ہوجاتا ہے۔

اول صورت درست نہیں کیونکہ عیسائیوں کے ہاں انسان فطرتاً مجرم ہے۔ دوسرے یہ کہ ہم عیسائیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ لوگ گناہ کرتے ہیں۔

دوسری صورت بھی درست نہیں کیونکہ انجیل کہتی ہے کہ ایک گناہ کی وجہ سے انسان ابد الآباد کے لئے جہنم میں جائیگا۔ پھر کفارہ کو ماننے سے فائدہ کیا ہوا! (دیکھو عبرانیوں ۱۰/۲۶) دوسرے یہ کہ صورت تو ایک مسلمان کو اسلام میں رہکر بھی حاصل ہے اسلام کہتا ہے۔ الاسلام یھدم ما کان قبلہ۔ الحدیث پس کوئی ایسی صورت بتاؤ جو مسلمان کو عیسائی بننے کے بعد کار آمد ہو۔

تیسری صورت بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس سے یہ تسلیم کرلینا پڑیگا کہ عیسویت گناہوں کا دروازہ کھولتی ہے دوسرے یہ کہ اس صورت میں پھر آپ کو شریعت اور مذہب کی کیا ضرورت پیش آئی۔

بہر حال کفارہ کی تین صورتیں ہیں لیکن حاصل

اور فقرہ ایک کا بھی درست نہیں۔ لہٰذا یہ اُلٹا فقرہ دینا مسئلہ ہی غلط ہے۔ وھو المراد۔ (باقی باقی)

(ابو المسعود محمود ابراہیم دریا دی آزاد سدھی)

وجوب تقلید پر مناظرہ

بخدمت شریف جناب مولانا مدیر صاحب "اہلحدیث" دامت افضالکم۔

۲۷۔ ستمبر کو مولانا مولوی محمد حسین صاحب دیوبندی حنفی (گوندلوی) ساکن کھٹو ہڑ ضلع لائل پور ہمارے ہاں تشریف لائے اور جماعت اہلحدیث کو مسئلہ تقلید پر مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا۔ جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی محمد فیروز الدین ابن مولوی صاحب الدین صاحب (شاگرد مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی) چک نمبر ۳۸ علی پور ضلع گجرات سے مناظرہ کرنے کیلئے بلائے گئے۔ اور باتفاق ہر دو فریقین جناب چودھری جیون علی صاحب آباد گار اہلقرآن اور جناب سید سکندر شاہ صاحب بخاری از اہل تشیع منصف و ثالث قرار پائے۔

وجوب مسئلہ تقلید کے ثابت کرنے کیلئے مولوی محمد حسین صاحب دیوبندی گوندلوی ثم کھٹو ہڑوی کھڑے ہوئے اور احادیث کو ظنی وغیرہ قرار دیکر اور اولی الامر کی آڑ لیکر وجوب تقلید ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جس کے جواب کیلئے مولوی محمد فیروز الدین صاحب مناظر اہلحدیث نے آیہ اولی الامر کے صحیح معانی کرکے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اور نہایت مستند حوالجات سے قرآن اور حدیث کو قطعی اور یقینی ثابت کرتے ہوئے فقہ کو ظنی اور غیر یقینی ثابت کر دیا۔ اور کہا کہ جب امام ابو حنیفہ کے شاگرد ابو یوسف محمد وغیرہ صاحبان نے امام ابو حنیفہ کے اجتہاد کو بسا اوقات غیر یقینی سمجھتے ہوئے قبول نہ کیا تو ہم کس طرح فقہ کو قطعی تسلیم کریں۔ نیز فرمایا کہ حدیثوں کا اختلاف دور کرنے اور تطبیق کرنے کیلئے تو امام صاحبان خصوصیت سے مجتہد قرار دئے گئے مگر جو اختلاف ہر چار امام صاحبان میں ہے اسکی تطبیق کیلئے کیا کیا جائے۔ تو مولوی محمد حسین صاحب دوران تقریر ہی میں بول اُٹھے اور جلدی سے کہدیا کہ ہر شخص ایسا اجتہاد اور تطبیق کرنے کا مستحق ہے۔ اس پر مناظر اہلحدیث نے فرمایا کہ مولانا اگر ہر شخص ہر چار امام صاحبان کے اختلاف پر اجتہاد یا تطبیق کرنے کا حق رکھتا ہے تو پھر احادیث کی تطبیق کے لئے اپنے امام ہی کی تخصیص کا تعین آپ کس حکم کی رو سے کرتے ہیں۔ نیز سوال فرمایا کہ تقلید کب سے واجب ہوئی اور کس نے کی؟ نیز آپ کو اپنے امام صاحب نے تقلید کا حکم کب دیا اور کس کتاب میں دیا؟ اگر نہیں دیا تو آپ کیوں تقلید کرتے ہیں وغیرہ۔

جس کے جواب میں مولوی محمد حسین صاحب کھٹو ہڑوی نے اپنی وہی سابقہ باتیں دُہرانے کے سوا اور کچھ نہ کہا اور مناظر اہلحدیث کے سوالات کو بھولکر بھی نہ چھوا۔

جس کے بعد مولوی محمد فیروز الدین مناظر اہلحدیث کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مولانا نے میرے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ اسی طرح حاضرین کو دو تین دفعہ پوچھا۔ حاضرین نے یکزبان ہو کر مع ثالث صاحبان کے کہا کہ واقعی مولوی صاحب نے سوالات کو چھوا تک نہیں۔ جس پر مولوی صاحب لوگوں کے کہتے کہتے بھوک کے بہانہ سے کھانا کھانے چلے گئے۔ جب بہت دیر ہوئی تو چار، پانچ معزز اصحاب مولانا صاحب کو بلانے کیلئے بھیجے گئے مگر مولانا نے ہر ایک کو فرداً فرداً یہی جواب دیا کہ میں حسب طاقت مسئلہ تقلید پہ پوری طاقت صرف کر چکا ہوں زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ اور صرف اتنا کہا کہ ثالثوں کو کہئے کہ فیصلہ تحریر فرمائیں۔ مگر میدان مناظرہ میں بار بار اصرار کرنے پر بھی نہ آئے۔ اس پر ثالثوں نے مندرجہ ذیل فیصلہ تحریر فرمایا۔ جو مختصراً درج ذیل ہے۔

(فیصلہ)

آج مورخہ ۲۵۔ ستمبر ۱۹۳۸ء مولوی محمد حسین صاحب دیوبندی حنفی ساکن کھٹو ہڑ ضلع لائل پور اور مولوی محمد فیروز الدین خلف مولوی صاحب دین صاحب کا مناظرہ درباره مسئلہ تقلید شخصی چک ۳۸ حسین آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہوا۔ اہل حدیث کی طرف سے مولوی محمد فیروز الدین اور حنفی گروہ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب مناظر قرار پائے۔ اور ہم ہر دو کو ثالث قرار دیا گیا۔

مولوی محمد حسین صاحب ساکن کھٹو ہڑ تقلید شخصی کا وجوب ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جس کے جواب میں مولوی محمد فیروز الدین صاحب مناظر اہلحدیث نے جواب دیتے ہوئے قرآن و حدیث اور کتب فقہ سے تقلید شخصی کو ناواجب ثابت کر دیا اور چند سوال کئے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب نے نہ تو کسی سوال کا جواب دیا اور نہ کوئی اور مفید مطلب بات کہی۔

غرض ہم ہر دو ثالثان باقرار صالح بیان کرتے ہیں کہ مولوی حسین صاحب حنفی دیوبندی مولوی محمد فیروز الدین کا جواب دینے سے عاجز رہے اور تقلید کا وجوب ہرگز ہرگز ثابت نہ کر سکے۔ ہمارے خیال میں جماعت اہلحدیث کو نمایاں فتح حاصل ہوئی فقط

الراقم سید سکندر شاہ بخاری آباد گار از جماعت اہل تشیع ثالث چک ۳۸ حسین آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ ۲۷ $\frac{۹}{۳۸}$ء

بیان مندرجہ بالا حرف بحرف صحیح ہے بقلم خود جیون علی اہلقرآن آباد گار مسلم اہل الذکر ساکن چک ۳۸ حسین آباد ضلع گجرات۔

(خاکسار (چودھری) مراد علی نمبردار خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۹۱۰۲ از چک ۳۸ حسین آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)

اصلاح بنات المومنین

بقلم مولوی عبدالحمید اٹاوی غفرلہ

اس زمانہ میں جبکہ بے دینی کا زہریلا اثر مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکا ہے اور اکثر ہماری بہنیں بہت سے کام اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہی ہیں اسلئے ہم نے مناسب سمجھا کہ بعض ضروری اسلامی باتوں کو ان تک پہنچا دیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکموں کو کہاں تک مانتیں اور دین اور دنیا کی بھلائی حاصل کرتی ہیں۔

(۱) حجۃ الوداع کا واقعہ ہے کہ

عورتیں ہودوں میں بیٹھی جا رہی تھیں فضل (ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی) ان عورتوں کی طرف دیکھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضلؓ کے منہ پر رکھدیا فضلؓ نے دوسری طرف اپنا منہ پھیر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُدھر ہاتھ رکھا۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ منتقی۔ ابن جارود)

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری۔

"جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناگہانی نظر کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھ کو آنکھ پھیرنے کا حکم فرمایا" (احمد مسلم ابو داؤد ترمذی)

(۳) عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالہ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق۔ الخ

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصہ میں لکھا ہے وہ ضرور اسکو پائیگا۔ آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو بدنظری سے) دیکھنا اور زبان کا زنا (اس سے شہوت سے) بات کرنا ہے الخ (ابو داؤد)

(۴) عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرءیت الحمو قال الحمو الموت۔

"عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیور کے متعلق خبر دیجئے فرمایا دیور موت ہے (احمد بخاری مسلم ترمذی)

یعنی دیور سے بہ نسبت اوروں کے زیادہ ڈر ہے جیسا کہ موت کا ڈر اس کے سوا دوسری چیزوں سے زیادہ ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہئے۔

(۵) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یخلون بامراۃ لیس معها ذو محرم منها فان ثالثهما الشیطان۔

"جابر سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس عورت کے ساتھ جس کا محرم اسکے ساتھ نہیں اکیلا نہ ہو کیونکہ تیسرا ان کا شیطان ہوتا ہے۔ (احمد)

(۶) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امراۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم۔

"جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کر مرد رات کو اس عورت کے پاس نہ رہے جو کنواری نہ ہو مگر یہ کہ اس کا خاوند یا رشتہ دار محرم (وہاں موجود) ہو" (مسلم)

(۷) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخلن رجل بعد یومی هذا علی مغیبۃ الا ومعه رجل او اثنان۔

"یعنی میرے اس دن کے بعد کوئی مرد اُس عورت کے پاس جس کا شوہر سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو نہ آیا کرے مگر اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں" (مسلم)

(۸) حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعظ فرمایا کہ

ان لکم علیهن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرهونه فان فعلن فاضربوهن ضربا غیر مبرح۔

"یعنی تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر اس شخص کو جس کا آنا تم بُرا جانتے ہو نہ آنے دیں (یعنی بغیر تمہاری مرضی کے کسی کو گھر میں آنے کا اذن نہ دیں) اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو۔ نہ ایسا سخت جس سے ان کی ہڈی ٹوٹے یا زخم ہو" (احمد ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن جارود)

(۹) صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس والنساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا۔

"یعنی دوزخیوں کے دو گروہ ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بلکہ نہ دیکھونگا) ایک ان میں سے وہ ہیں جن کے پاس گائیوں کی دُموں کی مانند [illegible] ہونگے جن سے لوگوں کو ناحق

ماریگی۔ اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور حقیقت میں ننگی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکانے والی اور مردوں کی طرف جھکنے والی ہیں۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ہلتے ہوئے ہیں وہ جنت میں نہیں جائینگی اور جنت کی خوشبو نہ پائینگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اور اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں اتنا باریک لباس پہنتی ہیں جس سے ان کا سارا بدن ننگا نظر آتا ہے یا کچھ کھلا یا کچھ چھپا وہ جنت میں نہیں جائینگی۔

(۱۰) سنن ابوداؤد میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسة المراۃ والمراۃ تلبس لبسة الرجل۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو عورتوں کا لباس پہنے اور اُس عورت پر بھی لعنت کی جو مردوں کا لباس پہنے"

(۱۱) عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن المستشبھات من النساء بالرجال والمستشبھین من الرجال بالنساء۔

"ابن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر" (ابوداؤد)

(۱۲) ابوداؤد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من تشبہ بقوم فھو منھم" یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرے (یعنی ان جیسا لباس وغیرہ پہنے) وہ ان ہی میں کا ہوگا"

(۱۳) سنن ابی داؤد میں ہے۔

عن الزبیر ان مولاۃ لھم ذھبت بابنة الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلھا اجراس فقطعھا عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان۔

"زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک آزاد کی ہوئی لونڈی ابن کی بیٹی کو (یعنی زبیر کی بیٹی کو) عمرؓ کے پاس لے گئی اور اس کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کاٹ ڈالا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہر ایک باجے (گھنٹے گھونگرو) کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے"

عورت کے گھونگرو اور پازیب اور چھڑے بھی اس میں داخل ہیں کیونکہ ان کی آواز سے مردوں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے۔

(۱۴) معراج کی طویل حدیث میں مذکور ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ آگ کے ایک گڑھے میں جل رہی ہیں۔ انکے جسموں سے بدبو اُٹھ رہی ہے کتیوں کی طرح چیخ چلا رہی ہیں مجھ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو غیر مردوں کو دکھانے کیلئے بناؤ سنگھار کیا کرتی تھیں"

(۱۵) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استعطرت المراۃ فمرت علی القوم لیجدوا ریحھا فھی کذا وکذا قال قولا شدیدا۔

"ابو موسیٰؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگائے پھر مردوں میں جائے تاکہ وہ اسکی خوشبو سونگھیں تو وہ ایسی ہے ایسی ہے۔ آپ نے اس کو بہت سخت اور بُرا (یعنی فاحشہ) فرمایا" (ابوداؤد)

(۱۶) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ اذا صلت خمسھا وصامت شھرھا واحصنت فرجھا واطاعت بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت۔

"انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور (حرام سے) اپنی شرمگاہ کو بچائے اور اپنے خاوند کا کہنا مانے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو" (ابونعیم)

(۱۷) ترمذی میں ہے۔

عن ام سلمة رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ ماتت وزوجھا عنھا راض دخلت الجنة۔

"ام سلمہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت مرے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے راضی (خوش) ہو وہ جنت میں جائیگی"

(۱۸) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا۔

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا (سوائے خدا کے اور) کسی کو سجدہ کرنے کا تو بیشک عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے" (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)

(۱۹) سنن دارقطنی میں ہے۔

"ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے ایک شخص اپنی بیٹی کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یہ میری بیٹی ہے جو نکاح سے انکار کرتی ہے۔ آپ نے لڑکی سے فرمایا۔ باپ کا کہا مان تو جانتی ہے کہ شوہر کا حق بیوی پر کیا ہے؟ اگر خاوند کی ناک میں پھوڑا ہو جس سے پیپ اور خون بہتے ہوں اور عورت خون اور پیپ کے گھونٹ گھونٹ کرکے پیئے تو بھی وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرسکتی" الخ

(۲۰) عن ابی امامة الباھلی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنفق المراۃ من بیتھا شیئا الا باذن زوجھا قالوا یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک من افضل اموالنا۔

"ابو امامہؓ باہلی سے روایت ہے [illegible] میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

انتخاب الاخبار

سلطان ابن سعود کا الریاض میں ورود } ہز مجسٹی سلطان ابن سعود نے الریاض (پایہ تخت نجد) میں تشریف لیجاکر وہاں کے سرداروں اور مدبروں کو ایک جلسہ میں جو تاریخ ۲۰۔ ربیع الثانی حکومت کی داخلی وخارجی پالیسی پر غور کرنے کیلئے منعقد کیا جائیگا شریک ہونے کی دعوت دینگے۔

ایران میں جنگی سرگرمیاں } ایران خاصکر طہران میں ایک انقلابی تحریک رونما ہے۔ اور اس خطرہ کی مقابلہ کیلئے حکومت ایران فوجیں یکجا کر رہی ہے۔

بغاوت کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ٹیکس اور محصول میں بہت زائد اضافہ ہوگیا ہے۔

ترکی فوجی وفد برائے افغانستان } مصری جریدہ السیاسۃ راوی ہے کہ قسطنطنیہ سے ایک ترکی فوجی وفد عنقریب کابل روانہ ہونے والا ہے۔

کوائف افغانستان } افغانستان میں انگریزوں کے داخلہ پر بڑی سخت شرائط عائد کیجاتی ہیں لیکن دیگر مغربی ممالک کے باشندے وہاں کثرت سے آباد ہیں۔

افغانستان کے دفتروں میں عورتیں } شاہ افغانستان نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان کے سرکاری دفاتر میں عورتوں کو ملازمت کی اجازت ہے۔

افغانی ملاؤں کو سزائیں } فوجی عدالت کے حکم سے ملا عبدالرحمن سابق صدر، عدالت نگرانی متعلقہ وزارت عدلیہ اور اُن کے داماد ملا فضل حق سابق قاضی پنمان کو بجرم بغاوت ۱۷۔ اکتوبر کو گولی سے مار ڈالا اور تین دن کے بعد ملا عبدالرحمن کے بیٹے اور ملا عبدالقادر کو بھی مار ڈالا۔

سرحدی قبائل کے حالات } سرحدی بغاوت زدہ علاقہ سے جو سڑک گذرتی ہے وہ بہت خطرناک ہوگئی ہے۔ چند موٹر لاریاں جو براستہ جلال آباد ڈاکہ پر روانہ ہوئی تھیں وہ واپس آگئی ہیں۔

کابل } کی خبر ہے کہ امیر کابل ۲۴۔ نومبر کو جلال آباد روانہ ہوگئے ہیں وہاں پہنچکر خود رہنمائی فرمائینگے۔

وزیر خارجہ افغانستان } بغاوت زدہ رقبہ میں گئے ہیں تاکہ شنواریوں کو سمجھا بجھا کر صلح کرادیں وہاں ان کا رسوخ اچھا ہے۔

چین میں قمری کے بجائے شمسی سال } وزیر داخلہ چین نے حکم دیا ہے کہ تمام قلمروئے چین میں قمری سال کے بجائے آیندہ سے شمسی سال استعمال کیا جائے۔

روس اور جرمنی کے تعلقات } جرمن وفد ماسکو روانہ ہوگیا ہے تاکہ روس وجرمنی کے مابین اقتصادی تعلقات کے متعلق دوبارہ گفتگو کرکے معاہدہ کی تکمیل کرے۔

سابق مہاراجہ نابھ کی درخواست } سابق مہاراجہ نابھ نے حکومت ہند کو لکھا ہے کہ ان کو کوڈیکنال سے نائکنڈ تبدیل کر دیا جائے اسلئے کہ وہ مقام صحت کیلئے زیادہ موزوں ہے

کانگرس کے وزیٹروں کی فیس } کانگرس کے آیندہ اجلاس کلکتہ میں وزیٹروں کی کم از کم فیس دس روپے اور خواتین کیلئے پانچ روپے مقرر کی گئی ہے جو تمام اجلاس کیلئے ہوگی۔

دسمبر کے قومی اجتماعات } کلکتہ میں کانگرس کی مجلس عاملہ کا جلسہ ۲۵ دسمبر کو ہوگا۔ اسکے بعد کانگرس کے عام اجلاس ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ دسمبر کو ہونگے۔ آل پارٹیز کانفرنس کے اجلاس ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ اور ۲۸ دسمبر کو ہونگے۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی تاریخیں ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ہیں۔ خلافت کانفرنس کے اجلاس ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ دسمبر کو ہونگے۔ دہلی میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ ۳۱ دسمبر ہے۔

اجمل میموریل فنڈ } ڈاکٹر انصاری اور مولنا ابوالکلام آزاد نے اہالیان مدراس کے نام اجمل میموریل فنڈ کے سلسلہ میں ایک اپیل شائع کی ہے جس میں جامع ملیہ کیلئے چندہ طلب کیا ہے۔

(بقیہ متفرقات)

مفتی صاحب دیوبند مولوی عزیزالرحمن صاحب سابق مفتی مدرسہ دیوبند بھی انتقال فرماگئے۔ انا للہ۔ مرحوم پُرانے بزرگوں میں تھے۔ آپ کی عمر ۷۰ سال تھی جو علمی خدمت میں گذری۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ مرحوم کے پسماندگان سے ہمیں ہمدردی ہے۔ رحمہ اللہ۔

رپورٹ واعظین اہلحدیث کانفرنس دہلی

(۳۰۔ جمادی الثانی لغایت ۹۔ جمادی الثانی ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء)

(۱) مولوی عبدالخالق صاحب واعظ نے موضع بجوکے اصل۔ بچوکی لیاں۔ شیخوپورہ پنجاب کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی بہرام صاحب واعظ نے ترہ خیل۔ چھاؤنی پشاور۔ صدر پشاور کا دورہ۔

(۳) مولوی عبدالعزیز صاحب واعظ نے موضع تاج پورہ۔ گوڑڈو۔ تانگڑ۔ وریانہ ضلع جالندھر کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ ڈیردی نے قصور۔ بستی قصابہ۔ بستی جیبھر ضلع لاہور کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ گونڈوی نے نوگڈہ۔ محمد نگر۔ ٹھاکر پور۔ کوہوا ضلع بستی۔ سدکبتی۔ برگدوا۔ لسند پور علاقہ نیپال کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی محمد عمر صاحب واعظ نے علاقہ بھرتپور کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالجبار صاحب واعظ نے علاقہ بھرتپور کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی شمس الدین صاحب واعظ نے موضع کانٹھو ہالن۔ کریرہ پتھری۔ ذارگام۔ بندگام۔ شوپیاں علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۹) مولوی عبدالکبیر صاحب واعظ نے سرینگر کشمیر اور اُس کے اکثر محلوں کی مساجد میں دورہ کیا۔

(۱۰) مولوی محمد یوسف صاحب واعظ نے موضع برگنڈ اگوری میاں۔ ہرلہ۔ سین پور۔ نارو ڈیہہ۔ لکھن پور بھاگلپور بلٹہ۔ کوری ڈیہہ ضلع سنتال پرگنہ صوبہ بہار کا دورہ کیا۔

(۱۱) مولوی محمد حسن صاحب نے سرینگر کشمیر اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(حافظ) حمیداللہ نائب ناظم)

متفرقات

بہی خواہان کی توجہ سے اُن کے خادم کی اشاعت کچھ بڑھنے لگی ہے۔ جن حضرات نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی اُن کا خادم اُن کی توجہ کا طالب ہے۔

دعاء صحت میرے والد صاحب قریباً تین ماہ سے سخت علیل ہیں بہت کچھ علاج معالجہ ہوا اور ہو رہا ہے لیکن کچھ افاقہ نہیں۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ صحت کیلئے دعا کریں۔ (حافظ جمال الدین خریدار نمبر ۹۷۰۲ از جلالپور)

ایضاً ۔ میرا نواسہ کلاں اقبال حسین دو ماہ سے سخت علیل ہے۔ ناظرین دعاء صحت کریں۔ (شیخ سخاوت حسین تاجر عطر لکھنؤ)

یاد رفتگان آہ! عبداللہ بابو بھی چل بسے مولانا رحیم آبادی کی صلبی نرینہ اولاد نہ تھی لیکن عبداللہ بابو صلبی کی طرح تھے۔ بہت دنوں تک بیمار رہ کر آخر چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لہ۔

شوق اخبار میں ایک طالب علم ہوں میرے دل میں اخبار اہلحدیث کا بڑا اشتیاق ہے کوئی صاحب میرے نام چھ ماہ کیلئے ہی اخبار جاری کرا دے تو خدا سے اجر پائے۔ (غلام رسول طالب علم موضع کدلتھی ضلع شیخوپورہ)

ضرورت مدرس مدرسہ عثمانیہ بیلچھی کیلئے ایک ایم۔ وی۔ بی۔ ٹی ٹرینڈ مولوی کی ضرورت ہے فارسی بھی پڑھا سکتا ہو۔ کھانا ناشتہ کے علاوہ مشاہرہ مبلغ عـــہ ماہوار دیا جائیگا۔ انگریزی داں کو ترجیح دی جائیگی۔ (آنریری سکرٹری مدرسہ عثمانیہ بیلچھی شریف ڈاکخانہ استھانواں ضلع پٹنہ)

تلاش ملازمت میں اُردو فارسی و عربی اور حساب وغیرہ خوب جانتا ہوں۔ کسی صاحب کو میرے جیسے ملازم کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (ابو الفیاض مدرسہ دار الہدیٰ محلہ کشن گنج صدر بازار دہلی)

حساب دوستان در دل جن اصحاب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے اُنکے نمبر خریداری مع اسماء درج ذیل ہیں۔ از راہ مہربانی قیمت ماہ دسمبر میں بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں منی آرڈر کی فیس ۲ قیمت سے مجرا کرکے عـــہ بھیجدیں۔

۱۰۵ ۔ مولوی محمد حسین
۴۳۸ ۔ منشی عبدالحق
۱۰۲۶ ۔ حافظ محمد شفیع احسان الدین
۱۹۲۱ ۔ ڈاکٹر فیض محمد خان
۲۴۹۸ ۔ حافظ محمد عبداللہ
۲۵۷۸ ۔ مستری فتح دین
۲۶۴۵ ۔ حاجی عبدالجلیل
۳۰۰۸ ۔ شیخ محمد عبدالتواب
۳۴۹۳ ۔ حافظ عبدالرحمٰن
۳۸۳۸ ۔ محمد ریاض الدین
۴۷۳۹ ۔ حافظ محمد حسین
۴۹۰۰ ۔ ڈاکٹر سلیمان خان
۵۲۶۸ ۔ حکیم ابراہیم
۵۲۹۷ ۔ حکیم محمد نجم الدین
۵۶۱۴ ۔ علی احمد خان
۵۸۳۸ ۔ عبدالرزاق
۵۹۴۷ ۔ منشی فضل الدین
۶۳۰۸ ۔ شیخ روشن دین
۷۱۲۱ ۔ ملک غلام محمد
۷۲۲۷ ۔ بابو عبدالعزیز
۷۴۹۷ ۔ محمد صدیق محمد عتیق
۷۵۰۳ ۔ محمد عمر محمد یونس
۷۵۸۰ ۔ غلام احمد خان
۷۷۰۹ ۔ ڈاکٹر محمد ایوب
۷۷۲۴ ۔ فضل الٰہی
۷۹۶۶ ۔ مولوی عبدالحمید
۸۰۶۹ ۔ ابو الوکیل عبدالواحد
۸۰۸۲ ۔ کے حاجی محی الدین
۸۱۶۵ ۔ عبدالرحمٰن
۸۲۲۳ ۔ حکیم حافظ عبدالحمید
۸۲۲۷ ۔

۸۲۲۸ ۔ مولوی تاج محمد
۸۲۲۹ ۔ حاجی محمد یوسف
۸۲۳۱ ۔ قاضی محمد ابو صالح
۸۲۳۵ ۔ منشی غلام حیات
۸۲۳۸ ۔ عبدالرحمٰن
۸۲۴۶ ۔ کتبخانہ فیض الاسلام بھیری
۸۲۴۸ ۔ مولوی عبدالمجید
۸۲۵۲ ۔ عبدالعزیز عرف موسیٰ میاں
۸۲۵۳ ۔ حاجی لاعبدالکریم حبیب احمد
۸۲۶۱ ۔ مولوی محمد عثمان عبدالصمد
۸۲۶۵ ۔ محمد حسین
۸۲۶۷ ۔ محمد امیر خان
۸۴۶۹ ۔ عبدالغفور
۸۶۰۳ ۔ مولوی رحمت اللہ
۸۷۳۱ ۔ مستری غلام حسن
۸۷۴۵ ۔ ایم نذیر محمد
۸۷۴۹ ۔ ماسٹر محمد اسماعیل
۸۷۵۵ ۔ عبدالرحمٰن
۸۷۶۱ ۔ منشی امیر اللہ
۸۷۶۶ ۔ والا جاہ عبدالسلام
۸۷۷۸ ۔ مستری عبدالکریم
۸۷۸۳ ۔ زین الدین
۸۷۸۴ ۔ ڈاکٹر محمد حسن
۸۷۸۵ ۔ عبدالکریم
۸۷۹۴ ۔ محمد عین الحق
۹۰۵۰ ۔ بابو تاج دین
۹۲۴۲ ۔ چودھری محمد اسماعیل
۹۲۷۶ ۔ حافظ نور محمد
۹۲۹۹ ۔ ایم ایس باشہ برادرز
۹۳۰۱ ۔ مولوی ابو اللیث
۹۳۰۲ ۔ سردار علی نیاز علی پنجابی

۹۳۰۳ ۔ ابو البشیر محمد موسیٰ
۹۳۰۷ ۔ حاجی محمد عمر
۹۳۰۸ ۔ سید ملک علی شاہ
۹۴۹۴ ۔ محمد یعقوب برق
۹۵۴۴ ۔
۹۶۷۴ ۔ فری مسلم ریڈنگ روم ڈھاکہ
۹۶۸۰ ۔ محمد عبدالکبیر
۹۶۸۴ ۔ جمعیۃ الطلبا دار السلام عمرآباد
۹۶۸۹ ۔ محمد سلیمان
۹۶۹۰ ۔ مولوی عبدالغفور
۹۶۹۱ ۔ میاں عبدالعزیز
۹۶۹۲ ۔ محمد حسن
۹۶۹۳ ۔ حسن خان
۹۶۹۴ ۔ سید قدیر
۹۶۹۵ ۔ عبداللہ عبدالغنی
۹۶۹۶ ۔ ابراہیم خان
۹۶۹۹ ۔ یعقوب بھی یوسف جی پٹیل
۹۷۰۱ ۔ ایس۔ بی محمد یوسف
۹۷۰۲ ۔ حافظ جمال الدین احمد
۹۷۰۳ ۔ عبدالکریم
۹۷۰۴ ۔ ریڈنگ کلب پٹنہ
۹۷۱۳ ۔ منشی عبدالرزاق
۹۷۱۵ ۔ اے۔ ایس فرید
۹۷۱۶ ۔ ابو الرشاد سید محمد سجاد حسین

۹۷۲۱ ۔ حاجی داؤد ابراہیم
۹۷۲۲ ۔ مولوی عرفان علی
۹۷۲۶ ۔ مولوی شکر اللہ
۹۷۴۷ ۔ عبدالسبحان
۹۷۵۱ ۔ محمد عمر الدین
۹۸۱۸ ۔ شیخ اللہ رکھا محمد فاضل
۹۹۳۰ ۔ بابو عبدالمنان
۹۹۳۲ ۔ محمد رمضان درزی
۹۹۴۳ ۔ صوفی غلام قادر
۹۹۴۶ ۔ محمد اسماعیل
۹۹۶۳ ۔ فیروز دین
۱۰۰۲۵ ۔ انجمن اہلحدیث

غریب خانہ

۵۱۸۲ ۔ شیخ عبدالعزیز
۶۷۸۹ ۔ ابو عبدالحی محمد فاضل
۷۹۳۸ ۔ مولوی عبدالرحمٰن
۸۵۱۳ ۔ ابو موسیٰ عبدالحمید
۹۱۷۷ ۔ حسن دین
۹۲۷۹ ۔ مولوی احمد علی
۹۶۸۵ ۔ عبدالغفار
۹۶۹۸ ۔ حافظ عبدالحفیظ
۹۷۰۹ ۔ محمد اکرام الحق
۹۶۷۸ ۔ خیر محمد حاجی سلیمان

"انشاء جدید" ۔ اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے ۲۔ نومبر کے پرچہ میں غلطی سے اسکو اُردو لکھا گیا تھا۔ یہ کتاب فارسی انشاء کی ہے اور ایف۔ اے کے فارسی نصاب میں داخل ہے فارسی خوانوں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت غالباً ۸ پتہ (مولوی محمد علیخان آفر رامپور خسرو باغ)

حزب اللہ کا پہلا جلسہ ۱۹-۲۰ نومبر کو بمقام جلالپور ضلع جہلم ہوا۔ جلسہ میں کئی ہزار کی شرکت سے جلسہ بہت رونق سے ہوا۔ ہزارہا مسلمانوں نے شرکت اور امداد کے وعدے کئے اور شریک کار ہوئے۔ (خلاصہ رپورٹ مرسلہ معتمد صاحب حزب اللہ)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۷ پر)

علماء احناف توجہ فرمائیں

خصوصًا فاضل مدیر العدل گوجرانوالہ

مجھے ان اسئلہ کی اجوبہ کی ضرورت ہے کیا کوئی مقلد بزرگ اس طرف توجہ فرمائینگے؟

(۱) اجتہاد کی کیا تعریف ہے؟ عند اہل الاصول۔

(۲) تقلید کی تعریف کیا ہے؟

(۳) اجتہاد و تقلید میں مابہ الامتیاز کیا چیز ہے؟

(۴) اجتہاد کے شرائط کیا ہیں؟

(۵) کیا ان شرائط میں احادیث نبویہ کا علم بمقدار ۵۰۰ احادیث احکام بمع معانی و جرح و تعدیل بھی داخل ہے یا نہیں؟ بر تقدیر ثانی حوالہ دیجئے۔ بر تقدیر اول

(الف) کیا حضرت امام ابوحنیفہ میں یہ شرط موجود تھی؟ تھی تو

اولاً ان عبارات کا کیا مطلب ہے (۱) امام مالکؒ سے (باعتراف امام محمدؒ) امام ابوحنیفہ کی احادیث کم تھیں۔ اور امام مالکؒ کی احادیث کل ایک ہزار تھیں۔ (ابن خلکان) (۲) مولانا محمد عبدالحی نے بھی زیادہ سے زیادہ کچھ اوپر ایک ہزار والا قول ہی نقل کیا ہے۔ (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۲۵) اور یہ کل احادیث کی تعداد ہے جن میں قصص، ذکر معاد، معجزات و پیشگوئیاں بھی یقینًا ہونگی یا باحادیث احکام جزا و سزا۔ (۳) مولانا شبلیؒ بھی لکھتے ہیں۔ "اس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ (امام صاحبؒ) محدث کے لقب سے مشہور نہیں (سیرۃ النعمان) (۴) شاہ عبدالحق صاحبؒ دہلوی فرماتے ہیں "و سلسلہ روایت حدیث از ایشان کمتر یافتہ" (شرح سفر السعادۃ ص۱۱ مؤلفہ شیخ) یعنی امام صاحبؒ سے روایت حدیث بہت ہی کم ہے۔

ثانیًا جس قسم کا وجود اجتہاد امام صاحبؒ میں مسلم ہے کم از کم ایسا محدثینؒ میں ہے یا نہیں؟ ہے تو اس کی کیا وجہ کہ امام صاحبؒ تو مجتہد اور محدثین غریب مقلد؟ (حامی)

اگر نہیں تو ذیل میں جو ارشادات فحول ایمہ محدثین نقل ہیں ان کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ اس معنے میں صاف نہیں کہ محدثین مقلد تو کجا مجتہدین کی صف اولیں میں جگہ پانے کے قابل ہیں؟

(۱) یحیٰی بن معین محدثؒ متوفی ۲۳۳ھ نے اپنے ہاتھ سے ۱۰ لاکھ حدیث لکھی (بستان المحدثین ترجمہ اردو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ)

(۲) امام ابو داؤد سلیمان بن داؤد طیالسی متوفی ۲۰۴ھ سے ان کے شاگردوں نے ۴۰ ہزار احادیث نقل کیں۔ (بستان المحدثین ص۳۴)

(۳) امام ابوعثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی متوفی ۲۲۰ھ کو دس ہزار احادیث یاد تھیں (بستان ص۴۹)

(۴) امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ سے احمد شیرازی نے ۳ لاکھ حدیث لکھی (بستان ص۱۰۹)

(۵) امام ابوداؤد سلیمان بن داؤد سجستانی صاحب سنن ابوداؤد نے اپنی کتاب کو پانچ لاکھ سے منتخب فرمایا ہے۔ (بستان ص۱۱۱) اور سنن ابی داؤد میں اب بھی چار سو کے قریب احادیث ہیں جس کے متعلق لکھا ہے کہ مجتہد کو کافی ہے۔ (بستان)

(۶) ابن ماجہ میں کل احادیث قریبًا چار سو ہیں (بستان المحدثین ص۱۲۵)

(۷) امام بخاری کو کل صحیح احادیث ایک لاکھ اور لاکھ غیر صحیح یاد تھیں (مقدمہ فتح الباری ص۵۷) بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح کو چھ لاکھ احادیث سے منتخب کیا۔

ثالثًا کیا امام صاحبؒ کو بھی محدثین کیطرح کسی نے امام فن جرح و تعدیل مانا ہے؟ اگر ہے تو کس کتاب میں اور کس نے؟ نہیں تو کیا اس کا فقدان وجود اجتہاد میں نقصان دہ تو نہیں؟

(۶) کیا ان شرائط میں معرفت کاملہ علوم عربیہ صرف و نحو، ادب وغیرہ بھی داخل ہے یا نہیں؟ بر تقدیر ثانی حوالہ؟ بر تقدیر اول

اولاً۔ ابن خلکان (ص۱۶۵ ج۲) نے یہ کیا لکھا ہے لم یکن یعاب سوی قلۃ العربیہ "(یعنی مورخین امام صاحب ابوحنیفہؒ کا عیب یہی نکالتے ہیں کہ آپ کو) عربیت میں مہارت تامہ نہیں تھی (اس کے) سوائے اور کوئی عیب نہیں نکالتے"

ثانیًا۔ محدثین کرام کو جو علماء مجتہد لکھتے چلے آتے ہیں (جنہیں آپ چاہیں تو پیش کیا جا سکتا ہے) کیا اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ محدثین کرام علوم عربیہ میں مہارت کے لحاظ سے امام ابوحنیفہؒ سے دو نمبر بڑھکر تو اگرچہ ہوں کم کسی طرح نہیں۔

(۷) محدث کی جامع و مانع تعریف کیا ہے؟ جو علمائے حدیث کے ہاں معتبر ہو۔

(۸) اس تعریف کے ماتحت امام ابوحنیفہؒ کو محدث کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۹) کیا اجتہاد کا دروازہ ائمہ اربعہ پر بند ہے؟ اگر بند ہے تو کتب اصول میں شرائط اجتہاد لکھنے کا کیا فائدہ؟

(۱۰) مجتہد منتسب کی تعریف کیا ہے؟ کیا مجتہد منتسب از روئے اصول فقہ مقلد ہو سکتا ہے؟ حنفیہ میں بلحاظ تعریف مجتہد منتسب کتنے ہو گذرے ہیں؟

تلك عشرۃ کاملۃ۔ بینوا توجروا

توقع ہے کہ بزرگان احناف اس طرف ضرور فوری توجہ فرمائینگے ؎

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے بحر کرم ابر سخا کچھ تو ادھر بھی

والسلام علے خیر الانام خیر الختام۔

نوٹ:۔ ان کا جواب جس پرچہ میں عنایت ہو وہ پرچہ مجھے پتہ ذیل پر رجسٹری کرا کر بھیجدیں۔ نوازش ہوگی۔

اللہم ارنا الحق حقا و ابطل الباطل باطلا۔

(احقر ابوالطیب بھوجیانی ناظم انجمن "ندوۃ الطلباء" لکھو کے پوسٹ آفس ضلع فیروزپور)

؎ مجملاً ملاحظہ ہو بستان المحدثین صفحہ ۳-۵-۲۱-۱۳۴ وغیرہ وغیرہ

اہل حدیث کی نیند

چیخو۔ چلاؤ۔ جھنجوڑو۔ غرض بیدار کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ مگر اہل حدیث نہ معلوم کس نیند سوئے ہیں کہ خبرے نہ باشد۔ دنیا میں شاید ہی ایسی بے فکر کوئی قوم ہو گی جیسے ہماری ہے کہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، کانوں سے سن رہے ہیں جو کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اپنی اصلاح اور تنظیم کی طرف ذرہ بھر توجہ نہیں۔

میں نے غور کیا کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ کوئی سبب ہی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ مگر ایک دن لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم کے مصرع

"تعجب اس میں کیا۔ دل مر گیا دنیا پہ مرنے سے"

نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد دلا دی۔ ارشاد ہے۔

"مجھ کو تمہارے فقر کا بخدا کوئی خوف نہیں ہے۔ خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر فراخ ہو گی اور تم اگلے لوگوں کی طرح اس میں پھنس جاؤ گے اور وہ تم کو اسی طرح ہلاک کر دیگی جسطرح تم سے پہلوں کو کیا۔"

اب جو میں غور کرتا ہوں تو حقیقت الامر یہی نظر آتی ہے۔ کیسا ہی ضروری کام ہو اہلحدیثوں میں تو کسی کو فرصت ہے نہیں کہ اسکے لئے وقت نکل سکے یا نکال سکے۔ خواہ اپنی اصلاح کا ہو، قومی بہبودی کا ہو یا اسلامی ہو۔ ہاں اگر اس میں کوئی مادی فائدہ ہو (آمدنی کا یا شہرت وغیرہ کا) تو بہت وقت ہے۔

چونکہ آجکل زر پرستی اتنی بڑھ گئی ہے کہ سب کی گردن اس کے آگے جھکی جاتی ہے۔ لہٰذا یہی مطمح نظر ہو سکتا ہے اور ہے۔ اور جو شخص دولتمند ہے گویا اس میں جملہ صفات انسانیت موجود ہیں اس کا عیب بھی ہنر۔ تو پھر کیوں نہ سب چیزوں کو چھوڑ کر اسی چیز کو حاصل کرنے کی جدوجہد کیجائے جو تمام عیوب کو خوبیاں بنا کر ظاہر کرے۔ اب تمام اصلاحات ناکارہ اور فضول ہیں۔

یہ امر تاریخ اور واقعات سے ثابت ہے کہ افراد انفرادی حالت میں دولتمند ہوں، عالم ہوں، صناع ہوں، موجد ہوں۔ غرض کچھ بھی ہوں، اگر وہ کسی سلسلۂ قومی سے وابستہ نہیں ہیں تو ان کا زوال آنکھوں کے سامنے ہے نہ ان کی عزت ہو سکتی ہے نہ وقعت اور نہ دولت قائم رہ سکتی ہے۔ اگر ہماری قوم میں کچھ بصیرت ہو تو دیکھے کہ کسطرح رزق اور حصول دولت کے دروازے بند ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اہلحدیثوں کا بھی کسی سرکار یا دربار میں یا کسی ملکی مشورہ میں قومی اجتماع میں شمار ہے۔

افراد قوم کی ترقی کا نام قومی ترقی ہے۔ صرف افراد کی ترقی کا نام قومی ترقی نہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی قوم کہی جا سکتی ہے کہ تحریکیں اور تجاویز پیش ہوں۔ صدائیں اٹھیں۔ مگر قوم ٹس سے مس نہ ہو۔ اور "ہر چہ آید برسر اولاد آدم بگذرد" کی عملی صداقت پیش کر رہی ہو۔

برادران اہلحدیث! آزادی کا زمانہ ہے ہر شخص کو اپنا اختیار ہے جو جی چاہے کرے۔ مگر شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ بزرگوں کو بدنام نہ کرے۔ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم "ما انا علیہ واصحابی" پر ہیں۔ تو کیا یہی کیفیت تھی جو ہماری ہے۔ کیا وہ بزرگ اپنی اصلاح سے کبھی غافل ہوتے تھے۔ کیا دوسروں کی اصلاح میں تساہل کرتے تھے۔ کیا دنیا میں اسی طرح منہمک تھے کہ خدمت اسلام کیلئے (جو حقیقت میں اپنی ہی اصلاح اور دوسروں کو تبلیغ ہے) ایک لمحہ کو فرصت نہ ملتی تھی۔

عرصہ ہوا میں نے قوم سے درخواست کی تھی کہ جہاں جہاں اہلحدیث انجمنیں ہوں، بذریعہ اخبار اہلحدیث ان کی کیفیت کی اطلاع ہونی چاہئے کہ برادران اہلحدیث کی مذہبی۔ اخلاقی۔ تعلیمی۔ تمدنی۔ اور اقتصادی حالت کیا ہے۔ اور جہاں انجمن نہو وہاں کے کوئی صاحب امور بالا پر روشنی ڈالا کریں یا مجھ کو براہ راست مطلع فرمائیں۔ میرا مقصد اس سے صرف تنظیم کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا تھا۔ مگر اس پر بھی توجہ نہ فرمائی۔

خیر اگرچہ تاخیر ہوئی اور حالات نہ معلوم ہونے کی وجہ سے دقت بھی تاہم میں تو اس کیلئے کھڑا ہو ہی گیا۔ اگر قوم میری امداد نہ کرے، نہ سہی۔ اللہ کی مدد درکار ہے۔ فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔

میری جماعت مجھ کو معاف کرے اگر میں اس امر کا انکشاف کردوں کہ اہلحدیثوں میں صرف ایک ہستی ہے جس پر کام کے وقت نظر پڑتی ہے۔ اور وہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہیں۔ اگرچہ مولانا فرمائینگے کہ میں کیا کیا کروں، اور یہ سچ بھی ہے۔ تاہم آل انڈیا علماء اہلحدیث کا کام مولانا اپنے ذمہ لیں۔ وہی اس کام کو کر سکتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ ان کا اثر ہے۔ اور وہ اہل ہیں۔ اللہ پر بھروسہ کرکے ادھر متوجہ ہو جائیں اور علمائے اہلحدیث کو اس پر توجہ دلانے کیلئے پہلی ہی اشاعت میں مضمون شائع فرمائیں۔ اور ایک قریبی وقت وغیرہ مقرر کرکے اس جمعیۃ کو متشکل فرمائیں۔

تنظیم مجھ جیسے آوارہ گرد کا کام ہے۔ میں اسکے لئے ہر ماہ میں ایک ہفتہ فی الحال مقرر کر سکتا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ "الفلاح" کی کافی اشاعت ہو جانے کے بعد زیادہ وقت دے سکونگا۔ جو صاحب اس کام میں شرکت فرمانا چاہیں مجھ کو مطلع فرمائیں۔

مجھ کو یقین ہے کہ اگر یہ دونوں کام مکمل ہو گئے تو اہلحدیثوں کی رفتار ترقی انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ہو گی اور اہل حدیث اہل حدیث ہو جائینگے۔

کیا مکرمی و محترمی مولانا ابوالوفاء اور علماء اہلحدیث نیز برادران اہلحدیث میری اس درخواست پر غور اور تامل فرما کر عملی قدم اٹھائینگے۔

(خادم الاسلام محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

مدیر اہلحدیث | جس طرح کی تنظیم آپ چاہتے ہیں وہ تو سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کر سکتے ہیں۔ باقی جو ہم کر سکتے ہیں وہ تو یہ ہے کہ ہر جلسہ میں جہاں علمائے اہلحدیث جمع ہوں ان کو یکجا کرکے اجتماع سے فائدہ

مباحثہ جایا کریں۔ زید مباحثے یا بکر البتہ اس جلسہ میں جو کوئی ذی اثر عالم ہو وہ کیا کرے تو مفید ہو۔ انشاء اللہ)

پچاس روپئے انعام کا شکریہ

ناظرین! "اہلحدیث" مورخہ ۵ اکتوبر ۲۶ء میں صفحہ پر میرے مہربان جناب ابو محمد عبد اللطیف خان صاحب ملازم شگر کمپنی گلاؤٹھی ضلع بلند شہر مقیم جالندھر نہایت جوش غضب سے مقہور ہو کر جلسہ میلاد النبی مالیر کوٹلہ کے تذکرہ میں بندہ کی تقریر پر تنقید فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب کا فرمان یہ کہ در اصل آمین بالجہر جو حدیثوں میں مذکور ہے' وہ صرف چند روز بطور تعلیم تھی۔ لہذا یہ آپ کا خیال ہے اگر آپ اس خیال کو حدیث سے ثابت کردیں کہ چند روز بطور تعلیم تھی۔ اس صورت میں آنجناب کو مبلغ پچاس روپئے انعام دیا جائیگا۔"

میں آپ کی اس وسعت ہمت کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ نے میرے بیان کو جو جلسہ مالیر کوٹلہ میں ہوا حرف بحرف خوب غور سے خود سُنا اور ضبط رکھا۔ یا سُنا تو تھا لیکن بوقت نقل یاد نہیں رہا۔ یا خود سُنا ہی نہیں بلکہ بواسطہ سُنا۔ یا ۲۱ ستمبر ۲۶ء کے "اہلحدیث" میں دیکھا۔

پہلی اور دوسری صورت میں اپنے بیان کی تصدیق و تائید صدر جلسہ سے کروا کر انعام مقرر کرنا مناسب تھا۔ تیسری صورت میں آپ کو بحکم آیت کریمہ (فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) صدر جلسہ اور دیگر اہل فہم سے تحقیق کر لینی چاہیئے تھی۔ اور آپ کو اور آپ کے مؤید کو بلا تحقیق اشاعت کی وعید (كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ الحدیث) سے ڈرنا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ ۲۱ ستمبر ۲۶ء کے "اہلحدیث" میں جلسہ میلاد النبی مالیر کوٹلہ کی کیفیت کو مسخ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ ایسا نہ ہوتا کہ انجمن ہدایت الاسلام مالیر کوٹلہ کی طرف سے اصل کیفیت شائع ہونے پر آپ لوگوں کو ندامت سے لاجواب ہونا پڑے ؎

چو الکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

صداقت و انصاف یہ ہے کہ واقعہ صحیح ذکر کرو اور پھر جس قدر دل چاہے سوالات پیش کرکے جواب طلب کرو ؎

در فیضِ محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے

رہا معاوضہ کا لالچ سو یہاں بحمد اللہ دین فروشی کی کوئی دکان نہیں۔ البتہ وہ بازار کہ جہاں پر ہماری رسائی نہیں ہو سکتی اور آپ کا وہاں ہمیشہ گذر ہوتا ہو' وہاں پر ایسی دکان کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

آگے جمعہ فی القری کا مجھ پر الزام دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"مگر آپ جمعہ کو ثابت کرنے کیلئے اہلحدیثوں کا ایسا روحانی اثر ساتھ لائے کہ جو بہت دیر تک آپ کے قلب کے اندر موجزن رہا ہے۔"

بے شک آزادی نفس کی وجہ سے میں نے عرصہ چار سال تک تعامل زمانہ نبوی کے خلاف عمل کرنے میں غلطی کی تھی۔ لیکن بہرکیف تقلید امام اعظم اعانت تنبیہ کی دستگیری نے ایسے مجدد و اہلِ تحقیق کامل راسخ العلم و العمل کی صحبت سے معمور ہوا کہ تمام شکوک مرتفع ہو کر رجوع الی الحق نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ مگر آپ کی تحقیق و تاریخ دانی پر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

آپ نے یہ سمجھا کہ یہ مذہب اہلحدیث کا اثر ہے۔ حالانکہ اس واقعہ کی ابتداء و انتہاء دونوں علاقہ بہاولپور کے زمانہ قیام ہی میں ہوئیں۔ اگر ابتداء کے رو سے اہل حدیث کا روحانی اثر کہا جا سکتا ہے تو انتہاء کی رو سے کس کا کہا جائیگا؟

جناب من! ابتداء میں آمیزش نفس غالب تھی جس کو آپ اپنی اصطلاح میں اہلحدیث کا اثر فرماتے ہیں۔ اور انتہا میں اتباع محققین سے خوف خدا غالب ہوا۔ جس سے راہ راست پر گامزن ہونا سہل ہو گیا۔

آخری گذارش! یہ ہے کہ متکلم سے تحقیق کئے بغیر خود بخود اس کے کلام کو بدل کر شائع کرنا خلاف دیانت ہے۔

(الراقم خیر محمد ناظم مدرسہ عربیہ فیض محمدی جالندھر شہر)

اہلحدیث! (۱) جس مضمون پر یہ ساری گفتگو آپ دونوں صاحبوں کی چلی ہے اُس کو درج کرنے کے بعد مدیرانہ نوٹ یوں درج ہوا تھا کہ

"جن اصحاب کی تقریروں کا نامہ نگار اہلحدیث نے ذکر کیا ہے وہ اگر اس رپورٹ میں کوئی غلط بیانی پائیں تو اصلاحی نوٹ بھیج سکتے ہیں۔"

(اہلحدیث ۲۱ ستمبر صفحہ کالم ۳)

اس کے بعد مولوی خیر محمد صاحب یا کسی دوسرے شریک جلسہ میلاد النبی مالیر کوٹلہ کی طرف سے کوئی شکایت نہ پہنچی تو حسب اصول حدیث تقریری نامہ نگار اہلحدیث نے اس رپورٹ کو صحیح جانکر سوال کیا جو کیا۔ اخباری واقعات کی تحقیق کا یہی طریقہ ہے۔

(۲) دین فروشی واقعی بُری چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آمین بالجہر کو تعلیم کی غرض سے کہنا اور اُس کو ثابت کرنا مولوی صاحب کے نزدیک دین فروشی ہے جسکو کتمان حق کہتے ہیں۔ بہت ٹھیک ہمارا بھی اسپر صاد ہے۔ چونکہ مولوی خیر محمد صاحب انعامی مضمون کو ثابت کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ اسکو صحیح ہی نہیں جانتے اسلئے آئندہ کو یہ تحریک بند۔

فتاوی

اعلان ضروری

از دفتر اہلحدیث امرتسر بابت حاصل کرنے فتوے کے

بار بار اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال مطابق ۸-جون ۱۹۲۳ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کرینگے یکم ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ (یعنی ۱۶-جون ۱۹۲۳ء) سے ان کو جواب نہیں دیا جائیگا بلکہ اُن کا استفتاء مع اطلاع واپس کیا جائیگا۔

(قواعد یہ ہیں)

(۱) محصول کیلئے واپسی لفافہ آنا چاہئے بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کیلئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصولڈاک کے فی سوال ایک آنہ (۱ر) غریب فنڈ کیلئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن آٹھ آنے (۸ر) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:- نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے۔ اس لئے اپنا پتہ خود لکھکر لفافہ داخل لفافہ کرکے بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کیجاتی ہے جس کا حساب اخبار ہذا میں چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ (مفتی)

س ۳۳} ایک گھر میں چار آدمی ہیں۔ دو نماز پڑھتے ہیں اور دو نہیں پڑھتے ہیں۔ ان کے ہاں کا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

(عبدالسبحان پارچہ فروش قصبہ بانسی ضلع بستی)

ج ۳۳} جائز ہے۔ بے نماز کو علماء کافر کہتے ہیں مگر کھانا حرام نہیں کہتے۔ نہ کسی حدیث میں ایسا آیا ہے۔

س ۳۴} ایک شخص کے ہاتھ پاؤں بالکل نکمے ہیں۔ یہانتک کہ اس کو کھانا دوسرا شخص کھلاتا ہے اور پائخانہ دوسرا شخص صاف کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں بالکل سوکھ جانے سے بیکار ہو گئے ہیں یہانتک کہ اپنی چارپائی سے بغیر کسی شخص کی اُٹھائے ہوئے اُٹھ نہیں سکتا اور نہ سو سکتا ہے۔ دوسرا آدمی اسکو سُلاتا ہے۔ شخص مذکور نماز پڑھنے سے مجبور رہے صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔ جب وہ کچھ بیمار ہوا ایک مولوی صاحب نے اُس سے توبہ کرائی۔ اسکے تیسرے روز اسکا انتقال ہوگیا۔ ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۳۴} جنازہ پڑھا جائے مغفرت کی امید ہے۔ انشاء اللہ۔

س ۳۵} ایک شخص سود لیتا ہے اور شراب پیتا ہے اور زنا بھی کرتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۳۵} کھانا حلال کمائی سے ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

س ۳۶} ایک شخص نے اپنی بیوی کو تنہائی میں طلاق دی اور وہ عورت اُس کے مکان ہی میں رہی بعد عدت گذر جانے کے وہ چاہتا ہے کہ پھر اُسے استعمال میں لاوے۔ بغیر نکاح کے وہ اُسکو رکھ سکتا ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۶} طلاق رجعی ہے تو رکھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

س ۳۷} زید تاجر پیشہ ہے جمعہ کے ایک نماز قبل بازار چلا جاتا ہے جمعہ کو بھی بازار جاتا ہے وہ بازار قصبہ سے تین کوس پر واقع ہے وہ وہاں پر پندرہ بیس اشخاص کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتا ہے مگر مسجد نہیں ہے۔ آیا یہ نماز جمعہ ادا ہوئی یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۳۷} زید کا جانا باذن شریعت ہے لہذا اُس کا جمعہ پڑھنا خواہ بازار میں یا جنگل میں سب جائز ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ جو صاحب قلمی فتوے کے ساتھ مطبوعہ جواب بھی طلب کریں وہ سوالات دو کاغذوں پر لکھکر بھیجا کریں۔ تاکہ ایک کاغذ کاتب کو بغرض کاپی دیا جائے اور ایک پر جواب لکھکر قلمی بھیجا جائے۔

س ۳۸} قرض حسنہ سے کیا مراد ہے۔ مثلاً زید نے بطور قرض عمرو سے مبلغ ۵۰۰ روپئے لئے اور صرف کئے۔ اُسکے کچھ مدت بعد زید کے ہاتھ میں کسی اور ذریعہ سے مطابق رقم پہنچی۔ تو کیا اس وقت عمرو اپنی رقم دی ہوئی کا تقاضا زید سے کر سکتا ہے یا نہیں شرعاً کیا حکم ہے؟ (خریدار نمبر ۲۸۵۹)

ج ۳۸} قرض حسنہ اُس قرض کو کہتے ہیں جس میں قرضخواہ کسی قسم کا عوض نہ لے۔ یہ نہیں کہ واپس نہ لے یا تقاضہ بھی نہ کرے۔ قرضدار کے پاس جب کبھی رقم آئے قرضخواہ تقاضہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ صرف ناداری کی حالت میں حکم ہے فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ (میسر ہونے تک مہلت دیا کرو)

س ۳۹} صورت مذکورہ میں اگر زید کے ہاتھ میں اسقدر رقم نہ آئی ہو تو ایسی حالت میں عمرو زید سے اپنی رقم کا تقاضہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۹} اگر ادائیگی کا وعدہ مقرر نہیں تو جب چاہے کر سکتا ہے اگر وقت مقرر ہے تو اُس سے پہلے تقاضہ نہ کرے۔ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ۔

س ۴۰} صورت ہذا میں زید کو باوجود نیت ادا کرنے کے تا مدت حیات ادا کرنے کی استطاعت نہیں ہوئی اور نہ ادا کر سکا تو کیا قیامت میں زید عمرو کی رقم کا جوابدہ وذمہ دار ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰} ہوگا اور ضرور ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ ..

نوٹ:- گذشتہ پرچہ میں خریدار نمبر ۵۴۲ کے بعض سوالات درج کرکے جواب لکھے گئے تھے۔ بقیہ سوالات کم ہوجانے کی وجہ سے درج نہ ہو سکے۔ سائل مذکور دوبارہ سوالات بھیج دیں۔

ملکی مطلع

امیر کابل کی تائید میں جلسۂ خلافت

لاہور میں

ترکی۔ افغانستان اور حجاز کی حکومت کا مقابلہ

آجکل اخبارات میں افغانستان کی بابت جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو مبالغہ یا مخالفانہ پروپگنڈا ہی سمجھا جائے تاہم اتنے حصہ پر تو دوست دشمن سب کا اتفاق ہے کہ انگریزی وضع کا لباس ٹوپی وغیرہ کا رواج دیا جاتا ہے فوج کو مجبوراً اور رعایا کو ترغیباً۔

چونکہ اس لباس کی پہلی سیڑھی صفایا ڈیش ہے اسلئے داڑھی کو پہلے صاف کیا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ عورتوں کی بے پردگی کا رواج ہونا بھی مسلّم ہے۔

اتنا حصہ تو سب کے نزدیک ایک واقعہ حقہ ہے جس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اسی کے ساتھ ساتھ بنظر عمیق یہ بھی دیکھا جائے تو مطلع صاف نظر آتا ہے کہ حکومت افغانستان میں مذہبی کاموں پر احتساب بھی نہیں۔ یعنی احکام شرعیہ کی پابندی کرانے یا ممنوعات شرعیہ کے چھڑانے پر کوئی توجہ نہیں۔ اس لئے دیندار طبقے میں ایک قسم کی وحشت اور شاہ افغانستان سے خود افغانستان میں تکدر پیدا ہو رہا ہے۔ اُس کی تلافی کرنے اور غلط فہمی دور کرنے کو خلافت کمیٹی پنجاب نے ۹۔ ۱۰ حال کو بمقام لاہور جلسہ کیا جس میں متعدد اصحاب نے تقریریں کیں جو لاہور کے متعدد (ہندو مسلم) اخباروں میں چھپیں جن کا بیان قریباً متفق ہے۔

صاحب صدر (چودھری افضل حق صاحب) نے جو فرمایا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ شنواری قبیلہ کی شورش* کی نسبت شبہ کیا جاتا ہے کہ انگریزی حکومت نے کرائی ہے افغانستان کی آبادی چونکہ بہت کم ہے اس پر بھی عورتیں اگر پردہ میں رہینگی تو افغانستان گو یا نصف اور کم ہوگیا۔

صدر صاحب کے بعد مولوی حبیب الرحمن صاحب لودھیانوی کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ملا مشائخ غازی امان اللہ کے برخلاف ہو رہے ہیں کیا اس میں کوئی ہاتھ ہے۔ امان اللہ کا حکم پردہ کے خلاف نہیں بلکہ جنگ اور تحفظ عامہ کا مسئلہ ہے۔ وغیرہ۔

مظہر علی صاحب وکیل نے بھی اسی طرح کی تقریر کی۔ مولوی ظفر علی خان صاحب نے کہا انگریزی ٹوپی جاری کرنے سے مقصد یہ ہے کہ اسکی ہیبت نہ رہے بلکہ اس ٹوپی کو ذلیل کیا جائے۔ ڈاکٹر محمد عالم صاحب نے بھی قریب جنگ کا احتمال بتا کر امیر افغانستان کی کارروائی کو مستحسن قرار دیا۔ مولوی داؤد صاحب غزنوی نے کہا۔ کسی کو حق نہیں کہ اعلیحضرت امان اللہ خان کی اصلاحات پر نکتہ چینی کرے۔ اسلام داڑھی اور پگڑی میں نہیں اسلام ان چیزوں سے بالاتر ہے۔ میں خود انگریزی ٹوپی کو پسند کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ پنجابی بھی انگریزی ٹوپی پہنیں۔ وغیرہ۔

ان تقریروں کو سنکر ہمارے دل میں جو خیال آیا ہم بھی ظاہر کردینے کا حق رکھتے ہیں۔ ہم نے ان تقریروں کا ہندوستانی سیاسی رخ خوب سمجھا۔ افغانی نقطۂ نگاہ سے ان تقریروں کو ہم سراسر مضر پاتے ہیں۔

اے کاش کوئی صاحب اتنا بھی فرماتے کہ امیر صاحب کابل کو کم سے کم ایسی روش اختیار کرنی چاہئے جس سے اُن کی قوم اور رعایا کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کے جذبات کو ٹھیس لگنے سے اُستاد صاحب کا شعر صادق آجائے ؎

بدست خود کند بیداد گر بنیاد دولت را
ستمگر لشکر بیگانہ مے سازد رعیت را

ہاں انگریزی ٹوپی کو اگر ایسا ہی ذلیل کرنا ہے تو اس کیلئے بہترین صورت یہ ہے کہ آیندہ خلافت کانفرنس کلکتہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا جائے کہ ہر ممبر خلافت کو انگریزی ٹوپی پہننی ضروری ہے۔ اور اگر کوئی ریشائیل (داڑھی والا) اس کو اپنے حق میں موزوں نہ سمجھے تو دوسرا رزولیوشن یہ بھی ہونا چاہئے کہ

چونکہ اسلام داڑھی میں نہیں ہے لہذا ممبر خلافت کی دوسری نشانی داڑھی کی صفائی کرنا ہے۔

تیسرا رزولیوشن یہ ہونا چاہئے کہ جو عورت خلافت کی ممبر ہو اُس کا حق ہوگا کہ وہ بے پردہ باہر پھرے۔ اُسکا کوئی بزرگ یا خاوند منع کرے تو وہ خلافت کمیٹی میں اُسکی رپورٹ کرے۔ انا للہ۔

اللہ اکبر! کس قدر غلط روی ہے کہ ایک دنیاوی حکمران کی غلط کاری کی حمایت میں اسلامی تعلیم اور اسلامی روایات سب کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔ اس وقت دنیا میں جتنے مسلم حکمران ہیں اُن میں ایک سلطان ابن سعود کو چھوڑ کر باقی سب کو دیکھا جائے تو سارے کے سارے اسلام سے روگردان ہو رہے ہیں۔ اُن کا تو افسوس اتنا نہیں کیونکہ حکومت ایسی چیز ہے کہ اپنے سوار کو ڈگمگا دیتی ہے۔ افسوس تو اسکا ہے کہ ہندوستان کے مسلم ریفارمر کیوں اُن حکمرانوں کی غلط کاری کی تحسین کرتے ہیں۔ کیا اس لئے کہ کہا گیا ہے ؎

هل افسد الناس الا الملوك
وعلماء سوء ورهبانها

صداقت حدیث! حدیث شریف میں آیا ہے کہ قریب قیامت کے دین سکڑ کر حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں چلا جائیگا۔ آج اس حدیث کی ہم صداقت پاتے ہیں کہ اصل اسلامی حکومت حجاز میں ہے اُس کے سوا اور کسی ملک میں قرآن کی حکومت نہیں۔ مسلمانوں کی ہوگی مگر اسلام کی نہیں۔ الی اللہ المشتکی۔

مسیح موعود! کیا مسیح موعود کے آنے کی یہی برکت ہونی چاہئے تھی۔ انا للہ۔

لیکچروں اور مباحثوں کا ہفتہ

امرتسر والوں کی خوش قسمتی سے بٹالہ اور دینانگر میں انجمنہائے اہلحدیث کے جلسے قریب قریب تھے جن میں مولوی ادریس خان صاحب وہ یارشی مولوی بھی مدعو تھے چنانچہ آپ بٹالہ کے جلسہ اہلحدیث سے فارغ ہوکر امرتسر

* عام طور پر اسکو اخباروں میں بغاوت لکھا جاتا ہے مگر ہمارے نزدیک یہ بغاوت نہیں کیونکہ شنواری قبیلہ امیر صاحب کے ماتحت نہیں بلکہ حلیف ہے۔ (مدیر)

واپس آئے۔

چند ہفتے اس سے پہلے آپ آئے تھے تو امرتسر میں "ابطال الہام وید" پر ایک لیکچر دیا تھا۔ اُسوقت تو آریوں نے خاموشی اختیار کی۔ اب کی مرتبہ اسٹیشن ہی پر دیکھکر دفتر اہلحدیث میں بموجودگی جناب قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی چند آریہ آئے اور مولوی ادریس خان صاحب سے مباحثہ کی درخواست کی۔ بعد قیل وقال کے قرار پایا کہ کل بتاریخ ۱۰۔ دسمبر مباحثہ ہو۔ مضمون مباحثہ "الہام وید" مقرر ہوا۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی بحیثیت صدر از جانب اسلام شریک جلسہ رہے۔

مولوی صاحب نے کئی ایک منتر پیش کئے جن سے یہ ثابت کیا کہ وید میں بعض منتر ایسے ہیں جن کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ مچھلی کا کلام ہیں۔ یا کسی ہارے ہوئے قمار باز پروہت کا کلام ہے۔ اس امر کا بھی ثبوت دیا کہ وید شروع دنیا میں نہ تھے بلکہ بعد بنے ہیں۔

آپ کے مقابل میں پنڈت ست دیو اُپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ پنڈت جی نے صرف اتنا جواب دیا کہ ہم اس دنیا سے پہلے دنیا اُس سے پہلے دنیا اُس سے بھی پہلے بے ابتدا دنیائیں مانتے ہیں اس لئے ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر مچھلی اور قمار باز منتر ساز کا جواب نہ دیا۔

بعد ختم مباحثہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے اعلان فرمایا کہ چونکہ آریوں کے دھرم کا بہت سا حصہ قدامت سلسلہ دنیا پر ہے اس لئے ہم اس پر مستقل بحث کرنے کو تیار ہیں۔ فرمایا یہ بحث میں خود کرونگا اور صرف عقلی دلیل سے کرونگا۔ چنانچہ قرار پایا کہ ۱۲۔ دسمبر کو بوقت شب ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک مباحثہ ہوگا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر سماج مندر بھر گیا۔

مولانا نے شروع میں فرمایا کہ ہماری گفتگو محض مذہبی ہے اس لئے ہم کو کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہئے جو حق گوئی اور حق پسندی کے خلاف ہو۔ اس کے بعد فرمایا کہ آریہ سماج کا دعوٰی ہے کہ سچی بات وہی ہے جو سائنس اور فلسفہ جس کی شہادت دے۔ اس لئے میں آج صرف عقلی بحث کرونگا۔ یہ کہکر آپ نے چند سوال کئے۔

(۱) کل اور اجزاء کا وجود ایک ہوتا ہے یا دو؟

(۲) خدا کی صفات اضطراری ہیں یا اختیاری؟

یہ دو سوال کیا تھے خدا جانے پہاڑ تھا کہ آریہ مناظر پنڈت بدھ دیو کو اتنی تکلیف ہوئی کہ باوجود بار بار پوچھنے کے صاف جواب نہ دیا۔ بلکہ اُلٹے سوالات کی بھرمار کردی جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اصل بحث کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر جانا چاہتے ہیں۔ مثلاً پوچھتے ہیں کہ اگر خدا نے عدم سے بنایا تو جو ہم میں گناہ کرنے کی طاقت ہے یہ بھی خدا نے پیدا کی ہے۔ جب خدا نے پیدا کی ہے تو سزا بھی وہی اُٹھائے وغیرہ۔

مولانا بار بار فرماتے رہے کہ آج کا مباحثہ سلسلۂ کائنات پر ہے۔ اگر مادہ ہی پر مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو کسی اور روز اُس پر بھی کرسکتے ہیں لیکن افسوس کہ باوجود سمجھانے اور خوب سمجھانے کے بھی آریہ مناظر نے اصل بحث پر توجہ نہ کی۔ اور وقت ختم ہوگیا۔

اُسی جگہ اعلان کیا گیا کہ کل بتاریخ ۱۳۔ ماہ دسمبر مولوی ادریس خان صاحب بدایونی اسلامی جلسہ میں تقریر فرمائینگے۔ چنانچہ ۱۳۔ دسمبر کو آپ نے ویدک تعلیم پر پُراز معلومات تقریر فرمائی۔ جس میں ویدک تہذیب متعلق زفاف وغیرہ بیان کی۔ جس کے سننے سے لوگ انگشت بدنداں تھے۔ ※

دوسرے روز جمعہ کو ۷ بجے صبح آپ دینا نگر ضلع گورداسپور (پنجاب) کے جلسہ اہلحدیث میں چلے گئے۔

(باقی پھر)

(ابو رضا عطاء اللہ)

حکومت خود اختیاری ملنے سے مسلمانوں کو نفع رہیگا یا نقصان

(نوشتہ سید طفیل احمد علیگڑھ)

یہ امر مسلّم ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی مالی حالت روز بروز گر رہی ہے۔ ہر ضلع کے دو تین بندوبستوں کے کاغذات اُٹھا کر دیکھ لیجئے کہ پہلے مسلمانوں کی زمینداریاں ۷۵ فیصدی تھیں تو اب ۲۵ فیصدی رہگئی ہیں اور تقریباً کم وبیش ہر جگہ یہی حال ہے۔ اُن کی صنعت وحرفت اور تجارت ختم ہوچکی اور اب وہ اقتصادی طور پر ہر طرح پریشان ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری ملنے کے بعد مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی؟ اس کیلئے ہمیں نوآبادیات کی حکومتوں پر نظر ڈالنی پڑیگی۔ جہانتک ہمیں معلوم ہے آسٹریلیا کی حالت ہمارے ملک کے مشابہ ہے جہاں غربا کی تعداد زیادہ ہے اسی لئے وہاں جو پارلیمنٹ قائم ہوئی ہے اُس میں غربا کے نمایندوں کی تعداد زیادہ ہے۔ فارڈ برائس نے ایک کتاب تمام دنیا کی جمہوریتوں کے متعلق لکھی ہے اُس میں تحریر ہے کہ

"آسٹریلیا میں ۱۹۱۱ء میں مزدوروں کے ہاتھوں میں وہاں کی حکومت آگئی اور اس حکومت کی وجہ سے جو لوگ محصول اور لگان ادا کرنے والے ہیں وہ خود محصول تشخیص کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ جو شخص مزدور ہے اُسے الیکشن میں کامیاب ہونے کے زیادہ مواقع ہیں کیونکہ سرمایہ دار اور دولتمند ہونا وہاں ایک نقص سمجھا جاتا ہے۔"

ظاہر ہے کہ ہندوستان سے کروڑوں روپیہ دیگر ممالک کو کھچا چلا جارہا ہے اور یہاں ہر قوم کے مفلسوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہندوؤں میں بھی زیادہ تر ایک ذات کے لوگ دادستد کرکے کچھ روپیہ والے بنے ہوئے ہیں۔ اگر ہندوستان میں نوآبادیات کی حکومت کا اجرا ہوا اور عوام الناس کو حق ووٹ حاصل ہوا تو لازمی طور پر کاشتکاروں اور کاریگروں اور تمام غربا کی ایک جماعت بلالحاظ مذہب وملت برسر حکومت ہوگی اور اُسوقت مسلمانوں کے افلاس کا مسئلہ حل ہوگا پھر کوئی وجہ نہیں کہ جس کام میں ۹۹ فی صدی مسلمانوں کا صریح نفع ہو اُسے کامیاب بنانے میں مسلمان کسی قوم سے پیچھے رہیں۔

متفرقات

بہی خواہان اخبار اخبار کی اشاعت بدل سے توجہ فرمائیں۔

فیصلہ رفع یدین رسالہ کی صورت میں چھپکر تیار ہو گیا ہے جو ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو جلالپور پیروالا ضلع ملتان میں مابین اہل حدیث اور حنفیہ ہوا۔ دو پیسے کا ٹکٹ بھیجکر ذیل کے پتوں سے مفت منگوالیں۔

منیجر اہلحدیث امرتسر۔ مولوی ملک عبدالعزیز محلہ قالین بافاں ملتان۔ محمد رمضان سکرٹری انجمن اہلحدیث جلالپور پیروالا ضلع ملتان۔

طبی سوال مجھے کھانسی موسم سرما شروع ہوتے ہی آ کر تنگ کرتی ہے۔ موسم گرما میں کبھی نہیں آتی کھانسی خشک اور اس کثرت سے آتی ہے کہ دم ہو جاتا ہے۔ اور سفید سی جھاگ لیسدار آتی ہے مگر قلیل۔ بادی اور سرد چیز سخت مضر ہے۔ کسی صاحب کو اس کا مجرب نسخہ معلوم ہو تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(شیخ اللہ دتا محمد فاضل مقام گوندل ضلع سیالکوٹ)

اطلاع کتاب السفر الصغیر جلد اول ترجمہ تفسیر کبیر ۱۲ کا ٹکٹ محصولڈاک کیلئے بھیجکر پتہ ذیل سے منگوالیں۔

(مولوی ضیاء الرحمن امام مسجد اہلحدیث کرلوٹولہ کلکتہ)

چندہ اہلحدیث کانفرنس جو حضرات قیمت اخبار کے ساتھ ایک روپیہ زائد کانفرنس کیلئے چندہ بھیجتے ہیں ان کے نام ۲ نومبر اور ۲۳۔ نومبر میں درج ہو چکے ہیں۔ چندہ کی تعداد ۱۲ تک ہے۔ اسکے بعد جن اصحاب کیطرف سے چندہ وصول ہوا ہے اُن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱۳) مولوی خلیل احمد مرزاپور ۔ ۔ عہ
(۱۴) مولوی امام خان علی گڑھ ۔ ۔ عہ
(۱۵) منشی رضی الدین ہیڈ کانسٹبل ۔ عہ
(۱۶) محمد عبدالکبیر کوم کلاں ۔ ۔ عہ
(۱۷) حافظ محمد شفیع گنگوہ ۔ ۔ عہ
(۱۸) میاں کریم اللہ رامپور ۔ عہ

باقی حضرات بھی قیمت اخبار بھیجتے وقت اپنی کانفرنس کو یاد فرمالیا کریں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ جب دو ماہ میں صرف ۱۸ چندہ ہوا ہے تو سال میں ایک ہزار کیسے ہو سکیگا۔

مضامین آمدہ فقیر اللہ۔ عبدالعزیز چوہگے۔ یوسف ابراہیم دیناگری۔ عبدالکریم صدر بازار دہلی۔ ابوالحسن محمد بشیر الدین داناپوری۔ محمد شرف الدین دربھنگہ۔ روشن الدین خواجہ چک۔ ابو سعید محمد شریف قریشی شاہ بیانوالوی احمد۔ خریدار نمبر ۱۸۱۹۔ ابوالبشیر گلزار احمد خان۔ رسول نگر۔ ایم عبدالمنان خریدار ۹۵۳۔ عبدالرحمن گگے زئی وزیرآباد۔ عبدالعزیز واعظ کانفرنس۔ شاہ فقیر نوکر برما خریدار ۱۰۲۳۔ ایک خادم جماعت اہلحدیث۔ ابو ظفر محمد عمر منوناتھ بھنجن احمد۔ ابو ظفر ثاقب فاروقی۔ ابو المسعود محمود دریابادی۔

مضامین غیر مقبولہ مقلدین کی من گھڑت باتیں۔ اہلحدیث کے دشمن۔ العدل کے نامہ نگار ادل کی تفسیر دانی۔ مقلدین زمانہ حال۔ ہندی بے نمازی۔ مؤدۃ احباب۔ فرضیت فاتحہ خلف الامام۔ مختصر اور مفید معلومات۔ امامت وخلافت۔ شریعت اور فلسفہ۔ مطلق انسان مجبور ہے۔ چودہویں صدی کا مفتر مفتی آگرہ۔

پنجاب طبی کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس پنجاب کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس کو کامیاب وشاندار بنانے کیلئے استقبالیہ کمیٹی نے نہایت اہتمام کے ساتھ تیاریاں شروع کردی ہیں۔ اجلاس ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ جنوری ۱۹۲۹ء کو تزک و احتشام کے ساتھ شہر امرتسر میں منعقد ہوگا۔

پنجاب کے اطباء کے علاوہ ہندوستان بھر کے نامور اور شہرہ آفاق طبیب رونق افروز ہونگے فصیح البیان ماہرین لیکچرار علمی مباحث پر محققانہ گوہر افشانی کرینگے۔ شعرا اپنے کلام سے بہرہ ور کرینگے۔ پیچیدہ امراض کے مریضوں کا معائنہ کیا جائیگا۔ احباب عزم صمیم کے بعد دفتر کو اپنی تشریف آوری سے مطلع فرمائیں۔ سردی کا موسم ہے اسلئے بستر ساتھ لائیں۔

استقبالیہ کمیٹی کی فیس رکنیت پانچ روپے ہے جو احباب ممبر بننا چاہیں پانچ روپے فیس ممبری بھیجدیں۔

(حکیم محبوب عالم جنرل سکرٹری استقبالیہ کمیٹی پنجاب طبی کانفرنس امرتسر)

تلاش کتاب یا کتب ستیارتھ پرکاش ہندی ایڈیشن دوم ۱۸۸۴ء اور بار سوم۔ بار پنجم اور بار ششم کی محض اسلامی خدمت کیلئے ضرورت ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر وی۔ پی روانہ کیجئے۔

(ادریس خان ودیارتھی سکرٹری انجمن اسلامیہ بدایوں)

انجمن اہلحدیث دیناگر (پنجاب) کا جلسہ ۱۵۔ ۱۶۔ دسمبر کو انجمن موصوفہ کا جلسہ تھا جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ۔ مولانا محمد دہلوی۔ مولوی ادریس خان ودیارتھی بدایونی۔ مولوی یوسف۔ مولوی عبدالغنی مولوی عبدالحق وغیرہ صاحبان شریک ہوئے۔ مختلف مضامین مفیدہ پر تقریریں ہوئیں۔ قرآن مجید کی صداقت پر آریوں سے مباحثہ ہوا۔ حنفی بھائیوں سے بھی ایک گھنٹہ مکالمہ رہا۔ الحمد للہ۔

حنفی برادران نے خط لکھا کہ اتنا تھوڑا وقت کافی نہیں ہم مباحثہ خوب طویل فیصلہ کن کرینگے تا بتائیے آپ کس وقت اور کس موضوع پر مباحثہ کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ ایک وکیل انجمن ہذا کا اور ایک وکیل انجمن حنفیہ کا دونوں بیٹھکر شرائط کا فیصلہ کریں تو طویل مباحثہ شروع کیا جائیگا۔ چنانچہ اہل حدیث کی طرف سے مولانا محمد دہلوی اور حنفیہ سے مولوی فضل الرحمن جمع ہوئے۔ مولانا دہلوی نے سب سے پہلے مبحث پیش کیا کہ وجوب تقلید شخصی ہوگا۔ فریق ثانی نے کہا سب سے پہلے شرک ہوگا یعنی ہمارے جن کاموں کو آپ شرک کہتے ہیں اُن پر بحث ہوگی۔ وکیل اہل حدیث نے کہا آپ کی جماعت کا نام مقلد ہے جو تقلید سے ماخوذ ہے اسلئے آپ کو تقلید پر بحث کرنی چاہئے۔ غلبہ دلیل دیکھکر وکیل حنفیہ نے کہا میں انجمن سے پوچھکر بتاؤنگا۔

اس کے بعد تا اختتام جلسہ اس بات کا فیصلہ نہوا آخر مولانا ثناء اللہ صاحب سردار جماعت اہلحدیث نے خاتمہ پر اعلان فرمادیا کہ ہمارا اور ہمارے مقلدین بھائیوں کا اصولی اختلاف مسئلہ تقلید شخصی میں ہے اس لئے یہی ایک مسئلہ ہے جو اس قابل ہے کہ اس پر بحث کیجائے۔ اسوقت تک اگر مبحث اور شروط کا تصفیہ نہیں ہوا تو جب کبھی ہوگا علماء اہلحدیث پہنچ جائینگے انشاء اللہ۔ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ للہ الحمد۔

(ناظم انجمن)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۶ پر)

انتخاب الاخبار

تعلیم کیلئے چار لاکھ پونڈ وقف } ترکی میں کمال پاشا کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے رسم الخط کی اگلے سال میں کئی لاکھ انسانوں کو تعلیم دیجائیگی۔ اس کیلئے ۴۰ لاکھ ترکش پونڈ مخصوص کردئے گئے ہیں۔

سرحد شام کے متعلق فرانس و ترکی کا معاہدہ } ترکی قونصل مقیم دمشق نے اعلان کیا ہے کہ سرحد شام کے سوال کے متعلق ترکی وزیر خارجہ و فرانسیسی سفیر متعینہ انگورہ کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوگیا ہے۔

سر ہیلی کے سفر انگلستان کا مقصد } سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ سر میلکم ہیلی موجودہ گورنر یو۔پی انگلستان اسلئے جا رہے ہیں کہ وہاں وزیر ہند سے ہندوستان کے موجودہ حالات کے متعلق بات چیت کرینگے۔ لیکن سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید کیجا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ سر ہیلی کا انگلستان جانے کا کسی سیاسی یا سرکاری کام سے تعلق نہیں ہے۔ وہ محض پرائیوٹ طور پر جا رہے ہیں۔

لندن مسلم لیگ توڑ دی گئی } لندن کی مسلم لیگ جو ایک عرصہ سے امیر علی مرحوم زیر عنان رہی توڑ دی گئی ہے۔ اور اس کا بقایا سرمایہ غریب مسلمانوں کی تدفین کے سرمایہ میں داخل کیا گیا ہے۔

قیدی چلتی ٹرین سے کود کر ہلاک ہوگیا } راجہ مندری سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پولیس دو قیدیوں کو لئے جا رہی تھی کہ ایک قیدی نے دفعتاً چلتی ٹرین سے چھلانگ ماردی۔ قیدی کو پٹری کے پاس ہی مردہ پایا گیا۔ اس کو سخت چوٹیں آئی تھیں جن کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔

جواہر لال نہرو کی گرفتاری کا فیصلہ } قطعی طور پر بیان کیا جا رہا ہے کہ گو یو۔پی گورنمنٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور اب صرف وقت کا سوال ہے۔ گورنمنٹ یو۔پی سے کمیشن کی روانگی کا انتظار کر رہی ہے۔

سرحد پر سناٹا چھایا ہوا ہے } سرحدی چپقلش کے متعلق کوئی مزید اہم خبر موصول نہیں ہوئی۔ افغانی عساکر اور باغی قبائل کی جنگ پر سناٹا چھایا ہوا ہے۔

لالہ لاجپت رائے کے قائم مقام رائے زادہ ہنسراج } پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے انتخابی بورڈ نے لالہ لاجپت رائے آنجہانی کی خالی نشست کیلئے رائے زادہ ہنسراج کی نامزدگی کی سفارش کی ہے۔ اور پنجاب کونسل میں رائے زادہ ہنسراج کی خالی جگہ پُر کرنے کیلئے لالہ دونی چند کے نام کی سفارش کی ہے۔

ہندوستانی معاملات کیلئے مجلس مستقلہ کا تقرر } لارڈ پیل کی تحریک پر دارالعوام میں ۵۔ دسمبر کو یہ تجویز منظور ہوگئی ہے کہ ہندوستانی معاملات پر غور کرنے کیلئے ایک مجلس مستقلہ مرتب کی جائے جو کسی مسودہ قانون وغیرہ کے متعلق جو اس کے پاس بھجوایا جائے تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرے۔

جنوبی ہند میں تباہ کن آتشزدگی } تنکیسری (برطانوی علاقہ) اور کیولن کے مابین سرحدی علاقہ کے ایک مقام پر یکایک آگ لگ گئی۔ پانسو مکان جلکر خاکستر ہوگئے۔ جن میں سب سے بڑا ٹیلیگرام ماسٹر کا مکان ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں پندرہ ہزار کے نوٹ رکھے ہوئے تھے۔ صرف اسی مکان کا نقصان ایک لاکھ سے زیادہ بتایا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ خوف زدہ ہوکر اس مقام سے چلے گئے ہیں۔ اور بے گھر بے در مارے مارے پھر رہے ہیں۔

سرحد کی تازہ خبریں } سرحد کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ افغان اور باغیوں کے مابین صلح ہوگئی ہے۔ راستوں میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

سکھوں نے ٹوپی پہن لی } افغانستان کے بہت سے سکھوں نے ایک قسم کی ٹوپی پہن لی ہے جو پگڑی کی صورت کی ہے۔ بعض سکھ ٹوپی پہننے لگ گئے ہیں جو سکھ ابھی تک ٹوپی پہننے کے لئے راضی نہیں وہ ابھی تک اپنے گھروں میں بند ہیں۔

ایرانی سرحد پر پٹھانوں کا ڈاکہ } بعض افغانی قبائل نے جو ایرانی سرحد کے قریب رہتے ہیں ایرانیوں کے مویشی لیجانے کی کوشش کی لیکن سرحد کی محافظ فوج کو اسکی بروقت اطلاع مل گئی اور افغانی قبائل مقابلہ کی تاب نہ لاکر مویشی چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ سفیر افغانستان متعینہ طہران نے وعدہ کیا ہے کہ حکومت افغانستان ان لوگوں کو سخت سزائیں دیگی جو اسکے امن میں خلل ڈالتے ہیں۔

شہزادہ ویلز لندن پہنچ گئے } ۹½ دن میں چھ ہزار میل کا سفر کرنے کے بعد جب شہزادہ ویلز وکٹوریہ اسٹیشن پر پہنچے تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر ملک معظم کی خدمت میں جا حاضر ہوئے۔ ملک معظم کو ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ لیکن اپنے سب سے بڑے بیٹے کو اپنے پاس کھڑا دیکھکر بہت خوش ہوئے بلکہ اس سے ان کی صحت پر بہت اچھا اثر ہوا۔

ترکی میں حکومت حجاز کے نمایندہ کا تقرر } عبدالغنی سینا بیطار کی نمایندہ جزیرہ نمائے عرب جدہ کو روانہ ہوچکے ہیں۔ آپ نے اپنی روانگی سے قبل فرمایا کہ حکومت انقرہ نے ترکی میں حجازی سفیر کے تقرر پر اظہار خوشنودی کیا ہے۔ نمایندہ موصوف نے یہ بھی کہا کہ میں عنقریب ہز رائل ہائی نس نظام کیلی سے گفت و شنید کرنے والا ہوں تاکہ دولت ترکیہ و حکومت یمن کے مابین ایک معاہدہ کیا جاسکے۔

(بقیہ متفرقات)

ایک بوڑھے مسکین کی التماس } ہمارے مکرم برادر مولوی محمد صاحب پدوکی عمر رسیدہ عرصہ ملازمت سے بیح زن و اطفال کے پریشان ہیں۔ اسلئے برادران سے التماس کرتے ہیں کہ ان کے حال پر توجہ فرمائیں۔

پتہ (مولوی محمد و بجاوں [illegible] ضلع گونڈہ)

ایک دائم مریض بھائی کی فریاد } عرصہ سے خرابی خون کی وجہ سے بیمار ہوں کسی قسم کی محنت مشقت نہیں کر سکتا۔ صاحب ہمیشہ معاونین اہلحدیث میرے حال پر نظر عنایت کیا کرتے ہیں۔ اسلئے اب بھی امیدوار عنایت ہوں۔ خدا آپ کے مال و اولاد میں برکت دے۔ (عاجز محمد دین معلم از مقام گجرات (پنجاب) محلہ جنڈی وغیرہ)

مومیائی

۲۹/۱۵

(مصدقہ علماء اہلحدیث ونیز ہزار ہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ و تازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے) ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے میں عالم بیہوشی پیدا کرتی اور قوت باہ کو تیز کرتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان بانکی اور درد جسکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۲؍ محصول ڈاک خریدار کے ذمہ۔ محصول علاوہ۔

شہادات ماہ نومبر ۱۹۲۸ء

جناب عبدالکریم صاحب ریکارڈ کلرک ریاست پٹیالہ: "پہلے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا کلی صحت ہوئی۔ میرے ایک دوست کیلئے ایک چھٹانک بھیجدیں۔" (۱۲۔ نومبر ۱۹۲۸ء)

جناب مولوی عبدالجبار صاحب خضر پور: "ایک چھٹانک مومیائی جلد روانہ کیجئے پیشتر ایک چھٹانک منگوائی تھی مفید پائی۔" (۱۳۔ نومبر ۲۸ء)

جناب احمد میر خان و عبدالرشید خان صاحبان بہڑائچ: "میں آپ کے ہاں سے کئی دفعہ مومیائی منگا چکا ہوں بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ہوتی ہے۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرما دیں۔" (۱۷۔ نومبر ۲۸ء)

جناب محمد حسن صاحب ریہڑہ: "میں نے آپ کے کارخانہ سے دو مرتبہ مومیائی منگائی۔ نہایت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔" (۱۸۔ نومبر ۲۸ء)

جناب عزیز احمد صاحب فخر پور: "گذشتہ سال فدوی نے آپ سے چار چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ اُس نے خاصہ فائدہ دیا۔ اب ایک چھٹانک لالہ شرقی لال صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۴۔ نومبر ۲۸ء)

جناب عبداللہ صاحب مرزا پور: "مہربانی فرماکر ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی۔ پی بہت جلد ارسال فرمائیے کیونکہ یہ دوا بہت ہی مفید و اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ آپ کا بہت ہی مشکور و ممنون ہونگا۔" (۲۴۔ نومبر ۲۸ء)

جناب عبدالکریم صاحب وزیر آباد کرم: "آپ کی مومیائی پہلے پہلے ایک دفعہ منگائی تھی فائدہ بخشا۔ اب ایک چھٹانک مجھے اور آدھ پاؤ محمد جافر صاحب ملکا ویدی کے نام بھیجدیں۔" (۲۶۔ نومبر ۲۸ء)

جناب مولوی محمد ولایت حسین صاحب گوشائیل: "جناب سے ایک پاؤ مومیائی منگائی تھی جسکو خود استعمال کر رہا ہوں اور لوگ بھی استعمال کر رہے ہیں۔ فائدہ معلوم ہو رہا ہے۔ ایک پاؤ اور بھیجدیں۔" (۲۸۔ نومبر ۲۸ء)

مندرجہ ذیل ادویات کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

سرمہ مفید چشم: سرمات کو لگانے سے بینائی کو تقویت اور آنکھوں کو راحت ملتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ؍ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

بال صفا: نازک سے نازک جگہ پر لگانے سے ۴۔۵ منٹ میں بال اُڑ جاتے ہیں۔ قیمت ۵ تولہ ۸؍ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

سفوف ہاضم: بدہضمی۔ اپھارہ۔ ریح۔ ضعف معدہ۔ درد شکم کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک خوب لگتی ہے۔ درد شکم سے مریض کیسے ہی تڑپ رہا ہو ایک دو خوراک کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے۔ فی چھٹانک عہ؍

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

(محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ازواج النبی: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی مکمل و مفصل سوانحعمریاں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ سفید چکنا اعلیٰ۔ قیمت عہ؍

بنات الرسول: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی مفصل و مکمل سوانحعمریاں لکھائی چھپائی نظر فریب کاغذ سفید چکنا اعلیٰ۔ قیمت ۵؍

تذکرۃ العباد: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صحابہ مثل اُسامہ۔ بلال۔ زید۔ سالم۔ سلمان۔ صہیب اور عمار یاسر وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل و مفصل سوانح عمریاں۔ لکھائی چھپائی نظر فریب کاغذ سفید چکنا اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

بابل: شہر بابل کے حالات۔ قیمت ۸؍

نعرۂ توحید: توحید کی تائید اور شرک کی تردید میں لاجواب نظم۔ قیمت ۳؍

قال اللہ: حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار۔ دنیوی طرز معاشرت کے متعلق قرآنی احکام۔ مع اُردو ترجمہ۔ قیمت ۵؍

قال الرسول: حدیث نبویہ کا کارآمد اور ضروری لب لباب۔ قیمت ۴؍

سیرۃ الصدیق: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت ۱۲؍

الفاروق: حضرت عمرؓ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۱۲؍

علماء سلف: اکابر علماء سلف کی طرز معاشرت۔ اُن کی علم کیلئے کوششیں۔ اُن کا اخلاق و عادات۔ قیمت عہ؍

ازواج الانبیاء: انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کی سوانح عمریاں۔ قیمت ۱۲؍

مسدس حالی: مولانا حالی کی شہور مسدس قیمت ۱۲؍

اسلام اور علماء فرنگ: اسلام کے متعلق محققین علماء یورپ اور امریکہ کی دلچسپ رائیں۔ قیمت ۴؍

خالد برادرس امرتسر

علمی خزانہ کی لوٹ
دسمبر ۱۹۲۸ء
۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء
نصف قیمت
کتب تاریخ

خطبۂ رمضان

"ناظرین اہلحدیث کی مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت سے لسلۂ ہر سال خطبہ رمضان بغرض ادا سنت سنایا جاتا ہے۔ نیز جو نئے افراد خریدار ان میں داخل ہوتے ہیں اُن کو بھی پہنچ جاتا ہے خطبہ مسنونہ یہ ہے:"

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعاً من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المومن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء من اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار۔ (مشکوٰۃ)

"یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان با برکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی اچھی ہے۔ خدا نے اس مہینہ میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل فرمایا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اُس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اُس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اسکی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملیگی۔ اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کیلئے بہت کچھ سامان چاہیئے۔ اسلئے ہم (صحابہ) نے عرض کی۔ حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ یہ ثواب اُسکو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا برف دار شربت یا دودھ پیٹ بھر کر پلا دے خدا اُس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلائیگا جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے نوکروں کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم [illegible]

اطلاع

[illegible] کرانے خدا اُسکو جہنم کی [illegible] عذاب سے نجات دیگا۔

حسب دستور قدیم [illegible] یہی [illegible] اہلحدیث [illegible] کا نکلیگا۔ انشاء اللہ۔ ناظرین رمضان شریف کی وجہ سے اس مرتبہ (اہلحدیث) کی [illegible] تخفیف منظور فرمائینگے۔ (منیجر)

حدیث نبوی پر حملہ

بطرز جدید

(۲)

(۲۵ جنوری سے آگے)

اہلحدیث مورخہ ۲۵ جنوری میں اس عنوان کا نمبر اوّل درج ہو چکا ہے۔ جس میں ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کے حملہ بر حدیث کا ذکر ہے۔ لیکن وہ حصہ در اصل شروع تھا اصل مضمون آج نقل کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت کا مدار جو محدثین نے روایت پر رکھا ہے یہ غلط ہے۔ روایت پر نہیں بلکہ درایت پر ہونا چاہیئے۔ درایت سے مراد اُن کی یہ ہے کہ قرآن مجید سے جو حدیث مستنبط ہو پس وہی صحیح ہے۔ اور جو قرآن سے مستنبط نہ ہو وہ غیر صحیح ہے۔ اس دعوے پر آپ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ۔

"رسول کریم فرماتے ہیں کہ میری حدیث کو قرآن پر پیش کر کے دیکھ لیا کرو۔ اگر قرآن کے مطابق ہو تو قبول کرو ورنہ رد کر دو۔"

(بلاغ بابت ۲۸ ستمبر [illegible])

ڈاکٹر صاحب نے [illegible] روایت [illegible] ورنہ کتب حدیث میں تو اس کا [illegible] جیسی یہ حدیث [illegible] سے اس کا [illegible]

"اگر چہ اس [illegible]
[illegible]

مگر جب قرآن اس حدیث کی تائید کرتا ہے تو یہ حدیث متواتر حدیث کا درجہ رکھتی ہے بلکہ قرآن کی طرح قطعاً صحیح ہے۔" (حوالہ مذکور)

مگر ڈاکٹر صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ قرآن مجید کی کونسی آیت اس حدیث کی تائید کرتی ہے۔ جس کا یہ مضمون ہو کہ "جو حدیث قرآن کے موافق ہو وہ صحیح ہے۔"

قرآن مجید کے موافق ہونے کے معنے ڈاکٹر صاحب نے یہ کئے ہیں کہ وہ حدیث قرآن مجید سے مستنبط ہو۔ چنانچہ اسکی دو تین مثالیں ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۔ اس کی تفسیر میں رسول کریم نے فرمایا کہ دعا کے اور عبادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اگرچہ یہ بات اس ایک ہی آیت سے سمجھی جاتی ہے مگر عام مسلمانوں کا ذہن اس مطلب کی طرف جلد نہیں دوڑتا۔

فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔ صحابہ نے عرض کی شرح صدر کے کیا نشان ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا" الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والتاھب للموت قبل نزول الموت"

رسول کریم فرماتے ہیں۔" الدین نصیحۃ" یہ بھی قرآن شریف کی بہت آیتوں کی تفسیر ہے جس میں انبیا اپنی کافر اور مغضوب علیہم قوموں سے کہتے ہیں۔" اے قوم میں نے تمہاری خیر خواہی کی مگر تم اپنے خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے"۔ ایسی اور کئی آیتیں ہیں۔ حدیث نے ان کا خلاصہ اور نتیجہ نکال کر بیان کر دیا۔ کہ دشمنوں کی بھی بہبودی حاصل کرنے کی کوشش کیا کرو۔ دوستوں کے ساتھ بھلائی کرنی تو طبعی امر ہے۔

رسول کریم نے فرمایا کہ "جو خدائے واحد پر ایمان لایا وہ نجات پا گیا"۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ وہ حدیث اسی قسم کی آیتوں کی تفسیر ہے۔"

(بلاغ بابت دسمبر ۱۹۲۸ء صـ۱۲)

اہلحدیث | اگر یہی اصول خوب ہے تو لیجئے ایک شخص کہتا ہے کہ

"حدیث شریف میں ہمارے رسول اللہ نے فرمایا کتے کا گوشت حلال ہے۔

کیونکہ قرآن کے موافق ہے۔ اسلئے کہ قرآن میں فرمایا ہے۔ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۔ (پ ۸ ع ۵)

یعنی اے نبی تو کہدے کہ میں اس اپنی وحی میں سوائے چار چیزوں کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ خود مردہ جانور۔ ذبح کے وقت کا خون۔ خنزیر کا گوشت یا غیر اللہ کے نام کا چڑھاوا"

چونکہ اس آیت میں حصر کے ساتھ چار چیزوں کو حرام فرمایا ہے اور کتا ان چاروں میں نہیں۔ لہذا بقول آپ کے کتا حلال ہوا۔ پس یہ حدیث درائت کے اصول سے آپ کے نزدیک صحیح ہوئی راوی اور سند کا دیکھنا کچھ ضروری نہیں۔

دوسرا شخص کتے کی حرمت کا قائل تھا۔ ہے کہ

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ کتا حرام ہے مت کھاؤ۔ کیونکہ کتا خبیث جانور ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے "ویحرم علیھم الخبائث" رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خبیث چیزوں کو حرام کرتے تھے۔ لہذا کتا بھی حرام ہے"۔

اس وقت ڈاکٹر صاحب کو صحیح اور غیر صحیح میں تمیز کرنا بہت مشکل ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب نے روایت سے کیوں انکار کیا؟ اس وجہ سے کہ زمانہ رسالت میں مسلمانوں میں منافق ملے جلے رہے۔ اس کے بعد فتنہ فساد ہوئے جن میں (بقول ڈاکٹر صاحب) ستر ہزار مسلمان شہید ہوئے اور

"صحاح ستہ کے مولف سارے ہی ان فتنوں کے زمانوں کے بعد پیدا ہوئے ہیں یعنی دوسو سال ہجری کے بعد ہوئے ہیں اور انہوں نے بڑی تحقیق سے روایات نبوی کو جمع کیا ہے۔ مگر روایات نبوی کی تنقید کو بالکل راویوں کے حالات پر منحصر کر دیا ہے۔ اور راویوں کے صحیح حالات کا معلوم ہونا وجوہات مذکورہ کے باعث ناممکن تھا۔ اسلئے جن احادیث کی صحت محض روایا کے اصول پر مبنی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی صحیح کہنے کے قابل نہیں ہے" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | آپ کی دلیل کا مدار کل اس بات پر ہے کہ راویوں کے حالات معلوم نہیں تھے۔ کیونکہ صحاح ستہ کے مؤلف دوسو سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کی دلیل سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک سنن دارمی۔ موطا امام مالک۔ موطا امام محمد وغیرہ کی احادیث صحیح ہیں کیونکہ یہ کتابیں دوسو سال کے اندر اندر بنی ہیں۔

یہ تو آپ کی دلیل پر نقض اجمالی ہے اب ہم ذرہ تفصیل سے آپ کی دلیل کی تنقید کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنگ کا ظہور تحقیق حالات سے مانع نہیں ہوتا بلکہ مزید وضاحت سے ایک پارٹی دوسرے کے حالات بتاتی ہے۔ زمانہ رسالت میں منافقوں کا وجود ضرور خال تھا جو آخریات نبوی میں ختم ہو گیا تھا۔ پھر وہ مومن تھے یا کافر قرآن شریف سے ثبوت لیجئے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۔ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۔

"جب فتح اور نصرت الہی آئیگی لوگ جوق درجوق جماعتیں اسلام میں داخل ہو جائینگی تو تو اے رسول اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھیو"

یہ آیت شہادت دیتی ہے کہ آخر زمانہ رسالت میں مطلع بالکل صاف ہو گیا تھا۔ منافقوں کے وجود کا سیاہ بادل سب اٹھ گیا تھا۔ اس کے بعد جو فتنے ہوئے ہیں ان میں حالات مخفی نہیں رہے بلکہ زیادہ واضح ہوئے تھے۔ علاوہ اسکے آپ کو اطلاع ہونی چاہئے کہ راویان حدیث اور جنگی جماعتیں الگ الگ ہیں۔ ایک فریق اگر جنگ میں مشغول تھا تو دوسرا درس تدریس میں مصروف۔

آپ کو غالباً اس میں غلط فہمی اُسی طرح ہوئی ہے جس طرح چکڑالویہ کو ہوئی ہے کہ مؤلفین کتب صحاح کو مصنفین سمجھے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اصلیہ یہ ہے کہ صحابہ کرام اُن کے بعد تابعین عظام ان کے بعد سلسلہ وار راویان حدیث کا دستور تھا کہ احادیث اپنی اپنی بیاضوں میں لکھ رکھتے تھے۔ مؤلفین کتب نے اُن سے روایات حاصل کرکے فقہی ابواب کی ترتیب دیکر کتابوں کی صورت میں جمع کردیا۔ ورنہ احادیث برابر یکے بعد دیگرے نقل ہوتی چلی آئیں۔ اسی طرح راویان حدیث کے حالات اور کیفیات بھی سلسلہ وار معلوم ہوتی چلی آئیں۔ آجتک تو مسلمان اس سلسلہ روایت پر ناز کرتے تھے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کے ناز کو خاک میں ملانا چاہا۔ جو انشاء اللہ نہیں مٹیگا۔ مولانا خواجہ حالی مرحوم نے سلسلہ روایت پر مسدس میں کیسا ناز کیا ہے۔ قابل شنید ہے فرماتے ہیں ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دُھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سُنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اُس سے جاکر خبر اور اثر کو
پھر آپ اُس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزہ اُس کا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتلایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا
رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر
گواہ اُن کی آزادگی کے ہیں یکسر

نہ تھا ان کا احساں فقط اہل دیں پر
وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے سر پر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

”پرکاش“ اور ”پیغام“ کی غلط بیانی

۱۵۔ دسمبر گذشتہ کو امرتسر میں آریوں اور لاہوری مرزائیوں کا مباحثہ ہوا تھا جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۸ دسمبر میں ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ

”آریہ مناظر نے جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ تم احمدی لوگ وید پر اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے پیر و مرشد مرزا صاحب نے ویدوں کو الہامی مانا ہوا ہے“

اس فقرہ سے اصل مناظر مولوی عصمت اللہ اور اُن کے صدر جلسہ (مولوی عبد الحق احمدی) دونوں نے یہ سمجھا کہ ہم نے اُن کی شکست کا ذکر کیا ہے۔ اسی غصہ میں اُنہوں نے ہم پر وہ افترا کیا جس سے اگر اُنہوں نے توبہ نہ کی تو خدا کے حضور اور مخلوق کے سامنے سخت شرمندہ ہونگے۔ اُن کی جس مقدس ہستی کے مکان پر (امرتسر میں) وہ افترا گھڑا گیا ہے وہ بھی اُن کے ساتھ ہی آلودہ ہوگی۔ وہ افترا یہ ہے کہ میں نے امرتسر کے آریوں سے محنتانہ لیکر مباحثہ کیا تھا۔ تف اسے چرخ گرداں تف۔

میں اس واقعہ کی تردید میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا اسلئے کہ خدا نے خود ایسے افترا کرنے والوں کے حق میں جو فرمایا ہے وہ میرے کہنے سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ۔

”یعنی جھوٹے بہتان وہی لوگ لگاتے ہیں جو اللہ کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے“

میں اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ سَیَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

بات اصل یہ ہے کہ ہمارے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ مرزائی مناظر جہاں کہیں محض اسلام کو لیکر کھڑے ہوں وہاں تو انشاء اللہ نہیں گرتے۔ لیکن جہاں ذرہ بھی مرزا صاحب کا سایہ آجائے وہاں بُری طرح گرتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے پرچہ مذکور میں صرف مرزا صاحب ہی کے پہلو پر بحث کی تھی جس کو اُنہوں نے اپنی خوش فہمی سے اصل مناظرہ پر تبصرہ سمجھ لیا اور اسی غصہ میں ہم پر افترا کرکے اعمالنامہ پُر کیا۔

ہم نے جو کچھ لکھا تھا ہمارے پاس شہر کے متعدد معتبر اشخاص نے بیان کیا تھا جن میں سے دو کی تحریریں درج ذیل ہیں۔

اول شیخ عبد الرشید سوداگر بوٹ ساکن کٹڑہ سفید ہیں جو لکھتے ہیں۔

”گذشتہ دنوں امرتسر میں مولوی محمد ادریس خان صاحب دو یا رتی بدایونی تشریف لائے اور آریوں سے امرتسر میں ایک روز قدامت وید پر مناظرہ ہوا۔ دوسرے دن حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سے سلسلہ دنیا پر مباحثہ ہوا اور ایسا ہوا کہ آریوں کا دل ہی جانتا ہوگا۔ آریوں سے ایک اعتراض کا بھی جواب نہ ہوسکا اسلام کی فتح عظیم کا پبلک پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ آریوں نے اپنی شکست مٹانے کیلئے اس کے بعد یہ چپ چاپ کہ لاہوری مرزائیوں سے مناظرہ طے کیا جبکہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مع مولوی محمد ادریس خان صاحب دینانگر جلسہ پر گئے تھے۔ میں خود اس رات مناظرہ میں موجود تھا جس رات آریوں کے ساتھ مرزائی

مناظرہ کیلئے آئے۔ پنڈت دھرم بھکشو کے بالمقابل مولوی عصمت اللہ صاحب تھے۔ مضمون مناظرہ تھا "وید الہامی ہیں یا نہیں"

مولوی عصمت اللہ صاحب نے چند دلائل کر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا جس کے جواب میں آریوں نے مرزا صاحب کی کتاب پیغام صلح نکالکر کہا کہ مرزا صاحب کی طرف سے تو پیغام صلح میں لکھا ہے کہ وید کو ہم خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ وید انسان کا افترا نہیں اور وید کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ پھر آپ کا کیا حق ہے کہ اپنے پیرو مرشد کے حکم سے منہ موڑیں۔ اور وید کو خدا کا کلام نہ مانیں۔ اس سے تو مرزا صاحب کا انکار ہے وغیرہ۔ جس کا جواب مرزائی مناظر سے بالکل نہیں ہو سکا۔ اس لئے اثر اُلٹا پڑا۔

پھر مولوی صاحب نے چند نسخے سام وید کے مختلف دکھائے اور ثابت کیا کہ ویدوں میں تحریف موجود ہے۔ اور اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ ویدوں میں تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ اس لئے وید کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔ جس کا جواب آریوں نے بجائے اصل جواب دینے کے یہ دیا کہ قرآن مجید میں بھی تحریف ہوئی ہے جس کا حوالہ بخاری میں موجود ہے مرزائی مناظر مولوی عصمت اللہ صاحب نے بڑے جوش میں آکر کہا کہ اگر حوالہ دکھا دو تو پانچسو روپیہ انعام دونگا اور اسلام چھوڑ دونگا آریوں نے روایت دکھا دی جس سے اُلٹا اثر ہوا۔ اسقدر نقص امن کا خطرہ ہوا کہ فساد ہوتے ہوتے بمشکل رُکا۔ شہر میں بہت شور ہوا اور عام لوگ کہتے تھے کہ مرزائی مناظر کو اس حوالہ کا علم نہ تھا اسلئے اُس نے جوش میں ایسا کہدیا۔" (اسلام کا خادم نیازمند خواجہ محمد عبدالرشید انور امرتسری)

دوسری شہادت

منشی رکن الدین جو قرآن شریف کے حافظ اردو، عربی، فارسی اور انگریزی جاننے والے اور ... کے قریب بیٹھے تھے تاکہ قرآن مجید سے ان کو حوالے بتا سکیں۔ لکھتے ہیں۔

"مباحثہ آریوں ... پنڈت دھرم بھکشو نے تحریف قرآن کا ذکر کرتے ہوئے بخاری کی ایک آیت ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی کو اوتوا کے صیغے کے ساتھ لکھا ہے جس سے تحریف ثابت ہوتی ہے۔ اس پر مولوی عصمت اللہ احمدی نے کہا اگر بخاری میں یہ دکھا دو تو میں اسلام چھوڑ دونگا اور پانچسو روپیہ انعام دونگا۔ جو آریوں نے دکھا دیا"

(رکن الدین، ایک از سامعین مناظرہ)

اہلحدیث | یہ روایت اعمش کا قول ہے جو دوسرے طبقے کا راوی ہے، قرآن نہیں۔ نہ قرآن میں درج ہے۔ اس کا مفصل جواب اہلحدیث مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء میں دیا گیا ہے۔

اسی طرح آریوں کے اخبار "پرکاش" کو مطلب کی سوجھی۔ وہ لکھتا ہے۔

"مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار میں آریہ مناظر کی فتح کا اعلان کر دیا × × × × × × × × × مولوی ثناء اللہ کی شکست کا احمدیوں نے اعلان کر دیا۔ اس لئے آریوں کی فتح ہوئی۔" (پرکاش ۲۰ جنوری ۱۹۲۹ء)

لالہ جی جی میں خوش تو بہت ہوئے ہونگے حالانکہ اپنی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ بھلا اسی دلیل سے اگر ہم یہ کہیں تو بیجا ہوگا کہ

"سناتن دھرمی ہندو اگنی۔ وایو وغیرہ رشیوں کے (جن کو آریہ لوگ ویدوں کے ملہم کہتے ہیں) الہامی ہونے سے منکر ہیں۔ اور آریہ برھما جی کے (جن کو ہندو ویدوں کا ملہم مانتے ہیں) وجود ہی سے منکر ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وید کوئی چیز ہی نہیں۔"

مہاشے سجنو! اس دلیل کی تصدیق کرو گے؟

حیدرآباد سندھ کا مباحثہ آریہ

یہ مباحثہ چھ روز برابر روزانہ تین گھنٹے ہوتا رہا اس کی روئداد انجمن ثمرۃ الاسلام حیدرآباد سندھ کی طرف سے شائع ہوگی۔ مگر آریوں نے حسب عادت پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔ اسی سلسلہ میں سے مقدور بھر زور لگایا تھا کہ اتنا بڑا مباحثہ تحریری ہونا چاہئے جیسا دیوبند اور نگینہ میں ہوا تھا۔ مگر آریوں نے اپنی کمزوری کی بناء پر آخر تک تحریر کو نامنظور کیا۔ اگر اُن کے پاس قوت دلیل ہوتی تو تحریر سے کیوں انکار کرتے لیکن تحریر کی صورت میں اخباری پروپیگنڈا کیسے ہوتا۔ جیسا کہ پرکاش مورخہ ۲۷ جنوری میں لکھا ہے۔ "آریہ سماج کی شاندار فتح" کیا فتح؟ فتح یہ کہ ہمارے سوالوں کے جوابات اسلامی مناظروں سے نہیں دئے۔ مولوی ثناء اللہ پرانے مناظر ہیں مگر اب عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہو گئے ہیں"

کیا خوب! پہلے آریوں کا میری نسبت یہ تکیہ کلام تھا کہ مولوی ثناء اللہ شعر گوئی میں وقت کھو دیتے ہیں۔ اب میرے بڑھاپے کا گیت گانے لگے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی میں اکسٹھ سال کا ہو گیا ہوں جن میں سے ۳۵ سال آریوں وغیرہم سے مباحثہ میں گذرے ہیں۔ میں انکار کرتا ہوں تو منتظمین مباحثہ کو شیخ سعدی یہی مشورہ دیتے ہیں کہ ؎

برائے جہاندیدگاں کار کن
کہ صید آزمودہ ست گرگ کہن

ورنہ میں جب دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے آریوں کے لونڈے لارے کھڑے ہیں تو مجھے خود حجاب ہوتا ہے کہ میں کن کو مخاطب کروں۔ آہ! میرے مخاطب تھے سوامی شردھانند۔ سوامی نتیانند۔ سوامی درشنانند ماسٹر آتما رام جی وغیرہ۔ اب تو آریوں میں نوجوان لونڈے تیز زبان تیز مزاج پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو نہ دعوے کی خبر نہ دلیل کی تمیز۔ پھر وہ خود ہی اپنے مناظرے کو کامیاب دکھانے کیلئے اخباروں میں مضامین لکھتے ہیں یا لکھاتے ہیں تو کیوں نہ اُن کے

حق میں یہ کہا جائے ؎

وہی قاتل، وہی مخبر، وہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں خون کا دعوٰے کس پر

حاضرین مباحثہ تو خوب جانتے ہونگے کہ آریوں نے کیا کیا حرکتیں کیں اور کیا تنگ منہ کی کھائی۔ تاہم ہم بذریعہ "پرکاش" حباشہ مستور نامہ نگار سے پوچھتے ہیں کہ ذرہ وہ سوال تو بتائیں جن کے جواب آپ کو نہیں دئے گئے۔ آریہ پریس کا یہی طرز کلام ہے، وہ یہی لکھا کرتے ہیں۔ مباحثہ ہوا مسلمانوں نے ہمارے سوالوں کے جواب نہ دیئے، ہمارا اثر بہت اچھا رہا، ویدک دھرم کی فتح ہوئی وغیرہ۔

حرام ہے کہ کبھی یہ بھی بتادیں کہ سائل کون تھا اور جواب دینا کس کا فرض تھا۔ ہاں اپنا آخری وقت رکھنے کو پہلے ہی کہدیا کرتے ہیں کہ آریہ چونکہ مجیب ہے اسلئے اخیر وقت آریہ مناظر کا رہیگا۔ لیکن مباحثہ کے دوران میں سوال کرتے جائینگے۔ اور ہر دفعہ یہ گیت گاتے جائینگے "میرے سوال کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا" حالانکہ مولوی صاحب بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ "سوالات جملہ میری طرف سے ہونگے جواب دینا آپ کا کام ہے" لیکن آریہ مناظر کمال ایمانداری سے کہتا جاتا ہے کہ "میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا" وہاں سے نکلکر بذریعہ پریس بھی یہی راگ الاپینگے۔ یہ ہے ان آریہ مہاشوں کی دیانت اور یہ ہے ان کی صداقت ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

نامہ نگار پرکاش نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے پنڈت لیکھرام پر لاحول پڑھا۔ میں اس سفید جھوٹ کا کیا جواب دوں۔ ہاں میں اس بارے میں اُن کے پردھان سوامی کرشنا کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کہ وہ بتادیں کہ اُنہوں نے مجھ سے سُنا کہ میں پنڈت لیکھرام پر لاحول پڑھتا ہوں۔

اس قسم کے جھوٹے پروپگنڈا سے شکست کو فتح کے رنگ میں دکھانے کا طریق آریوں کا بہت پرانا ہے جو ایک مذہبی سوسائٹی کے لئے موزوں نہیں۔

جماعت اہلحدیث اور اہلحدیث کانفرنس

آیندہ سالانہ جلسہ

قابل ضروری توجہ احباب کرام

کون نہیں جانتا کہ ہندوستان میں اُسی جماعت کی زندگی رہ سکتی ہے جو جماعتی زندگی رکھتی ہو۔ جماعت اہل حدیث بفضلہ تعالےٰ اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اعداد و شمار سے باہر ہے۔ مگر ان کی جماعتی زندگی کا نمونہ یا نام اگر کچھ ہے تو اہلحدیث کانفرنس ہے۔ جس کی ظاہری قبولیت تو یہاں تک ہے کہ ہندوستان کے دور دراز بلاد ممکنہ میں اس کے جلسے ہوئے اور ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہینگے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ جو اس کا نصب العین تھا وہ پورا چھوڑ ابھی ادھورا بھی نہ ہوا۔ کیونکہ جماعت کی طرف سے اس کی مالی امداد کماحقہ نہ ہوئی۔ اور فرقوں کی جماعتوں کا دستور ہے کہ اپنے اپنے ہاں سے چندہ کرکے سالانہ جلسے میں پیش کرتے ہیں۔ مگر جماعت اہلحدیث نے ابھی تک یہ نہیں سیکھا۔ اس لئے بزور توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر بہی خواہ کانفرنس رمضان شریف میں اپنے ہاں سے چندہ جمع کرکے سالانہ جلسہ ملتان میں بذریعہ اپنے نمائندہ کے یا بذریعہ ڈاک بھیجیں۔ اور ضرور بھیجیں۔ چاہے زیادہ ہو یا کم۔

اہلحدیث کانفرنس دوسروں کی نگاہ میں

اعیان اہلحدیث ملاحظہ فرمائیے ہم آپ کو بتلاویں کہ اہل حدیث کانفرنس کسطرح کام کرتی ہے۔ دوسری جماعتوں کا یہ رویہ ہے کہ مکھی مار کر شیر بتاتے ہیں۔ اپنے معلومین اور دوسرے لوگوں میں اتنا پروپگنڈا کرتے ہیں کہ سننے والے خواہ مخواہ متاثر ہوکر مرعوب ہوجاتے ہیں۔

برخلاف اس کے اہلحدیث کانفرنس چونکہ خالص دینی کام کرتی ہے اس کا خیال یہی رہتا ہے کہ جس (رضا) کیلئے ہم کرتے ہیں وہ دیکھتا ہے۔ آج ہم اتفاقیہ ایک مخالف رائے خاہد کی شہادت پیش کرتے ہیں جس نے صرف ایک گمنام گوشہ میں دورہ کیا ہے۔ یعنی تبت خورد کا حال سنئے جو کشمیر سے پرے ایک خالص اسلامی ملک ہے:

لکھنؤ کے شیعہ مدرسۃ الواعظین کا ایک سفیر ملک تبت خورد میں گیا۔ کیونکہ شیعہ کی ایک شاخ نوربخشی وہاں بکثرت ہے۔ اُن تبتی لوگوں میں سے ایک صاحب مولوی سید ابوالحسن صاحب نے ہندوستان میں آکر تعلیم حاصل کی۔ اُن کے بعد اور طالب علم بھی آئے اُنہوں نے جاکر اپنے ملک میں خالص توحید و سنت کی اشاعت کرنی شروع کی۔ اہلحدیث کانفرنس نے حسب مقدور اُن کی مدد کی۔ اس کا نتیجہ جو ہوا وہ واعظ مذکور کے لفظوں میں درج ہے۔

نوٹ تبت خورد کو بلتستان بھی کہتے ہیں۔ سارے علاقہ میں مقام کریس ہے جہاں مولوی سید ابوالحسن صاحب رہتے ہیں۔ اسی لئے شیعہ واعظ نے کریس ہی کو بہت اہمیت دی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

کریس تحصیل اسکردو علاقہ تبت یہ مقام تمام بلتستان میں نوربخشیوں اور وہابیوں کا مرکز ہے تمام بلتستان کے نوربخشی یہیں کے علماء کے زیر اثر ہیں اور یہیں سے وہابیت کی تبلیغ ہوتی ہے اور یہیں اُن کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ الذیہیں کی فریاد و فغاں سے متاثر ہوکر مدرسۃ الواعظین نے اسطرف توجہ کی ہے۔ مبلغین وہابیت اپنا کام اور یہیں صرف کر رہے ہیں اور یہیں سے تمام بلتستان میں وہابیت پھیلی ہے۔ یہاں وہابیوں کا مدرسہ بھی ہے اور اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے مبلغین اور معلمین بھی مقرر ہیں اور وہیں سے تنخواہیں پاتے ہیں۔ جناب واعظ نے بھی یہاں پہنچکر اپنی پوری قوت صرف کردی۔ آٹھ دس تقریریں فارسی میں

فرمائیں جس کا ترجمہ نوربخشیوں کے سب سے بڑے عالم مولوی سید علی صاحب نے بلتیان کی زبان میں اپنی قوم کو سمجھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نوربخشی کے علماء وہابیوں کے خلاف ہو کر جناب واعظ کے ہمخیال ہو گئے۔ × × × × × × × ×

× × × اس ملک میں آٹھ راجہ* ہیں اور بفضلہ تعالیٰ آٹھوں شیعہ اثنا عشری۔ آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے مگر سب کے سب غریب مسکین اور باہمت دیندار۔ جن میں نصف سے زائد اثنا عشری شیعہ ہیں اور تقریباً ایک ثلث نوربخشی اور کوئی دسواں حصہ وہابی ہیں۔ مگر اندیشہ ناک امر یہ ہے کہ بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ شیعہ اور نوربخشی علم نہیں رکھتے اور وہابی دہلی اور امرتسر سے فارغ التحصیل ہو ہو کر ایک ایک دو دو ہر مقام پر پہنچ گئے ہیں اور کانفرنس کی طرف سے تنخواہیں پا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے مدرسے جاری کر رکھے ہیں اور انہاک سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ شیعوں میں دو چار عالم ہیں مگر وہ تبلیغ سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ لہٰذا نوربخشی وہابیوں میں جذب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ابھی تین چار مہینے کا ذکر ہے کہ ایک موضع میں نوربخشیوں کے اسی گھر وہابی ہو گئے۔"

(رسالہ الواعظ جلد ۷ نمبر ۱۲ صفحہ)

خلاصہ | اس کا یہ ہے کہ بلتستان جیسے پہاڑی ملک میں تھوڑے سے عرصہ میں دس ہزار اہل حدیث ہو گئے ہیں اور مزید کی توقع ہے۔

واعظ مذکور نے جو رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہماری تقریر سے شیعہ اور نوربخشی سب ایک ہو گئے۔ اس سے ایک بڑے راز کا انکشاف ہوا۔ وہ یہ کہ چند روز سے بہتی اہلحدیث شاکی تھے کہ جامع مسجد میں جہاں ہم نوربخشیوں کے ساتھ بحکم حاکم اپنے اپنے اوقات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اب نوربخشی اسی مسجد میں صحابہ کبار کو برا کہتے ہیں جس سے ہم کو بہت رنج ہوتا ہے۔ ہم حیران تھے کہ نوربخشی تو ایسے نہ تھے کہ وہ دل آزاری کریں۔

* اس ملک میں راجہ بجائے زمیندار کو کہتے ہیں جیسے اودھ میں تعلقہ دار۔ یہ سب جاگیردار کشمیر کی رعیت ہیں۔ (اہلحدیث)

اب شیعہ واعظ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ یہ سب کارروائی شیعہ حضرات کی ہے۔ چنانچہ اہل حدیث کی طرف سے اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کی گئی جس کا انجام بتائید تعالیٰ یہ ہوا جو درج ذیل ہے۔

مولوی سید ابوالحسن صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

گذارش ہے کہ یہاں کی اہلحدیث جماعت کی طرف سے بابت امن یابی مد تبرا بازی بند کرنے کے جو مقدمہ دائر تھا وہ بفضل اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹ جمادی الثانی (مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۲۸ء) کو فیصلہ بحق اہل حدیث ہوا کہ نوربخشی امامی مذہب کے خطیب سے میعادی ایک سال کے واسطے ضمانت مبلغ ایک ہزار کی لی گئی۔"

(ابوالحسن)

(الحمد للہ)

ضروری اطلاع | اہلحدیث کانفرنس جس جس مقام پر امداد دیتی ہے وہ اس اصول سے دیتی ہے کہ وہاں کے افراد کمزور ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنا خرچ برداشت کر سکیں تو ان افراد کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہئے اسلئے ان کی امداد بند کی جاتی ہے۔ ایسے مقامات کے احباب یہ نہ سمجھا کریں کہ یہ امداد کوئی دائمی پنشن ہے بلکہ وہ کوشش کیا کریں کہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں۔

اسکی مثال بالکل یہ ہے کہ باپ اپنی نابالغ اولاد کا خرچ اٹھاتا ہے۔ بالغ اولاد کو چاہئے اپنا خرچ خود اٹھائے۔ افراد اہل حدیث اس اصول کو یاد رکھیں کہ جہاں بفضلہ تعالیٰ افراد کافی تعداد میں ہوں وہ جماعتی ضرورت کو خود پورا کیا کریں۔ بلکہ کانفرنس کو امداد بھیجا کریں جیسے لائق اولاد کا کام ہے کہ اپنا بوجھ خود اٹھاتی ہیں اور قابل امداد والدین کی مدد کرتے ہیں۔

کانفرنس کی حالت یہ ہے کہ ہر مہینے سیکڑوں کی کمی رہتی ہے۔ گذشتہ حسابات کے بعد مندرجہ ذیل حساب بابت ماہ رجب ۱۳۴۷ھ (مطابق دسمبر۔ جنوری ۱۹۲۹ء) ملاحظہ کریں۔

آمد ماہ رجب ۱۳۴۷ھ

معرفت دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی	للعـہ ۱۲
بذریعہ مولوی بہرام صاحب واعظ پشاوری	للعـہ ۸
بذریعہ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ گونڈوی	عـہ ۱۲
بذریعہ مولوی محمد عمر صاحب واعظ	۱۲
بذریعہ مولوی عبدالجبار صاحب واعظ	۱۲
بذریعہ مولوی شمس الدین صاحب واعظ	للعہ
بذریعہ مولوی محمد حسن صاحب واعظ	عہ
بذریعہ مولوی محمد یوسف صاحب واعظ	۱۲
میزان کل آمد	ما للعـہ ۱۴

خرچ | ۲۷ مدارس متعلقہ کانفرنس بتفصیل ذیل:-

(۱) بنام مدرسہ باڑی دھولپور اسٹیٹ	عـہ
(۲) ″ مدرسہ قطب صوبہ دہلی	[illegible]
(۳) ″ مدرسہ تکہور کریس علاقہ کشمیر	عـہ
(۴) ″ مدرسہ دیگوٹ علاقہ اودے پور	عـہ
(۵) ″ مدرسہ لال پور ریاست رامپور	عـہ
(۶) ″ مدرسہ یلغار علاقہ کشمیر	عـہ
(۷) ″ مدرسہ غواری علاقہ کشمیر	عـہ
(۸) ″ مدرسہ کھیتڑی علاقہ جے پور	عـہ
(۹) ″ مدرسہ جلی پہاڑی علاقہ جے پور	عـہ
(۱۰) ″ مدرسہ ٹوڈہ بھیم علاقہ جے پور	عـہ
(۱۱) ″ مدرسہ لشکر گوالیار	عـہ
(۱۲) ″ مدرسہ کپور تھلہ پنجاب	عـہ
(۱۳) ″ مدرسہ بڑہ باڑی ضلع سلہٹ	عـہ
(۱۴) ″ مدرسہ کلالتہ ضلع گوڑگانواں	عـہ
(۱۵) ″ مدرسہ چاندپور ضلع بجنور (۲ ماہ)	عـہ
(۱۶) ″ مدرسہ الدن ضلع میرٹھ (۲ ماہ)	عـہ
(۱۷) ″ مدرسہ سنجولی شملہ	معہ
(۱۸) ″ مدرسہ شکراوہ ضلع گوڑگانواں	معہ
(۱۹) ″ مدرسہ فتحپور سیکری ضلع آگرہ	صہ
(۲۰) ″ مدرسہ آگرہ لوہا منڈی	سے
(۲۱) ″ مدرسہ سسولہ ضلع میرٹھ	صہ
(۲۲) ″ مدرسہ وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان	صہ
(۲۳) ″ مدرسہ گوہانہ ضلع گوڑگانواں	صہ
(۲۴) ″ مدرسہ دیراپڑا ضلع مظفرگڈھ	صہ
(۲۵) ″ مدرسہ شاہجہانپور	صہ
(۲۶) ″ مدرسہ روی تنشی ضلع سلہٹ	للعہ
(۲۷) ″ مدرسہ جیور ضلع بلندشہر	للعہ
میزان	ما مـللعـہ

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کا چیلنج

امیر جماعت لاہوریہ کو

خلیفہ قادیان لاہوری امیر کے آئے دن کے حملوں سے تنگ آ گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اسدفعہ وہی طریق اختیار کیا جو اُن کے والد مرزا صاحب قادیانی نے مخالفوں کے سامنے اختیار کیا تھا۔ یعنی مقابلہ میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔ اسی طرح (حسب بیان نامہ نگار اہلحدیث) خلیفہ قادیان نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوریہ کو گزشتہ جلسہ قادیان میں چیلنج دیا ہے کہ میرے مقابل تفسیر قرآن لکھیں۔ جونسی سورت اُن کو اچھی آتی ہو وہی لے لیں۔ پھر دونوں تفسیریں علماء کے پاس بھیجی جائینگی جو وہ فیصلہ دینگے قبول ہوگا۔

لاہوری امیر نے ابھی تک اس چیلنج کا جواب نہیں دیا لیکن ہم بتاتے ہیں کہ اس مقابلہ میں خلیفہ صاحب قادیان بڑھ جائینگے۔ کیونکہ ان کی تفسیر بیا بندی اپنے باپ مسیح موعود کے ہوگی جسمیں مرزا صاحب کی تعلیم کے اعلیٰ سے اعلیٰ نکتے درج ہونگے جنکی تفصیل ہم نے رسالہ "نکات مرزا" میں کی ہوئی ہے۔ جسکی مثال یہ کافی ہے کہ "اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" جب اونٹنیاں چھوڑ دیجائینگی تو مسیح موعود آئیگا۔ (چنانچہ آگیا) "جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ" سورج چاند کو یکجا گرہن ہوگا تو مسیح موعود آئیگا۔ چنانچہ آگیا۔

خلیفہ قادیان کی نکتہ سنجی

یقول الانسان یومئذٍ این المفر الی ربک یومئذٍ المستقر۔

(انسان اُس روز کہیگا کہاں کوئی جگہ بھاگنے کی ہے۔ اُس روز تمہارے پروردگار ہی کے پاس جائے قرار ہوگی) یہ جائے قرار قادیان ہے جو آجکل کے فتنوں کیلئے جائے پناہ ہے۔"

(جل جلالہ)

بہرحال ہم یہ مقابلہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں دین اور قرآن کی بہت بڑی خدمت ہے۔ مگر لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح نے یونہی ٹالدیا ہے۔

احمدیت سے توبہ

مولانا صاحب السلام علیکم۔ اس اشتہار کو درج اخبار فرما کر مشکور فرمائیں۔

میں مسمی شیر محمد ولد عظیم بخش موضع منارہ ضلع جہلم کا رہنے والا ہوں۔ میں نے چند دنوں سے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ میں صفیں (چٹائیاں) بیچا کرتا ہوں۔ ان دنوں مجھے صفیں بیچنے کا اتفاق علاقہ قادیان میں ہوا۔ اچانک بیچتا بیچتا بھاٹڑی پہنچا۔ مولوی محمد یعقوب صاحب کے دریافت کرنے پر میں نے احمدیت کا اظہار کیا اور اپنی بیعت کا حال کہہ سنایا۔ مولوی صاحب موصوف نے مجھے مرزا جی کی کتابات و اشتہار مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ اور قرآن مجید و احادیث رسول اللہ صلعم پڑھکر سنائیں۔ مجھے اب مولوی صاحب کے سمجھانے پر حق معلوم ہوگیا ہے۔ لہذا میں نے بھاٹڑی میں عام لوگوں کے سامنے فسخ بیعت کا اعلان کردیا ہے۔ اب بذریعہ اشتہار اعلان کرتا ہوں کہ میں نے بیعت فسخ کردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے سچے اسلام پر رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(شیر محمد ولد عظیم بخش ساکن موضع منارہ [illegible] حال وارد بھاٹڑی بقلم ماسٹر رحیم بخش بھاٹڑی)

خرچ واعظین کانفرنس بتفصیل ذیل

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل
بہرام صاحب	[illegible]	۱۴ر	[illegible]
عبدالرحمٰن صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محمد عمر صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبدالجبار صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شمس الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محمد حسن صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محمد یوسف صاحب (۱۴ یوم)	[illegible]	.	[illegible]

میزان [illegible] ماہ [illegible]

خرچ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر	[illegible]
کرایہ دفتر	[illegible]
ٹکٹ	۲ر
خاکروب	۳ر

میزان [illegible]

کل میزان الماہ [illegible]

کمی ماہ [illegible]

(حافظ حمید اللہ نائب ناظم)

پختہ وعدہ کیجئے

رمضان شریف میں ہم دس ایسے آدمیوں کو دو دو روپئے کی رقم برائے قیمت اخبار دینا چاہتے ہیں جو وعدہ کریں کہ "ہر پرچہ اپنے ہاں کی مسجد میں جماعت کو سنادیا کرینگے"۔ باقی قیمت وہ خود دیں' یا منیجر صاحب غریب فنڈ سے وضع کریں۔ وعدے کا خط منیجر صاحب اہلحدیث کی خدمت میں پہنچنا چاہئے۔

(محمود۔ ابراہیم از جھاجھا)

منیجر غریب فنڈ میں بہت سے سائلوں کے نام درج ہیں۔ جن کا داخلہ دو۔ دو روپئے آیا ہوا ہے آپ مبلغ عـــہ بھیجدیں۔ ان سائلوں میں سے جو آپ کے حسب منشاء وعدہ کرینگے اُن کو مقدم کرکے اخبار جاری کیا جائیگا۔

ملکی مطلع

افغانستان کے متعلق غلط خبروں میں سے چند اخبار صحیحہ

اسلامی تاریخ میں عباسیہ کا زمانہ اس امر میں مشہور ہے کہ اُس زمانہ میں بہت سی روایات موضوعہ بنی تھیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ موضوعات کا سارا ذخیرہ اسی زمانے کا ہے تو صحیح ہوگا۔ جنگ عظیم میں بھی غلط خبریں آتی رہیں۔ مگر افغانستان کی موجودہ شورش میں تو حد ہی ہوگئی۔ غضب خدا جھوٹ بولنے والوں اور جھوٹی خبریں بھیجنے والوں کو ذرہ بھی خیال نہیں آتا کہ کل جو خبر ہم نے بڑے زور سے بھیجی ہے آج کس منہ سے اُسکی تردید کرتے ہیں۔ بچہ سقہ کئی دفعہ قتل ہوا کئی دفعہ زندہ ہوا علی احمد جان قتل ہوا پھر زندہ ہوا۔ یہاں تک کہ شاہ امان اللہ خان نے تخت چھوڑا۔ پھر لیا۔ کوئی نہیں سوچتا یہ کیا ہو رہا ہے۔

باوجود ان اکاذیب کے بالاجمال اتنا علم صحیح ہے کہ کابل میں فساد ہے۔ شاہ امان اللہ خان کابل چھوڑ کر قندھار چلے گئے ہیں۔ اور کابل پر بچہ سقہ کی حکومت ہے اور بس۔ اس واقعہ کے متعلق ہم چند فقرات صحیحہ پیش کرکے بتانا چاہتے ہیں کہ حقیقت اصلیہ کیا ہے۔ وہ چند فقرات یہ ہیں۔

(۱) کچھ شک نہیں کہ امیر امان اللہ خان بادشاہ تھے اور ہیں۔

(۲) اس میں بھی شک نہیں کہ ان کے ماتحت فوج بھی تھی اور ہے۔

(۳) یہ بھی صحیح ہے کہ بادشاہ اپنے دارالحکومت کو محفوظ اور مضبوط رکھا کرتے ہیں۔

(۴) اس میں بھی شک نہیں کہ کابل سے باہر بالکل قریب ہی قلعہ ہے۔

(۵) یہ بھی بالاعتبار صحیح ہے کہ قلعہ میں توپخانہ اور گولہ بارود بھی کافی بلکہ کافی سے زیادہ جمع ہوگا۔

(۶) یہ بھی قابل تصدیق صداقت ہے کہ افغانستان کی رعایا بلکہ آزاد قبائل کے پاس بندوقیں تو ہیں مگر توپیں نہیں۔

(۷) یہ بھی سچ ہے کہ حکومت افغانیہ کے پاس ہوائی جہاز بھی ہیں اور قبائل کے پاس نہیں۔

(۸) یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ توپ پر بندوق غالب نہیں آسکتی۔

یہ چند صداقتیں ہیں جن میں ذرہ بھر کلام نہیں۔ اب قابل غور بات یہ ہے کہ شنواری خواہ کتنے ہی جنگجو کیوں نہ ہوں شاہی توپخانہ اور ہوائی سامان پر کیونکر غالب آکر کابل پر قابض ہوگئے۔ کیوں شاہی توپخانہ اور ہوائی جہازوں نے اُن کو نابود نہ کردیا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ امیر صاحب خونریزی کرنا نہیں چاہتے تھے طفل تسلی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جس ملک میں یہاں تک نوبت پہنچے کہ بادشاہ دارالحکومت سے نکل جائے وہاں کا بادشاہ خونریزی سے پرہیز کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسی بات وہی تسلیم کرسکتا ہے جس کو شاہی قوانین اور دستورات کا علم نہ ہو۔

ہمارے نزدیک حقیقت کیا ہے

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم کو کابل کے حالات کا علم نہیں۔ لیکن چند اصول جو اوپر مذکور ہوئے ہیں ان سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں جو بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ کابل کے علماء اسلام اور سرداران اور افسران فوج امیر صاحب کے رویہ سے ناخوش تھے۔ اُنہوں ہی نے یہ حکمت کی کہ شنواری قبیلہ کو برانگیختہ کرکے بچہ سقہ کو اُن کا بڑا بنایا اور اُسکے آنے پر معمولی سی مزاحمت کے بعد راستہ چھوڑ دیا۔ امیر صاحب نے جب رنگ بگڑا ہوا دیکھا تو سردار عنایت اللہ خان کو اپنا قائم مقام کرکے آپ قندھار کو چلے گئے۔ بچہ سقہ نے کابل میں داخل ہوکر عنایت اللہ خان کو بے گناہ جانکر بغیر قتل کے خارج البلد کردیا۔ چنانچہ وہ براستہ پشاور پنجاب میں ہوتے ہوئے قندھار پہنچ گئے۔ اگر یہ حالت نہ ہوتی تو کیا کسی صاحب عقل کی سمجھ میں آسکتا ہے؟ کہ توپخانہ کی موجودگی میں کوئی قوم خواہ کیسی ہی دلیر ہو قلعہ لے سکتی ہے۔

مکہ معظمہ میں جب شریف کی بغاوت ہوئی تھی قلعہ میں پچیس ترک اور پانسو گورے تھے۔ تمام بدو مکہ میں اُٹھے ہوئے آرہے تھے۔ لیکن اُن پچیس ترکوں نے قلعہ نہیں دیا تھا۔ تاوقتیکہ مصر سے لاکر توپخانہ سامنے کھڑا نہ کیا گیا۔

ہماری رائے سے کوئی کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو ہم اخبار آمدہ کی روشنی میں یہی صحیح جانتے ہیں۔

ہاں ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ اقوام کو اُبھارنے میں اغیار کا ہاتھ بھی ہو۔ ہمارے نزدیک جیسی مذکورہ صداقتیں قابل تسلیم ہیں یہ بھی ایک صداقت واجب الاعتقاد ہے کہ

"ہر حکومت اپنی قریبی حکومت کی امکانی بلکہ یقینی دشمن ہوتی ہے"

اسی اصول کو شیخ سعدی نے ان لفظوں میں سمجھایا ہے۔

"دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند"

ہمارے نزدیک نہ امیر امان اللہ خان نے تاج و تخت چھوڑا نہ دوبارہ لیا۔ بلکہ واقعہ صرف یہ ہے کہ ہوا کا رخ دیکھکر وہ ایک دارالحکومت سے دوسرے دارالحکومت میں چلا گیا۔ جیسے جنگ عظیم میں فرانس نے اپنا دارالحکومت تین سو میل پرے بدلدیا تھا۔

اب کیا ہو رہا ہے

سچ تو یہ ہے کہ جتنی خبریں آرہی ہیں اُن سے قدر مشترک صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ بچہ سقہ کابل میں۔ امیر امان اللہ قندھار میں سردار علی احمد جان جلال آباد میں ہوا کا رخ دیکھ رہے ہیں۔ ان کی فیصلہ کن کارروائی میں برف باری سخت مانع ہے۔ ہاں یہ خبر کہ سردار علی احمد جان نے بچہ سقہ کی فوج کو قدرے شکست دی ہے، ممکن ہے صحیح ہو۔ لیکن ایسی شکستیں فیصلہ کن ثابت نہ ہونگی۔ بلکہ کسی بڑی جنگ کی انتظاری ہوگی۔

ہوا کی موافقت

ان خبروں میں ایک خبر یہ بھی آئی ہے جو ہمارے نزدیک صداقت پر مبنی ہے کہ

"علماء اسلام اور سرداران قوم نے جو شروط مصالحت پیش کی ہیں امیر صاحب نے سب مان لی ہیں"

ان میں امیر صاحب کے سابقہ احکامات کی واپسی بھی ہے اور قومی مجلس کا انعقاد بھی۔ یعنی خلاف شریعت اور خلاف رسوم افغانیہ جو احکام صادر کئے تھے وہ سب واپس لے لئے گئے۔ اس کا اثر یہ ہونا لازمی ہے کہ ناراض لوگ

ماضی ہو گئے ہونگے۔ اسلئے امیر امان اللہ سے حسن انجام کا یقین ہے۔ خدا امیر امان اللہ خان کو پختہ مسلمان حاکم بنائے۔ آمین۔

اخبار کا ذبہ | بچہ سقہ نے پیغمبری کا دعوے کیا (جھوٹ) بچہ سقہ نے ہندوؤں کو لوٹا (جھوٹ) بچہ سقہ نے سکھوں کو قتل کیا (جھوٹ) بچہ سقہ خود قتل ہو گیا (جھوٹ) سردار علی احمد جان قتل ہو گیا۔ بالکل غلط۔ وغیرہ وغیرہ۔

دعا ہے | خدا افغانستان سے شر و فساد دور کرے اور امیر امان اللہ خان کو با تحت اسلام سارے افغانستان کا مستقل بادشاہ بنائے۔ آمین۔

قادیانی احمدی یاجوج ماجوج کے در پر

مذہبی مصلحین اور ملکی ریفارمروں میں بس یہی ایک بین فرق ہوتا ہے کہ اول الذکر میں دو عملی نہیں ہوتی۔ یعنی جو بات وہ کہتے ہیں عمل اُن کا اُس قول کے مخالف نہیں ہوتا۔ برخلاف ملکی ریفارمروں کے وہ ہوا کا رخ دیکھا کرتے ہیں۔ اُن کی روش روش زمانہ کے ساتھ ہوتی ہے وہ آج کسی کو بُرا کہتے ہیں تو مصلحت پر کل اُسی بڑے آدمی سے اظہار محبت کرتے ہیں تو مصلحت پر۔ غرض اُنکا اصول ہی یہ ہوتا ہے ؎

"غرض کی تواضع غرض کی مدارا"

اسی اصول کو مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل واقعہ غور سے سنئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مصلح مذہبی ہونے کا دعوے کیا۔ اسی دعوے پر وہ اس دنیا سے چلے گئے۔ اسی مذہبی نقطہ نگاہ سے مرزا صاحب نے روس اور برطانیہ وغیرہ اقوام نصارٰے کو یاجوج ماجوج لکھا ہے۔

نوٹ | یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں؟ یہ ایک اسلامی اصطلاحی لفظ ہے جو قرآن مجید میں یوں آتا ہے

اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ

(دیکھئے یاجوج ماجوج ملک میں مفسد ہیں یعنی بڑے جابل سفاک بے رحم)

ان معنے کو ملحوظ رکھکر مرزا صاحب کا قول سنئے فرماتے ہیں۔

"ان یاجوج وماجوج ھو النصارٰی من الروس والاقوام البرطانیہ" (حمامۃ البشرٰی)

(یعنی کچھ شک نہیں کہ یاجوج ماجوج روسی اور انگریز ہیں)

آج ہم دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں کہ اسی مصلح مذہبی مسیح موعود مہدی مسعود کرشن گوپال مہاراج مجدد اعظم کے خلیفہ میاں محمود پہلے خود گورنر (انگریز بالفاظ مرزا یاجوج ماجوج) سے ملتے ہیں۔ ظاہر کیا جاتا ہے کہ سلسلۂ

احمدیہ کی ترقی کیلئے گفتگو ہوئی ہے۔ لیکن چند دنوں بعد ثابت ہوتا ہے کہ وہ گفتگو یہ تھی کہ ایک مرزائیہ وفد حاضر خدمت ہونے کی گورنر پنجاب سے اجازت لی ہے چنانچہ چالیس آدمیوں کا قادیانی وفد ۲۲ جنوری کو گورنر پنجاب کے پاس پیش ہوا۔ پیش ہوکر اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ (جس پر ہم بشرط ضرورت آیندہ اظہار رائے کرینگے) گورنر نے بھی حسب معمول جواب دیا جس سے سردست ہمیں سروکار نہیں ہمارا مدعا آج صرف یہ بتانا ہے کہ انگریزوں کو یاجوج ماجوج کہنے اور ماننے والے کیوں اُن کے دروازوں پر جاکر خوش آمد کرتے ہیں۔

ہم مانتے ہیں | کہ اس قسم کے کام وفدوں کا لیجانا۔ اڈریسوں کا دینا۔ دنیاوی حیثیت سے بہت مناسب ہوتا ہے۔ مگر یہ کام مذہبی مصلح کا نہیں بلکہ ملکی لوگوں کا ہے۔ پس قادیانی امت کے لوگ سوچ لیں کہ وہ کہاں گئے تھے اور کس سے غرض معروض کرکے آئے ہیں۔ اُسی قوم کے ایک فرد سے جس قوم کو بلا استثناء آپ کے نبی یاجوج ماجوج کہہ گئے ہیں۔ اور آپ لوگ بھی اُن کے فرمودہ پر آجتک یقین رکھتے ہیں ؎

"ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی"

دعاء قنوت پڑھا کریں

مکی اخبار "ام القرٰے" ہر ہفتے دلخراش واقعات سناتا ہے جو شرق اُردن عبداللہ بن شریف مکی کی رعایا نجدیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور لوٹ مار کرتے ہیں۔ ہر حملہ میں نجدیوں کے سیکڑوں اونٹ لیجاتے ہیں۔ غرض سرحد نجد اور شرق اردن پر آئے دن فسادات ہوتے ہیں جن سے خطرہ ہے کہ دونوں اسلامی ملکوں میں شرارہ جنگ نہ چمک جائے۔ اسلئے اہلحدیث کے ناظرین رمضان شریف میں نماز صبح میں دعاء قنوت بایں الفاظ پڑھا کریں۔ اللھم الف بین قلوب المسلمین وانصر عساکر الموحدین۔ وغیرہ

زہریلے سڈلیٹز پاوڈر سے بچو

عوام کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس سڈلیٹز پاوڈر کو استعمال نہ کریں۔ جس کے لیبل پر "ڈارلنگ سڈلیٹز پاوڈرز" کے الفاظ چھپے ہوئے ہیں۔ اس پاوڈر کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ لنڈن (انگلستان) میں نہایت اعلٰے اجزا سے تیار شدہ ہے۔

تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس میں "ٹارٹرک ایسڈ" کے بجائے "اوکسالک ایسڈ" ہے۔ جو ایک تیز زہر ہے۔ تمام دوا فروشوں اور کیمسٹوں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی جاتی ہے کہ اگر ان کے پاس یہ زہریلا پاوڈر ہو تو وہ اس کی فروخت بند کردیں۔

متفرقات

جن حضرات نے کوشش کرکے ماہ جنوری ۱۹۲۹ء میں جدید خریدار بنائے ہیں۔ اُن کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ باقی حضرات بھی اپنے حلقہ اثر میں اسی طرح کوشش کرکے اخبار کی ترقی کا خیال رکھیں تو چند ماہ میں دوگنی اشاعت ہو سکتی ہے۔

حکیم محمد یعقوب صاحب کپور تھلہ ۴ عدد خریدار دئے دو خریداروں نے دلیپو وصول کیا۔ دو نے واپس کر دیا۔

محمد محمد ابراہیم۔	ایک عدد
حکیم عنایت حسین۔	ایک عدد
ہدایت اللہ دھرم کوٹ	ایک عدد
حافظ خلیل احمد کاسگنج	ایک عدد
مولوی محمد امین۔	ایک عدد
ایم۔ عبد الکریم ٹیلکیم۔	ایک عدد

(مگر وی۔ پی واپس)

مولوی عبد الخالق۔	ایک عدد

نوٹ:۔ اس دفعہ تین جدید خریداروں نے وٰلیو واپس کر دئے ہیں۔ آیندہ ہم حضرات معاونین کو آگاہ کرتے ہیں کہ جدید خریدار کو خریداری کی ترغیب دیتے ہوئے اُس سے پانچ روپے قیمت اخبار وصول کرکے بذریعہ منی آرڈر ہمارے نام بھیجا کریں تو بہت مناسب ہو۔ نہ ہم کو وی۔ پی کرنے کی تکلیف نہ اُن کو ۸ر زائد خرچ کرنے پڑیں۔ ۸ر نہیں تو کم سے کم ۵ر ضرور بھجوا دیا کریں۔ (منیجر)

ضرورت کتاب مجھے مجمع البحار لغت عربی کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو اس کتاب کے ملنے کا پتہ معلوم ہو تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(جان محمد۔ مقام جنڈیالہ۔ ضلع امرتسر)

تلاش دوست میرا ایک دوست حکیم محمد نامی ۱۴-۱۵ ماہ سے مفقود الخبر ہے حلیہ اس کا یہ ہے۔ قد میانہ رنگ سانولا (سیاہی مائل) داڑھی گنجان پیشہ طبابت مذہب اہلحدیث عمر تقریباً ۳۵ سال۔ کسی صاحب کو حکیم موصوف ملے ہوں یا ملیں تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(فضل کریم راجپوت دودہ ضلع گورداسپور)

یاد رفتگان میرا بھائی محمد یوسف دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال کر گیا۔ اناللہ۔

(محمد یاسین ڈیرہ دون)

ایضاً:۔ مولوی ابو النصر محمد عمر بلند شہری بعارضہ بخار و کھانسی انتقال فرما گئے۔ اناللہ۔ مرحوم بیس برس تک خوب توحید و سنت کا وعظ فرماتے رہے۔

(امان اللہ قریشی سمر یاداں)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(مصنفہ مولانا ابوالوفاء)

فرمائش کنندوں کے شوق کی بنا پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ پندرہ پارہ تفسیر شائع کر دی جائے۔ ۱۸ پارے کتابت ہو چکے ہیں۔ عنقریب پہلی جلد شائع ہو جائیگی۔ اس کے بعد کتابت جاری رہیگی۔ اب بھی جو لوگ فرمائش بھیجینگے انکو محصولڈاک کی رعایت کیجائیگی۔ (منیجر)

مدرسہ میاں صاحب دہلی کا سالانہ امتحان حسب معمول ۱۲ شعبان کو ہوا۔ اکثر طلباء کامیاب ہوئے ناظرین دعا کریں کہ میاں صاحبؒ کی یہ یادگار ہمیشہ جاری رہے

(سید ابو الحسن مہتمم مدرسہ میاں صاحب دہلی)

ضروری گذارش بعض ضرورتمند احباب میرے پاس دور دراز سے سفر کرکے میرے کسی واقف دوست کا سفارشی خط لیکر چندہ کیلئے آجاتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا بڑا فنڈ نہیں ہے جس سے میں اُن کی حاجت پوری کر سکوں بلکہ اُلٹا مجھے اُن سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ آیندہ ایسے اصحاب مجھے معاف رکھا کریں جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے میں خود ہی کر دیتا ہوں۔ (محمود محمد ابراہیم)

ضرورت اخبار میں ایک غریب آدمی ہوں۔ عرصہ تین چار سال سے اہلحدیث ہوا ہوں ضلع دربھنگہ دیہات میں رہتا ہوں۔ میرے ذریعہ سے کئی شخص اور بھی اہلحدیث ہوئے ہیں۔ مجھے اخبار اہلحدیث کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا دے تو میں دیہات میں کافی تبلیغ کروں۔

(عبد السبحان مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ)

طبی سوال میری داڑھی کے بال عرصہ دو سال سے گرتے ہیں۔ اب برائے نام چند بال بقایا باقی کا صفایا جو بال ہیں وہ بھی چند روز کے مہمان نظر آتے ہیں۔ جو بال گرتا ہے جڑ سے گرتا ہے اور اگر کسی بال کو پکڑ کر سیدھا کرنا چاہتا ہوں فوراً اُکھڑ پڑتا ہے۔ عرصہ دراز تک سر اور داڑھی کے بال سجی سے دھوتا رہا ہوں شاید اسی وجہ سے سقوط الشعر عارض ہوا۔ کانوں میں گھوں گھوں ہردم موجود ہے۔ اختلاج قلب عام ہے۔ بلا کمزور، حافظہ مفرور ہے۔ یبوست ازحد۔ نزلہ زکام کا دائم المریض۔ بندہ غریب مفلوک الحال ہے لہذا سہل الحصول اور مجرب المجرب آسان علاج کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ بعد صحت بشرط زندگی ۵ر داخل غریب فنڈ کرونگا۔ للہ فی اللہ علاج بتائیں۔

(ابو سعید غلام محمد موضع چک ۱۷۱ گ ڈاکخانہ فطرو وال ضلع لائلپور)

اہلحدیث جس وجہ سے بیماری ہوئی ہے وہ چھوڑ دو۔ پہلا علاج یہی ہے۔

تمام مرزائیوں کو چیلنج بعض مرزائی کہا کرتے ہیں کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے "حرامزادہ کی رسی دراز" لکھدیا تھا اسواسطے مرزا صاحب کی زندگی میں فوت نہیں ہوئے۔ اگر مولوی صاحب کی یہ تحریر مرزائی دکھا دیں تو ۲۵ر انعام مجھ سے وصول کریں۔

(۲) جو کام یہود نے کیا یعنی حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان باندھا۔ وہی مرزا صاحب نے کیا۔ یہود تو یہ کام کرکے لعنتی ہو گئے اور مرزا صاحب مسیح موعود۔ مرزا صاحب پر سے یہ دھبہ دھو دیں تو ۲۵ر انعام اور وصول کریں۔ مولوی صاحب کی تحریر دکھانے اور مرزا صاحب کو لعنتی ہونے سے بری کرنے پر انعام پچاس روپے بندہ دیگا۔ اگر ثابت نہ کر سکیں تو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں۔

(عبد الرحمٰن از رانیوال)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۲ پر)

انتخاب الاخبار

نجد و حجاز میں بغاوت کی افواہیں نجد و حجاز میں کامل امن و امان ہے اور قبائل کی بغاوت کی اطلاع بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ سلطان ابن سعود نے ملک کے گوشہ گوشہ میں نہایت عمدہ انتظام کر رکھا ہے۔ عازمین حج کو نہایت اطمینان اور بیفکری سے عازم سفر ہونا چاہئے۔

مکہ معظمہ میں اس وقت تک سمندر کے راستے آنے والے حجاج کی تعداد ۱۱۰۵۹ تک پہنچ چکی ہے اللہم زد فزد۔

حج کے اقل ترین مصارف سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال بھی حج کے اقل ترین مصارف سال گذشتہ سے زیادہ نہیں ہونگے۔ یعنی واپسی ٹکٹ کے علاوہ چھ سو روپے میں گذارا ہو جائیگا لیکن اگر کوئی حاجی حجاز میں اونٹوں کی بجائے موٹر کار پر سفر کرنا چاہے تو اسے مزید ایک سو روپیہ کا بوجھ اُٹھانا پڑیگا۔

عراق میں برطانوی عساکر دارالعوام لندن میں مسٹر پی ہربرٹ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سیمول ہور نے جو برطانیہ کی فضائی طاقت کے وزیر ہیں، بیان کیا کہ عراق میں برطانوی فوج طیاروں کے پانچ دستوں اور مسلح موٹروں کے ایک دستہ پر مشتمل ہے۔ اس پر تخمیناً ساڑھے سترہ لاکھ پونڈ خرچ آتا ہے۔ جن میں سے تقریباً دس لاکھ پونڈ اس ملک میں قیام پر خرچ ہوتا ہے۔

غازی امان اللہ خان بدستور شاہ افغانستان ہیں لندن سے افغانی سفیر متعینہ ماسکو نے حکومت شوروائیہ روس کو مطلع کیا ہے کہ اعلیحضرت بدستور بادشاہ افغانستان ہیں۔

شہریار غازی کا شہزادہ شہریار غازی امان اللہ خان کے شہزادے جو پیرس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے ماسکو کے راستے کابل چلے گئے ہیں۔ افغانی سفیر متعینہ پیرس اس اطلاع کی تردید کرتے ہیں کہ شہزادہ صاحب صرف چند روز کیلئے برلن گئے ہیں تاکہ اپنے دوستوں سے ملاقات کریں۔

امیر امان اللہ خان اور برطانیہ اسمبلی میں بھی اور پارلیمنٹ میں بھی افغانستان کے متعلق جو اعلانات ہوئے ہیں۔ ان میں گورنمنٹ نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں انگریز کوئی مداخلت نہیں کرینگے۔

اعلیحضرت تاجدار دکن اعلیحضرت حضور نظام اعلےٰ مقام اپنے فرزند اکبر شاہزادہ اعظم جاہ اور شہزادہ معظم جاہ و دیگر عمائدین سلطنت کے ہمراہ ۳۱ جنوری کو مدراس پہنچے۔ کوئی عام مظاہرہ نہیں ہوا تاہم ہزارہا مسلمان اور ہندو آپ کے راستہ پر دو رویہ کھڑے رہے۔ آپ ۹ فروری تک یہاں رہینگے۔ آپ کے والد ماجد پچاس سال ہوئے یہاں آئے تھے۔

ہسپانیہ کے مختار کل کی کامیابی ۲۱ جنوری کو رات کے وقت جب ہسپانیہ کے مختار کل جنرل پریمو ڈی ریویرا نے اسمبلی میں اعلان کیا کہ کیورڈ ولے کی بغاوت کا خاتمہ ہو گیا ہے تو اس پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے گئے۔

ٹرین برف میں دبگئی بخارسٹ کا تار ہے کہ ۲۱ جنوری سے رومانیہ میں جو برف باری ہو رہی ہے اس میں ایک مسافر گاڑی دب گئی ہے جس سے چالیس آدمی سردی سے مر گئے ہیں۔ گاڑی کے اوپر بارہ فٹ برف جمی ہوئی ہے۔ چار امدادی انجن بھیجے گئے وہ بھی برف میں جم گئے۔ اب فوجیں ٹرین کو نکالنے کی کوشش میں ہیں۔

اڈیٹر الفضل پر مقدمہ کچھ عرصہ ہوا کہ مولوی محمد یعقوب اڈیٹر "لائٹ" نے "الفضل" قادیان کے اڈیٹر پرنٹر پر مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی دائر کیا تھا۔ ملزم نے درخواست دی ہے کہ اس کا مقدمہ دہلی کورٹ میں منتقل کیا جائے۔ درخواست منظور ہو گئی ہے اور اب اسکی سماعت دہلی کورٹ میں ہوگی۔

انجمن اہلحدیث قصور کا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ سنہ رواں کو ہوگا۔

(بقیہ متفرقات)

دورہ واعظین اہلحدیث کانفرنس دہلی

(۱۶ جنوری تا ۳۱ جنوری تک)

(۱) مولوی عبدالعزیز صاحب واعظ نے ضلع جالندھر کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی بہرام صاحب واعظ نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ گونڈوی نے موضع مہادیو۔ گنیش پور۔ ادھئی سپوکوٹ۔ بھیسی نگر۔ شیخ پور۔ تلکھنا ضلع بستی کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی محمد عمر صاحب واعظ نے موضع ساکرس۔ سوکھپور ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی عبدالجبار صاحب واعظ نے موضع ساکرس۔ سوکھپور ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی شمس الدین صاحب واعظ نے اسلام آباد۔ عالم گنج۔ حاجی پورہ۔ شوپیاں علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی محمد یوسف صاحب واعظ نے ٹونگو ڈیہہ۔ ہرابد۔ راجہ بھیٹہ۔ کونی ڈیہہ۔ پوکھریہ۔ بھرہ پڑی۔ ولدا۔ کھکوڈیہہ۔ اُدہوڈیہہ ضلع سنتال پرگنہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی محمد داؤد صاحب ضلع گورگانوی نے موضع سوکھپور ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(حافظ) حمید اللہ نائب ناظم

مضامین آمدہ از عبدالشکور۔ عبدالغفار۔ حاجی عبدالغنی۔ محمد یونس۔ شیخ خلیل الحق۔ ابونعیم عبدالرحیم۔

اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ ملتان میں ہوگا۔ پہلی تاریخیں منسوخ کر دی گئیں۔ اب ۲۴-۲۵ اور ۲۶ مارچ ۱۹۲۹ء مقرر ہوئی ہیں۔ ناظرین نوٹ کرلیں اور کانفرنس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

غریب فنڈ میں باہر سے کوئی رقم نہیں آئی۔ اہل حیثیت غریبوں کی طرف توجہ فرمائیں۔ از فتوے فنڈ للعہ سابقہ بقایا ۱۰۴ رجملہ ۱۰۶ از سائلین محمد عیسےٰ دہلی سے محمد شمس الحق دہلی سے محمد سلیمان جگدیش پور سے [illegible] تینوں سائلوں کے نام سال کیلئے اخبار جاری کیا گیا قیمت بجناب غریب فنڈ [illegible] باقی ۱۰۴ تحریر سائلین [illegible]

مومیائی

(... علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

... پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری ... کردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی ... کی کمزوری درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی ... کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

شہادات ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء

جناب غلام ہادی صاحب ججے بھوگا۔ آدھ پاؤ مومیائی ہم نے منگائی تھی از حد فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ... آدھ پاؤ مومیائی اور عنایت فرمائیں۔" (۲ دسمبر ۲۸ء)

جناب ابوالاشفاق محمد محب الحق صاحب اسلام پور۔ اس سے قبل میرے عزیز نے ایک چھٹانک آپ کی مومیائی منگا کر استعمال کی۔ بے شک یہ دوا حسب تحریر اشتہار بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ لہذا ... دوست کیلئے آدھ پاؤ اور بھیجدیں۔" (۵ دسمبر ۱۹۲۸ء)

جناب مولوی ابو سعید محمد علی صاحب ضلع فیروز پور۔ بندہ نے ۱۹۲۷ء میں مومیائی منگا کر آزمائش کی۔ الحمد للہ بجمیع اوصاف موصوف ثابت ہوئی۔ اب دوبارہ از حد ضرورت ہے ایک چھٹانک بھیجدیں۔" (۵ دسمبر ۲۸ء)

جناب ایم۔ برہان الدین صاحب بنارس۔ آپ کی مومیائی بہت مفید ہے۔ آدھ پاؤ اور جلد عنایت فرمائیں۔" (۹ دسمبر ۲۸ء)

مندرجہ ذیل ادویات کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

سرمہ مفید چشم۔ رات کو لگانے سے بینائی کو تقویت اور آنکھوں کو راحت ملتی ہے۔ قیمت ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

بال صفا۔ نازک سے نازک جگہ پر لگانے سے چار پانچ منٹ میں بال اُڑ جاتے ہیں۔ قیمت ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

... ہاضم۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ ریح۔ ضعف معدہ۔ درد شکم کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے ... استعمال سے بھوک خوب کھلکر لگتی ہے۔ درد شکم سے مریض کیسے ہی تڑپ رہا ہو، ایک دو خوراک ... سے آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

(منگانے کا پتہ)

سردار خان ... میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

محصولڈاک بذمہ خریدار

ازواج النبی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی مکمل و مفصل سوانحعمریاں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ سفید چکنا اعلےٰ۔ قیمت ...

بنات الرسول۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی مفصل و مکمل سوانحعمریاں۔ لکھائی چھپائی نظر فریب کاغذ سفید چکنا اعلےٰ قیمت ۵

تذکرۃ العباد۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صحابہ مثل اُسامہ۔ بلال۔ زید۔ سالم۔ سلمان۔ صہیب اور عمار یاسر وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل و مفصل سوانحعمریاں۔ لکھائی چھپائی نظر فریب کاغذ سفید چکنا اعلےٰ۔ قیمت ۱۲

بابل۔ شہر بابل کے حالات۔ قیمت ۸

نعرۂ توحید۔ توحید کی تائید اور شرک کی تردید میں لاجواب نظم۔ قیمت ۳

قال اللہ۔ حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار اور دنیوی طرز معاشرت کے متعلق قرآنی احکام مع اردو ترجمہ۔ قیمت ۵

قال الرسول۔ حدیث نبویہ کا کار آمد اور ضروری لب لباب۔ قیمت ۴

سیرۃ الصدیق۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ...

الفاروق۔ حضرت عمرؓ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ...

علماء سلف۔ اکابر علماء سلف کی طرز معاشرت انکی علم کیلئے کوششیں اُن کے اخلاق و عادات۔ قیمت ...

ازواج الانبیاء۔ انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کی سوانحعمریاں۔ قیمت ...

مسدس حالی۔ مولانا حالی کی مشہور مسدس۔ قیمت ...

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کے متعلق محققین علماء یورپ اور امریکہ کی دلچسپ رائیں۔ قیمت ...

خالد برادرس امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۹۹۳۶ جشنوا ابل
جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب سکرٹری
تہذیب الکلام

اور بھلادیا عبداللہ بن مسعود نے اس چیز کو کہ نہیں اختلاف کیا علماء میں سے کسی نے رکھنے کہنی کے اوپر زمین کے حالت سجدہ میں۔

ونسی کیف کان لقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وماخلق الذکر والانثیٰ۔

اور بھلادیا عبداللہ بن مسعود نے اس بات کو کہ کس طرح پڑھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وماخلق الذکر والانثیٰ کو۔

واذا جاز علی عبداللہ ان ینسی مثل ھذا فی الصلوٰۃ خاصۃ کیف لا یجوز مثلہ فی رفع الیدین۔

اور جب عبداللہ بن مسعود ان تمام باتوں میں بھول گئے تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آپ رفع الیدین عند الرکوع کو بھی بھول گئے ہیں۔ (بیہقی جلد ۲ صـ۸۱)

جناب قاضی صاحب! اب فرمایئے کیا حضرت ابوبکر بن اسحاق فقیہ بھی تبرائی غیر مقلد اور وہابی تھے؟ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تبرائی وہابیوں نے حضرت عبداللہ پر یہ الزام لگائے ہیں۔ کیا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی تبرائی وہابی تھے؟

اسی پر بس نہیں ایک اور تبرائی وہابی (مولانا عبدالحی لکھنوی) شرح موطا امام محمد میں لکھتے ہیں۔

والثالث مانقلہ الزیلعی من الفقیہ ابی بکر بن اسحٰق انہ قال ماذکرہ ابراہیم علۃ لا یساوی سماعہا لان رفع الیدین قد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عن الخلفاء الراشدین ثم عن الصحابۃ والتابعین ولیس فی نسیان ابن مسعود لذلک یستغرب فقد نسی من القرآن الخ (موطا امام محمد صـ۹۳)

آگے وہی عبارت ہے جو بیہقی سے نقل کی گئی ہے یعنی عبداللہ بن مسعود نے صرف رفع الیدین کو ہی نہیں بھلایا بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں بھلادی ہیں۔ جیسا کہ اوپر لکھی جاچکی ہیں۔

پھر شیخ ابوالحسن سندھی نے شرح مسند امام ابوحنیفہ میں تحت حدیث عبداللہ بن مسعود کے ان سب واقعات کو نقل کیا ہے۔

صوفی صاحب! کیا وہ حدیث آپ ہی کے حق میں نہیں ہے جو جناب نے خود ہی نقل کی ہے یعنی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ماسمع۔

افسوس کہ آپ کی زبان درازی سے سلف صالحین بھی نہ بچ سکے۔ (۱) حضرت ابراہیم (۲) حضرت ابوبکر بن اسحاق فقیہ (۳) علامہ زیلعی حنفی۔ (۴) شیخ ابوالحسن سندھی (۵) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی۔

ان سب حضرات کو جناب نے حدیث مذکور کا مصداق قرار دیکر تبرائی وہابی کا خطاب عنایت فرمایا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ تمام علماء حدیث مرقومہ کے مصداق نہ تھے بلکہ اس حدیث کے مصداق مولوی نور محمد صاحب قاضی و صوفی اور عبدالغفار ڈیروی وغیرہ ہیں۔ جنہوں نے ایسے بزرگان دین کو لعنت کرنے والا اور تبرائی قرار دیا بلکہ رافضیوں سے بڑھ کر گمراہ ہونے کا فتویٰ دیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

جناب صوفی صاحب! اگر آپ دیانت سے لکھتے ہیں تو آپ اخبار العدل میں پھر ایک مضمون لکھدیں اور صاف اپنی غلطی کا اقرار کریں کہ جو الزام میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت اہلحدیثوں پر لگایا تھا وہ سراسر غلط ہے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔

اگر اپنی غلطی کا اقرار نہ کرو تو اتنا ہی لکھدو کہ جس جس شخص نے عبداللہ بن مسعود کے حق میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ سب کے سب غیر مقلد اور وہابی تبرائی اور رافضیوں کے دوسرے نمبر پر ہیں۔ اگر آپ نے دونوں باتوں میں سے کسی ایک کا اقرار نہ کیا۔ تو ہم سمجھ جائینگے کہ آپ بزرگان دین کو گالیاں دینے میں اور لعنت اور تبرا کہنے والا کہنے میں رافضیوں سے دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ اول نمبر پر ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ وہ کھلی دشمنی کرتے ہیں اور آپ کی منافقانہ چال ہے۔ ظاہر میں ادب کا دم بھرتے ہو۔ لیکن تمہاری تحریریں گالیوں سے پُر ہوتی ہیں ہم آپ کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کو ہدایت کرے تاکہ آپ لوگوں پر بہتان لگانے سے باز آئیں اور افترا پردازی چھوڑ دیں۔

ایشوری گیان وید

(از قلم آتمانند المسیح بانی ستیہ دھرم۔ مین پوری)

معزز حضرات! "ویدک تہذیب" نامی کتاب کے لائق مصنف نے رگ وید ۱۸-۱۶-۱۰ منتر ۴ "اگنی مینم ابھی شوچو" کا حوالہ دیکر آریہ سماجی پنڈت منگل دیو ورما نے کار گزار کانگڑی کا مندرجہ ذیل ترجمہ جو رسالہ ویدک دھرم نمبر ۱۲ صـ۳۱ بابت جنوری ۱۹۳۰ء میں چھپا تھا

"اے آگ اس مردہ کو اسطرح سے مت جلا کہ جس سے اسے خاص تکلیف محسوس ہو اسے دکھی مت کر"

نقل کرکے لکھا تھا کہ ویدوں کے مصنف یہ سمجھتے تھے کہ مردوں کو آگ میں جلانے سے تکلیف ہوتی ہے اور آگ جیسی بے جان اور غیر مدرک اشیاء سے التماس کیا کرتے تھے کہ اے آگ دیوتا! ہمارے مردوں کو تکلیف مت پہنچا۔

اس کو مجھ سے منسوب کرکے آریہ سماجی جوپدیشک کسی پنڈت شو شرما جی نے آریہ متر آگرہ اخبار مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۱ء میں جو جواب لکھا ہے وہ آپ کی لیاقت کا مظہر ہے جیسطرح رگوید ۸-۴۳-۱۱۔ "اکشا نتا سے وشا انتاسے" یعنی بیل اور بانجھ گائے کا گوشت کھانے والے کیلئے" کی بجائے مہاشہ جی نے "اکشا نتاسے وشا انتاسے" غلط پڑھکر یوں غلط ترجمہ کیا تھا کہ "سورج اور زمین جس کے

انت (ہمیشہ کال میں) ہیں"۔ اسی طرح یہاں بھی چالاکی سے کام لیا ہے یا غلطی لگی ہے۔ اور وہ یہ کہ "ویدک تہذیب" میں جو ترجمہ لکھا گیا ہے وہ گوروکل کانگڑی کے آریہ سماجی پنڈت منگل دیو جی وِدیا النکار کا ہے اور مہاشہ شوشرما جی پنڈت جے دیو شرما کا ترجمہ لکھکر فرماتے ہیں کہ آتمانند نے جو ترجمہ "ویدک تہذیب" میں پیش کیا ہے۔ اُسے آنکھیں کھولکر پڑھا بھی نہیں۔ کیونکہ جے دیو شرما نے اگنی لفظ کا ترجمہ اگنی اور آچاریہ (اُستاد) کیا ہے۔ آتمانند (جی) نے لفظ "آچاریہ" بمعنی اُستاد کو دیدہ ودانستہ چھوڑ کر صرف آگ لے لیا ہے تاکہ ویدوں کو بدنام کیا جائے وغیرہ۔

جناب مہاشہ شوشرما جی! "ویدک تہذیب" کے مصنف نے تو درست اور لفظ بلفظ ترجمہ منگل دیو جی کا نقل کیا ہے۔ اور رسالہ ویدک دھرم بابت جنوری ۱۹۳۰ء کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ آتمانند یا مصنف کا قصور نہیں ہے۔ بلکہ بڑھاپے کی وجہ سے حضور پُرنور کی کمزور آنکھوں یا حافظہ کا فتور ضرور ہے جو خود ہی معترض کے اعتراض کو نقل کرتے وقت منگلدیو کا نام بھی لکھکر جے دیو شرما کا ترجمہ نقل کرکے کہتے ہیں کہ آتمانند (جی) نے دیدہ ودانستہ لفظ آچاریہ اُڑا دیا ہے "تاکہ دیدوں کو بدنام کیا جائے۔

حضور والا! آپ بھی ذرہ آنکھیں کھولکر رسالہ ویدک دھرم بابت جنوری ۱۹۳۰ء کے ص۱۳ پر پنڈت منگل دیو جی کا ترجمہ پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ لفظ آچاریہ کہاں لکھا ہے؟ جے دیو شرما نے جو اگنی لفظ کے معنے آچاریہ۔ اُستاد کے لکھے ہیں وہ محض ویدک بُرائیوں کی پردہ پوشی کے لئے "آریہ سماجی" ترجمہ ہے ورنہ کسی لغت کی کتاب میں بھی اگنی لفظ کے معنے آچاریہ۔ اُستاد کے کہیں بھی نہیں۔ سب جگہ آگ کے معنے آگ لکھے ہیں۔ اور جے دیو کا یہ ترجمہ کرنا کہ "اے اُستاد اس شاگرد کو مت جلادے" کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کیا اُستاد شاگردوں کو جلایا یعنی پھونکا کرتے ہیں؟ دیکھئے سارے منتر کا ترجمہ از آریہ سماجی پنڈت منگل دیو حسب ذیل ہے۔

"ہے اگنی! اس پریت (مردہ) کو اس پرکار (طرح) سے مت جلا کہ جس سے اسے وشیش کشٹ پرتیت (خاص تکلیف محسوس) ہو۔ اسی شوگ آکل (دُکھی) مت کر اسکی تُوچا ارتھات چمڑی کو مت پھینک۔ اس کے شریر (جسم) وِدیہ مان (موجود) تُوچا مانس آدی (کھال گوشت وغیرہ) کو اس پرکار (طرح) سے جلادے کہ کوئی بھی بھاگ اوشِشٹ (حصہ باقی) نہ رہنے پاوے۔ ہے جات ویدس اگنی! (علیم الکل آگ) جب تو اس پریت (مردہ) کو پری پکو سنا دے (پکا دے) ارتھات پورن تیا (پورے طور پر) جلادے تب اس پریت کی آتما (روح) کو پتروں کے پاس بھیجدے ارتھات (یعنی) پتری لوک (جہاں مرے ہوئے بزرگ رہتے ہیں) میں اس پریت (مردہ) کی آتما چلی جاوے"۔

مہاشہ جی! بتلائیے اس ساری عبارت میں کہاں لفظ آچاریہ لکھا ہوا ہے؟ بلکہ اگنی سے مراد آگ صاف ہے۔ اور آگ سے استدعائیں کی گئی ہیں۔

مہاشہ جی! آپ تو خود اپنا پردہ فاش اور بھانڈا پھوڑوانا چاہتے ہیں۔ سنئے اس وید منتر سے ایک نہایت ضروری اسلامی رواج کی تائید ہوتی ہے کہ چونکہ بقول ویدک الشور مُردوں کو جلاتے وقت تکلیف ہوتی ہے لہذا مردوں کا دفن کرنا زیادہ تر بہتر ہے۔ دیکھئے آریہ سماجی ادعا اور کلیات آریہ مسافر کی کہ مردہ کو جلانا چاہئے خود وید ہی سے تردید اور دفن کی تائید مزید ہو رہی ہے۔ کیا اس وید منتر کی موجودگی میں کبھی کوئی آریہ سماجی ہندو کسی مسلمان کو یا عیسائی کو مردہ جلانے کی ترغیب دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

مہاشہ جی! میرا دعوےٰ ہے کہ چاروں ویدوں میں ۳/۴ تین چوتھائی کے قریب منتر غیر مُدرک جڑ اشیاء کی عبادت التجاؤں اور خطاب سے بھرپور ہیں۔ کیا بے جان غیر مدرک اشیاء بھی انسانوں کی التجاؤں اور درخواستوں کو سُنا کرتی ہیں؟ کبھی نہیں۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ لہذا ناممکن باتوں کا ذخیرہ ہونے کے باعث وید الہامی اور الیشوری گیان ہرگز نہیں ہو سکتے۔

بخوف طوالت میں یہاں محدود سے چند وید منتروں پر آریہ سماجی پنڈتوں کا ہی ترجمہ لکھونگا تاکہ کسی آریہ سماجی بھائی کو ترجمہ کی صحت پر شک نہ ہو۔

پانی سے التماس اور خطاب | اتھرو وید کانڈا

سوکت ۶ منتر ۳ پر آریہ سماجی مترجم پنڈت جے دیو شرما میمانسا تیرتھ گوروکل کانگڑی کا ترجمہ اُردو۔

"اے پانیو! آپ میرے جسم کیلئے سب عوارض کے دور کرنے والی دوائی کو عطا کرو اور بہت عرصہ تک سورج کو بھی دیکھنے کے قابل ہو کر ہم تندرست رہیں"

بخار سے خطاب اور التجا | اتھرو وید ۱-۲۵-

۱ تا ۴ - اُردو ترجمہ مطابق ہندی ترجمہ از آریہ سماجی پنڈت جے دیو شرما مترجم وید۔

(۱) "اے بخار! وہ تو اُسطرح سے جان لیا گیا ہے اسلئے مناسب علاج سے ہمیں چھوڑ دے"

(۲) "اے آگ کے وکار روپ بخار دیوتا تو ہرت نام کا ملا مرض کا ہو ڈو' نام سے مشہور شکل ہی ہے ہم میں سے وہ مشہور حکیم اس راز کو جانتا ہے اُس کے معالجہ سے تو ہمیں چھوڑ دے"

(۳) "اے بخار! خواہ تو ایک حصے میں ہے خواہ تو سب اعضاء کے اندر یا ہر سب جگہ چڑھا ہوا ہے.... اس بات کو ہم میں سے وہ (حکیم) جانتا ہے۔ اس لئے اُس کے مناسب معالجہ سے تو ہمیں چھوڑ دے"

(۴) چوتے منتر میں۔ نمہ شتیائے تکمنے۔ نمو وُرانے شوچئے کرنومی ترتی کائے نمو استو تکمنے" الفاظ ہیں۔ جن کے حقیقی معانی تو یہ ہیں کہ جاڑا یا سردی دیکر آنے والے بخار کو میں نمسکار (سجدہ) کرتا ہوں اور سخت گرمی دیکر آنیوالے بخار کو بھی میرا سجدہ ہو۔ اور تیسرے دن آنیوالے بخار کو میرا سجدہ قبول ہو" سائن آچاریہ نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے۔ مگر بت پرستی کے خوف سے جے دیو نے "نمہ" لفظ کا ترجمہ علاج کرنا کیا ہے۔ جو لغت کے خلاف ہے۔

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔ اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے۔
یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو۔ تفسیر عربی میں
ہو۔ تفسیر میں وہ معارف بیان ہوں جو
پہلے کسی نے نہ لکھے ہوں وغیرہ

خلیفہ قادیان تو خاموش رہ سکتا مگر مریدین نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ

"(ہمارا محمود) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا۔ قوموں کا سردار کہلایا۔ اور خاص و عام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اُٹھا شل ہوگیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔ اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا نہایت بُری طرح ذلیل و رسوا ہو کر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے جنہیں حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کردیا۔ اور آج وہ دن ہے جبکہ وہ اولوالعزم محمود شوکت و ظفر کا جھنڈا لئے بصد عز و شان خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی سے قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا"

(الفضل ۱۴ر مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۔)

اہلحدیث ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری پارٹی کی طرف ہیں۔ چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے۔ ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں ؎

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

اس لئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے مگر حرکت ایسی کی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔ اخبار الفضل قادیان ۲۱ر مارچ میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ "ہاں" کا پتہ چلتا ہے نہ "نا" کا بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں **پہلو دونوں**

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں۔

"میرا یہ دعوے نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوے ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسہ الا المطہرون سب دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ موئد من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔ پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض لغو ہوتا جبتک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعوے نہ ہو کہ وہ خدائے تعالےٰ کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے اور مجھے یہ دعوےٰ نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے یہ دعوےٰ نہیں ہے۔ پس جس امر میں ہم میں سے کوئی موئد من اللہ ہونے کا مدعی نہیں۔ اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ اور مولوی صاحب گو اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں۔ میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں اور صرف ایسے ہی مقابلہ کیلئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔ لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں۔ بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوےٰ ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کردیں کہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس زمانہ میں موجود نہیں۔ یا قرآن کریم کے اُردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی اس فرعونیت کیلئے خدائے تعالےٰ کے فضل سے ایک موسےٰ عزو کھڑا ہو جائیگا۔ انشاء اللہ اس میں خدا تعالےٰ کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔

خاکسار میرزا محمود احمد"

اہلحدیث اس ساری لذیذ عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب ہم بھی آپ کو عربی نویسی کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اُردو میں لکھیں۔ مگر لکھینگے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کر گئے ہیں آپ اُس تحریف کی تشریح کرینگے۔ چنانچہ الفضل مذکور میں اڈیٹر کا نوٹ ہے جسکی خلیفہ نے تصدیق کی ہے۔ اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

"**حضرت مسیح موعود** (مرزا صاحب) **کے معارف** سمجھ میں نہیں آ[سکتے] اسقدر جہالت سے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرتا جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھے ہیں تو ہوا

بات ہوگی لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان حقائق و معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے خود فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے۔ اگر یہ کوئی ایسی ہی آسان بات ہوتی تو غیر مبایعین کے امیر صاحب جنہیں "حضرت مرزا صاحب کے علوم کا وارث" ہونے کا دعوےٰ بھی ہے کیوں نہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مخالفین کو معارف قرآن میں مقابلہ کرنے کا چیلنج دیتے۔ کیا مولوی صاحب نے ان کی طرف سے کبھی چیلنج سنا ہے۔ ان کا چیلنج دینا تو الگ رہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود) خود ان کو چیلنج دے چکے ہیں۔ جسے آجتک منظور کرنے کی انہیں ہمت نہیں ہوئی۔ پس وہ معارف اور حقائق جن کا اشارہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب میں پایا جاتا ہے انہیں تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔" (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

اہلحدیث اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم خاصکر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھکر اپنے خیال کی اصلاح کرے۔

اے جناب! مرزا صاحب متوفی کے معارف کی تشریح کرکے اُن کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپ کا مقابلہ **لاہوری مرزائیوں** سے ہو۔ چنانچہ آپ نے اُن پر چوٹ بھی کی ہے ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بیکار ہے۔ لیجئے ہم آپ کو اُن کا قائمقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔ کیا ہم آپ کے سوا عبد البہاء کو بہاء اللہ کا قائمقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپ کو مانتے ہیں۔

ناظرین کرام! غور سے پڑھئے اس مقابلہ کی انتہا یہ ہے کہ

غلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائینگے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائینگے۔ یعنی خلیفہ قادیان اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائینگے بلکہ (بمطابق اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو شرح بتائینگے۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ کے واجد ماجد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ نام رکھتے ہیں تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھینگے۔

ناظرین! ذرہ ٹھیرئیے ہم آپ کو معارف مرزا اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں۔

بڑے مرزا صاحب نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اسکے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔ (صفحہ ۶)

لائق بیٹے صاحب اس کی تشریح کرتے ہیں جو قابل دید و شنید ہے۔

"بعض نے غلطی سے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دَور کا اندازہ ہے جسطرح سات دنوں کا ایک دَور ہے۔ کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے، نہیں بلکہ ہر جمعہ کے بعد ساتھ ہی ہفتہ شروع ہوجاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جس قیامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ تعجب نہیں کہ اَور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں۔ ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اَور آدم کی اولاد ہوں۔ غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اس کے بعد قیامت بتاتے ہیں۔ تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔ اس سے مراد اس دنیا کی نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔

میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اس دور کے خاتم اور اگلے دَور کے آدم بھی آپ ہی ہیں۔ کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیا اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ آیندہ نبیوں کے حُلّوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آیندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔"

(ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۹)

اہلحدیث کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔

ناظرین سُن لیں اس تشریح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب متوفی اُس اینٹ کی طرح تھے جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔ یعنی یوں ▃ کونے کی اینٹ کی طرح پہلے دَور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دَور کے بابا آدم بھی آپ۔ (جل جلالہ) اب انبیاء کرام حضرات شیث۔ الیاس۔ ابراہیم۔ موسےٰ۔ عیسےٰ۔ اور سب سے اخیر محمد علیہ السلام مرزا صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہونگے۔ غالبًا ابھی تو شیث کا زمانہ ہے۔ بقول مرزا صاحب چھیالیس صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پیدا ہونگے۔ پھر ابھی سے آنکو کلمہ اسلام

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ

میں داخل کرنے کی ضرورت کیا۔

پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمہ اسلام کی ترمیم کرے۔ اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے کہ ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

ہم ایسے معارف سننے کیلئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایانِ ملک ہم کو یہ نہ کہینگے کہ آپ نے

کوہ کندن وکاہ برآوردن

کی مثال سچی کر دکھائی۔

پس اے احمدی دوستو! سن رکھو

"اہلحدیث" اور علماء کی طرح تمہارا بے قدر نہیں ہے کہ تمہاری آواز کو (مہوار شتر) جانکر خاموش رہے بلکہ تمہارا دل سے قدردان ہے۔ پس سیدھے ہوکر چلو اور بٹالہ۔ امرتسر یا لاہور میں آجاؤ۔ اور سادہ قرآن شریف لیکر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔ لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن واردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھلو مگر وقت محدود ہوگا ؎

تا سیہ روئے شود ہرکہ دروغش باشد

نوٹ

اس مضمون کو اشتہار بھی کیا گیا ہے۔ فی سیکڑہ ۱؎ جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں کے احباب منگا کر تقسیم کریں

(منیجر)

حقوق والدین

(از سیف الاسلام منشی محمد داؤد خان صاحب سنبھلی)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان کو ہم نے حکم کیا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھی طرح نیکی کرے۔ اُس کی ماں نے اُس کو شکم میں رکھنے اور جننے میں مشقت پرشقت اُٹھائی۔ دو برس اس کو دودھ پلایا۔ اور میرے اور اپنے ماں باپ کے لئے شکر کرو۔ یہ حکم کلام مجید میں چند جگہ آیا ہے والدین کے حقوق یعنی ایذا دینے اور نافرمانی کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہ کبیرہ فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اگر مار ڈالے جاؤ۔ اور نافرمانی والدین کی مت کرو گو وہ حکم کریں اپنا اہل اور مال چھوڑ دو۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اچھے برتاؤ کیلئے حق کس کا ہے؟ فرمایا تیری ماں کا پوچھا اس کے بعد فرمایا تیری ماں کا۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا تیرے باپ کا اور اس کے بعد جو قریب ہے اور پھر جو اُس کے قریب ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تینؔ مرتبہ اُسکی ناک میں خاک بھرے۔ اُس کی ناک میں خاک بھرے۔ اُس کی ناک میں خاک بھرے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا وہ جس کے ماں یا باپ یا دونوں بوڑھے ہوگئے اور وہ داخل بہشت نہ ہو۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ سے ایک گناہ عظیم ہوگیا ہے اُس سے توبہ کسطرح کروں۔ فرمایا تیری ماں ہے؟ اُس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا خالہ ہے تیری؟ اُس نے عرض کیا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ادائے حقوق والدین میں اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہوگا تو اُس کیلئے دو دروازے بجانب بہشت کھلے ہونگے۔ اور ایک کیلئے ہوگا تو ایک دروازہ کھلا ہوگا۔ اور جو ادائے حقوق والدین میں خدا کا نافرمان ہوگا اُس کیلئے بجانب دوزخ دو دروازے کھلے ہونگے اور اگر ایک کے حق میں نافرمان ہوگا تو ایک دروازہ بجانب دوزخ کھلا ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ اگر اس کے ماں باپ ظلم کریں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ گو وہ اُس پر ظلم کریں، گو وہ اسپر ظلم کریں۔ گو وہ اُس پر ظلم کریں۔

اور فرمایا حضور صلعم نے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ یعنی اُن کی طرف نظر رحمت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ عوض ہر نظر کے ثواب ایک ایسے حج کا جو گناہوں سے پاک کرنے والا ہو اس کو عنایت کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ سو بار ایسا کرے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ بزرگ تر ہے۔

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد کا ہے۔ فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کیا ہے۔ فرمایا اُس کی خدمت میں رہ بہشت اُس کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میری بی بی ہے میں اُس کو چاہتا ہوں اور میری ماں اُس سے ناخوش ہے۔ فرمایا اُس کو طلاق دیدے۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ ماں باپ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وہ تیرے بہشت اور دوزخ ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا باپ محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ میرا مال لے لیوے۔ فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تحقیق اولاد تمہاری اچھا کسب تمہارا ہے۔ اپنی اولاد کے کسب میں سے کھاؤ پس نفقہ ماں باپ دادی دادا مفلس کا جو طاقت کسب یعنی کمانے کی نہ رکھتے ہوں اُس اولاد پر واجب ہے جو آزاد عاقل بالغ ہو اور کسب پر قدرت رکھتی ہو اگرچہ کافر ہو یا ذمی۔ اگر والدین محتاج نہ ہوں اور بلا ضرورت اولاد کو تکلیف دیں تو تلاش معاش کی ضرورت نہیں۔ والدین سے علیٰحدہ ہوجانا درست ہے۔ مگر اُن کے حقوق وخدمت کا لحاظ رکھنا لازم ہے۔ (باقی آیندہ)

مقاصد نمازیاں

بجواب

"عقائد نیازیاں"

(۱۲)

تصحیح التصحیح "اہلحدیث" ۲۰ مارچ کے ص۶ کالم ۲ پر جو تصحیح منجانب حافظ رکن الدین مصحح (قوموالسید کم) کی گئی ہے مولانا ابوالقاسم بنارسی نے لکھا ہے کہ یہ غلط ہے بلکہ اصل روایت ہے قوموا الی سیدکم۔

آپ کا فرمانا بجا ہے مگر مصحح کی صحیح بحیثیت مقابلہ کے تھی یعنی نیازی مصنف کے ترجمہ کے مطابق تصحیح کی تھی۔ اور مولانا کی تصحیح اصل روایت کے لحاظ سے ہے۔ جو بہت ٹھیک ہے۔ بعد تصحیح مندرجہ ذیل قاسمی عبارت بھی صحیح ہے۔

"آنحضرت نے تو قوموا الی سیدکم فرمایا تھا جیساکہ بخاری ومسلم میں ہے (مشکوٰۃ باب القیام ص۴۹۵) وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ جنگ خندق میں سخت زخمی ہوئے تھے۔ اسی حالت کی حالت میں ان کو بنو قریظہ کے فیصلہ کے لئے بلایا گیا اور وہ بمشکل سواری پر وہاں پہنچے۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا قوموا الی سیدکم فَاَنْزِلُوْہُ (مسند احمد) یعنی اُٹھکر جاؤ اور اپنے سردار کو سواری سے سہارا دیکر اُتار لاؤ۔ پس یہ حکم قیام اُن کے انزال کیلئے تھا نہ تعظیم کیلئے۔ ورنہ بجائے الی کے لام ہوتا حالانکہ نہیں ہے پس لسیدکم کسی روایت میں نہیں آیا ہے۔ آپ پھر دوبارہ اپنی تصحیح کی تصحیح کیجئے۔ ہاں تصحیح کرانی صرف یہ بات تھی کہ اخبار اہلحدیث ۱۳ مارچ ص۱۲ پر قوموا کے بعد جمع کا الف نہیں تھا۔ اس کے لکھ لینے کی ہدایت کرنی تھی"

اہلحدیث ۱۴ مارچ ص۱۲ پر بھی عبارت نیازی نقل ہے۔ پس در نقل چہ عقل۔ تاہم آپ کی توجہ کا شکریہ ہے جزاک اللہ خیرا۔

۲۷ مارچ کے اہلحدیث میں اس امر پر بحث تھی کہ شریعت اور طریقت دو چیزیں ہیں یا ایک ہے۔ ہمارا بیان ہے کہ وراء شریعت کوئی چیز نہیں۔ اس پر ہم نے ایک گواہ خود علی مرتضیٰ کو پیش کیا تھا۔ آج دوسرے گواہ کا بیان درج ہے۔

سید الطائفۃ الصوفیاء حضرت مجدد الف ثانی مسئلہ شریعت وطریقت میں فرماتے ہیں۔

"شریعت را سہ جزو است علم وعمل واخلاص۔ تا ایں ہر سہ جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود وچوں شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ واُخرویہ است ورضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ واُخرویہ آمد ومطلبے نماند کہ وراء شریعت دراں مطلب احتیاج اُفتد۔ طریقت وحقیقت کہ صوفیہ بآں ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است پس مقصود از تحصیل آں ہر دو تکمیل شریعت است نہ امر دیگر وراء شریعت" (مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۶)

"یعنی شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص جبتک یہ تینوں حصے متحق نہ ہونگے شریعت کا تحقق بھی نہ ہوگا اور جب شریعت متحقق ہوگی تو خدائے تعالےٰ کی مرضی حاصل ہو جائیگی جو تمام دنیاوی اور اُخروی نیکیوں سے بڑھکر ہے کیونکہ خدا کی تھوڑی سی خوشی بھی بہت بڑی ہے۔ پس شریعت تمام دنیاوی اور اُخروی نیکیوں کی متکفل ہے اور کوئی مطلب شریعت سے باہر نہیں جس کی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جن کے ساتھ صوفیاء کرام ممتاز ہوئے ہیں یہ دونوں تیسرے حصہ کے کامل کرنے میں جس کا نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے۔ نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات"

ناظرین! سبحان اللہ کیا صاف ارشاد ہے۔ نیازی مصنف صوفی ہیں تو ہم بھی خدام صوفیاء ہیں۔ اس لئے مجدد صاحب ہم دونوں میں مشترک بزرگ ہیں۔ پس ہمیں یہ فیصلہ دل سے منظور ہے۔ قرآن مجید بھی (جو ہم مسلمانوں میں مسلمہ حَکَم عَدل ہے) یہی ارشاد فرماتا ہے۔ غور سے سنئے۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (پ۲۱ ع۱۴)

"کیا یہ ان لوگوں کو کافی نہیں ہے کہ ہم (خدا) نے تجھ پر کتاب (قرآن) اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اُس کتاب میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمانداروں کیلئے"

قرآنی فیصلہ اور مجددی شہادت کے بعد گو کسی جواب کی ضرورت نہیں۔ لیکن نیازی مصنف نے چونکہ اس دعوے پر ایک حدیث پیش کی ہے اس کی شرح کرنی بھی ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ بخاری شریف حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ عن ابی هريرة قال حفظت من رسول الله وعائين فاما احدهما فبثثته فيكم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم یعنی مجری الطعام۔ یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے کہ یاد رکھے میں نے رسول اللہ سے دو باسن یعنی دو طرح کے علم۔ ایک اُن دونوں میں سے وہ علم کہ پھیلایا میں نے اُس کو تم میں۔ اور دوسرا وہ علم ہے کہ اگر میں اُس کو پھیلاؤں تو کاٹا جائے یہ گلا۔ اب کون ہے وہ ذی علم جو کہیگا کہ علم طریقت کا ثبوت حدیث سے نہیں ہے۔ غور تو فرمائیے کہ وہ کونسا ایسا علم ہے جس کے اظہار کرنے والے کی گردن اُڑا دی جاتی ہے۔ جہان میں جتنے علوم متداول صرف۔ نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر وغیرہ ہیں۔ ان میں سے کس علم کے ظاہر کردینے پر گردن اُڑا دینے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ کوئی نہیں"

(عقائد نیازیاں ص۵۸)

(باقی دارد)

متفرقات

عید الفطر امرتسر میں چونکہ بشہادت شاہدین جمعہ کا روزہ مقرر ہوا تھا۔ اسلئے علماء امرتسر (اہلحدیث واحناف) ہفتہ کے روز ۲ بجے دوپہر کو جمع ہوئے۔ بعد ملاحظہ کتب بالاتفاق فیصلہ ہوا کہ آج تیس روزے ہو گئے ہیں لہذا کل یقیناً عید ہو۔ چنانچہ اُسی وقت انجمن اسلامیہ امرتسر کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ باوجود اس امر کے مغرب کو تھوڑا سا ابر کھلجانے سے پھر رویت ہلال ہوئی۔ جس کے دیکھنے والے مختلف محلوں کے علماء کے پاس پہنچے۔ باستثناء شرذمہ قادیانیہ سب نے عید اتوار کو کی۔

تعصب کی حد کانپور میں بھی رویت ہلال عید یکم مارچ بروز ہفتہ ہوئی۔ جس میں ہلال دیکھنے والے پابند صوم وصلوٰۃ پانچ اہلحدیث اور تین حنفی تھے۔ شہر کے قاضی صاحب نے اہلحدیث کی شہادت بوجہ غیر مقلد ہونے کے منظور نہ کی اور حنفیوں پر غالباً جرجوار کا اثر پہنچا لہذا عید پیر کو ہوئی۔ اور بھی بعض مقامات میں عید اتوار کو ہوئی۔ العلم عند اللہ۔

چندہ موصولہ دفتر ہذا برائے اہلحدیث کانفرنس از امرتسر عیدآنہ عہ ۹ از ایس کاظم علی گرنڈیہ ہ ۱ صہ، حافظ عبد القادر قلعہ میاں سنگھ صہ، مرسلہ انجمن اہل معرفت حکیم محمد علی دینانگر معہ، محمد نصیر خان عہ، حبیب اللہ سید والہ عہ، معرفت مفتی محمد ظریف پشاور ۲ روپے، مرسلہ انجمن اہلحدیث معرفت غلام اللہ ہوشیارپور معہ، منشی فضل الدین کوٹلی لہ، معرفت مولوی محمد اسمٰعیل تیجہ کلاں سے، معرفت مولوی عبد القیوم بیک رجادی سے، معرفت منیجر فاروقی میڈیکل ہال منپور گیا لہ، حبیب احمد کلکتہ عہ، مسٹر کرم الٰہی فیروزپور چھاؤنی عہ، عیدآنہ فنڈ مسجد حفیظ مدراس صہ،

غریب فنڈ میں از فتوٰے فنڈ ۱۲ ایک بندہ خدا از بنارس صہ، ایک اور صاحب از قلعہ میاں سنگھ صہ، شیخ برکت اللہ جہلم عہ، بقایا ہ میزان ۵ ازسائلین :- مدرسہ اسلامیہ ٹانڈہ لہ، عبد اللہ ہتھونوالہ لہ، محمد ریاض الدین کمپ دانا پور لہ، عبد الواحد الٰہپور لہ، فتح محمد جالندھر لہ، ضیاء الدین بہادر پور لہ، محمد بشیر الدین بنارس سے، محی الدین خان دانا پور لہ، محمد عباس ہری پور لہ، محمد تلسی پور سے، سید مہر حسین کوٹلی لوہاران لہ، حسن بھائی نڑیاد لہ، وحید الزمان دہلی لہ، محمد داؤد سے، محمد طیب کھاوڑہ ۱۲، محمد رمضان علی سنگاؤں لہ، محمد سلیمان جگدیش پور سے، کل میزان ۵ سترہ سائلوں کے نام بحساب غریب فنڈ سال بھر کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ باقی بذمہ فنڈ ہ نمبر سائلین (۴۶)

اعلان متعلق وی پی

جن حضرات کی قیمت اس ماہ میں ختم ہے اُنکے اسماء گرامی مع نمبر خریداری ۲۸ فروری کے پرچہ میں درج ہو چکے ہیں۔ مہربانی کرکے قیمت اخبار ۲۷ مارچ تک بھیجدیں ورنہ ۲۸۔ مارچ کا پرچہ ان کے نام ویلیو کیا جائیگا جس کا وصول کرنا اُن کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (منیجر)

جمعیۃ اہلحدیث چونیاں کا پانچواں سالانہ اجلاس موضع بھڑوال میں بتاریخ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ مارچ کو ہوگا۔ (ناظم جمعیۃ اہلحدیث)

یاد رفتگان صوفی میاں وزیر محمد صاحب ۲۸۔ رمضان کو بقضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ (عبد الجبار کوٹ بھائی)

ایضاً :- میرے دوست مولوی احمد یار صاحب بوجہ مرض نمونیا چھ روز بیمار رہکر ۲۰۔ رمضان کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

ایضاً :- میرے دادا صوفی عبد قاطع مبتدعین حامی دین محمدی بعمر ۹۰ سال بمرض ذات الجنب ۴۔ شوال کو بقضاء الٰہی انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (حکیم عبد الجبار سنگھانوالہ ضلع فیروزپور)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہم۔

"خون کے آنسو" مسلمانوں کے ہر شعبہ میں تنزلات بتاکر آیندہ زمانہ کی مصیبت سے ڈرایا ہے۔ دیکھنے سے عبرت ہوتی ہے۔ قیمت ۶ ر پتہ (ایم اختر حسین نئی بستی متصل مسجد تخت والی مراد آباد)

"پرورش اطفال" عیالدار گھرانوں میں بچوں کیلئے کسی مختصر کتاب کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے معمولی بیماریوں کا علاج ماں باپ خود کرلیں اس رسالہ میں یہ ضرورت پوری کی گئی ہے قیمت ۸ ر پتہ (اپل شفاخانہ محلہ جلوٹیاں بھاٹی دروازہ لاہور)

انجمنہائے اہلحدیث بارہا ترغیبی اعلان کیا گیا کہ ہر مقام میں انجمن اہلحدیث بنانی چاہیئے۔ مگر کسی جدید انجمن کی خبر نہیں آتی۔ امید ہے ناظرین اہلحدیث اس ضروری کام پر متوجہ ہو کر اپنے اپنے مقام پر انجمن اہلحدیث قائم کرکے توحید وسنت کی باقاعدہ اشاعت کرینگے۔

مولوی نثار احمد کی مہربانی سے جو کانپور میں اُنہوں نے امن پسند جماعت اہلحدیث پر بوچھاڑ کی۔ یہانتک کہ کافر خارج از اسلام ان کو فرمادیا اس کا نتیجہ بد ہی ہوا جس کا خطرہ تھا کہ جماعت اہلحدیث فتحپور گنج کانپور کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو کر اُچھل گیا اور عدالت میں مقدمہ دائر ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ وعظ کی صورت میں فساد نہ کیا کریں۔ سنا ہے مقدمہ فوجداری کی پہلی تاریخ ۵ مارچ تھی۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

ایک بیکس کی فریاد محض آمین بالجہر وغیرہ افعال سنت کرنے پر مجھے ایک مقدمہ میں پھنسایا گیا۔ ناظرین لِلّٰہ دعا کریں خدا میری مدد کرے اور میں بری ہو جاؤں۔ (عبد الستار کاسگنج)

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

انتخاب الاخبار

حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ ۷، مارچ کو علاقہ بہار بستی گونڈا اور بنارس کے جلسوں میں شرکت کیلئے تشریف لیگئے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری ۹ مارچ کو فریضہ حج ادا کرنے کے لئے اکبری جہاز پر تشریف لے گئے ہیں جو ۱۴ مارچ کو کراچی سے روانہ ہوگا۔

امسال حج اکبر ہوگا حاجی شوکت علی معتمد مجلس مرکزیہ خلافت نے حسب ذیل برقی شائع کیا ہے۔
غالباً اس سال ۹ ذی الحجہ کو جمعہ ہے یعنی حج اکبر ہوگا۔ حاجی کثیر تعداد میں بمبئی آ رہے ہیں۔ اور اگر واقعی ایسا ہے تو جمعہ حج کا دن ہوگا۔ بہت سے مزید حاجی حجاز تشریف لیجائیں گے۔ جہاز بمبئی میں تیار ہے اور حجاج کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ضرور جلد بمبئی اور کراچی پہنچ جائیں تاکہ مایوس نہ ہونا پڑے۔ مغل کمپنی کے اور دوسرے جہاز بندرگاہ میں موجود ہیں اور حجاج کے پہنچنے پر فوراً روانہ ہو پڑینگے۔

امان اللہ خان کے متعلق افواہیں سردار محمد ہاشم خان نے جو تار کابل سے ارسال کیا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ
"ہر طرح خیریت ہے امان اللہ خان کے عزائم کے متعلق جو افواہیں گشت کر رہی ہیں انکی کچھ پرواہ نہ کرو"
اس کے علاوہ قاصدوں کے ذریعہ سے جو طول طویل مراسلے پشاور میں آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب نادر خان کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ اور وہ اس قابل ہیں کہ ہر صورت حال کا مقابلہ کر سکیں۔

افغانستان کا برطانی سفیر ۲ مارچ کو ڈاک کے طیارہ پر مسٹر آر آر میکوناچی بغداد سے تشریف فرما ہوئے جو کابل میں برطانی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ تین امریکن سیاح بھی ہیں جن میں ایک خاتون ہے مسٹر میکوناچی کل (۳ مارچ) صبح طیارہ پر دہلی روانہ ہوجائینگے وہ دس دن کے بعد کابل پہنچینگے۔

امین جان اور عبد الحکیم خان کی روانگی برما امان اللہ خان کے بھائی سردار امین جان اور سردار عبد الحکیم خان سابق وکیل تجارت افغانستان بنگال ایکسپریس سے پولیس کے پہرے میں برما بھیجے گئے۔

امان اللہ خان کا عزم روما غازی امان اللہ خان یہاں (قسطنطنیہ) سے عازم روما ہوگئے۔

قماربازوں کی دو جماعتوں میں تصادم ۶ مارچ کو بوقت شب قماربازوں کی دو جماعتوں میں فساد ہوگیا جس کے نتیجہ میں بارہ اشخاص زخمی اور ایک ہلاک ہوا۔ پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے مقتول کی نعش کو ہسپتال پہنچا دیا گیا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کی گئی۔ شہر میں ہیجان و اضطراب پھیل گیا۔ لیکن ہر طرح امن وسکون ہے۔

اطلاع

رسائل "دلیل الفرقان"۔ "کلمہ طیبہ"۔ "اصول آریہ" اور "بحث تناسخ" جو مدت سے ختم تھے دوبارہ چھپکر تیار ہوگئے ہیں۔ شائقین طلب فرمالیں۔
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

خالصہ کالج کا حادثہ بم معلوم ہوا ہے مسٹر نرنید راسنگھ اور جھنگا سنگھ کو جو خالصہ کالج کے طلبہ ہیں، کالج کے حادثہ بم کے سلسلہ میں بار دگر زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

کوتوالی امرتسر کے سامنے تین بم پھٹے ۹ مارچ کو ۹ بجکر ۱۰ منٹ بعد شام سٹی کوتوالی کے سامنے تین معمولی قسم کے بم پھٹے نقصان جان نہیں ہوا۔ نہ کوئی آدمی زخمی ہوا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

تفسیر ترجمان القرآن کس کو چاہئے؟ میرے ایک دوست کے پاس تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ مغفرہ جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم مکمل موجود ہے اور وہ اُسے مناسب قیمت پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ پس جس کسی کو ضرورت ہو وہ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کر کے لے سکتے ہیں۔ جواب کیلئے ٹکٹ، لفافہ یا جوابی کارڈ آنا ضروری ہے۔

(بقیہ متفرقات)

امتحان سالانہ مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر مورخہ ۱۲ و ۱۳ شعبان کو سالانہ امتحان مدرسہ سلفیہ کا مولوی محمد یوسف شاہ صاحب کشمیری اور مولوی محمد یوسف صاحب مدرس اول مدرسہ دار العلوم امرتسر نے لیا۔ الحمد للہ اکثر طلبا پاس نکلے۔ مفصل کیفیت مدرسہ کی سالانہ رپورٹ میں درج ہے۔ مدرسہ کی ضروریات بہت زیادہ معاونین توجہ فرمائیں۔
(عبد الغفور غزنوی مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر)

اطلاع مدرسہ احمدیہ دربھنگہ میں ایک قابل تجربہ کار اہلحدیث مدرس دوم کی ضرورت ہے جو صاحب معقول میں زیادہ مہارت رکھتے ہوں گے اُن کو فوقیت دیجائیگی مشاہرہ پچاس سے ساٹھ روپیہ تک دیا جائیگا۔ خط وکتابت ڈاکٹر سید محمد فرید مہتمم مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ سے کریں۔

ضرورت معلم ایک ایسے معلم کی فوری ضرورت ہے جو لڑکوں کو ابتدائی تعلیم دے سکے۔ قرآن مجید۔ اردو۔ ابتدائی فارسی۔ املا نویسی اور معمولی حساب کی تعلیم بخوبی دے سکے۔ تنخواہ فی الحال دس روپے علاوہ خورد نوش۔ بالائی آمدنی کی غالب امید ہے۔ مذہباً اہلحدیث ہونا شرط ہے معمر کو ترجیح دیجائیگی۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں۔ (احمد رحیم موضع ستی چک ڈاکخانہ پرسا ضلع سارن)

طبی جواب بسوال مندرجہ اخبار اہلحدیث مجریہ ۳۱ جنوری سنہ رواں:۔ آپ کو معدہ کی خرابی کی وجہ سے یہ شکایت لاحق ہے۔ پہلے روغن بید انجیر ۲ تولہ شیر گاؤ میں ملا کر نیمگرم پی جائیں تا معدہ و امعاء صاف ہوجائیں۔ اور مغز کدو ئے شیریں ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ عرفہ سیاہ ۵ ماشہ تخم کاہو مقشر ۵ ماشہ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ ۱۰ تولہ عرق گاؤزبان میں شیرہ نکالکر شربت ترش دو تولہ ملا کر صبح وشام پئیں۔
عاقرقرحا سماق گل سرخ ۳-۳ ماشہ شہد ۱ تولہ پانی میں جوش دیکر دن میں تین بار کلیاں کریں۔ عاقرقرحا۔ خردل۔ دانہ الائچی خورد ایک ایک ماشہ سفوف کر کے زبان پر ملنا بھی مفید ہوگا نوٹ:۔ ایک ہفتہ استعمال کے بعد اپنی موجودہ حالت سے اطلاع دیں۔ (منیجر دواخانہ مفید عام مبارکپور ضلع اعظم گڈھ) ۴

اور بقول آپ کے ابھی تک غلبہ اسلام ہوا نہیں۔ نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب بہشت کے باہر ہی تشریف فرما ہیں۔

باقی رہا یہ امر کہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں سب کچھ ہو جانا کہاں تحریر کیا ہے۔ اس کیلئے میں جناب کی توجہ مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل عبارات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) "میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسٰے پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آسے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود[۱] اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔" (اخبار بدر ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء)

(۲) "یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مجدد موجودہ فساد کی اصلاح کیلئے آتا ہے اور اس کی بدی کی بیخکنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے × × × × × × اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے۔ اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا۔ پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس کی اصلاح کے لئے آوے اور بموجب منشاء احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے۔ اور جو شخص کسر صلیب کرے پس وہی مسیح موعود ہے۔ پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ۔" (حاشیہ صفحہ ۱۶ نجم الہدیٰ)

(۳) فرمایا:۔

"عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے۔ عیسائی مذہب آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصلی اور حقیقی خدا سے دور پڑے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی (جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لیجاتے ہیں) کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بظاہر اسباب عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو ہیں وہ اسباب پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جائیگا۔ لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے اور یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں۔ پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا قادر ہے۔" (الحکم ۱۶ جلد ۸ صفحہ ۲ کالم ۳)

(۴) "ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا۔ ہم آخری زمانہ میں تمام لوگوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کر دینگے۔ یہ عام دعوت آنحضرت سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اس کے ہاتھوں سے کمال تک پہنچی (مفہوم)۔" (صفحہ ۶ سے صفحہ ۹ و صفحہ ۸ چشمۂ معرفت)

جناب مرزا صاحب کی مذکورہ عبارات سے جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ (۱) علت غائی مسیح موعود کی کسر صلیب ہے۔ پس جو شخص صلیب کو توڑے وہ مسیح ہے (۲) یہ کام یعنی استیصال مذہب نصاریٰ اور ابطال عقیدۂ تثلیث مرزا جی کے ہاتھ پر مقدر تھا۔ اور اس بات کو منجملہ خدا کی قدرتوں کے ایک بڑی محیر العقول قدرت ظاہر کیا گیا تھا۔ (۳) اقوام عالم کیا ہندو کیا عیسائی اور کیا یہود اور کیا صابی تمام کی تمام مذہب اسلام پر جمع ہو جائینگی (۴) یہ کام مجدد اعظم مصلح عالم امام انبیاء ختم المرسلین نذیرا العالمین رسولاً الی جمیع الناس محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں (ہاں ہاں اس ہادی کامل کے زمانہ میں جن کے متعلق مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ "ہمارے نبی صلعم نے × × × × کروڑہا انسانوں کو بتوں اور عیسٰے پرستی سے نجات دیکر کلمہ پڑھوا دیا اور مخلوق پرستی کی جڑ کاٹکر اکثر ممالک میں توحید کا باغ لگا دیا۔" صفحہ ۱۵ ست بچن مصنفہ مرزا صاحب) بھی نہیں ہوا۔ اور نہ یہ کام خاتم الکتب جامع تعلیم انبیاء کافی و شافی مرشد و ہادی الی یوم الدین قرآن حکیم کلام رب العالمین سے تیرہ سو برس کے اتنے بڑے زمانہ میں ہو سکا۔ ہاں ہاں اس کلام الٰہی سے بھی (جس کے متعلق مرزا صاحب فرماتے تھے کہ "قرآن شریف نے تمام پر و بال عیسائی مذہب کے توڑ دئے۔ ایک انسان کا خدا بننا باطل کر کے دکھلا دیا۔ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا۔" صفحہ ۔ چشمۂ مسیحی) یہ کام سرانجام نہ ہو سکا جبکو مرزا صاحب انجام دینے آئے تھے جو یقیناً بے نظیر ہونا چاہئے۔ (۵) یہ کہ آپ عیسٰے پرستی کے ستون کو توڑ کر اس کی بجائے توحید پھیلانے کے دعویدار تھے۔ اور اگرچہ کروڑہا نشانات اس کے علاوہ آپ کے موجود ہوتے تو بھی یہ علامت جو "علت غائی" ہے ایسی ممتاز اور واضح دلیل تھی کہ اس کے عدم وقوع سے بقایا تمام کے تمام نشانات کالعدم تصور کئے جانے کے لائق ہیں۔ اور یہ تمام کام جناب مرزا صاحب کی زندگی میں ہونا چاہئے تھا۔

پس میں **باادب** ملتمس ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں ظہور میں آگئیں ہیں۔ کیا کسر صلیب کے یہی معنے ہیں کہ عیسائیت دن بدن بڑھ پھولکر

---

[۱] حضرت مسیح کے وقت میں جو کام ہونا تھا اس کے لئے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ و صفحہ ۵۰۵ تمام روئے زمین پر اسلام کا پھیل جانا ۱۲

اچھا خاصہ ایک عظیم الشان درخت بنجائے۔ یہانتک کہ بعض پادری صاحب تو اب "فاتح قادیان" بھی کہلانے لگے۔

میرا مقصد اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں تمسخر یہ کہہ رہا ہوں۔ حاشا وکلا۔ بلکہ صرف یہ دکھلانے کو کہ "کسر صلیب" کی بجائے جو "قصر صلیب" طیار ہورہا ہے کیا اس سے مرزا صاحب کے دعوے کو سخت نقصان نہیں پہنچا۔ اور کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ مسیح موعود بلکہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غیر مسلم تو در کنار رہے مسلمانوں کی حالت بھی جناب پر عیاں ہے۔ اور تو اور خود "جماعت احمدیہ" کا افتراق کیا کم ہے۔ ایک صاحب اگر مشرق کو جارہے ہیں تو دوسرے مغرب کو حالانکہ مرزا صاحب فرماتے تھے کہ

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوے اور طہارت پر قائم ہوجائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔" (الحکم ۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

خلیفہ صاحب! کیا واقعی مرزا جی مسلم قوم کو صحیح معنے میں حسب منشا خود مسلم بناگئے۔ کیا لاہوری اور قادیانی نزاع اس کیلئے ایک کاری ضرب نہیں۔ اور کیا عیسائیوں کا مخترعہ آلہ بحیثیت اعتقاد الوہیت نظر سے پنہاں ہوگیا اور دنیا اس کو بھول گئی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم بموجب اس قول کے کہ

"ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔" (ازالہ اوہام ص۵۵۳)

بوجہ نہ پائے جانے اس علت غائی کے مرزا صاحب کو صادق نہ سمجھیں اور آپ کے تمام دعاوی کو باطل جانیں۔ اور اس پر اسی معاملہ کو بطور دلیل پیش کریں جیسا کہ جناب مرزا صاحب نے خود بھی فرمایا ہے کہ

"ہر ایک نبی یا رسول یا محدث جو نشان اتمام حجت کیلئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالےٰ کے نزدیک معیار صدق و کذب ہوتا ہے۔" (ملک اشتہار موسومہ پیر مہر علیشاہ گولڑوی)

اور یہ نشان وہ ہے جس کو مرزا جی نے بطور معیار صدق و کذب خود پیش فرمایا تھا۔ جو اگر ہوجاتا تو واقعی بڑا مبارک تھا۔ کیونکہ پھر نہ یہ ارتداد کا بکھیڑا ہوتا اور نہ ملکانوں کا جھگڑا۔ نہ یہ شدھی بدھی کا فساد رہتا نہ مذبح قادیان کے مقدمات نہ ظفروال کا قضیہ نامرضیہ جس سے آپ کو بھی آرام ہوتا خواہ مخواہ اشتہاروں پر سیکڑوں کی رقم کا ہے کو برباد ہوتی۔

کیا میں امید کروں کہ آپ نہایت مہربانی سے میرے ان سوالات پر نظر کرکے مجھے ان کے جوابات سے مطلع فرمائینگے۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسر کوچہ کرم سنگھ دروازہ بھگتانوالہ معرفت مستری مولا بخش لوہار ۲۶ جنوری)

وحدت اسلامیہ

برادران! یہی ایک اسلامی امتیازی نشان ہے۔ جملہ ادیان میں یہ شرف خاص اسلام ہی کو ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

"یعنی سب ملکر نہایت مضبوطی سے اللہ کے دین کی رسی کو پکڑلو اور آپس تفرقہ نہ پیدا کرو۔ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر نازل کی گئی۔ جب تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ مگر اسلام نے تمہارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کردی۔ اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہوگئے۔"

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل خدا کی زمین پر اختلافات و نزاعات و افتراقات و مناقشات کا جو طوفان عظیم بپا تھا اس آیت کریمہ میں اُس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حق تعالےٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اسکو مٹاکر تمہارے دلوں میں محبت و مودت پیدا کردی۔ پس تم اس ہماری نعمت کی قدر کرو اور رشتہ اخوت و اتحاد کو مستحکم بناکر اس پر عامل بنو۔ اور دنیا کو دکھادو کہ اسلام کی یہ ایک پاکیزہ تعلیم ہے۔ حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ۔

"یعنی اے لوگو ہم نے دنیا میں تمہاری خلقت کا وسیلہ مرد اور عورت کا اتحاد رکھا اور نسلوں و قبیلوں میں تقسیم کردیا اسلئے کہ باہم پہچانے جاؤ ورنہ دراصل یہ تفریق و انشعاب کوئی ذریعہ امتیاز نہیں۔ بحرف شرف اسی کو ہے جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک پرہیزگار ہو۔ زیادہ بس۔"

اسلام کے نزدیک رنگ اور نسل کی تفریق کوئی چیز نہیں۔ وہ تمام فرقہ بندیوں کو باعث ہلاکت اور تباہی قرار دیتا ہے۔ رشتہ اخوت و اتحاد وہ رشتہ ہے جو انسان کو اس کے مالک سے متصل کرتا ہے اور اُس کی پرستش کرنے والوں کو ایک ہی سلک میں منسلک کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ۔

فتاوے

س نمبر ۱۱۸ } ایک عورت کو یا مرد کو بیماری ہے۔ مسلمان عامل سے علاج کرانے سے فضول خرچ ہوا اور فائدہ نہیں ہوا۔ غیر قوم کا فر عامل سے علاج کرایا تو فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ غیر قوم کے عامل سے علاج کرانے سے جو علاج کراتا ہے اور جو علاج کرانے کیلئے عامل کو لاتا ہے ان دونوں کا ایمان بھی جاتا ہے اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا کفار قوم عامل سے علاج کرانا جائز ہے یا ناجائز؟

سائل خریدار نمبر ۱۱۶۴۲

ج نمبر ۱۱۸ } جب تک علاج کے الفاظ معلوم نہ ہوں فتوے نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ہے کہ الفاظ اگر صحیح ہیں تو جائز ہے غیر صحیح کفریہ۔ شرکیہ کلمات سے ہے تو ناجائز۔ لا یغفر ان یشرک بہ۔

(ا ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۹ } سنا جاتا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام سے پہلے بارش نہیں ہوتی تھی اور نہ دریا تھے لہذا عرض ہے کہ اس میں کیا بات ہے جواب سے مطلع فرمائیں۔

(محمد سردار خان فوجدار کمڑائی اسٹیب)

ج نمبر ۱۱۹ } کسی آیت یا حدیث میں نہیں دیکھا۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۲۰ } تلاوت قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دعائیں بزرگوں نے مانگی ہیں وہ اللہم۔ ربنا۔ رب سے شروع ہیں۔ مگر یہ دیکھنے میں نہیں آیا کہ یا ربنا۔ یا اللہم۔ یا رب۔ کہیں آیا ہو۔ کیوں نہیں آیا یا کیوں نہیں پکارا گیا؟

(سائل مذکور)

ج نمبر ۱۲۰ } حدیثوں میں یارب یا الہ الحق وغیرہ آیا ہے۔ نحوی قاعدہ ہے کہ اللہم کے ساتھ یا نہیں آتا۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۱* } ایک غریب الوطن عالم فی اللہ شخص نے لوگوں کو ہدایت و سیدھی راہ دکھلاتے ہوئے ان لوگوں کی تعلیم و تہذیب کیلئے ایک مدرسہ قائم کیا جس کی تائید اہل اطراف نے ہر قسم کی خیرات سے کی۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ عالم شخص اپنی آخری عمر میں ایسا انتظام کرتا ہے کہ مدرسہ کی آمدنی سے جو جائداد ہے وہ ان کے بعد ان کے ورثاء تقسیم کر کے نہ لینے پاویں۔ بلکہ اُن کی اولادوں سے یکے بعد دیگرے اس مدرسہ کے متولی ہوں۔ اور مدرسہ کا انتظام چلاویں۔ اور یہ بھی اُن کا قول ہے کہ اگر ہمارے بعد ہمارے ورثاء میں سے کوئی مدرسہ چلانے کے قابل نہ ہو تو دوسرا غیر آدمی حق قابل ہو مدرسہ چلاوے مگر ورثاء ہرگز بانٹ نہ لیں کیونکہ ہم نے یہ جائداد میرا ثانہیں پائی اس لئے ہمارے ورثاء بھی نہ پاویں جسطرح مدرسہ چلتا ہے چلتا رہے۔ ورثاء کو محروم کر کے ایسا کرنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

(محمد نظام الدین اسلام پوری)

ج نمبر ۱۲۱ } صورت مرقومہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ وقف ہے لہذا اُس کا کوئی مالک نہیں۔ اور وقف میں وراثت نہیں۔ اللہ اعلم۔

س نمبر ۱۲۲ } بالغ لڑکی کی جو پانچ سال سے بالغ ہے شادی نہ کرنا کیسا فعل ہے؟

(سائل نام ندارد)

ج نمبر ۱۲۲ } حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص بالغ لڑکی کی شادی نہ کرے جو خرابی ہوگی وہ اُس کا ذمہ دار ہوگا۔　　(ا ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۳ } اس سال عید اور جمعہ ایک دن ہوا تو ایک گاؤں والے نے عید کا خطبہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ جمعہ فوت کر دیا۔ دوسرے شہر والے نے اس سے سوال کیا کہ جمعہ فوت کر کے خالی عید کی نماز ادا کی۔ اس بارے میں جھگڑا چلا ہے۔ از روئے شرع شریف کیا حکم ہے مدلل جواب مرحمت فرمائیں۔　　(سائل خریدار نمبر ۱۴۲۱۳)

ج نمبر ۱۲۳ } ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ عید اور جمعہ ایک روز ہو تو عید پڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ نہ پڑھنے کی اجازت فرما دی۔ اس حدیث کو اہلحدیث عام جانتے ہیں۔ یعنی شہری اور دیہاتی سب کیلئے۔ حنفی علماء خاص دیہاتیوں کے لئے کہتے ہیں۔ اللہ اعلم۔

* یہ سوال قلمی جواب کیلئے تھا پتہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے درج اخبار کیا گیا۔ اسی لئے بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ قلمی جواب کیلئے لفافہ پر پورا پتہ ہونا چاہئے　　(مفتی)

س نمبر ۱۲۴ } آپ نے کسی پرچہ کے اندر اس سوال کا جواب دیا ہے کہ اگر احناف کی مسجد میں جماعت ہو رہی ہو اور کوئی اہلحدیث بغرض ادائیگی نماز جماعت کے خیال سے شرکت اندر جماعت کے کر کے اپنی نماز ادا کر لے تو قرآن کی اس آیت کے اطلاق پر کہ "وارکعوا مع الراکعین" (جھکو جھکنے والے کے ساتھ) اُس کی نماز ہو جائیگی۔

سو اس مذکورہ بالا آیت شریفہ کے کوئی تشریح و توضیح نہ کی ہے۔ اب میرا سوال اس کے متعلق یہ ہے کہ اس آیت مذکورہ کا شان نزول کیا ہے۔ اور اس کا حکم عام ہے یا خاص؟ اگر اس کا حکم عام ہے تو کیا اُس زمانہ میں جس میں کہ آیت شریفہ اُتری زمانہ حال کے مطابق فرقہ بندیاں تھیں جن کے ہر ایک فرقہ میں ارکان نماز جداگانہ تھے؟ اگر اُس زمانہ میں آیت شریفہ کا نازل ہونا ثابت ہے تو اسی زمانہ میں رسول صلعم کی حدیث بھی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ اب اس حدیث کی رو سے تو جب احناف کی کوئی نماز ہی ادا نہیں ہوتی ہے تو اُن کے پیچھے فاتحہ قرأت کرنے والے کی نماز کیسے ادا ہوگی جبکہ ظاہر طور سے بخوبی علم ہے کہ اس فرقہ کے نزدیک فاتحہ کی قرأت ممنوع ہے۔ دوسرے یہ کہ اور ارکان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ اگر زمانہ نزول میں ان حضرات کا ثبوت ملے تو البتہ ان کی اقتدا زمانہ حال میں کیجا سکتی ہے۔ امید کہ مضمون کو بغور سوچکر جواب شافی دیں گے۔

(سائل)

ج نمبر ۱۲۴ } اصول تفسیر یہ ہے کہ شان نزول کو ملحوظ رکھا جائے لیکن حکم قرآنی کو شان نزول سے مخصوص نہ سمجھا جائے ۴ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔ پس آیت موصوفہ کا جو اصل ترجمہ ہے وہ مراد لیا جائیگا۔ یعنی نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ملکر نماز پڑھ لیا کرو۔ رہا قرأت فاتحہ کا مسئلہ۔ سو اس جگہ وہ مانع نہیں۔ کیونکہ امام تو فاتحہ بدستور پڑھتا ہے چاہے حنفی ہو یا اہلحدیث۔ مقتدی (۴۲۵) کو اختیار ہے وہ بھی پڑھ لے۔ (باقی)

متفرقات

مقدمہ دار محمدی کی بابت پہلے لکھا گیا ہے کہ سشن کورٹ میں ۷ اپریل لگائی گئی ہے۔ اس ہفتہ اس کے متعلق چندہ نہیں آیا ناظرین توجہ سے مالی امداد کریں۔ اور صبح کی نماز میں ماخوذ برادر کی مخلصی کے لئے دعائے قنوت پڑھا کریں۔ اللّٰھم نجّ محمدا من البلاء والاِبتلاء۔

اشاعت فنڈ کی ضرورت پہلے لکھی گئی ہے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ انجمنوں کے جلسوں کی اطلاعیں اور رپورٹیں درج کرانے پر فی دفعہ عہ اشاعت فنڈ میں آنا چاہئے۔ انجمہائے سے منتظم مطلع رہیں

غریب فنڈ میں بھی کوئی رقم نہیں آئی صرف فتوئے فنڈ سے عہ وصول ہوئے۔ گذشتہ بقایا بذمہ فنڈ ۷ر مجرا کرکے باقی ۱۵ر ناظرین اس فنڈ کی امداد میں تساہل نہ کیا کریں سائلین اکثر رنگ رہتے ہیں۔

احباب متوجہ ہوں اخبار اہلحدیث ہمارے سب جماعتی کاموں کا مدار کار ہے جتنی اس کی اشاعت ہوگی اتنی ہی جماعت کو مفید ہے۔ واعظ ہے تو یہ ہے مبلغ ہے تو یہ ہے مناظر ہے تو یہ ہے اس لئے احباب کی اس پر نظر عنایت ہے جس کی وجہ سے یہ ۲۸ سال کی طویل عمر اس نے پائی ہے۔ پس لازم ہے کہ احباب کرام اپنی نظر عنایت کو دائم رکھکر اس کی اشاعت میں کوشاں رہیں یعنی مستقل خریدار بنائیں۔

ذاتی کیفیت ۲۰ مارچ کے اہلحدیث میں ذاتی حالت لکھی تھی۔ اُس کی بابت اطلاع ہے کہ درد کمر کو تو آرام ہے مگر تکلیف چشم ابھی باقی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

جوابات نصاریٰ اس ہفتہ انشاء اللہ شائع ہو جائیگی۔

تفسیر ثنائی جلد ہشتم سب کتابت ہو گئی ہے چند کاپیاں چھپنی باقی ہیں۔ انشاء اللہ جلد چھپ کر خریداروں تک پہنچ جائیگی۔

ثنائی برقی پریس کی اطلاع احباب کو دیگئی ہے۔ سردست دو مشینیں بجلی سے چلتی ہیں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ احباب اس پریس کو اپنا سمجھکر کام بھیجا کریں جو اپنا ہی سمجھکر کیا جائیگا۔ بیرونی احباب امرتسر آکر پریس میں آنا چاہیں تو ہال بازار روبرو اسلامیہ ہائی سکول تشریف لائیں۔

مضامین آمدہ ابو محمد عبد الجبار۔ محمد عباس دیارتھی۔ محمود صاحب۔ عبد الرزاق۔ محمد فضل الدین۔ مولوی داؤد صاحب۔ تحجز صاحب (نظم)۔ برکات احمد۔ گمنام متعلقہ آریہ مشن۔ والا جاہ عبد السلام۔

غیر مقبولہ تصویر تصوف۔ کلید اتحاد۔

مناظرہ مرزائیاں موضع مالووالی متصل میں ۱۲/۱۱ مارچ کو مابین جماعت اہلحدیث و جماعت مرزائیہ مسئلہ حیات مسیح و صدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئی الحمد للہ۔
(عبد الغنی صدر مناظرہ از مالووالی ضلع سیالکوٹ)

مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور میں ۱۵ شوال سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہے صدر مدرس مولانا عبد الرحمن صاحب امرتسری حدیث و تفسیر صرف و نحو معانی بیان کیلئے مقرر ہوئے ہیں۔ شائقین علوم عالیہ و آلیہ کی درخواستیں پتہ ذیل آنی چاہئیں۔ (فتح محمد سیکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ راجپوتانہ)

انجمن اہلحدیث داناپور کا چوتھا سالانہ جلسہ ۱۲/۱۱ اپریل ۱۹۳۱ء بمقام لال کوٹھی داناپور میں منعقد ہوگا۔ مقامی علماء کے علاوہ مشاہیر علماء بھی تشریف لائینگے (عبد الحکیم سکرٹری انجمن مذکور)
(حسب اعلان اشاعت فنڈ ایکروپیہ بذمہ انجمن ہے)

انجمن اہلحدیث مرزاپور کا ساتواں سالانہ جلسہ ۵/۴ اپریل ۱۹۳۱ء بمقام گھنٹہ گھر منعقد ہوگا جس میں مشاہیر علماء مثلاً مولانا ابو القاسم صاحب وغیرہ تشریف لائینگے (خلیل احمد ناظم انجمن مذکور)
(حسب اعلان اشاعت فنڈ ایکروپیہ بذمہ انجمن ہے (اہلحدیث)

موضع روڑ کی ریاست بھرتپور میں حنفیوں سے مناظرہ تھا۔ میں اور مولوی عبد الجبار صاحب واعظ اور دیگر علما کو حافظ صاحب نے بھیجا تھا حنفی علماء تاریخ مقررہ پر نہیں آئے۔ الحمد للہ لوگوں پر بہت عمدہ اثر رہا۔ کئی لوگوں نے آمین بالجہر شروع کردی۔
(عبد الرحیم از دہلی)

دعاء خیر موضع بہارکول کے مولوی عبد اللہ صاحب عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین عموماً و علماء خصوصاً دعاء صحت فرمائیں۔ (ابو سعید محمد عبد الحمید دیناجپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

یاد رفتگان مولوی عبد الکبیر صاحب مقیم اسلام آباد کشمیر ۱۹ شوال کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ۔ صاحب مرحوم بہت عرصہ تک اہلحدیث کانفرنس دہلی کے مبلغ رہے اور پکے موحد تھے۔

نیز ۴ ذیقعدہ کو حاجی محمد شاہ صاحب ساکن حول بھی وفات پا گئے۔ انا للہ۔ (غلام محمد از سرینگر)
ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لہم۔

منتہی الارب فی لغات العرب کی ازحد ضرورت ہے۔ بندہ خود غریب و مفلس طالب علم ہے تحصیل علم کا شائق ہے۔ کوئی صاحب خیر مجھے یہ کتاب دفتر اہلحدیث سے خرید کردیں تو عند اللہ ماجور ہوں خصوصاً حضرات رنگون سے تو امید واثق ہے جیسا کہ ایکدفعہ پہلے بھی ہوا۔ (خاکسار محمد یوسف طالب علم مدرسہ شہزادپور پوسٹ گاجل ضلع مالدہ)

دعائے خیر خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے ناظرین عموماً و علماء صاحبان خصوصاً دعاء خیر فرمائیں کہ انجام بخیر ہو۔ (بیکے از ہیر دوئی)

مناظرہ مرزائیاں موضع ہرچووال ضلع گورداسپور میں مناظرہ مابین جماعت اہلحدیث و جماعت مرزائیہ در مسئلہ حیات مسیح و صدق و کذب مرزا ہوا۔ جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی محمد یعقوب صاحب بھامڑی و جماعت مرزائیہ کی طرف سے مولوی مبارک احمد تھے۔ اہل حق کو فتح مبین حاصل ہوئی الحمد للہ۔
(محمد شریف خان شوق دریاہ۔ ہرچووال)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر)

ملکی مطلع

آہ ہندستان دوزخ نشان

مارس آگرہ مرزاپور وغیرہ کے بعد اب کانپور کی باری ہے
ہنگامہ رات دن بپا کوئے یار ہیں
ایسی تو فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

ہندوستان کو لوگ جنت نشان کہتے ہیں۔ لیکن اگر یہاں کے باشندوں کی عداوت، جہالت، بطالت، شرارت دیکھی جائے تو اس کو دوزخ نشان کہنا بجا ہے۔ کسقدر ظلم آہ کتنا ستم ہے کہ اس کے باشندے بلاوجہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر تلجاتے ہیں۔ کاہے پر۔ کس حق پر۔ کس بات پر؟ بالکل ناحق۔ ناروا۔ ناجائز۔ اچھے بھلے بستے رہتے ہوتے ہیں کوئی شریر النفس ان میں دیا سلائی چمکا دیتا ہے تو لڑ پڑتے ہیں۔ لطف یہ کہ ایسے لڑتے ہیں کہ میدان جنگ میں مسلح فوجیں بھی اس طرح نہ لڑتی ہوں۔

ابھی کل کا ذکر ہے بنارس میں قتل عام ہوا۔ ضلع مرزاپور میں ہوا۔ آگرہ میں ہوا۔ اب کانپور سے خبریں آرہی ہیں۔ یہ کہنا بہت آسان ہے کہ کوئی غیرہم کو لڑاتا ہے۔ کانپوری واقعہ نمونہ قیامت کی بابت اخبار "پرتاپ" لاہور (۲۲ مارچ) میں تفصیل یوں چھپی ہے۔ یہ تفصیل ۲۷ مارچ تک ہے۔ اس سے آگے کی الگ۔

"کانپور۔ ۲۷ مارچ، شمالی ہندوستان میں کانپور بڑا مشہور تجارتی مرکز ہے۔ لیکن دو تین دن سے یہاں کے فرقہ وارانہ فسادات نے جو نازک صورت اختیار کر رکھی ہے اس نے تمام گذشتہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔ تمام بازار۔ بنک۔ مکان۔ تعلیمی درسگاہیں اور مراکز تجارت بند ہیں۔ سول۔ مسلح اور فوجی پولیس اور برطانوی فوج۔ مسلح کاریں شہر میں گشت کر رہی ہیں۔ لیکن سب بے سود۔ حالات نے اسقدر جلدی نازک صورت اختیار کر لی ہے کہ حکام خود حیران ہیں اور حالات پر قابو پانے کے لئے جو کارروائی کی گئی ہے وہ ابتک موثر ثابت نہیں ہوئی۔ کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ کل تک کوئی گرفتاریاں نہیں کی گئی تھیں لیکن آج کچھ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب بڑی سرغنہ بدمعاشوں کو گرفتار کر لیا جائیگا۔

بھگت سنگھ ڈے پر جھگڑا سردار بھگت سنگھ اور ان کے رفقاء کو پھانسی دینے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کی گئی۔ لیکن مال روڈ کے یورپین دوکانداروں نے کانگرس کے حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا جس پر جھگڑا ہو گیا۔ پولیس کی آمد پر جھگڑا مٹ گیا۔ لوگ کسی کو تانگہ میں بھی بیٹھنے نہ دیتے تھے۔ چنانچہ بادشاہی ناکہ میں ایک اینگلو انڈین اور دو لیڈیوں کو تانگہ سے اترنا پڑا۔ ایک مسلم پولیس کانسٹبل کو ننگے سر چلنے پر مجبور کیا گیا۔ جس سے وہ کانسٹبل بھاگ گیا۔ ایک اور مسلمان سائیکل سوار کو اتار دیا گیا۔ اس پر شہر میں افواہیں پھیلنی شروع ہو گئیں۔ غلط افواہوں کے پھیلنے سے عوام کے جذبات مشتعل ہو گئے۔ مسلم محلوں میں مسلمان جمع ہو گئے اور ہندو محلوں میں ہندو ہجوم جمع ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ کانگرس لیڈروں کو جب وقت نازک صورت حالات کی اطلاع ملی۔ تو وہ قیام امن کیلئے دوڑ دھوپ کرنے لگے۔ مقامی کانگرسی کارکن مسٹر جوگ پر بھی حملہ کیا گیا۔

ڈپٹی مجسٹریٹ پر حملہ مشتعل ہجوم ہندو مندر کے نزدیک سٹیشن روڈ پر جمع ہو گئے۔ پنڈت رامیشور دیال ڈپٹی مجسٹریٹ نے امن قائم کرنے کی کوشش لیکن آپ پر بھی حملہ کیا گیا اور وہ بڑی مشکل سے بچے۔ ایک مسلمان نے خنجر سے ان پر حملہ کیا لیکن ان کا اچکن ہی پھٹا اور چوٹ نہ آئی۔ آپ نے ۱۹۱۸ء میں بھی ہندو مسلم فساد کو روکنے کیلئے انتہائی کوشش کی تھی۔ ہندو مسلم ہجوم نے ایک دوسرے پر خشت باری کی۔ اکا دکا حملوں کی بھی اطلاعات موصول ہوئیں۔

ایک مندر پر حملہ سٹیشن روڈ میں ایک مندر پر مشتعل ہجوم نے حملہ کیا اور اسے نقصان پہنچایا۔ ہندوؤں نے بھی مسجدوں پر حملہ کیا۔ منگلوار بعد دوپہر کو صورت حالت نازک ہو گئی۔ مقامی پولیس سے کام لیا گیا لیکن کچھ نہ بن سکا۔ فوج بھی طلب کی گئی لیکن تمام رات اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ بدھوار کو بھی فوجی پہرہ بدستور جاری رہا۔ دن اور رات کو بھی حملے جاری رہے۔ فائر بریگیڈ کو بھی ۱۵۰ سے زیادہ جگہوں پر آگ بجھانی پڑی۔ پریم نگر وغیرہ محلوں میں کئی مکانات جلائے گئے۔

جمعرات کی حالت پرنس آف ویلز ہسپتال مجروحین سے بھرا پڑا ہے جگہ تنگ ہے لیکن مریضوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ہسپتال کا نظارہ بہت دردناک ہے۔ جمعرات شام تک ۹۳ لاشیں موصول ہوئیں ۳۰۰ مجروحین کی مرہم پٹی کی گئی۔

وحشیانہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بڑی بے رحمی سے ہلاک کیا گیا ہے ان کے نازک جسموں کو دو حصوں میں چیر دیا گیا۔ عورتوں کو بھی ہلاک کیا گیا۔ اور بعض حالات میں تو ان کی لاشوں کے نہایت بے رحمی سے ٹکڑے کئے گئے اس کے باوجود یہ امر موجب اطمینان ہے کہ مسلم محلوں میں شریف مسلمانوں نے شریف ہندوؤں کو بچایا۔ اور ہندو محلوں میں مسلمانوں کی حفاظت کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کے دفتروں پر فوج کا پہرہ لگا ہوا ہے۔ پولیس اور فوج آزادانہ طور پر اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ شہر میں دہشت زدگی کا دور دورہ ہے۔ رات کو مسلمانوں نے اللہ اکبر اور ہندوؤں نے مہاتما گاندھی بھگت سنگھ کی جے کے نعرے بلند کئے۔ ان نعروں نے شہریوں کو اور بھی زیادہ خوفزدہ کر دیا۔ شہر کے بیرونی حصہ میں فسادی

ہے۔ فوج شہر کے ہر ایک حصہ میں گشت کر رہی ہے۔ اب صورت حالت کسی حد تک پُرامن ہے سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ چھرا زنی اور لوٹ مار کی وارداتیں جاری ہیں۔ مزید پولیس طلب کی جا رہی ہے کل رات کو خوفناک فساد ہوگیا۔ ایک سو مارے گئے اور تین سو مجروح ہوئے۔ ہزار ہا اشخاص اپنے مکانوں کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ شہر میں پولیس اور فوج پہرہ دے رہی ہے۔ فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے مجروحین اور ہلاک شدگان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لاوارث لاشیں گلی کوچوں میں پڑی ہیں۔ ٹیلیفون کی ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ اماد کا حملوں کی وارداتیں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ آج (۲۷ کی) تاریخ تک ۱۱۲ ہلاک اور ۵۰۰ سے زیادہ مجروح ہو گئے ہیں۔

(کانپور۔ ۲۷ مارچ) سرکاری بیان مظہر ہے کہ آج صبح کے نو بجے تک ۱۱۷ آدمیوں کی موت واقع ہو چکی ہے۔ جن میں سے ۳۱ ہندو ہیں اور ۸۶ مسلمان ہیں۔ اور ۳۰۰ کے قریب اشخاص فرقہ وارانہ فساد میں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ فساد یہاں منگلوار کی دوپہر سے جاری ہے۔

بغیر کسی شک کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اعداد صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ بہت سے ایسے آدمی جو کہ مرے ہیں ہسپتال میں نہیں لائے گئے تھے۔ ایک صد سے زیادہ گھر اور جھونپڑیاں جلا دئے گئے ہیں۔ اور کئی لاکھ کی جائداد تباہ ہو چکی ہے ابھی تک ۱۵۰ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ تمام باشندے خوفزدہ ہیں۔ اور پچھلے دو دنوں میں تقریباً ۱۰ ہزار لوگ گھر چھوڑ گئے ہیں۔ کانپور کی شہری زندگی کا خاتمہ ہے۔ اور اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے کہ حالات کب پرسکون ہونگے۔ تمام بازار دکانیں۔ کچہریاں۔ سکول۔ کالج۔ میونسپل دفاتر سب کے سب بند ہیں۔ گاؤں سے سبزیوں۔ مچھلی۔ اور گوشت وغیرہ کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

ایک بیان ہے کہ باوجود اتنی کشیدگی کے اب حالات بہتر ہیں۔ اور کہ حملوں۔ وارداتوں اور لوٹ مار کا زور اب سے ۲۴ گھنٹے پہلے کی نسبت کم ہے۔ کل رات ایسی جگھوں میں جہاں کہ ایک فرقہ دوسرے کی نسبت زیادہ رہتا ہے۔ یا جن کے نزدیک ہی دوسرا فرقہ رہتا ہے۔ کئی مظاہرے ہوئے۔ اور پولیس نے کئی جگھوں پر غنڈوں کی پارٹیوں کو روکا۔ اس صبح پولیس نے ایک ایسی موٹر کو سٹیشن روڈ پر روکا جس میں پانچ چھرے اور دیگر اسلحہ جات سے مسلح اشخاص بیٹھے تھے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

آج کا مشہور واقعہ میسرز کینلر کے مال روڈ کے مسلمان نوکروں پر حملہ کا ہے۔ ہندوؤں کے ایک گروہ نے اس جگہ کو گھیر لیا۔ اس جگہ کے لوگوں نے مقابلہ کیا مگر وہ جلدی ہی مغلوب ہوگئے اور وہ ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ تب لوگوں نے وہاں آگ لگا دی اور ایک عورت جلکر مرگئی۔ کئی یورپین اکٹھے ہوگئے اور فسادیوں کے سروں پر فائر کر دیا تب وہ بھاگ گئے۔"

کانگرس کراچی

اور کانگرس سورت (گجرات)

بہت عرصہ ہوا جن دنوں ابھی کانگرس میں نہ گاندھی جی شریک تھے نہ غالبًا مالوی جی کی آواز تھی۔ بلکہ اُن دنوں دو پارٹیاں تھیں گرم اور نرم۔ گرم پارٹی کے لیڈر مسٹر تلک تھے' اور نرم پارٹی کے لیڈر بابو سریندر ناتھ بنرجی۔ ان دونوں پارٹیوں میں باہمی تصادم رہتا تھا۔ یہانتک کہ سورت (ملک گجرات) میں اس کا سختی سے ظہور ہوا۔ تلک پارٹی بہت بڑی تعداد میں الگ ہوگئی۔ الگ ہوتے ہوئے بنرجی پر ایک جوتہ پڑا جس کو اُنہوں نے اُٹھا کر بڑی عزت سے رکھا اور فرمایا تیس سالہ قومی خدمت کا صلہ یہ جوتہ ہے۔

اخباروں میں مشہور ہوگیا کہ کانگرس ٹوٹ گئی۔ مگر ہمدردوں کی کوشش سے پھر جڑ گئی۔ اسی طرح کراچی کانگرس میں بھی خطرہ تھا کہ کانگرس کو نظر بد لگ جائے۔ لیڈروں کے مقابل نوجوان تنے بیٹھے تھے۔ اس کی وجہ بھی بھگت سنگھ وغیرہ کی پھانسی بتائی جاتی ہے۔ نوجوانوں نے بہت شور کیا۔ گاندھی جی کے حق میں ہتک آمیز الفاظ بولے گئے۔ مگر گاندھی کے تحمل اور حسن تدبر نے فتنہ رفع دفع کر دیا۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

اسلام غیر اسلام سے قطع نظر محض تاریخی حیثیت سے ایک واقعہ اسلامی تاریخ میں واقعہ گاندھی کی مشابہ ملتا ہے۔

امام حسن رضی اللہ عنہ نے کشت و خون بند رکھنے کو امیر معاویہ کے ساتھ حسب مصالحت کرکے تاج و تخت چھوڑ دیا۔ تو امام ممدوح کے خاص شیعہ اصحاب نے امام موصوف کے حق میں بہت بُرے الفاظ کہے۔ یہانتک کہ اُن کے نیچے سے جائے نماز بھی چھین لی۔ رنج یہی تھا کہ آپ نے صلح کیوں کی ہے۔

جہاں فوج اور افسر کے نصب العین میں اختلاف ہوتا ہے' ایسا ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اسی شر سے بچنے کیلئے حکم دیا ہے کہ اپنے افسر کی اطاعت کیا کرو۔

سرکاری اعلان

عوام کی اطلاع کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں داخلہ آیندہ صرف بڑے دروازے سے ہوگا۔ جن لوگوں کو سیکرٹریٹ میں کوئی کام ہو ان کے اپنے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ملاقات کیلئے پہلے سے وقت مقرر کر لیا کریں۔ ورنہ ہوسکتا ہے کہ انہیں دروازے پر اسوقت تک روکے رکھا جائے' جبتک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کے کام کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔ لیجسلٹو کونسل کے ارکان اس قاعدہ کی پابندی سے مستثنٰے ہیں:۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مومیائی

۳۲/ ۱۵

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں طلب کرنے پر اسی صفحات کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۲۲؍ پاؤ بھر ۴؍ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

شہادات ماہ جنوری ۱۹۳۱ء

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب دھوپور۔ آپ کی مومیائی بہت مقبول و مفید ہوئی اور صحت میں کامیابی حاصل ہوئی ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔"

(۲۲- جنوری ۱۹۳۱ء)

جناب حکیم عبدالسبحان صاحب حاجی نگر۔ میں نے چند بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگا کر خود استعمال کیا اور مریضوں پر آزمایا۔ خدا کے فضل سے مایوس مریض کو بھی شفا ہو گئی۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں۔"

(۳۰ جنوری ۱۹۳۱ء)

جناب محمد فخرالدین صاحب فاٹحان۔ میں نے اپنے ایک دوست کے واسطے جو ایک مہلک مرض میں گرفتار تھے ایک چھٹانک مومیائی منگائی۔ خدا کا ہزار شکر ہے کہ دوا کھانے کے بعد سب شکایت جاتی رہی اللہ تعالیٰ نے شفاء کلی عطا کی اب میرے دو دوستوں کے نام دو چھٹانک بھیجدیں۔" (۳۰- جنوری ۱۹۳۱ء)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

سیکڑوں معززین کی مصدقہ اور خاص طریقہ پر تیار شدہ

سلاجیت آفتابی

دل دماغ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے چوٹ کے درد کو بھی نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی۔ امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے ... کے بعد اس کا استعمال طاقت کو کم نہیں ہونے دیتا۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ نصف پاؤ ۲۲؍ پاؤ بھر ۴؍ نصف سیر ۸؍ ایک سیر ۱۶؍ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ہمارے دواخانہ کی طبی جنتری مع سامان تندرستی طلب کرنے پر مفت مل سکتی ہے

منیجر دواخانہ حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

آنکھوں کی دور شدہ قوت اور زائلہ طاقت کیلئے بے نظیر

سرمہ نورالعین

تیار کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب

مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍

(منگانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نورالعین ریاست مالیر کوٹلہ

تفسیر ابن کثیر

مع تفسیر البغوی جدید مطبوعہ مصر کامل ۹ جلد

قیمت ۴۴ روپے کاغذ سفید چکنا ۵۲ روپے

(ملنے کا پتہ)

شرف الدین الکتبی و اولادہ بھنڈی بازار بمبئی ۹

تاکید توحید و سنت

مع تردید شرک و بدعت

اس کتاب کا اشتہار ایک سال تک اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہا بہت کتابیں باہر گئیں۔ سب جگہ سے اُن کی پسندیدگی کی خبریں آئیں ایک نے بھی نہیں لکھا کہ یہ کتاب فلاں جگہ سے ٹھیک نہیں لہٰذا اگر آپ نے بھی کچھ اہلحدیثوں اور حنفیوں کا حال دیکھنا ہو تو یہ کتاب جلدی منگائیں اور لطف اُٹھائیں۔ قیمت بجائے ۶؍ کے ۴؍ کر دی گئی ہے۔ ٹکٹ آنے پر ایک کتاب ارسال ہوگی۔ وی۔ پی منگائیں تو تین کتابیں منگائیں۔ (منگانے کا پتہ)

عبدالعزیز ناگی موٹر مرچنٹ گوہاٹی (آسام)

(اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر

(مقدمہ نمبر ۹۵۶)

فرم تلسی رام کیشو داس بذریعہ جگن ناتھ سکنہ امرتسر مجیٹھ منڈی بنام محمد رمضان۔ عنایت کریم اصل امیر خان ضامن رفوگر سکنہ امرتسر قلعہ بھنگیاں۔

دعویٰ ۸/۱۶/۸

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان محمد رمضان۔ عنایت کریم۔ امیر خان مذکور فیل ہے۔ من سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۹- اپریل ۱۹۳۱ء کو بمقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو اُن کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۴، مارچ ۱۹۳۱ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

"اہلحدیث"

میں اشتہار دینا کامیابی کا ذریعہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱- ذی قعدہ ۱۳۴۹ھ

قادیانی مشن
منارۃ المسیح

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دمشق شہر میں شرقی جانب سفید منارہ کے پاس اُترینگے۔

مرزا صاحب نے جب مسیحیت موعودہ کا دعوےٰ کیا تو ان پر سوال ہوا کہ آپ نہ تو دمشق میں نازل ہوئے نہ منارہ بیضاء کے پاس اُترے۔ اس کا جواب دینے کیلئے مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ ہم ایک منارۃ المسیح قادیان میں بنائینگے اس اشتہار کا اقتباس درج ذیل ہے۔

"(قادیان کی) اس مسجد کی تکمیل کیلئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی کی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صلب)

اس سے بھی مزید واضح الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المنارہ ہوگا۔ یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ چکی ہوگی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائیگا۔ اسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند مینار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کیلئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھکر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔"

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح صت)

اہلحدیث | اس اقتباس میں بھی احادیث کا صاف اعتراف ہے۔ اس کے ساتھ ہی پھر اعتراف کرتے ہیں۔

"اب اے دوستو۔ یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ احادیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو نیز وہ پیشگوئی پوری ہوجائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔"

اس اقتباس میں بھی احادیث کا نام لیا گیا ہے حالانکہ جس حدیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اُس میں یوں ذکر ہے۔

ینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق

(ترمذی)

"یعنی مسیح موعود دمشق کی شرقی جانب سفید منارہ کے پاس اُترینگے"

ان الفاظ شریفہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ منارہ بیضاء مسیح موعود کے اُترنے سے پہلے وہاں موجود ہوگا نہ کہ مسیح موعود اُتر کر بنائینگے۔

لطیفہ | جن دنوں میاں محمود خلیفہ قادیان انگلستان جاتے ہوئے دمشق میں اُترے تو سفید منارہ دیکھنے کو گئے وہاں تھوڑی دیر بیٹھے تو قادیانی اخبار الفضل میں لکھا گیا کہ

"حدیث میں جو نزول مسیح عند المنارة البیضاء آیا ہے وہ پورا ہوگیا۔ کیونکہ بیٹے کا کام باپ کا ہوتا ہے۔" (جل جلالہ)

خدا کی حکمت خدا ہی جانتا ہے۔ اُس کے اسرار مخفیہ اندر اندر اپنا کام کر جاتے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی تحریف کی تھی اس لئے خدا نے یہ کام مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہونا بند کردیا۔ چنانچہ الفضل اس کا اعتراف کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"**تعمیر منارہ میں التوا** | اسطرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے منارۃ المسیح کی بنیاد تو اپنے دست مبارک سے رکھدی۔ اور اس جگہ کی تعیین فرمادی جو اس مبارک یادگار کیلئے جس سے قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا وابستہ تھا اس شرف کیلئے مقصد ہوچکی تھی۔ جو انوار اور برکات الٰہیہ کیلئے مخصوص تھی۔ اور جہاں سے اسلام میں زندگی کی روح پھونکی جانی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ کی مصلحت کے ماتحت تعمیر منارۃ المسیح کا کام تھوڑی سی حد تک ہوکر رُک گیا۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وصال تک دوبارہ جاری نہ ہوا۔ حتےٰ کہ خلافت اول کے چھ سالہ دور میں بھی رُکا رہا۔" (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۵)

(۴۳۵)

ناظرین! اس سے زیادہ بھی تصرف آنہی کا کوئی ثبوت ہوگا کہ مرزا صاحب نے حدیث شریف کی تحریف کرکے جو معنے گھڑے تھے وہ بھی پورے نہ ہوئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ندامت سے چپ ہو جاتے تاکہ مخالف بھی کچھ بول بال کر خاموش ہو جاتے۔ مگر مرزائی اور خاموشی!

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اس لئے انہوں نے بجائے خاموشی کے خلیفہ ثانی کے کارنامے بیان کرنے شروع کئے جن میں ایک منارۃ المسیح کی تعمیر بھی ہے۔ چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں۔

"**منارۃ المسیح کی تکمیل** آخر جب خلافت ثانیہ (محمودیہ) کا زمانہ شروع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود) نے اس کی تکمیل کیطرف توجہ فرمائی۔ اور خدائے تعالےٰ کا بے حد وحساب شکر ہے کہ اس مبارک عہد میں منارۃ المسیح کا عظیم انشان نشان مکمل ہوگیا۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۱ء میں ہی تکمیل کو پہنچا۔ چنانچہ آج ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہر دیکھنے والا دیکھ سکتا ہے کہ منارۃ المسیح ہر پہلو سے مکمل ہو چکا ہے۔" (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱)

کیا خوب آج کانگرسیوں کا نعرہ ہے "انقلاب زندہ باد"۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان میں اس نعرہ کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ غور سے دیکھئے مرزا صاحب نے حدیث کی تحریف کرکے منارہ خود بنانا چاہا۔ قدرت نے اُن کے کام میں رُکاوٹ ڈالی۔ یہاں تک کہ خلیفہ اول سے بھی نہ بنا۔ اب خلیفہ ثانی (پسر مرزا) صاحب نے بنوایا تو بھی مسیح موعود کا نشان بحکم حدیث بنایا گیا۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہے کہ مرزا اور امتِ مرزا نے قرآن وحدیث بلکہ دین اسلام کو ایک مضحکہ اور مخول بنا رکھا ہے۔

اِتَّخَذُوْا اٰیَاتِ اللّٰہِ ھُزُوًا

ایسوں ہی کے حق میں حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں ؎

حافظا مے خور و رندی کن وخوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

"العدل" کا نیا نامہ نگار

(۲)

(از مولوی نور الٰہی صاحب گھرجاکھی)

اخبار العدل ۱۹- نومبر ۱۹۳۰ء میں ایک مضمون قاضی نور محمد صاحب کی طرف سے شائع ہوا جس میں فرماتے ہیں کہ

"حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات جو آیندہ واقعات پر مشتمل ہیں وقتاً فوقتاً پورے ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔"

بیشک ہمارا بھی اس پر صاد ہے جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے۔

"اعظمها فتنة على امتي الذين يقيسون الامور برايهم فيحرمون الحلال ويحللون الحرام۔" (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۰)

"سب سے بڑا فتنہ میری امت پر ان لوگوں کا ہوگا جو احکام شریعت کو محض رائے اور قیاس سے ثابت کرینگے۔ اسی وجہ سے وہ حرام کو حلال کر دینگے اور حلال کو حرام کر دینگے اور قرآن وحدیث کو چھوڑ دینگے۔"

ٹھیک یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگئی ہے بقول حالی مرحوم ؎

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاوں پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ليأتين على امتي كما اتى على بني اسرائيل حذو النعل بالنعل الحديث۔

"میری امت پر بھی ایسا ہی زمانہ آئیگا جسطرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ جسطرح یہود ونصاریٰ قبروں پر سجدے کرتے تھے میری امت کے لوگ بھی کرینگے۔ جسطرح یہود ونصاریٰ بزرگوں کی قبریں پختہ بناتے تھے میری امت کے لوگ بھی بنائینگے۔ جسطرح یہود ونصاریٰ آسمانی کتاب کو چھوڑ بیٹھے تھے میری امت کے لوگ بھی چھوڑ دینگے۔"

چنانچہ کنز العمال میں ہے۔

انما هلك من كان قبلكم بانهم اقبلوا على كتب علمائهم وتركوا التوراة والانجيل

"پہلے لوگ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوئے تھے کہ انہوں نے آسمانی کتاب کو چھوڑ کر اپنے علماء وبزرگان دین کی کتابوں پر ہی عمل شروع کر دیا۔"

ٹھیک اسی طرح آج بھی قرآن وحدیث کی جگہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ نے پُر کر رکھی ہے۔

آپ نے فرمایا۔

سيكون في امتي دجال يدعون الناس الى اقوال احبارهم ورهبانهم ويعلمون بها ويحسدون المسلمين على التامين خلف الامام كما حسدتكم اليهود على ذلك الا انهم يهود هذه الامة الا انهم يهود هذه الامة الا انهم يهود هذه الامة (جمع الجوامع للسیوطی)

"میری امت میں ایسے بھی آدمی ہونگے کہ لوگوں کو اپنے مولویوں اور درویشوں کی تقلید کرائینگے۔

صفحہ میں رسول - ازیوں کے ... (۴۳۶) (تقلید رسول کا معقول جواب ... (دیگر اہلحدیث)

اور خود بھی اس پر عمل کرینگے اور مسلمانوں سے امام کے پیچھے آمین کہنے پر چڑینگے (بلکہ مناظرے کرینگے۔ جیسا کہ خود قاضی صاحب کر چکے ہیں)

جس طرح کہ تم سے یہود نے حسد کیا ہے آمین پر۔ خبردار ہو جاؤ اے میری امت کے لوگو۔ وہ لوگ ہیں میری امت کے یہودی۔ تین بار فرمایا"

ٹھیک یہ آپ کا فرمان بھی حرف بحرف پورا ہو رہا ہے کہ لوگ تقلید علماء کی طرف بلا رہے ہیں۔ بلکہ مناظرے کرتے ہیں اور جو مسلمان محمدی امام کے پیچھے آمین پکار کر کہتے ہیں ان کا حسد بھی کرنے والے موجود ہیں جو خواہ مخواہ اپنے آپ کو یہود میں شامل کر رہے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا ایک ایسی قوم ہوگی۔

یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدی

"جو میری سنت کو چھوڑ کر غیر کی سنت اختیار کریگی اور میری ہدایت یعنی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اور راہ نکال لیگی۔"

ٹھیک اسی طرح کے لوگ موجود ہو گئے ہیں جو آپ کی سنت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بلکہ آپ کی سنت کو سنت مفروضہ قرار دیا جاتا ہے اور کتاب وسنت کو چھوڑ کر کتب فقہ وغیرہ پر مائل ہو گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔

یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدی ولا یستنون بسنتی

"کہ میرے بعد ایسے امام (قاضی نور محمد وعبدالجبار وغیرہ جیسے) ہونگے جو میری ہدایت پر نہ چلینگے اور نہ میری سنت پر عمل کرینگے۔ بلکہ لوگوں کو میری سنت آمین ورفعیدین وغیرہ سے روکینگے۔"

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔

کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخط خط وخط خطین عن یمینہ وخط خطین عن یسارہ ثم وضع یدہ فی الخط الاوسط فقال ھذا سبیل اللہ ثم تلا ھذہ الآیۃ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ (ابن ماجہ)

"ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک سیدھا خط کھینچا پھر اس کے دائیں طرف دو خط اور بائیں طرف دو خط کھینچے اور سیدھے خط پر ہاتھ رکھا اور فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بیشک میری سیدھی راہ یہی ہے اس پر چلو اور باقی جو رستے یا مذہب جو ہونگے ان کی طرف ہرگز نہ جاؤ ورنہ جاؤ گے تو یہ سیدھے رستے سے اور دور پڑ جاؤ گے پھر سیدھا رستہ نصیب نہ ہوگا۔"

قاضی صاحب! حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات جو آیندہ واقعات پر مشتمل ہیں، بالکل آپ کے حق میں پورے ہو رہے ہیں۔ ان باتوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو آپ پر صادق نہ آتی ہو۔

چنانچہ آگے آپ نے خود لکھا ہے۔

"چنانچہ حضور اقدس فداہ ابی وامی کا فرمان لعن آخر ھذہ الامۃ اولھا بھی اس کلیہ سے مستثنےٰ نہ ہو سکتا تھا نہ ہوا۔"

(العدل ۱۹- نومبر ۱۹۳۰ء)

اس لئے آیندہ نمبر میں انشاء اللہ ثابت کیا جائیگا کہ اس حدیث کے مصداق بھی جناب کا ہی گروہ ہے

(نور محمد کھی از قلعہ شیخو پورہ)

شیخ طریقت

زین العابدین کڑپا کرنولی ضلع گوداوری ایک قصبہ پٹھاپور میں تشریف لائے

ایک دو آمی اہلحدیث منجانب اہلحدیث بارہ سوال تحریری شیخ مذکور کے پاس لیکر گئے شیخ صاحب نے سوالات تحریری دیکھکر یوں جواب دیا کہ میں مناظرہ ومباحثہ نہیں چاہتا اور میں اقرار نہیں کرتا کہ اس کا جواب دونگا۔ اس لئے بذریعہ اخبار "اہلحدیث" وہ سوالات شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) کیا تصوف کا لفظ قرآن وحدیث میں آیا ہے؟

(۲) کیا طریقت ومعرفت شریعت سے خارج ہیں؟ اگر خارج ہوں تو اس کی یعنی معرفت کی صحیح تعریف کیا ہے؟

(۳) بیعت خواص لوگوں سے یا عام سے فرض ہے یا کیسی ہے؟

(۴) علم باطن یا ظاہر الگ وعلیحدہ ہیں یا ملے ہوئے؟ اگر علیحدہ ہوں تو علم باطن کی صحیح تعریف کیا ہے؟

(۵) سینہ بسینہ علم باطن حاصل ہو جانا کسی دلیل یا حدیث صحیح سے ثابت ہے؟

(۶) سلسلہ بیعت حضرت علیؓ وحسن بصریؒ وغیرہ سے کسی صحیح روایت سے ثابت ہے؟

(۷) سارے جہان کے لوگ ملکر فرض وسنت پیدا کر لے سکتے ہیں؟

(۸) کیا رسول اللہؐ یا صحابہؓ سے قرآن وحدیث میں کوئی باطنی معنے بھی تھے؟

(۹) علم تصوف اسلام سے پہلے تھا یا نہیں؟

(۱۰) کیا ابوہریرہؓ کے حدیث سے علم تصوف، وعلم باطنی کا استدلال صحیح ہو سکتا ہے؟

(۱۱) علم تصوف وبیعت وپیری مریدی کیا یہی موجب ولایت ہے یا اور کوئی دیگر طریق ہے؟

(۱۲) کیا شریعت افضل ہے یا باطنی علم جس کا نام طریقت ومعرفت لوگوں نے رکھا ہے یہ افضل ہے؟

سوالات مذکورہ کے جوابات قرآن وحدیث صحیح سے ہوں، اپنی تشریح و رائے سے نہ ہوں۔ بلکہ رسول اللہ کی تشریح ہو یا صحابہ کی تشریح ہو اور روایت کی صحت میں کلام نہ ہو۔

ہم لوگ آجکل کے سارے جہان کے اہل تصوف سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ ہم حتے المقدور اطیعوا اللہ، واطیعوا الرسول کے پابند ہیں۔ سوائے قرآن وحدیث، خدا اور رسول و لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ سوائے لفظ محمدی کے ہمارا کوئی مذہب نہیں ان الدین عند اللہ الاسلام کے ہمارا کوئی دین نہیں اے اہل تصوف آجکل کے ہمارا مذہب جو اوپر تحریر کیا گیا غلط ہو تو قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ اور روایت صحیحہ سے ثابت کر دیں تو ہم لوگ اللہ کی قسم تین بار کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اپنے عقائد و مذہب تحریر کردہ سے توبہ کرکے آجکل کے اہل تصوف کا مذہب اختیار کرلینگے اور مرید ہو جاوینگے۔

اور اگر اہل تصوف ثابت نہ کر سکیں اور ان بارہ سوالات کا صحیح با دلائل جواب نہ دے سکیں تو سوچ وغور وتدبر کرتے ہوئے عقائد باطلہ وشرکیہ وکفریہ سے توبہ کریں۔ قطعی نفسانیت وعداوت وضد وتعصب کو دل میں کسی طرح جگہ نہ دیں۔

افسوس ہے آجکل کے اہل تصوف کا یہ فہم ووہم کہ مریدوں مشائخوں کو سینہ بسینہ علم آتا ہے۔ یہ گویا علم غیب کے مدعی بنے ہیں۔ جب کسی شیخ کے پاس مرید ہوتے ہیں سینہ بسینہ علم حاصل ہو جاتا ہے پھر کسی استاد کی کسی علم کے درمیان ان کو ضرورت ہی نہیں رہتی۔ (جل جلالہ) (خریدار نمبر ۱۰۶۳۵)

محبت اور مودّت

(از مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاران مغربی ضلع سیالکوٹ)

میرے معزز ومکرم اہلحدیث بھائیو! چند روز ہوئے کہ اخبار گوہر بار اہلحدیث مجریہ ۲۹ر اگست ۱۹۳۰ء میں حضرت العلامہ سردار اہلحدیث کا مضمون بابت محبت نظر سے گذرا جس میں مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث کو خصوصاً باہمی محبت والفت رکھنے کا حکم از روئے حدیث شریف ارشاد فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ حضرت مولانا صاحب یہ موثرانہ تحریر اپنا پورا اثر ہم اہلحدیثوں میں دکھائے اور ہم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنکر خوشی وغمی میں مددگار ومعاون ہوکر زندگی بسر کریں۔ یقیناً وہ قوم یا جماعت زندہ کہلانے کی حقدار ہرگز نہیں جس میں اتفاق واتحاد، الفت ومحبت نہیں۔ آج جماعت اہلحدیث کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے۔ اخوت ومودت کی بجائے بغض و دشمنی وبدظنی زیادہ ہے۔ اتفاق و اتحاد کے علاوہ اختلاف وافتراق آپس میں بہت ہے۔ کیا وہ سابقہ زمانہ جماعت اہلحدیث کے پیش نظر نہیں جبکہ ایک اہلحدیث باوجود غیر وطن ہونے کے، اجنبی ہونے کے ہمیں ملتا تو ہم اس کی ہر طرح سے خاطر تواضع کرتے۔ برادری رشتہ ناطہ سے زیادہ عزیز ہمیں ایک مذہبی بھائی اہلحدیث معلوم ہوتا تھا اس کی خدمت بجا لاتے۔ بدن میں مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے۔

الغرض یاران رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ایک دوسرے کے باہم یکدل ویکجان معاون تھے۔ ایک کو تکلیف کا سامنا ہوتا تو فوراً دوسرا اس کی تکلیف میں شریک ہوتا تھا۔

میرے معظم اہلحدیث بھائیو! آپ کا پہلا فرض ہے کہ جہاں رفع الیدین آمین بالجہر کو سنت جانکر دن رات اس میں مشغول رہکر اس شعار کو اہلحدیث کی اعلیٰ اور صرف ایک پہچان جانتے ہیں۔ وہاں یہ بھی حدیث گوش ہوش سے سنیں اور عمل میں لاویں جس پر ہمارے ہادی علیہ السلام امت کے غمخوار رب العزت کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ "تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسگے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور ایمان نہیں لاؤگے جبتک آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایک ایسی بات بتلاتا ہوں کہ جب تم اسے کروگے تو آپس میں محبت کروگے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو"۔

نبی علیہ السلام نے باہمی محبت کرنے کا طریقہ بھی بتادیا کہ آپس میں سلام کیا کرو۔ اس کے کرنے سے میل ملاپ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے نہ کرنے سے رنج وکینہ زیادہ ہوتا ہے۔

نیز فرمایا باہمی محبت مہربانی اور شفقت میں ایمان والوں مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے کا سارا جسم اس کے ساتھ بے خوابی اور حرارت کی تکلیف اٹھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے حالی مرحوم نے ؎

اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر
کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جبتک برادر کا یاور
معین اس کا ہے خود خداوند داور

نیز فرمایا حضور علیہ السلام نے تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر کوئی کسی میں برائی دیکھے تو چاہئے کہ اسے ہٹادے۔ انسان طبعًا خود پسند ہے اور دوسروں کو ناپسند کرنا بھی اس کی سرشت میں داخل ہے۔ اسے اپنے عیب تو بڑے بھی نظر

نہیں آتے - مگر دوسروں کی فروگذاشتیں بھی مثل پہاڑ دکھائی دیتی ہیں -

پس اگر کوئی شخص کسی دوست میں غلطی دیکھے تو اسے حکمت اور تدبیر اس سے آگاہ کر کے - رفع کروا دے - جس کے پاس اس کا عیب اصلاح کی غرض سے بیان کیا جائے اسے چاہیئے کہ بیان کرنے والے کو بُرا نہ سمجھے - بلکہ حقیقی خیرخواہ سمجھکر اس کا شکریہ ادا کرے -

میرے بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی محبت و اتفاق کے نمونہ کو ذرہ پیش نظر رکھکر اندازہ لگاویں کہ جنگ کا موقعہ ہے ایک شخص زخمی ہوکر پانی طلب کرتا ہے - جب پانی دینے کیلئے کوئی شخص جاتا ہے تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے "پانی" - وہی شخص کہتا ہے پہلے اسے پلا دو - حتےٰ کہ وہ شخص سات زخمیوں پر پانی لیکر جاتا ہے - سب کے سب دوسرے کی تکلیف کو ملحوظ رکھتے ہیں - بالآخر جب وہ شخص واپس لوٹتا ہے تو دیکھتا ہے کہ سب کے سب جاں بحق ہو کر رفیق اعلےٰ سے جا ملتے ہیں -

اللہ اکبر! یہ ہیں یاران رسول علیہ السلام اور اس شمع ربانی کے پروانے کہ دوسرے مومن بھائی کی تکلیف کو گوارا نہیں کر سکتے - اپنے دینی بھائی کی راحت کو اپنی راحت جانتے ہیں -

میرے اہلحدیث بزرگو! آئیے اس مبارک فرمان سردار دوجہان پر عمل کرنے کیلئے پڑھئے اور بغور سنئے!

" فرمایا حضور پر نور یوم النشور علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں سے ایسے بہت ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں نہ شہید مگر بروز قیامت خدا کے نزدیک ان کا رتبہ دیکھکر نبی اور شہید رشک کھائینگے - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں بتلائیے وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو خدا کی رضامندی کے واسطے ایسے لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جن سے نہ ان کا کوئی رشتہ ناطہ ہے اور نہ کوئی مال ملنے کی امید ہے - اللہ ان کے چہروں پر نور ہوگا اور روشن (یعنی راہ راست پر) رہینگے جب اور لوگ ڈرینگے انہیں ڈر نہیں ہوگا - جب اور لوگ مغموم ہونگے انہیں غم نہیں ہوگا - اور یہ آیت تلاوت فرمائی - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون -

(ابوداؤد کمالی - نواب صحاح ستہ)

اس حدیث کا مطلب صاف ہے کہ صرف خدا اور پیارے رسول صلعم کی اطاعت کی خاطر بغیر کسی طمع و لالچ کے محض خدا کا بھائی ہونے کے سبب باہمی محبت و اخوت رکھتے ہیں - لوگوں کو دکھلانے کی خاطر محبت کسی سے نہیں رکھتے -

پس مسلم دوستوں کو لازم ہے کہ اتفاق اتحاد اخوت و مودت کے رشتہ کو مضبوط و مستحکم کریں افتراق و تشتت کو مٹا دیں -

فرمایا اللہ تعالےٰ نے -

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (پ انفال)

" تابعداری اللہ اور رسول کی سب ملکر کرو جھگڑا فساد جنگ و جدل آپس میں نہ کرو ورنہ تمہاری قوت کی ہوا رعب دبدبہ جاتا رہیگا خود پھسل جاؤ گے - لوگوں کی تکالیف پر صبر کرو اللہ صابرین کا ساتھی ہے "

اللہ اللہ! کسقدر پاکیزہ اور عمدہ تعلیم ہے خدا ئے تعالےٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

پندسودمند

(۵)

قیل اوحی اللہ تعالیٰ الی عزیر النبی فقال یا عزیر اذا اذنبت ذنبا صغیرا فلا تنظر الی صغرہ وانظر الی الذی اذنبت لہ واذا اصابک خیر لیسیرۃ فلا تنظر الی صغرہ وانظر الی الذی رزقک واذا اصابک بلیتہ فلا تشکونی الی خلقی کما لا اشکوک الی ملائکتی اذا صعدت الی مساویک -

" یعنی عزیر علیہ السلام کی طرف اللہ تعالےٰ نے وحی کی کہ اے عزیر جب تو چھوٹا گناہ کرے تو اس کے صغر کی طرف نہ دیکھ اور اس شخص کی طرف دیکھ جس کا تو نے گناہ کیا - اور جب تو تھوڑی نیکی کرے تو اس کے چھوٹے پن کیطرف نہ دیکھ بلکہ اس کی طرف دیکھ جس نے تجھ کو یہ نیکی دی - اور جب تجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو میری شکایت نہ کر جیسے کہ میں تیری شکایت فرشتوں سے نہیں کرتا جبکہ تیری بدیاں میری طرف آتی ہیں "

قیل لابراھیم لای شیئ اتخذک اللہ خلیلا قال بثلاثۃ اشیاء اخترت امر اللہ تعالیٰ علی امر غیرہ وما اھتممت بما تکفل اللہ لی وما تعشیت وما تغدیت الا مع الضیف -

" ابراہیم علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ کس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو خلیل بنایا؟ آپ نے فرمایا تین چیزوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ میں نے اللہ تعالےٰ کا حکم غیر کے حکم پر اختیار کیا - دوسرے یہ کہ میں نے اس کا اہتمام نہیں کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ذمہ لیا ہے - تیسرے یہ کہ میں نے شام اور صبح کا کھانا کبھی نہیں کھایا مگر مہمان کے ساتھ "

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو مذکورہ بالا امر پر عامل ہو - اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے کہ کسی مومن مرد یا عورت کو لائق نہیں ہے کہ وہ میرے حکم پر غیر کے حکم کو ترجیح دے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تین چیزیں درجہ بڑھاتی ہیں۔ جن میں سے ایک کھانا کھلانا بھی ہے۔ دوسری جگہ آنحضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے اللہ تعالےٰ اُس کو عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائیگا۔ تیسری جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت اور خدمت کرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ بھوکوں کو روٹی کھلانا۔ دوسرے ننگوں کو پہنانا۔ تیسرے قرآن کا پڑھنا۔ اور آنحضور نے فرمایا ہے جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کو قیامت میں بہشت کے میوے کھلائیگا۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال اربعة من ظلمة القلب بطن شبعان من غیر مبالاة وصحبة الظالمین ونسیان الذنوب الماضیة وطول الامل واربعة من نور القلب بطن جائع من حذر وصحبة الصالحین وحفظ الذنوب الماضیة وقصر الامل۔

”عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں دل کیلئے چار اندھیرے ہیں پیٹ بھرنا بے پروائی سے اور صحبت ظالموں کی اور پہلے گناہوں کا بھولجانا اور لمبی امید کا ہونا۔ اور چار ہی دل کیلئے نور ہیں بھوکا پیٹ بسبب خوف کے اور نیکوں کی صحبت اور پہلے گناہوں کا یاد رکھنا اور چھوٹی امید کرنا“

اسی طرح ابو سلیمان الدارانی فرماتے ہیں۔

اصل کل خیر فی الدنیا والآخرة الخوف من اللہ ومفتاح الدنیا الشبع ومفتاح الآخرة الجوع۔

یعنی اصل نیکی کا دنیا اور آخرت میں اللہ سے ڈرنا ہے۔ اور دنیا کی کنجی پیٹ بھر کے کھانا ہے اور آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے“

آنحضور صلعم کے پیٹ مبارک پر دو دو پتھر بندھے رہتے تھے بھوک کی وجہ سے۔ یہ اس وجہ سے پتھر باندھنا نہیں ہوتا تھا کہ آنجناب کو کھانے کیلئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ بلکہ محض زہد اور خوف خدا سے بھوکا رہنا ہوتا تھا۔ آپ اس لئے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں۔

من کثر شبعه کثر لحمه ومن کثر لحمه کثرت شهوته ومن کثرت شهوته کثرت ذنوبه ومن کثرت ذنوبه قسی قلبه غرق فی آفات الدنیا وزینتها۔

”یعنی جس کا پیٹ بھرا رہتا ہے اُس کا گوشت زیادہ ہوتا ہے۔ اور جس کا گوشت زیادہ ہو اُس کو خواہش بہت ہوتی ہے اور جس کو خواہش بہت ہو اس کے گناہ بہت ہوتے ہیں جس کے گناہ بہت ہوں اس کا دل سخت ہوجاتا ہے۔ جس کا دل سخت ہوجائے وہ دنیا کی آفتوں میں اور اس کی زینت میں غرق ہوجاتا ہے۔“

سو مہربان بہت کھانے سے اسقدر نقصان ہوتا ہے جو آپ لوگوں نے ملاحظہ کرلیا ہے۔ اسی وجہ سے تو آنحضور اور صحابہ کرام فاقہ کرتے تھے۔ نہ کہ اس وجہ سے کہ اُن کو ملتا کچھ نہیں تھا۔ بلکہ آنجناب کو حکم ہوا کہ اگر تم چاہو تو میں تمام مکہ کی پہاڑیاں سونا کردوں۔ مگر آنجناب نے فرمایا کہ اللہ ایک وقت مجھ کو دے تاکہ میں کھاکر تیرا شکر ادا کروں اور ایک وقت نہ دے تاکہ میں تجھ سے مانگوں۔ بلکہ عبد اللہ انطاکی فرماتے ہیں۔

خمسة هن دواء القلب مجالسة الصالحین وقراءة القرآن وخلاء البطن وقیام اللیل والتضرع عند الصباح۔

”یعنی پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں۔ صلحاء کی مجلس اور قرآن کا پڑھنا اور پیٹ کا بھوکا رکھنا اور رات کو قیام کرنا اور صبح کو عاجزی کرنا“ تو معلوم ہوا کہ کم کھانا دل کی نورانیت کی دوا ہے اور بہت کھانا دل کا اندھیرا ہے۔

(باقی دارد)

محررہ محمد عبد الجبار عفی عنہ
میانوی جہلمی

حقوق والدین

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ کافرہ ہے اُس کے ساتھ سلوک کروں؟ فرمایا ضرور کر۔ اُن کے حکم کی تعمیل اور اُن کی رضا جوئی واجب ہے مگر معصیت (گناہ) اور ترک فرائض میں نہیں چاہئے۔ اور حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر تیرے ماں باپ اس بات میں تیرے ساتھ جنگ کریں کہ میرے ساتھ توحید میں کسی کو شریک کرو تو اس امر میں اُن کی فرمانبرداری مت کرو۔ اور دنیا میں صحبت اچھی طرح اُن کے ساتھ رکھو۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ نافرمانی خدا میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے مگر اُس امر میں اطاعت جائز ہے جو شرع میں درست ہو۔ اور منجملہ حقوق باپ سے یہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور نیکی کرو۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ کمال نیکی یہ ہے کہ باپ کی عدم موجودگی میں اُس کے دوستوں کے ساتھ اخلاص سے رعایت مال سے خدمت بدن سے حسن اخلاق سے نیکی کرو۔ (محمد داؤد خان سنبھلی)

عیسائی دنیا پر اسلام کے احسانات

نیک دل مسیحیوں کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

(از مولوی محمد عثمان صاحب فارقلیط دہلوی)

باطل نے اپنی دوکان ہمیشہ حق کے نام سے لگائی ہے اور ارباب کذب و تزویر نے اصحاب حق کے پردہ میں اپنے باطل کو چمکایا ہے عیسائی قوم کو دیکھو کہ وہ دو ہزار سال سے سیدنا مسیح علیہ السلام کے پردے میں دنیا کے اندر کسقدر گمراہی پھیلا رہی ہے۔ اور اس موحد حق کے نام سے کسطرح توحید کے چشمہ صافی کو شرک سے ملوث کر رہی ہے۔ حالانکہ موجودہ عیسائیت کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کوئی تعلق اور کوئی نسبت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نور تھا یہ تاریکی۔ وہ خدا پرست اور موحد تھا اور یہ صلیب پرست۔ وہ حق اور سچائی کا مبلغ تھا اور یہ باطل اور گمراہی کے پیکر متحرک۔

غرض موجودہ زمانہ کے عیسائیوں میں اور حضرت مسیح علیہ السلام میں وہی نسبت ہے جو آفتاب کو تاریکی سے یا سنگریزہ کو آبگینہ سے ہے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ اسی مجاہد حق کے نام سے اپنی اوہام پرستیوں کی دوکان کو چمکا رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو ان کی اس بے راہ روی اور کج رفتاری پر ان سے باز پرس کرے اور ان کے کان کھولکر بتا دے کہ عیسےٰ علیہ السلام اصحاب حق سے تھے۔ اور ارباب صدق و صواب ہی کو ان کی طرف منسوب ہونے کا حق حاصل ہے نہ کہ عیسائی صلیب پرست فرقہ کو۔

میں نے ابھی کہا کہ باطل حق کے پردے میں چھپکر اپنا دام پھیلاتا ہے۔ اور چونکہ عیسائی آج اس نیلے آسمان کے نیچے سب سے زیادہ غلط رو ہیں، اس لئے ضروری ہوا کہ یہ بھی اپنے باطل کو کسی محبوب نام کی آڑ میں چھپا کر فروغ دیں اور اپنی روحانی گمراہی کو دنیا پر چھپا لیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ عیسائی فرقہ کو اپنی دوکان چمکانے کیلئے یہ سامان کہاں سے ملا؟ جس کو دکھا کر انگشت بدندان اور حیرت زدہ ہیں کیا باطل کے چشمہ سے حق کی سوتیں نکل سکتی ہیں؟ کیا تاریکی بھی نور پیدا کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہمیشہ حق سے حق اور باطل سے باطل کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے عیسائیوں نے اپنی دوکان چلانے کیلئے دوسروں کا مال مستعار لیا ہے اور وہ اسلام کا خزانہ ہے جو حق و صداقت کا ایک بحر بیکراں اپنے اندر رکھتا ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔

ابھی ذرہ توقف کیجئے اور نتیجہ نکالنے میں جلدی نہ فرمائیے۔ مجھے صرف ایک واقعہ سے اپنے دعوے کو ثابت کر لینے دیجئے۔ کیونکہ سفید ثبوت اور دلیل کے عیسائی جیسی قوم پر حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام "مریم" تھا۔ جن کو قرآن حکیم نے "وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ" کہکر ایک طرف یہودیوں کے گھر میں صف ماتم بچھا دی تو دوسری طرف آپ کو "صدیقہ" کے لقب سے نواز کر عیسائی دنیا کو خاموش کر دیا۔ اور اناجیل کے غلط بیانات کو ہباءً منثورا کر دیا۔ کیونکہ عیسائی ایک طویل زمانہ تک صدیقہ کو عفت پرست نہیں اور غیر معصوم سمجھتے رہے ہیں اور صدیقہ کی عصمت پر الزام لگانے میں اس قوم نے یہودیوں کا ساتھ دیا تھا۔ مریم صدیقہ کو مطعون اور اخلاقی و اعزازی برتری سے محروم کرنے والی ذیل کی آیات ہیں جو نام نہاد اناجیل میں ظہور اسلام سے پیشتر مسیح کے نام سے داخل کی گئیں۔ اور عیسائی دنیا نے ان کو آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا۔ متی رسول اپنی انجیل میں لکھتا ہے۔

"جب وہ (مسیح) بھیڑ سے یہ کہہ ہی رہا تھا تو دیکھو اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اس سے باتیں کرنی چاہتے تھے کسی نے اس سے کہا کہ دیکھ تیری ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اس (مسیح) نے خبر دینے والے کے جواب میں کہا کہ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے"

(انجیل متی باب ۱۲ آیت ۴۶ - ۵۰)

یہ ہیں وہ آیات جنہوں نے مریم صدیقہ کے ایمان کو معرض خطر میں ڈالدیا ہے۔ اور شدہ شدہ اسکی گمراہی یہاں تک پھیلی کہ خود عیسائیوں نے اپنے "خداوند" کی والدہ کی عفت و عصمت اور پاکدامنی سے انکار کر دیا۔

محولہ بالا آیات سے دو باتیں صاف معلوم ہوتی ہیں (۱) حضرت مسیح نے (بحوالہ انجیل) اپنی حقیقی ماں سے جو سلوک کیا وہ پایۂ اخلاق و شرافت سے گرا ہوا تھا۔ اور دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ آپ اپنی والدہ کے نافرمان فرزند تھے (۲) حضرت مریم صدیقہ خدا کی مرضی پر نہیں چلتی تھیں۔ یا بالفاظ دیگر آپ مومنہ نہ تھیں۔

یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جن حواریوں کو اپنی والدہ کے مقابلہ میں پیش کیا ہے اور بتلایا ہے کہ یہ لوگ خدا کی مرضی پر چلنے والے ہیں، خود ان کی حالت روحانی اعتبار سے بہت گری ہوئی تھی۔ بقول اناجیل بعض حواریوں کو خود مسیح نے "شیطان" کہا۔ بعضوں کے متعلق کہا کہ تم میں رائی کے دانے

کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔" ایک حواری کو حضرت مسیح نے بہشت کی کنجیاں سپرد کر دی تھیں۔ مگر بعد میں وہی حواری آپ کی گرفتاری، ذلت و رسوائی کا باعث ہوا۔ آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ عام طور پر حواریوں کی روحانی حالت کیا تھی۔ لیکن پھر بھی حضرت مسیح ان حواریوں کو اپنی ماں پر ترجیح دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی مرضی پر چلنے والے ہیں۔ جب رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہ رکھنے والے مریم صدیقہ سے بھی بہتر اور خدا کی مرضی پر چلنے والے ہو سکتے ہیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ حضرت مریم کی حالت ان سے بھی کہیں زائد خراب ہوگی۔ اور یقیناً (بقول اناجیل) آپ کے اندر ایسے اوصاف ہونگے جن کے باعث آپ کو رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ رکھنے والوں کی صف میں کھڑا کرنے سے انکار کر دیا گیا۔

لیکن قرآن حکیم نے ان دونوں باتوں کی اصلاح فرمائی۔ حضرت مریم کی پاکدامنی اور عفت کے اثبات میں آپ کو "صدیقہ" کے معزز اور مفتخر لفظ سے نوازا گیا جس نے اناجیل کے بیان کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو مادر پدر آزاد ہونے کے الزام اور سوء ادبی کے ارتکاب جرم سے یہ کہکر بری کر دیا "وبرًا بوالدتی" (اور خدا نے مجھے اس بات کی بھی نصیحت فرمائی ہے کہ میں تمام عمر اپنی والدہ کا تابع فرمان رہوں) اگر عیسائیوں میں جرأت ہے تو وہ آئیں اور مریم صدیقہ کو اناجیل کی رو سے عفیفہ۔ پاکدامن اور مومنہ ثابت کر دیں۔ اور یا اپنی روایتی غلطی کا علی الاعلان اعتراف کریں۔

اس امر کا ثبوت کہ عیسائی دنیا حضرت مریم کی عصمت اور پاکدامنی کا انکار ایک طویل زمانہ تک کرتی رہی ہے۔ ذیل کے حوالہ سے معلوم ہوگا۔ پیٹرز سائیکلو پیڈیا کا مصنف لفظ "امی کلیٹ کن سپشن" کے ذیل میں لکھتا ہے۔

"یہ عقیدہ کہ کنواری مریم ماں کے پیٹ سے ہی معصوم۔ بے گناہ اور نیک پیدا ہوئی تھیں، اسپر صدیوں تک عیسائیوں میں بحث و مباحثہ کا بازار گرم رہا۔ آخر کار ۱۸۵۴ء میں پوپ پی اس چہارم نے عصمت مریم کے عقیدہ کا اعلان کر دیا جو رومن کیتھولک چرچ میں تسلیم کر لیا گیا۔ اس لئے ۸ دسمبر کو رومن کیتھولک چرچ اور ۹ دسمبر کو یونانی چرچ حضرت مریم کی عصمت کے اعلان کی خوشی میں تہوار مناتے ہیں۔" (صفحہ ۲۰)

یہ تو سب کچھ ہوا لیکن اب سوال صرف یہ ہے کہ سابقہ عقیدے میں تبدیلی کی کیا وجہ پیش آئی؟ اور وہ کونسی قوت تھی جس نے سابقہ عقیدے کو تبدیل کرا کے چھوڑا؟ کیا یہ کوئی داخلی تحریک یا مجبوری تھی یا خارجی تاثر اور عمل کا کرشمہ تھا؟ اس کی اصل وجہ ایک انگریز۔ ایک مشہور مورخ اور ایک مسلمہ وقائع نگار کی زبان سے سنئے۔ مسٹر گبن اپنی شہرۂ آفاق کتاب "سلطنت روما کی ترقی اور تنزل کے اسباب" میں فرماتے ہیں۔

"کنواری مریم کی عفت و عصمت کے مسئلہ کو لاطین چرچ نے قرآن سے اخذ کیا اور اس نے قرآن کا مقروض بننے میں کوئی کراہیت محسوس نہیں کی۔"

(جلد ۵ صفحہ ۲۳۸)

چونکہ عیسائیوں کی رگ رگ میں اسلام سے نفرت کا خون ہمیشہ دوڑتا رہا ہے اس لئے وہ اپنی بھلائی کی بات بھی اسلام کے منہ سے سننا نہیں چاہتے چنانچہ جب اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر بعض مصلحین نے یورپ میں اس مسئلہ کو جاری کرنا چاہا تو محض اس بنا پر کہ اسلام نے اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے اور یہ اسلام کا ایک مسئلہ ہے، پوپ برنارڈ نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

یہی گبن صاحب ایک دوسرے مقام میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مریم کی عفت و عصمت اور زنا سے برأت کا خیال سب سے پہلے حضرت محمد کو آیا اور انہوں نے بڑے زور سے حضرت مریم کی برأت کی اور انہیں عفیفہ قرار دیا۔ چنانچہ جب یہ خیال یورپ میں کروسیڈز (صلیبی جنگوں) کے زمانہ میں آیا تو سینٹ برنارڈ نے اسے ایک بدعت سمجھکر رد کر دیا۔" (حوالہ مذکور)

ایک دوسرا مورخ مسٹر لیکی اپنی کتاب "ریشنلز" میں لکھتا ہے۔

"حروب صلیبیہ کا ایک اثر یہ ہوا کہ حضرت مریم کی عفت و عصمت کا خیال یورپ کے عیسائیوں کے عقیدہ میں داخل ہو گیا۔ اور تعجب تو یہ ہے کہ اسلامی اثرات کے پہنچنے سے پہلے یورپ میں حضرت مریم کی نسبت عجیب و غریب خیالات پھیلے ہوئے تھے۔"

آخر کار باطل کو حق کے سامنے جھکنا پڑا اور اسلام کے آگے عیسائیت کو سپر ڈالتے ہی بنی۔ بقول مورخ گبن عیسائیت اسلام کی مقروض ہو گئی ہے مگر عیسائی دنیا اس سے انکار کرتی ہے۔ اگر احسان فراموشی کوئی حقیقت ہے اور اس کا ظہور روزانہ زندگی کے واقعات میں ہوتا رہتا ہے تو اس کا بہتر نمونہ عیسائیوں کے بعد اور کہیں نہیں مل سکتا کیونکہ عیسائیت میں اس چیز کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اور فطرت نے اس وصف خاص کو نہایت فیاضی سے عیسائیوں میں ودیعت کیا ہے۔ اگرچہ اسلام نے عیسائیوں کے اس غلط خیال کی پوری اصلاح فرما دی ہے اور عیسائیوں نے اس کو اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے۔ مگر پرانا مرض کبھی کبھی عود کر ہی آتا ہے۔ چنانچہ پادری عماد الدین ڈی۔ڈی۔ اپنی کتاب "خزینۃ الاسرار" اور "تواریخ المسیح" میں فرماتے ہیں۔

"ظاہر ہے کہ مسیح خداوند نے گنا ہگاروں کے سلسلہ میں آنے سے نفرت نہیں کی اور یہ اسکے فضل سے ہوا۔"

گنا ہگاروں کے سلسلہ کی ایک کڑی مریم "صدیقہ" بھی ہیں جن کے بطن سے "خداوند" پیدا ہوئے۔ اس سلسلہ پر اعتراض یوں نہیں ہو سکتا کہ "یہ سب اس کے فضل سے ہوا۔" کون ہے جو اس کے فضل سے انکار کرے۔ اور گنا ہگاروں کے سلسلہ پر اعتراض کر کے دونوں جہان کی بدبختی مول لے۔ غور کرو! عیسائیوں پر اسلام کا یہ کتنا بڑا احسان

ہے کہ اس نے اُن کے "خداوند" کی والدہ کی عزت وحرمت ہمیشہ کیلئے رکھ لی - اور اناجیل کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرکے عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر گمراہی سے دنیا کو مطلع کردیا - اگر عیسائیوں کے ضمیر میں احسان پذیری کا ایک ذرہ بھی موجود ہوتا تو وہ اسلام کے آستانہ پر سرنگوں ہوجاتے اور اس کے لانے والے عزیز پیغمبر کی خاک پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے۔ ع

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہاں ایک شبہ کا ازالہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اگر واقعی عیسائیوں نے حضرت مریم صدیقہ کو یہودیوں کی مانند اخلاقی اور امتیازی برتری سے محروم کر رکھا تھا تو پھر قرآن حکیم نے عیسائیوں پر یہ کیوں الزام لگایا ہے کہ وہ مریم صدیقہ کو الوہیت کا درجہ دیتے ہیں: ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ -

سو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسائیوں میں دیگر معاملات کی طرح اس خاص معاملہ میں بھی افراط و تفریط تھی - اگر ایک فریق نے مریم صدیقہ کو گناہگار - غیر معصوم اور عفت بدست غیر تسلیم کیا تو دوسرے فریق نے ان کو الوہیت کے تخت پر بٹھا دیا - نہ پہلا فریق حق و راستی پر تھا اور نہ دوسرا فریق - دونوں افراط و تفریط کی تاریکی میں گم کردہ راہ تھے - ایک عقیدہ افراط کا ہے اور دوسرا تفریط کا - ایک فریق حماقت کا مرتکب اور سریع الاعتقادی کا شکار تھا تو دوسرا فریق ، ذلالت اور کمینگی کا مجسمہ - نہ اس میں صداقت تھی نہ اُس میں - دونوں راہ اعتدال سے ہٹے ہوئے تھے - اسلام نے دونوں فریق کی پردہ کشائی کی - اور دونوں کو ملزم گردانا - اس کی نظر میں جو صحیح راستہ تھا اُس کا نشان بتا کر اعتدال اور اقتصاد کا صحیح مسلک ہمیشہ کیلئے قائم کردیا - دونوں فریق پر اپنی حجت پوری کر دی وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ -

ایشوری گیان وید

(۲)

(از پنڈت آتما نند صاحب)

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا نزول درج ہوا ہے ، اب اُس کا بقیہ درج ہے:

اتھرو وید کانڈ ۵ سوکت ۲۲ کے تمام چودہ منتروں میں بخار (تپ) کو سجدہ ۔ التماس اور خطاب کیا گیا ہے - منترہ میں بخار سے التماس کی گئی ہے کہ یہاں چھوڑ کر تو جوان شودرانی کو جا چڑھ - اور منتر ۱۰ و ۱۱ پر آریہ سماجی مترجم وید جے دیو کا ترجمہ حسب ذیل ہے -

(۱۰) جب تو سردی دیکر آتا ہے تب تو بہت تکلیف دیتا ہے (اور کھانسی) کے ساتھ تو جسم کو ہلا ڈالتا ہے اے بخار! تیرے ہتھیار بڑے خوفناک ہیں اُن سے ہمیں بچائے رکھ - (۱۱) اے بخار! تو بلغ کھانسی اور دق یا سِل ان عوارض کو اپنا ساتھی سنگی - دوست مت بنا - اب سے آگے تو مت آ اے بخار! یہ تجھے میں بار بار کہتا ہوں"

بھلا یہ وید منتر جنگلی لوگوں کی تصانیف نہیں تو کیا بخار بھی یہ باتیں سنتا ہے جو آیندہ آنا چھوڑ دیگا؟

ہل - جوئے اور پنجالی کو سجدہ | اتھرو وید کانڈ ۲ سوکت ۸ منتر ۴ و ۵ وید منتر بزبان سنسکرت "نمستے لانگلے بھیو نمہ ایشا یگے بھیہ" - "نمہ سنی سرساکشٹے بھیو" وغیرہ

اصل ترجمہ :- ہلوں کو ہمارا سجدہ قبول ہو - جوؤں کو بھی ہمارا سجدہ ہو اور پنجالی (جو بیلوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے) کو بھی ہمارا نمسکار سجدہ قبول ہو اور نالی کو بھی" اس سے ثابت ہے کہ وید کسانوں اور گڈریوں کے گیت ہیں بقول میکس مولر صاحب -

اتھرو وید ۲-۱۹- ۱تا ۲۱ نیز ۲-۲۰- ۱تا ۲۱ نیز ۲-۲۱- ۱تا ۲۱ نیز ۲-۲۲- ۱تا ۲۱ نیز ۲-۲۳- ۱تا ۲۱ میں علے الترتیب آگ - ہوا - سورج - چاند اور پانیوں سے التجائیں کی گئی ہیں کہ تم ہمارے دشمنوں کو تکلیف دو - بخوف طوالت کل نہ لکھکر اپنے مباحثہ گرو کل مہاودیالہ جوالاپور پڑھنے کی سفارش کرتا ہوں -

بڑھاپے سے خطاب | اتھرو وید کانڈ ۲ سوکت ۲۸ منتر ۱ پر اُردو ترجمہ بمطابق آریہ سماجی مترجم وید پنڈت جے دیو شرما -

"اے سب کو کمزور کرنے والی دیرینہ سالی! اے بڑھاپے! یا اسے قابل ستائش آگ! یہ بچہ تیرے تک پہنچنے کے لئے ہی عمر درازی حاصل کرے":

چمچ سے خطاب اور التجا | اتھرو وید کانڈ ۳ سوکت ۱۰ منتر ۷ یا یجر وید ۳ - ۵۹ - اُردو ترجمہ بمطابق ہندی ترجمہ از آریہ سماجی مترجم وید جے دیو شرما -

"اے گھی سے بھرے چمچ! تو بھر کر اگنی ہوتر کی آگ میں پڑ اور اچھی طرح سے بھر بھر کر بار بار آہتی ڈال - تو سب اچھے کاموں کو سرانجام دیتا ہوا رس اور طاقت دہ اناج کو ہمیں عطا کر":

مکان سے خطاب اور التجا | اتھرو وید کانڈ ۳ سوکت ۱۲ منتر ۴ و ۵ اُردو ترجمہ بمطابق آریہ سماجی پنڈت جے دیو شرما -

"اے عزت اور وقار کو قائم رکھنے والی بیوی کے مثل مکان! تو سب کو سکھ اور پناہ دینے والا تجھے دیو عالم کاریگروں نے پہلے زمانوں میں بھی برابر اسی طرح کا بنایا ہے - تو بریہا رنی کے مثل اب بھی پھوس کی عمدہ چھت اور لکڑی وغیرہ کی خوبصورت چھت کو اٹھاتا ہوا عمدہ دل والا مرضی کے مطابق ہو - اور ہمیں بیٹوں کے ساتھ عزت - طاقت - دولت - اناج کو عطا فرما":

ہل کے اگلے پھال کی عبادت و خطاب | اتھرو وید ۳-۱۷-۸ یا رگوید ۴-۵۷-۶- منتر بزبان

سنسکرت۔

"سیتے وندامہے"

(اے ہل کے پھال ہم تجھے سجدہ کرتے ہیں)

کُٹھ نامی دوائی سے التجا | اتھروید کانڈ ۵ سوکت ۴ منتر ۶ و ۷ - ترجمہ مطابق جے دیو شرما۔

"اے کُٹھ! (دوائی) میرے اس آدمی کو تندرست کر۔ اس کو بیماری سے چھڑا۔ اور میرے اس آدمی کو ہمیشہ تندرست رکھ۔"

(۷) "اے کُٹھ! میری اس آنکھ کی بیماری کو بھی جھاڑ کر کے سکھی کر۔"

نقارے سے خطاب | اتھروید ۵-۲۰-۲ پر جے دیو شرما کا ترجمہ۔

"اے نقارے تو لکڑی کا بنا ہوا کر اور خوب بندھکر بھی شیر کی طرح گرجتا ہے۔"

خرگوش کا کلام وید | اتھروید کانڈ ۵ سوکت ۱۳ منتر ۹ پر آریہ سماجی مترجم وید جے دیو شرما کا ترجمہ

"اسی طرح کانوں والی ساہی (مادہ خرگوش) پہاڑ سے نیچے اترتی ہوئی یہ بات سناتی ہے کہ یہ جو کوئی جانور زمین کھود کر بل بنا کر رہتے ہیں اُن کا بھی زہر ہمیشہ کمزور ہوتا ہے۔"

سانپ سے خطاب | اتھروید ۵-۱۳-۲ پر آریہ سماجی پنڈت جے دیو کا ترجمہ۔

"اے تکشک ناگ! جو تیرا بے پانی خون کو سکھانے والا خالص زہر ہے اُس تیرے زہر کو ان منوں میں بھی میں نے پکڑ لیا ہے۔"

مینڈکی سے خطاب | اتھروید کانڈ ۴ سوکت ۱۵ منتر ۱۴ پر آریہ سماجی مترجم وید پنڈت جے دیو شرما کا ترجمہ۔

"اے مینڈکی! اے تدرے مینڈکی کی بچی تو بارش کو دیکھکر خوب بول اور سب طرف بول اور چاروں پیر پھیلا کر تالاب کے بیچ میں تیر۔"

اسی وید منتر پر ایک دوسرے آریہ سماجی مترجم اتھروید پنڈت کشیم کرن داس ترویدی پردھان آریہ سماج الہ آباد حسب ذیل ترجمہ کرتے ہیں۔

"اے شوبھا بڑھانے والی یا ڈبکی لگانے والی مینڈکی! پاس آکر بول۔ اے تیرنے والی پاؤں تنے جسم والی جتنا پیٹ ہے بارش کو بلا۔ پوکھر کے بیچ میں چاروں پاؤں کو پھیلا کر تیر۔"

آسمی۔ وید منتر پر آریہ سماجیوں کے دادا گرو یاسک منی نے نرکت ۹-۶ میں بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے جس کا ترجمہ ایک تیسرے آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری کا حسب ذیل ہے۔

"پاس آکر بول اے مینڈکی بارش کو بلا۔ اے تیرنے والی تالاب کے بیچ میں چاروں پیر پھیلا کر تیر۔"

ندیوں سے خطاب اور التجا | رگوید ۱۰-۷۵-۵ پر یاسک منی کی تفسیر کا ترجمہ از آریہ سماجی پنڈت راجارام شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔

"اے گنگا۔ اے جمنا۔ اے سرسوتی۔ اے ستلج۔ اے راوی۔ میرے اس ستوتر (ستائش) کو قبول کر۔ اے مرودردھے اے بیاسا ندی میری پکار کو سُن۔"

(دیکھئے نرکت ۹-۲۶)

ویدوں کی رو سے دریا بولتے ہیں | بحوالہ رگوید ۳-۳۳-۵ و ۶ نرکت ۲-۲۵ تا ۲۷ میں یاسک منی نے لکھا ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام شاستری نے حسب ذیل کیا ہے۔

"اے پانی والیو! (دیوتاؤں کیلئے) سوم کے تیار کرنے والے میرے قول کو (خاطر) مہورت (چند منٹ) بھر اپنے تیز بہاؤ سے ٹھہر جاؤ تاکہ میں پار ہو جاؤں۔ میں جو کشک کا بیٹا ہوں حفاظت چاہتا ہوا فراخ دلی اور ستائش سے دریائے سندھ کو مخاطب کر کے بلاتا ہوں" (رگوید ۳-۲-۱۲-۵) نرکت ۲-۲۲۔ "جس کے ہاتھ میں تلوار ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے اُس نے پانیوں کو گھیرنے والے ورتر (اسر) کو مار گرایا۔ وہی خوبصورت ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی طرف لیجارہا ہے اُس کی حرکت سے ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں۔" (رگوید ۳-۲-۱۳-۱) "وشوامتر کو اس طرح اوک کر آخر کار اُس کی بات کو (ندیاں) سنتی ہیں" نرکت ۲-۲۵۔ (راجارام کا ترجمہ) "وشوامتر کے اس قول کا دریاؤں نے جواب دیا۔"

نرکت ۲-۲۷ پر راجارام کا ترجمہ۔

"اے ستائش کرنے والے! ہم تیری التجا کو قبول کرتی ہیں۔ اپنے مال کے چھکڑے اور (بیٹھنے والے) رتھ سمیت دور پہنچ جا۔ بیٹے کو دودھ پلانے والی عورت کی طرح ہم تیرے لئے جھکتی ہیں۔ یا مرد کیلئے بیوی کی طرح ہم تیرے لئے جھکتی ہیں۔"

مچھلیوں کا قول وید | بحوالہ رگوید ۸-۵۲-۵ نرکت ۹-۲۶ میں یاسک منی کی تفسیر پر آریہ سماجی پروفیسر راجارام کا ترجمہ۔

"اے آدیتو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں کی طرف دوڑو۔ اے پکار کے سننے والو کہاں ہو (رگوید ۸-۵۲-۵) جال میں پڑی ہوئی مچھلیوں کا یہ آرش (منتر) بتلاتے ہیں۔ مچھلیاں پانی میں چلتی ہیں اور ایک دوسرے کو کھانے کیلئے خوش ہوتی ہیں۔"

کہئے شو شرما صاحب! ابھی تسلی ہوئی یا نہیں۔ نرکت ۹-۲۶ نیز ۲-۲۵ تا ۲۷ سے نہ صرف ندیوں سے خطاب ہی کرنا اور ندیوں کا جواب دینا ویدوں میں ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی وسشٹھ اور وشوامتر ابن کشک کی تاریخ بھی آریہ سماجیوں کے دادا گرو یاسک منی کی تحریر اور ویدوں کے انگ نرکت سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ گئے تھے روزے بخشوانے گلے پڑی نماز۔

بخوف طوالت یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ اگر زیادہ دیکھنے کی خواہش ہو تو میرا مباحثہ گوروکل مہاودیالہ جوالاپور منگوا کر پڑھ لیجئے اور ویدوں کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو جائیے۔

اس ناممکن تعلیم سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وید الہامی کتب مقدسہ ہیں یا نہیں؟ ۔۔

انصاف از احناف

"الفقیہ" و "العدل" وغیرہ جرائد حنفیہ توجہ فرمائیں

(بقلم جناب مولوی محمد جانباز خان صاحب مدرس مدرسہ عثمان شاہی سرکار عالی حیدرآباد دکن متصل سچ بنگ)

علماء احناف سے اپیل ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ امور قائمقام زنا کی طرف اپنی توجہ مبذول فرما کر اس کی صحت یا عدم صحت کے متعلق نہایت غور وخوض کے بعد اس عددی مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو "انصاف اور احناف" میں موجود ہے دلائل شرعیہ کے تحت اپنی زرین رائے سے احقر کو مطلع فرما کر ممنون و مشکور فرمائینگے۔

و نیز محکمہ صدارت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے جو غیر تشفی بخش جواب مسئلہ زیر بحث کے متعلق موصول ہوا ہے بغرض معلومات علماء کرام پیش ہے۔

سوال مع دلائل

(۱) وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ (سورۃ الاحزاب ع ۱)

"نہیں اوپر تمہارے گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اس کے ولیکن جو قصد کریں دل تمہارے"

(۲) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ (سورۃ البقرہ ۲۸۲)

"نہیں پکڑتا تم کو اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہارے کے ولیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کما یا دلوں تمہارے نے۔ اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے"

(۳) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ (سورۃ المائدۃ ع ۱۲)

"نہیں پکڑیگا تم کو اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہاری کے اور لیکن پکڑتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تم نے قسموں کے"

(۴) انما الاعمال بالنیات (صحیح مسلم و بخاری)

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"

(۵) زید نے کسی عورت سے وطی کی اور اس کی فرج اور مقعد کو ایک کر دیا تو اس عورت کی ماں زید پر حرام نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۳)

بمحکمہ صدارت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

بخدمت عالیجناب منتظم صاحب صدارت العالیہ سرکار عالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عرض ہے کہ نصاب قاری، نکاح کے حصہ ششم صـ۲۱ میں لکھا ہوا ہے کہ امور قائمقام زنا کا ارتکاب خواہ عمدًا کیا جائے یا بھولے سے یا دھوکے سے یا کسی کی مجبوری سے یا جنون کی حالت میں یا نشہ میں سب کا حکم یکساں ہے۔

مثلاً کسی شخص نے اپنی بی بی کو ہم بستری کیلئے بیدار کرنا چاہا اور اس حالت میں اس کا ہاتھ بی بی کی جگہ لڑکی پر پڑ گیا تو اس کی بی بی ہمیشہ کیلئے اس پر حرام ہوگئی۔ (غایۃ الاوطار)

توضیح کیونکہ وہ اب اس کی ساس ہوگئی۔ مگر نکاح نہیں ٹوٹیگا۔ نکاح نہ ٹوٹنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دوسرے سے نکاح نہ کرسکیگی۔ اس کا نان و نفقہ اسی شخص کے ذمہ واجب رہیگا۔ اور حرام ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ شخص اس سے صحبت نہ کرسکیگا۔ اگر کریگا تو گنہگار ہوگا (گو زنا کی سزا نہ دیجائیگی) اس حالت میں عورت کو طلاق دیدینا چاہئے۔ کیونکہ حرمت مصاہرت سے نکاح بجز طلاق کے نہیں ٹوٹتا۔ البتہ حرمت نسبی سے بغیر طلاق دئے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

عرض ہے کہ جب خداوند کریم بلا ارادہ قلبی کسی گناہ پر نہیں پکڑتا اور حدیث صحیح صاف بتلا رہی ہے کہ ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے بغیر نیت کے عمل کا اعتبار نہیں۔ اور فقرہ (۵) سے بخوبی واضح ہے تو پھر قرآن و حدیث اور فقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف یہ مسئلہ کسطرح صحیح ہو سکتا ہے کہ بلا ارادہ قلبی صرف ہاتھ سہوًا بجائے بی بی کے لڑکی کو لگ جائے اور بی بی ہمیشہ کیلئے شوہر پر حرام ہوجائے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ ہرگز ہرگز امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ سے متعلق نہ ہوگا۔ بلکہ ایسے مسئلوں کا بیان کرنا حضرت امام اعظم کی شخصیت پر ایک بدنا دھبہ لگانا ہے اور محبت کے پردے میں دشمنی برتنا۔ خدا کے لئے اس کی تحقیق فرمائی جائے۔ اگر یہ مسئلہ فقہ امام اعظم ہی سے متعلق ہو تو اس کے صحیح اور مستند ہونے کے دلائل[1] از روئے اصول فقہ حنفی کمترین کو آگاہ فرمایا جائے۔

(نقل مراسلہ جو جواب کی صورت میں محکمہ موصوف سے کمترین کو موصول ہوا ہے حسب ذیل ہے)

"محکمہ صدارت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی"

بمـ۳ ۵۰۷

نشان م ۱۸ شہریور ۱۳۳۹ف

بخدمت جانباز خان صاحب مدرس مدرسہ عثمان شاہی بلدہ۔

نگارش ہے کہ امور قائم مقام زنا کی بابت مزید تحقیق کرائی گئی۔ یہی صورتیں بعینہ فتاویٰ عالمگیر جلد ۲ صـ۲ باب الثالث فی بیان المحرمات میں موجود ہیں۔ لہذا نصاب مذکور کی عبارت میں کوئی ترمیم یا اصلاح کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ہم اگر مزید تشفی چاہتے ہیں تو محکمہ ہذا میں تشریف لانے پر دار الافتاء سے ہوسکیگی۔

شرحہ دستخط مددگار صدارت العالیہ

نوٹ علماء کرام پرچہ اہلحدیث کے ذریعہ جواب سے مطلع فرمائیں۔ (جانباز خان)

(۴۵)

[1] دلائل معلوم کرنے سے تقلید نہ رہیگی بلکہ غیر مقلد ہو جائینگے۔ (فتوے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی دار العدل) (اہلحدیث)

مضمون "مقاصد نمازیاں" اور "فتاوے" آیندہ درج ہونگے۔ انشاء اللہ

متفرقات

جلسہ اہلحدیث کانفرنس کا التوا اخیر اپریل کو پٹنہ میں سخت گرمی ہوگی۔ نیز عید اضحےٰ قریب ہے اس لئے بیرونجات سے خطوط آتے ہیں کہ ان تواریخ میں جلسہ با رونق نہ ہوگا۔ اس سے آگے مئی جون وغیرہ میں گرمی کی شدت بڑھ جائیگی اسلئے حسب خواہش اصحاب پٹنہ مجلس شوریٰ دہلی نے فیصلہ کیا ہے کہ جلسہ آیندہ اکتوبر ہو۔
(حکیم بشیر الدین سکرٹری استقبالیہ۔ حافظ حمید اللہ نائب ناظم و منتظم دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی)

مقدمہ در محمدی ۷۔ اپریل سے سشن میں شروع ہوگیا۔ اس ہفتہ بھی اس کیلئے کوئی چندہ نہیں آیا۔ کیا اخوان اہلحدیث کام ختم کرچکے ہیں؟ پیروی کیلئے ایک بہت بڑا وکیل مقرر کیا گیا ہے مگر حقیقت میں نعم الوکیل پر نظر ہے۔ اخوان اہلحدیث دلی اخلاص سے دعائے خیر کریں۔

فساد کانپور میں بحمد اللہ اہلحدیث افراد بخیر و عافیت رہے۔
(بشیر الدین سکرٹری انجمن اہلحدیث کانپور)

مضامین آمدہ مولوی عبد العزیز ۴ عدد۔ مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی۔ مولوی عبد الغفار الخیری۔ حکیم ابو عبد الرحمٰن محمد اکبر صاحب ۲ عدد۔ غلام محی الدین۔ عبد الرزاق۔ جناب ضیا صاحب (آیندہ اپنا پورا نام و پتہ لکھیں)۔ مولوی ابو المرتضیٰ عصمت اللہ صاحب۔ غلام احمد خان بنگش۔ سید عبد الغفار۔ مولوی حمید الدین۔ مولوی عبد الوہاب۔ خواجہ عبد الغنی۔

غیر مقبولہ کھلی چٹھی بخدمت خلیفہ صاحب قادیان اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری گذارش واقعی۔ ضمیمہ مضمون تحریک جامع و مانع تعریف شرعی بدعت۔ بے عنوان متعلق آریہ مشن۔ ایک قادیانی سی۔ ڈی۔ اے۔ قادیانی امام اور سنی مقتدی۔

حافظ فضل الرحمٰن صاحب ٹرین کلرک لالہ موسےٰ سے تبدیل ہوکر ریلوے اسٹیشن راولپنڈی چلے گئے ہیں۔

یاد رفتگان پیر احمد شاہ صاحب سرواعظ پریذیڈنٹ نصرت الاسلام سرینگر ۲۳ مارچ سہ پہر کو دل کی حرکت بند ہوجانے سے انتقال کرگئے انا للہ۔ مرحوم کے ماتم میں تمام سرینگر میں ہڑتال رہی۔ جماعت اہلحدیث سرینگر کو بہت صدمہ ہوا۔
(جائنٹ سکرٹری)

ایضاً:- میرے والد ماجد اسمٰعیل بیگ صاحب یکم اپریل کو اس دار فانی سے کوچ کرگئے انا للہ۔ (عبد اللہ بیگ از ایلور)

ایضاً:- برادر فضل احمد صاحب داوا جو کہ مخلص موحد متبع سنت تھے ۲۴ مارچ کو انتقال کرگئے۔ انا للہ۔

ایضاً:- محمد الدین شہری علالت دراز کے بعد انتقال کرگئے۔ انا للہ۔
(عبد العزیز اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی)

ایضاً ۔ ہماری والدہ محترمہ جو عرصہ سے علیل تھیں انتقال فرمائیں۔ انا للہ۔
(مولوی حافظ عبد اللہ مدرس مدرسہ فیض محمدی جودھپور)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم۔

غریب فنڈ میں کوئی رقم نہیں آئی سائلین کی تعداد پھر زیادہ ہورہی ہے اور اصرار پر اصرار کرتے ہیں۔ صاحب خیر توجہ فرماتے رہا کریں۔

بہی خواہان اخبار میں بارہا اعلان کرنے کے بعد ناظرین کی توجہ ہورہی ہے کہ اپنے خادم "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کریں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ جسقدر خریدار بنتے ہیں اتنے ہی خارج بھی ہوجاتے ہیں۔ حساب وہی رہتا ہے۔

"جوابات النصاریٰ" مکمل ہوگئی ہے قیمت فی نسخہ ۹ر ہے۔ ایک نسخہ طلب فرمانے والے اصحاب ۱۲ر کے ٹکٹ روانہ کردیں تو بذریعہ رجسٹری پیکٹ ارسال کیا جاسکتی ہے۔ (بقیہ

اُردو یا انگریزی میں خوشخط اور صاف تحریر کیا کریں)

"رنگیلا رشی" کے دو نسخے جو دفتر میں قابل فروخت تھے وہ فروخت ہوگئے ہیں۔ اور کوئی نسخہ موجود نہیں۔

انجمن اہلحدیث جمالپور ضلع مونگیر میں انجمن اہلحدیث قائم کی گئی ہے۔ حاجی عبد الرحیم صاحب صدر۔ حکیم عبد العزیز صاحب انصاری سکرٹری۔ مسٹر محمد صدیق صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔
(محمد اسحٰق مدرس مدرسہ اہلحدیث خلاصی محلہ جمالپور)

ایک سفیر کی ضرورت مدرسہ اسلامیہ عربیہ سعیدیہ دارانگر بنارس کے لئے ایک عالم۔ واعظ۔ متدین۔ امین۔ خوش اخلاق جفاکش محنتی سفیر کی ضرورت ہے جس کا کام اطراف و جوانب میں گھوم کر مدرسہ کیلئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جس شرط پر جو صاحب کام کرنا پسند کریں اس کے بارے میں پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں اور کل شرطیں مفصل لکھیں۔ (مولوی) محمد ابو القاسم مہتمم مدرسہ اسلامیہ سعیدیہ محلہ دارانگر بنارس شہر (یو۔پی)

"مرقع قادیانی"

ماہواری

کا نمبر اول پریس میں چھپ رہا ہے۔ اور عنقریب طیار ہوکر اُن اصحاب کی خدمت میں ارسال کردیا جائیگا جن کی فرمائشیں پہلے سے موصول ہوچکی ہیں۔ اگر کسی صاحب کے پتہ ...

ناظرین اہلحدیث اگر ذرہ توجہ کریں تو بہت جلد مرقع کی اشاعت حوصلہ افزا ہوسکتی ہے۔ قادیانی تحریک کے اثر کو روکنا جس سے عوام کے علاوہ اچھے لکھے پڑھے اصحاب بھی بوجہ بےخبری کے متاثر ہوجاتے ہیں مرقع کا فرض اولیں ہوگا۔ رفاہ عام کی خاطر رسالہ کی سالانہ قیمت کم سے کم رکھی گئی ہے یعنی ۱۸ عہ ممالک غیر سے دو روپے (۲ؔ) سالانہ
(منیجر مرقع قادیانی امرتسر کٹڑہ بھائی)

ملکی مطلع

کانگرس ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء

نمو انسانی اور حیوان کا قدرتی اصول ہے کہ طفل انسانی آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ لیکن اگر ایکدم بدن پھو لجائے تو اُسے نمو نہیں بلکہ ورم کہتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قوموں کی ترقی ہے۔ مگر ہماری ملکی کانگرس کی ترقی اس سے مستثنےٰ ہے۔

اخیر دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں کانگرس نے مکمل آزادی کا جھنڈا لہرایا۔ سال بھر اُس مکمل آزادی کا نتیجہ ملک نے دیکھا کہ احرار لوگ مجرموں کیطرح بلکہ اُن سے بھی زیادہ تکلیف کے ساتھ قیدخانوں میں بھردئے گئے۔ مگر ہم ان احرار کی ہمت پر شاباش کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ وہ جیل میں بھی یہ کہتے سُنے گئے کہ ؎

قرض کی پیتے ہیں مے دل میں سمجھتے ہیں کہ ہاں
رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

آخر "انقلاب" نے رنگ دکھایا کہ احرار نظربندی سے باہر آئے اور وائسرائے سے ان کی گفتگو ہوئی۔ گفتگو کا سین ایک عجیب ہے کہ آزاد ہندوستان کا مختارکل لنگوٹ بند وائسرائے کے بلانے پر اُن سے ملنے جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ سمجھو کہ بادشاہ اپنے ماتحت سے اُس کے بلانے پر شرف ملاقات حاصل کرنے جاتا ہے۔

اس موقع پر کوتہ بین شخص کہیگا کہ اچھا مختارکل ہے کہ ایک نوکر سے ملنے جاتا ہے مگر ہم ایسا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ عربی علم نحو کا اصول ہمیں یاد ہے کہ مبتدا کا اصل رتبہ مقدم ہے جہاں وہ مؤخر ہو وہاں بھی اس کو رتبۃً مقدم ہی سمجھنا چاہئے۔ اسی لئے اس کی طرف ضمیر کا پھیرنا جائز ہے۔ جیسے "فی دارہ زید"۔ اس طرح گاندھی جی گو وائسرائے کے حکم سے نظربندی سے نکلے اور اُن کے بلانے ہی پر اُن سے ملتے رہے۔ مگر اُن کی شان اصلی وہی ہے جو ایک مختارکل کی ہوتی ہے۔ انہی معنے میں لطائف کہتا ہے ؎

میا نجی نئی - شاہ آزادہ
فریبندہ - نے فرستادہ

خیر یہ تو ہوا جو ہوا ؎

"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا"

مگر مارچ ۱۹۳۱ء میں ۱۵ ماہ کے بعد کانگرس نے مکمل آزادی پر ترقی کی یا تنزل؟ اس کا جواب واقعات دینگے کہ لاہور میں مکمل آزادی کا جھنڈا لہرایا گیا۔ کراچی میں یہ فیصلہ ہوا کہ آیندہ گول میز کانفرنس میں ارکان کانگرس شامل ہونگے یعنی اپنی قسمت کا فیصلہ پیش کرینگے۔ ہوگا کیا؟ اللہ کو معلوم۔ مگر انگریزی تدبر پر قیاس کرکے کہہ سکتے ہیں کہ وہی معشوقانہ جواب ملیگا جس کا نقشہ اس شعر میں دکھایا گیا ہے ؎

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حالِ دل اور آپ فرمائینگے "کیا"

یہ تو ہیں واقعات۔ مگر ان واقعات پر گہری نظر سے دیکھا جائے تو ہنسی نہیں بلکہ دلسوزی کے لائق ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے تاریخ دنیا کو سرسری نظر سے بھی دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ دنیا میں انقلابات دو طرح سے ہوتے ہیں۔ ایک تو اس طرح سے کہ ایک حکومت دوسری حکومت کو مغلوب کرکے اُس پر حکمران ہوجاتی ہے۔ جیسے گذشتہ جنگ میں ہوا کہ غالب حکومتوں نے مغلوبوں کے ممالک دبالئے۔ اور اپنا سکہ جاری کیا اور جھنڈا اُڑایا۔ اس کام میں وقت تھوڑا اور نتیجہ بہت ہوتا ہے۔

دوسرا طریق ہے رعایا کا برسرحکومت آجانا۔ خاصکر جہاں رعایا اور راعی (بادشاہ) کی قومیت اور جنسیت وغیرہ سب مختلف ہوں وہاں بہت دن لگتے ہیں۔ اس کی مثال گذشتہ تاریخ میں ہمارے سامنے اٹلی اور انگلستان کی ہے کہ اٹلی والوں کی انگلستان پر چارسو سال تک حکومت رہی۔ اہل انگلستان اس عرصہ میں بارہا اُٹھے گر دیئے رہے آخر وہ دن آیا کہ اٹلی کے اصلی ملک پر دشمن نے حملہ کیا تو حسب ضرورت اُس نے انگلستان سے ساری فوج بلالی تو اہل انگلینڈ نے سر اُٹھایا۔ جس کا آج تمام دنیا میں طوطی بول رہا ہے۔ قریب کی مثال ہمارے سامنے آئرلینڈ کی ہے جس نے اپنی اس ادھوری سی آزادی حاصل کرنے میں اسی سال خرچ کردئے۔ ان مثالوں کو سامنے رکھکر احرار کی کوششوں کو بنظر تحسین دیکھنے کو جی چاہتا ہے نہ کہ تمسخر کرنے کو۔

ہاں ہم کہینگے کہ ان دارفتگان آزادی کو اپنے آگے سے کانٹے اُٹھادینے چاہئیں۔ بڑا کانٹا جو دراصل کانٹا نہیں مگر بنایا گیا ہے وہ ہندو مسلم سوال ہے۔

ہم منطقی اصطلاح میں تو اس کو بآسانی حل کرسکتے ہیں مگر خطرہ ہے کہ ہمارے اکثر ناظرین کی سمجھ میں وہ اصطلاح نہ آئیگی اسلئے سادہ لفظوں میں بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کے اسوقت تین مطالبے ہیں (۱) مسلم غیرمسلم انتخاب الگ ہو (۲) مسلم نشستیں صوبوں میں حسب تعداد ہوں (۳) سندھ کو بمبئی سے الگ کیا جائے۔

کچھ شک نہیں کہ مسلم رہنما اس میں اپنا فائدہ سمجھے ہیں۔ کانگرس اگر اپنے اصول کو مدنظر رکھے جو یہ ہے کہ "ہندوستان ہندوستانیوں کا" تو اُسے ان مطالبات کے ماننے میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مسلم قوم کو اگر کچھ جائز فائدہ پہنچ جائے تو وہ بھی ہندوستان ہی کو پہنچا۔ اس میں انکار کی وجہ کیا۔

اس موقعہ پر ہمیں گاندھی جی کی رواداری

اور تدبر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ دہلی کی تقریر میں انہوں نے ہندوؤں کو سمجھایا کہ تم لوگ اتنی کثرت سے ہو کہ مسلمانوں کے سارے مطالبات بھی پورے کردو تو بھی تم کو کمی نہیں آسکتی۔ اس لئے میں کہونگا کہ تم رواداری کرو۔ بکھئے ہندو اپنے پیارے لیڈر کی نصیحت پر کہانتک عمل کرتے ہیں۔

دو اروِن

وائسرائے ہند کا نام لارڈ اروِن ہے۔ لاہور کے (ہندوستانی) انگریزی اخبار "ٹربیون" (یکم اپریل) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "دو اروِن"۔ فاضل مضمون نگار نے بڑی خوبی سے دکھایا ہے کہ لارڈ اروِن (وائسرائے ہند) ایک نہیں دو ہیں۔ ایک اروِن وہ ہیں جو بحیثیت اپنی طبیعت کے ہیں' اس حیثیت سے تو وہ بہت ہی نرم مزاج ایک جنٹلمین شریف آدمی ہیں۔ دوسرے اروِن بحیثیت دفتری حکومت کے افسر کے ہیں۔ اس میں وہ بڑے سخت دل اور ہندوستان کو نقصان رساں ہیں۔

اسی ضمن میں اُس نے پہلے اروِن کی مخلصانہ نصیحتیں شمار کی ہیں۔ دوسری حیثیت سے اُس نے لارڈ اروِن کی سختیاں بتائی ہیں۔ مثلاً گاندھی جی کو قید کرنا۔ آرڈی ننس (خاص احکام) جاری کرنا۔ لیڈروں پر سختی کرنا۔ سب سے آخر گاندھی جی کو صوبہ پشاور میں جانے کی اجازت نہ دینا وغیرہ۔

پھر اس میں حیرانی کا اظہار کیا ہے کہ ایسی مختلف حیثیتوں والے دو شخص تو ہو سکتے ہیں لیکن ایک ہی شخص میں ایسی مختلف حیثیتیں دیکھکر ہم حیران ہیں کہ ہم اس کی مدح کریں یا مذمت۔

ہم نے یہ مضمون جب سُنا تو ہمارے دل میں آیا کہ فاضل مضمون نگار قرآن شریف پڑھا ہوتا تو اُس کو یہ حیرانی نہ ہوتی۔ قرآن شریف نے ہر انسان کے دو نفس بتائے ہیں (۱) نفس امارہ (۲) نفس مطمئنہ۔ ان دونوں کے افعال اور اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ نفس امارہ کے اثرات بُرے اور نفس مطمئنہ کے بھلے ہوتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار کی شکایت کوئی نئی نہیں۔ عاشق لوگ معشوقوں کے مختلف اثرات کا اظہار کیا ہی کرتے ہیں۔ نظر محبت سے دیکھا تو خوش ہوگئے۔ ترچھی نظر سے دیکھا تو بگڑ گئے چنانچہ کسی شاعر نے اپنے معشوق کے مختلف اثرات کو یوں بتایا ہے ؎

جفاجو سنگدل انصاف پرور
لقب جس کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ہماری کمیٹی امرتسر

قابل توجہ وزیر صاحب بلدیات پنجاب

ہم نے اہلحدیث ۲۷۔ مارچ میں وزیر صاحب بلدیات اور دیگر افسران صفائی کو توجہ دلائی تھی کہ میلے کی گاڑیاں اور گدھے لدے ہوئے ننگے بازاروں میں سے جاتے ہیں جہاں ہر قسم کی کھانے کی چیزیں بکتی ہیں۔ اُن گاڑیوں اور گدھوں کی لپٹ تمام بازاروں میں پھیلتی ہے۔ دماغوں کے علاوہ خورد و نوشی کی چیزوں میں سرایت کرتی ہے ہم تو حیران تھے کہ ہم ایک ایسے امر پر ذمہ داران صفائی کو توجہ دلاتے ہیں جو اُن کے فرائض میں سے ایک ادنےٰ فرض ہے۔ مگر ہمیں ہیلتھ افسر صاحب کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُنہوں نے ہمیں ایک مراسلہ بھیجا جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام بہت ہی مشکل ہے جس کی بابت محکمہ حفظان صحت اپنی بے بسی ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مراسلہ یہ ہے۔

" جناب من تسلیم۔

آپ کا مضمون بسرخی "بلدیہ امرتسر" اہلحدیث امرتسر کے ۲۷ مارچ کے پرچہ میں جسکی ایک کاپی راقم کو آپ نے عنایت کی ہے' پڑھا۔ کوڑہ گاڑیوں کیلئے ٹاٹ برائے استعمال کمیٹی نے دئے ہوئے ہیں۔ جو مہتر ان کو استعمال میں نہیں لاتے ان کو سزا دیجاتی ہے۔

باقی رہا گدھوں کے بوروں کو ڈھانپنے کا سوال۔ اُس کی بابت گزارش ہے کہ یہ معاملہ ایسا ناقابل عمل ہے کہ میں مجبور ہوں"

ہیلتھ افسر صاحب کا ہم مکرر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے گاڑیوں کو ڈھانکنے کا حکم دیا۔ مگر یہ کہنے سے بھی نہیں رُک سکتے کہ اُن کے عمل پر ہماری تسلی نہیں۔ ایک تو اس لئے کہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ دوم یہ کہ ٹاٹ گاڑی سے میلہ گرنے کی روک نہیں ہو سکتا۔ گاڑیاں اٹی ہوئی جاتی ہیں جن سے میلہ بازاروں میں گرتا جاتا ہے۔ جو بجائے خود بدبو کا سامان ہے۔ تیسرے یہ کہ ٹاٹ (اگر رکھا بھی گیا تو وہ) گندہ ہو کر خاصکر بارش کی حالت میں خود بدبو پھیلائیگا۔ اس لئے سب سے بہتر یہی صورت ہے کہ گاڑیوں کو جستی چھتوں سے ڈھانپ دیا جائے۔

رہا گدھوں کا انتظام۔ سو بقول ہیلتھ افسر بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ اس کی بابت ہم وزیر صاحب بلدیات کی توجہ منعطف کراتے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مضامین نے حسب ذیل قرار دادیں منظور کیں۔

(۱) مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تجویز اور حاضرین مجلس کی تائید سے بنگال کے سربرآوردہ لیڈر و عالم مولانا عبداللہ الکافی جمعیۃ مرکزیہ کے رکن منتخب ہوئے۔

(۲) مفتی کفایت اللہ صاحب کی تجویز اور شرکاء جلسہ کی تائید سے کانپور۔ آگرہ۔ مرزاپور وغیرہ مقامات کے فسادات پر اظہار بیزاری کیا گیا اور طرفین کے رہنماؤں سے استدعا کی گئی کہ وہ فسادزدہ علاقے میں بحالی امن کیلئے پوری سرگرمی سے سعی کریں۔

(۳) صاحب صدر کی جانب سے مولانا محمد علی صاحب مرحوم۔ مولانا شاہ زبیر صاحب اور پنڈت موتی لال نہرو کی وفات پر اظہار تعزیت و ہمدردی کی گئی جو بالاتفاق منظور ہوئی۔

(۴) مولانا محمد نعیم صاحب لودہانوی کی تحریک اور اہل مجلس کی تائید سے حکومت ہند اور حکومت پنجاب کے اس رویہ پر اظہار افسوس کیا گیا کہ باوجود گاندھی اروِن مصالحت کے ابھی تک بہت سے سیاسی قیدی رہا نہیں ہوئے۔

اثبات التوحید

حسن البیان

کتاب الوسیلہ

سیرۃ ابن ہشام

منیجر اخبار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ

مرزا صاحب قادیانی اور نیشنل کانگرس

دونوں دراصل ایک ہیں ؎
خوب گذری ہے جو مل بیٹھے ہیں دیوانے دو

ہمارے آج کے عنوان سے ناظرین حیران ہونگے کہ کانگرس کجا اور مرزا صاحب کجا۔ کانگرس حکومت سے برسر جنگ اور ہندوستان میں مستقل آزادی کا جھنڈا لہراتی ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں میں نے انگریزی حکومت کی وفاداری اور حمایت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں۔ باایں ہمہ آج ہم لکھتے ہیں کہ دونوں ایک ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک عجیب انکشاف ہے یا بالفاظ دیگر

انقلاب زندہ باد

کی مکمل مثال ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب پر اعتراض ہوتا رہا اور ہوتا ہے کہ آپ اپنے وعدے کے مطابق کامیاب نہیں ہوئے چنانچہ اہلحدیث (۱۳ مارچ) میں بھی ایک مضمون بعنوان "گاندھی اور قادیانی" لکھا گیا ہے۔ جس میں دکھایا گیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس کے جواب میں لاہوری مرزائی اخبار پیغام نے تو کمال ایمانداری سے کام لیکر صاف صاف اعلان کر دیا کہ چونکہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کی بات کو نہ مانا اس لئے یہ ناکامی علماء کے ذمہ ہے مرزا صاحب کے ذمہ نہیں (۲۷ مارچ ۱۹۳۱ء) امنا۔

کیا خوب حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب کہتے تھے کہ خدا نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے کہ میں یہ اور وہ کام کروں۔ اس وعدے کے مطابق مسلمانوں کا اُن کے موافق ہو جانا تقدیر الٰہی میں داخل ہوتا نہ کہ اختیاری شرط۔ لیکن ان دونوں میں وہ کیا فرق جان سکتے ہیں جو دمشق کے معنے قادیان ماننے کو تیار ہیں۔

یہ تو ہے چھوٹے بھائی (پیغام) کا جواب۔ مگر بڑے بھائی (الفضل) نے آج سے بہت پہلے جواب دیا ہوا ہے جو بہت معقول ہے اور ہمارے آج کے عنوان کا مثبت۔ ناظرین بغور سنیں۔

خلیفہ قادیان (میاں محمود) اپنے باپ مسیح موعود کی کامیابی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب نے وہ کام تو کر دیا ہے جو آنے والے مسیح کیلئے مقرر تھا۔ اب آنے والے کیلئے کوئی اور کام باقی نہیں۔ اور اس لئے کسی اور کے آنے کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔ یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے کہ کسی کیلئے خدا تعالےٰ نے کوئی کام مقرر کیا ہو اور اسے کوئی دوسرا آکر کر جائے * * عیسائیت میں بھی تنزل کے آثار شروع ہو چکے ہیں اور عیسائیوں کا غلبہ مٹ رہا ہے۔ آج سے پچاس سال قبل کسی کو یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ انگریز کبھی ہندوستان کو حقوق دیدینگے۔ لیکن اب وہ آہستہ آہستہ دے رہے ہیں۔ پھر ان کی تجارتی طاقت بھی ٹوٹ رہی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ انگریز کہتے تھے ہم یورپ کی دو بڑی سے بڑی طاقتوں سے دوگنا بحری بیڑا رکھینگے اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی فرمائی ؎

سلطنت برطانیہ تاہشت سال
بعد ازاں آثار ضعف و اختلال

اس کے کچھ عرصہ بعد جب ملکہ وکٹوریہ فوت ہوئیں تو اس سلطنت میں آثار ضعف شروع ہو گئے۔ ہندوستان میں جو رو آج نظر آرہی ہے یہ دراصل جنگ ٹرنسوال کے زمانہ میں ہی شروع ہو گئی تھی۔ اسوقت ہندوستانیوں نے خیال کیا کہ اگر یہ تیس لاکھ انسان انگریزوں کو تنگ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے چنانچہ اسی وقت سے یہ کشمکش شروع ہوئی اور پھر روز بروز ضعف زیادہ ہی ہوتا چلا گیا * * اب عیسائیت کھڑی رہ ہی نہیں سکتی۔ حضرت مرزا صاحب نے مسیح کو مار دیا اور اس طرح اسلام کو عیسائیت کے غلبہ سے بچا لیا"

بلکہ اناجیل سے وفات مسیح ثابت کر کے باقی دنیا کو بھی عیسائیت کے غلبہ سے محفوظ کر دیا ہے۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء صک۱۴)

اہلحدیث کس خوبی سے انگریزی گورنمنٹ اور عیسائی مذہب کو ایک قرار دیا گیا ہے حالانکہ بڑے میاں کا قول ہے کہ انگریزی حکومت کی ترقی اسلئے ہو رہی ہے کہ میں (مرزا) انگریزوں کا خدمتگار رعیت ہوں۔

کیا اسوقت مسیح موعود عیسائی مذہب کی ترقی کر رہا تھا؟

خیر اسے چھوڑیئے اور خود فرمایئے انگریزی گورنمنٹ کا ہندوستانیوں کو حقوق دینے پر مائل ہونا کس کی کوشش سے ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ کانگریس کی کوشش بلکہ سرفروشی سے۔

نتیجہ صاف ہے کہ کانگریس نے مرزا صاحب کو کامیاب کیا اور مرزا صاحب کی دم قدم کی برکت سے کانگریس کا وجود ہوا لہذا دونوں ایک ہیں اور ان میں جو بظاہر مخالفت ہے وہ محض جنگ زرگری ہے۔

ناشکری ناظرین! اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ جس کانگریس کی ان تھک کوشش سے قادیان کے مسیح موعود کامیاب ہوئے اسی کانگریس کی توہین قادیانی پریس کس طرح سے کر رہا ہے۔ غور سے سنیں۔

"ہندوستان کے سے غریب ملک میں یہ اور اسی قسم کی دوسری تحریکیں جو لاکھوں آدمیوں کو نوبت لایموت مہیا کرنے سے باز رکھ رہی ہیں جسقدر تباہی اور بدامنی پیدا کر سکتی ہیں وہ ظاہر ہے۔ اور حالات جس حد تک نازک ہو چکے ہیں وہ خود کانگریسیوں سے بھی پوشیدہ نہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اصلاح حال کی طرف متوجہ ہوتے نظر نہیں آتے حالانکہ عقلمندی اور دوراندیشی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان کوئی ایسی راہ اختیار نہ کرے جو حریف کے علاوہ اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں گرا دے۔ مگر ان لوگوں کو جو ہندوستان کے نجات دہندہ بننا چاہتے ہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کے افعال حکومت کی نسبت خود ان کیلئے ان کے ملک کیلئے اور ان کے ہم وطنوں کیلئے زیادہ نقصان رساں اور ہلاکت آفریں ثابت ہو رہے ہیں۔ مگر ان سے باز نہیں آتے۔ کسی نہ کسی مرحلہ پر پہنچ کر انہیں باز تو آنا پڑیگا۔ کیونکہ جوں جوں ان کی غلط کاریوں اور نقصان رسانیوں سے عام لوگ آگاہ ہوتے جائینگے ان کا وہ جوش سرد ہوتا جائیگا جس کی وجہ سے اندھا دھند کانگریسی لیڈروں کے پیچھے چل رہے۔ اور جوں جوں اس کے زخم ٹھنڈے ہوتے جائینگے۔ تنگ اور عاجز ہو کر ساتھ چھوڑنے پر مجبور ہوتے جائینگے۔ اس کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ مختلف صوبوں میں وہ لوگ جنہوں نے بڑے جوش و خروش سے قانون شکنی کی تھی۔ گورنمنٹ سے معافی مانگ کر اور آئندہ اس قسم کی حرکات نہ کرنے کا عہد کر کے رہائی حاصل کر رہے ہیں اور ایسے لوگوں کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہو رہا ہے۔

غرض وہ وقت آئیگا اور ضرور آئیگا جبکہ کانگریسیوں کو اپنی غلط روی کا احساس پورے طور پر ہوگا۔ اور وہ اپنے کئے پر پچھتانے کے مجبور ہونگے۔ لیکن اس وقت اصلاح حال بہت مشکل ہو جائیگی۔ پس قبل اس کے کہ وہ وقت آئے جب اہل ہند کانگریسیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو کر ایسے گریں کہ پھر اٹھنے کی ہوش نہ رہے۔ اور قبل اس کے کہ ان لغو حرکات سے چور چور ہو جائیں چاہیئے نظر دوڑا کر دیکھ لینا چاہیئے تھا کہ اس وقت تک جو راستہ طے کیا گیا ہے اس میں کیا حاصل ہوا اور کیا کھویا۔ اگر نفع نقصان سے زیادہ نہ سہی اس کے مساوی ہی ہو تو بھی قدم آگے بڑھایا جائے۔ لیکن اگر سوائے نقصان کے اور کچھ نظر نہ آتا ہو۔ تو ہوشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ قدم روک لئے جائیں۔ اور وہ راہ اختیار کیجائے جس پر چلنے سے منزل مقصود پر پہنچنے کی توقع کیجا سکے۔"

(الفضل ۶ ستمبر ۱۹۳۰ء صک)

اہلحدیث کانگریس تو اسوقت اپنی کوشش پر شاید ہی پچھتا دیگی۔ لیکن قادیانی پارٹی مرزا صاحب کی تشریف آوری اور نام نہاد کامیابی پر روئیگی اور کہیگی۔

یَا لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا

احمدی دوستو! تم لوگ کبتک ان بھول بھلیوں میں کھیلتے اور اپنے اتباع کو کھلاتے رہوگے۔ یاد رکھو اہلحدیث کے ہوتے ہوئے بفضلہ تعالے تمہارا کوئی داؤ مخفی نہیں رہ سکتا ہے۔

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

احباب کو بشارت قادیانی فرقہ کے متعدد اخبار اور رسائل کے جوابات کے لئے اکیلا "اہلحدیث" کافی نہیں سمجھا گیا کیونکہ "اہلحدیث" میں اور بھی کئی طرح کے مضامین درج ہوتے ہیں اس لئے قادیانی خدمتگزاری کے لئے مخصوص ماہوار رسالہ "مرقع قادیانی" جاری کیا گیا ہے۔ جس کے دو نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکے ہیں۔ قیمت سالانہ عمر
نمونہ کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

خط و کتابت

کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

ہم سے ناراض ہوگیا تو حافظ رحمت اللہ صاحب
کو انجمن اہلحدیث کی طرف سے بھیجکر ان مسائل
کا ثبوت طلب کیا تو جواب دیا کہ آپ کی انجمن
کا ناظم کوئی بیکار آدمی معلوم ہوتا ہے میں بیکار
نہیں ہوں (افسانے وضع کرتے ہیں!) حافظ
صاحب نے کہا کہ پھر لکھدیجئے کہ جواب سے
جواب ہے۔ مگر ملاجی ناراض ہوگئے کہ میں
تحریر کسی قسم کی نہ دونگا۔ لہٰذا بذریعہ اخبار
مولوی محمدالدین موصوف کو چیلنج دیا جاتا ہے
کہ احناف کی مسجد میں رہ کر آپ شوق سے
حنفیت کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ مگر تقیہ کی آڑ
میں رفض و الحاد کا پروپگنڈا کوئی سُنّی
مسلمان نہیں سُن سکتا۔

آپ مندرجہ بالا مسائل کا قرآن و حدیث
سے ثبوت پیش کریں۔ یا ان خیالات کو
ترک کریں۔ ورنہ ہم سے مباحثہ کرلیں
ہم حاضر ہیں بسم اللہ۔ سہ

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو

(باقی آیندہ)

(ملک) ہدایت اللہ سوہدروی ناظم انجمن اہلحدیث
وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

بریّت

" شیعہ ذاکرین اُس نواح میں اپنی ماں
(ام المومنین عائشہ صدیقہ) کے حق میں
گستاخی کرتے ہونگے۔ مندرجہ ذیل مضمون
اُن کے جواب میں آیا ہے "

ہمارے آجکل کے نام نہاد علماء
کچھ اس سرعت سے بڑھ رہے ہیں کہ غالباً
یورپ کی ایجاد کردہ برقی رو بھی ان کی
تیزی رفتار کے مقابلہ میں ہیچ ہوجائیگی۔
ان کے نزدیک ساری کی ساری اسلامی
تعلیم ان کے چند سُنے سنائے کلمات
پر مشتمل ہے۔ جن کو وہ نہایت متکبرانہ لہجہ میں
دیہات کے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے
طوطے کیطرح پڑھتے اور انہی لغویات کی
سند پر وہ مباحثہ کے لئے بھی تیار رہتے
ہیں۔ اور ان گمراہ کن کوششوں کا نام قدرتی
سے "تبلیغ اسلام" رکھا جاتا ہے۔ جو کہ از خود
دام تزویر سے کم نہیں۔ لیکن اگر ان بیان
کردہ روایات کو کلام اللہ وکلام الرسول
کی کسوٹی سے پرکھا جائے تو حاشا وکلا ان
میں "قادیانی ایمان" کے برابر بھی سچائی ظاہر
نہیں ہوتی۔ یہ سب نتیجہ ہے غیر اسلامی
ماحول اور ہماری غفلت کا۔

ہمارا روئے سخن ایک ایسے اتہام
کی طرف ہے جو آئے دن اسلام کا ایک
فرقہ ام المومنین عائشہ صدیقہ کی نسبت
شائع کرتا رہتا ہے اور آپ کو بائی بائی کر
کوسا کرتا ہے۔ آپ کی شان میں ایسے
نازیبا کلمات کہے جاتے ہیں کہ وہ شاید
قادیانی مسیح کو بھی اپنے غیر تابعین کی نسبت
نہ سوجھے ہونگے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ جہاں کہیں اُن کو اصحاب
ثلاثہ یا ان کے اقربا میں سے کوئی نام دکھائی
دے تو اس کے ساتھ بغض رکھنا اور فحش کلامی
سے کام لینا ان پر عین فرض ہوجاتا ہے۔
چاہے اس امر کی تکمیل میں خدائے پاک
پر بھی اتہام لگانا پڑے۔ کاش اللہ میاں
کی نازل کردہ ہدایت کا یہ لوگ بغور مطالعہ
کرتے اور دوسروں پر اعتراض کرنے سے
پہلے اپنے اعمال کی جانچ کر لیتے۔

اب ہم خاص واقعہ کی طرف متوجہ ہوتے
ہیں اور سورۃ النور کی پہلی آیت میں یوں
ارشاد پاتے ہیں۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِیْهَا
اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

"یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے اُتارا اور یہ
(دستور العمل) ہمارا ہی باندھا ہوا ہے۔ اور
ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کئے
تاکہ تم (مسلمان ان کو) یاد رکھو (اور ان پر
عمل کرو)"

اس سے اصحاب بصیرت پر صاف ظاہر
ہے کہ اس سورۃ کی سب سے پہلی آیت میں
ہی اللہ تعالےٰ نے ہمیں مخاطب کرکے اس
کے احکام کی تعمیل کو نہایت ضروری قرار دیا
ہے تاکہ مسلمان ان احکام کو بجا لاکر بہشت
بریں کے حقدار بن جائیں۔ اور منکرین وخلاف
ورزی کرنے والے دوزخ کا ایندھن بننے
کیلئے تیار رہیں۔

یہ سورۃ (النور) حضرت عائشہ صدیقہ رض
کے واقعہ افک کے زمانہ میں نازل ہوئی تھی
اس لئے اس واقعہ کا ذکر مختصراً یہاں کردینا
ضروری ہے۔

حضرت سرور کائنات صلعم جب کبھی
سفر کو تشریف لیجاتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ
ڈال لیا کرتے تھے۔ جن کے نام کا قرعہ نکلتا
اُن کو اپنے ساتھ لیجاتے۔ چنانچہ ۵ھ
میں غزوہ بنی مصطلق میں جاتے ہوئے حضرت
عائشہ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ رسول خدا صلعم
کے ہمراہ تشریف لے گئیں۔ واپسی پر آخری
پڑاؤ میں علے الصباح آپ قضائے حاجت
کو پڑاؤ سے باہر تشریف لے گئیں۔ وہاں ان
کے گلے کا ہار جو چلتے وقت اپنی بہن اسماء
سے مستعار لائی تھیں، ٹوٹ کر گر پڑا۔ اور آپ کو
خبر نہ ہوئی۔ جب واپس آئیں اور ہار گلے میں

نہ ہونا معلوم ہوا تو واپس تلاش کیلئے گئیں۔ ڈھونڈھنے میں دیر لگی لشکر کوچ کر گیا۔ ساربان نے سمجھا کہ آپ کجاوہ میں تشریف فرما ہیں۔ اُنہوں نے کجاوہ اونٹ پر لاد دیا۔ جب ام المومنینؓ ہار تلاش کرکے جائے قیام پر واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ آپ بہت گھبرائیں۔ مگر اس خیال سے کہ جب مجھے کجاوہ میں نہ پائینگے تو آخر اسی جگہ ڈھونڈھنے واپس آئینگے۔ آپ بیٹھ گئیں۔ مسلمانوں میں دستور تھا کہ قافلہ کے پیچھے ایک آدمی چھوڑ دیتے تھے۔ جو کہ کوئی گری پڑی چیز اُٹھا لیتا تھا اتفاق سے وہ آدمی صفوان بن معطل تھا۔ اس نے دیکھکر آواز دی اور معلوم ہوا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ خود اونٹ سے اُتر پڑا۔ اور آپ کو سوار کرکے مہار ہاتھ میں پکڑی اور قافلہ میں لے آیا۔

بات تو اتنی ہی تھی۔ مگر منافقوں کو گفت و شنید کا موقع مل گیا۔ سب سے زیادہ عبداللہ بن ابی سلول مشہور منافق نے اس کا خوب چرچا لیا اور بہت سے ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی اس حاشیہ آرائی میں شریک ہوئے۔

جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا آپ بہت ملول ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ سے رنجیدہ رہنے لگے۔ آپ اس صدمہ کے رنج سے بہت نڈھال ہو گئیں۔ اور میکے چلی گئیں۔

آخر کار اللہ تعالے نے بڑے زور شور سے حضرت عائشہ کی بریت ثابت کی۔ اور اس واقعہ کو بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ فرمایا۔ اور حکم دیا کہ امہات المومنینؓ کی نسبت پھر کبھی ایسا شک نہ کرنا۔ سورہ النور کے پہلے دو رکوع اسی ناگفتہ بہ واقعے کی نسبت نازل ہوئے تھے۔

یہاں اس بات کا اضافہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا

کہ جب وحی الٰہی کے ذریعے اس تہمت کو بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ قرار دیا گیا تو حضرت ابابکر صدیق نے مسطح بن اثاثہ کی جو آپ کا قریبی رشتہ دار تھا۔ امداد بند کر دی۔ مسطح کو ابابکر صدیق نے ہی پالا تھا۔ اور اب بھی وہی اس کی پرورش کرتے تھے۔ اس بے بنیاد الزام کی تشہیر میں مسطح کا بھی ہاتھ تھا۔ اس لئے صدیق اکبرؓ آپ سے ناراض ہو گئے اور امداد سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

"تم میں سے جو لوگ بزرگ (دینی) اور صاحب مقدور ہیں۔ قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مدد خرچ) نہ دینے کی قسم نہ کھا بیٹھیں، بلکہ (چاہیئے کہ اُن کے قصور) بخش دیں اور درگزر کریں (مسلمانو) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

میرے الزام لگانیوالے دوستو! اس آیت میں اللہ تعالے نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دینی بزرگی والا۔ وسعت مال والا اور فراخ دست فرمایا ہے۔ صدیق اکبرؓ کی بیٹی پر اتنا بُرا الزام لگایا جاتا ہے۔ اور وہ بلاوجہ الزام لگانے والوں پر ناراض ہوکر امداد بند کر دینے کا قصد کرتے ہیں تو اُن راہنمائی کیلئے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ معاف کر دینا بہت اچھی صفت ہے۔ دنیا ایسی فراخدلی کی نظیر نہیں دکھا سکتی کہ جس کی پاکدامن بیٹی پر اتنا بڑا الزام لگایا جاتا ہے وہ طوفان باندھنے والوں کی خدائے حکم کی متابعت میں امداد کئے جاتا ہے۔ آجکل اگر کسی کی متعلق ذرہ سی بھی نازیبا حرکت سرزد ہو تو وہ عمر بھر انتقام

لینے کے درپے رہیگا۔

(احقر سید محمد حسن شاہ از مالاکنڈ)

بلتستان میں شیعہ واعظ کا ورود

اور اہلحدیث کے ساتھ مباحثہ سے فرار

(نامہ نگار از بلتستان)

ناظرین کرام! بلتستان ریاست کشمیر میں دور دراز ایک پہاڑی علاقہ ہے جس کو تبت خُرد کہتے ہیں۔ اس علاقہ میں یوں تو قریباً اہل اسلام کی آبادی ہے مگر رافضی بکثرت ہیں۔ مولوی سید ابوالحسن صاحب تبتی وغیرہ علماء کی کوشش سے جماعت اہل توحید بھی کافی تعداد میں ہو گئی ہے۔ الحمدللہ۔ اس دور اُفتادہ علاقہ میں لکھنؤ کے مدرسۃ الواعظین کے واعظ دورہ تبلیغ کرنے کو آتے رہتے ہیں جن سے اہلحدیث اور احناف اہل سنت کی گفتگو رہتی ہے۔ اس دفعہ ایک صاحب مولوی عدیل اختر واعظ لکھنؤ سے آئے۔ ہم نے تو اُنکا آنا معمولی جانا لیکن اُنہوں نے اپنی رپورٹ میں (جو الواعظ لکھنؤ نمبر اول جلد دس میں چھپی ہے) اخفاء واقعات سے کام لیا ہے اسلئے اصل واقعہ ہم بتاتے ہیں۔ واقعہ کا ذکر صرف اتنا ہے کہ واعظ موصوف نے اپنی مجالس میں اہل سنت بالخصوص اہلحدیث کے مسائل کا ذکر کرکے جواب طلب کیا۔ مثلاً حضرت فاطمہ کا حضرت ابوبکر پر خفا ہونا وغیرہ جس کا جواب ہم نے دیا اور ادھر سے اُن پر اعتراض کیا کہ شیعوں کو قرآن شریف کی صحت پر ایمان نہیں کیونکہ وہ قرآن شریف میں تحریف کے قائل ہیں۔ اسکے جواب میں شیعہ مولوی صاحب یہ کہتے رہے کہ تم یہ لکھدو کہ قرآن میں تحریف کا قائل ہے یا مومن۔ چونکہ ایسا لکھانے سے اُنکی غرض یہ تھی کہ ریاستی قانون سے علماء اہلحدیث پر مقدمہ چلا کر تکلیف دیجائے۔ علماء اہلحدیث اس نیت کو سمجھ گئے اسلئے وہ یہی کہتے رہے کہ یہ نتیجہ ہے جو خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ پس رافضی مولوی اس بہانہ سے مناظرہ سے جان بچا کر چلا گیا۔ اصل بات صرف اتنی ہے علماء اہلحدیث بفضلہ تعالے اس علاقہ میں بہت ہیں اور ان رافضی

ویدوں کی تاریخ

(بقلم پنڈت آتمانند صاحب - مین پوری - یو پی)

مثل مشہور ہے۔ بڑوں کی بڑی غلطیاں۔ مہرشی سوامی دیانند نے جہاں آگ - ہوا - سورج تو اگنی - وایو - آدیتہ نامی انسان اکر ویدوں کے ملہم ماننے میں غلطی کھائی وہاں ویدوں کی پیدائش کو ایک ارب ستانوے کروڑ اُنتیس لاکھ اُنچاس ہزار اکتیس سالوں کا عرصہ ماننے میں بھی سخت غلطی کھائی ہے۔ مہرشی شری سوامی دیانندجی مہاراج اور اُن کے پیرو آریہ سماجیوں کا خیال ہے کہ وید مقدس آغاز دنیا میں سب سے پیشتر پیدا ہوئے۔ اگنی - وایو - آدیتہ وغیرہ نام والے چار رشیوں پر ایشور کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔ اول تو اگنی - وایو - آدیتہ کہیں بھی رشیوں کا نام نہیں تھا۔ بلکہ آگ ہوا اور سورج دیوتاؤں کا نام ہے جن کی عبادت ویدوں میں جابجا پائی جاتی ہے۔ اس کیلئے میں اپنے معزز ناظرین کو اپنی تصنیف "ست دھرم پرکاش" پڑھنے کی سفارش کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوں۔

دوم اگر بفرض محال ایسا بھی تھوڑی دیر کیلئے فرض کر لیا جاوے کہ وید مقدس آغاز کائنات میں بنے، تو بھی ویدوں کو بنے عرصہ سات ہزار برس سے زیادہ نہیں گذرا۔ حالانکہ میری تحقیقات کی رو سے ویدوں کو بنے ہوئے پانچ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ آئیے ناظرین بمصداق "نابینا را بخانہ نابینا باید رسید" پہلے اسی بات کی تحقیقات کریں کہ دنیا کب بنی؟

تاریخ دنیا

بعض ہندو علم نجوم کی کتابوں کے مصنفوں نے اور مغربی جیالوجسٹوں یعنی ماہران علم زمین نے دنیا کی تاریخ اربوں اور کروڑوں برس مانی ہے۔ یہ اُن کی تمام تر تحقیقات زمین کی تہوں' پتھروں کی بناوٹ' زمین - چاند - سورج - ستاروں کے سیال مادہ کی جماوٹ اور کھنڈرات سے نکلے ہوئے سکوں' ہڈیوں' پنجروں' فاسلوں (Fossils) یعنی پتھروں کی شکل میں تبدیل شدہ درختوں' کوئلوں' جواہرات وغیرہ وغیرہ کی عمروں کے اٹکل پچو - قیاسی اور فرضی تاریخوں پر مبنی ہے۔ اس لئے خواہ کوئی شخص اُن تحقیقات کو کتنا بڑا بھی سمجھے۔ لیکن محض خیالی اور قیاسی اٹکل پچو ہونے سے میں اُن کو کوئی خاص اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

دنیا کی تاریخ کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ہم کو "انسان" کی تاریخ نکالنی چاہئے کہ حضرت انسان سب سے پہلے دنیا میں کب آیا؟ اور یہ تاریخ جتنی صحت اور سہولیت کے ساتھ وید - بائیبل - قرآن شریف - رامائن - مہابھارت اور پُران وغیرہ مذہبی کتب مقدسہ سے حاصل ہو سکتی ہے' اُتنی ہڈیوں - پنجروں - پتھروں - اور زمین کی تہوں وغیرہ کی بناوٹ پر اٹکل پچو قیاس - اندازہ و تخیلات دوڑانے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور بھی چونکہ کتب مقدسہ کی حفاظت شروع دنیا سے حتے الوسع نہایت احترام - احتیاط اور اعزاز کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ اس لئے جو تاریخ ہمیں مذکورہ بالا کتب مقدسہ سے ملے وہ بہ نسبت خیالی اور قیاسی اٹکل پچو کے زیادہ تر معتبر خیال کیجا سکتی ہے۔

بائیبل شریف و اسلامی روایات کی بنا پر حضرت انسان کے مورث اعلےٰ و جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا ہوئے کم و بیش عرصہ سات ہزار برس کا گذرتا ہے۔ لیکن اپنے ہندو و آریہ سماجی بھائیوں کی تسلی و تسکین کے لئے آج ہمیں اپنا نقطۂ نگاہ صرف ویدوں۔ پُرانوں۔ رامائن اور مہابھارت پر ہی رکھنا ہے اس تحقیقات کیلئے سب سے مقدم اس بات کا اندازہ کرنا چاہئے کہ مہابھارت یعنی جنگ عظیم کب ہوئی۔ یہ بات مسلمہ فریقین ہے اور تاریخ سے ثابت ہو سکتی ہے کہ جنگ مہابھارت کو ہوئے کچھ کم چھ ہزار برس ہوئے ہیں۔ اس لئے اسی تاریخ مہابھارت کو بنیاد مانکر ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔

رامائن اور شری رامچندر جی مہاراج کب ہوئے

دنیا کی تاریخ کو جاننے کے لئے اس وقت ہندوستان میں مہابھارت اور رامائن سے زیادہ تر معتبر کوئی دوسری کتاب دستیاب نہیں ہے۔ اس لئے جو کچھ انحصار اور اعتبار کیا جا سکتا ہے وہ انہی دونوں کتابوں پر کیا جا سکتا ہے۔ میرے پاس سنسکرت مہابھارت کے لفظ بلفظ ہندی ترجمہ مطبوعہ لکھنؤ کے اقتباسات ہیں جن کو میں ناظرین کی خدمت میں بزبان اُردو پیش کرونگا۔

(۱) مہابھارت بن پرب ادھیائے ۱۱۵:-

"یدھشٹر نے پرشرام کے انوچر (خادم) اکرت ورن (نامی) سے کہا کہ آپ کب پرشرام کا درشن (دیدار) رشیوں کو کرائینگے۔ اُسی اُتسو (تہوار) میں میں بھی بھر گو نندنی پرشرام کے درشن کیا چاہتا ہوں"۔

(۲) مہابھارت بھیشم پرب میں نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ

"جس پرشرام نے شری رامچندرجی مہاراج کا مقابلہ کیا تھا اور کلہاڑے سے کشتریوں کا ناش

گیا تھا وہی پرشرام بھیشم پتامہ سے لڑائی میں ہار کھا گیا۔"

(۳) مہابھارت درون پرب میں لکھا ہے کہ

"جمدگنی رشی کے پوتے اور رچیک اور رینکا کے بیٹے پرشرام جس نے شری رامچندر جی مہاراج کا مقابلہ کیا تھا اور کشتریوں کا ناش کیا تھا درون آچاریہ جی کو جو ارجن وغیرہ کا اُستاد تھا تیر اندازی کی تعلیم دی تھی۔"

ان تینوں حوالجات سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ رچیک اور رینکا کا فرزند پرشرام جو کہ بھیشم پتامہ اور درون آچاریہ کے وقت موجود تھا۔ او یہی پرشرام شری رامچندر جی مہاراج سے بھی نبرد آزما ہوا تھا۔ اس لئے شری رامچندر اور رامائن کا زمانہ قواریخ مہابھارت سے کمتر از یکصد سال پیشتر مقرر کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان دنوں انسانی زندگی کی اوسط ایک صد سال یا اس سے بھی کم تھی۔ اس کی مزید تصدیق مندرجہ ذیل مقامات سے بھی ہوتی ہے۔

(۴) مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۹۷ کا اخیر۔

بھیشم بولے ہے مہاراج! مہانو بھاو (بزرگ) پراشر منی کے پہلے سے ہیں کلیان کے نمت (بھلے کی خاطر) ودیہہ راج جنک کے نکٹ (نزدیک) ان سب وشیوں (مضامین) کو کہا تھا۔"

(۵) شانتی پرب ادھیائے ۲۹۸ کا شروع۔

"بھیشم بولے۔ متھلا ادھی پتی (جنک) نے دھرم وشے سے کرت نشچے (بالیقین) ہو کر مہاتما پراشر منی سے پھر پرشن (سوال) کیا۔ جنک بولے ہے براہمن! کلیان سادھن کیا ہے۔ گتی (عاقبت) کسے کہتے ہیں۔"

(۶) مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۹۵ سے لیکر ۳۰۰ تک پراشر منی اور شری رامچندر جی مہاراج کے سسر جنک ودیہہ کا مکالمہ درج ہے۔

(۷) مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۳۱۰ سے ۳۱۸ تک یاگیہ ولکیہ اور شری رامچندر جی کے سسر متھلا پوری کے راجہ جنک ودیہہ کی گفتگو درج ہے۔"

(۸) مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۳۲۵ میں لکھا ہے کہ

"جب وید ویاس نے برہم علیہ پراکرم یکت (باہمت) وشاروبتر (عقلمند بیٹے) کو براہمی شری (علم معرفت) سے سنکیت جانا تب اُس سے بولے۔ تم متھلا راج جنک کے سمیپ (پاس) جاؤ وہ تم کو کھل موکش شاستر (علم نجات) ارتھ بینگے وہ موکش شاستر وشارد دھرم گیہ راجا ہیرے بھان ہیں۔"

(۹) چھاندگیہ اُپنشد میں بھی راجہ جنک اور یاگیہ ولکیہ مہرشی کی باہم گفتگو پائی جاتی ہے۔

ان سے ثابت ہوتا ہے کہ راجہ جنک ودیہہ جو شری رامچندر جی کے سسر اور مہارانی سیتا کے باپ تھے' مہابھارت کے زمانہ میں بھی زندہ تھے۔ کیونکہ پراشر منی مہرشی وید ویاس کے والد اور شک دیو فرزند تھے اور یاگیہ ولکیہ مہرشی وید ویاس کے شاگرد ویشمپائین کا شاگرد تھا۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے بھی اپنی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش سملاس ابندی صفحہ ۱۷۱ پر لکھا ہے کہ

"ایک سمے ویاس جی اپنے پُتر شک اور شاگرد کے ساتھ پاتال جس کو آجکل امریکہ کہتے ہیں نواس کرتے تھے۔ شک آچاریہ نے باپ سے ایک سوال پوچھا کہ علم معرفت اتنا ہی ہے یا زیادہ؟ ویاس جی نے جان بوجھکر اُس بات کا جواب نہ دیا کیونکہ اُس بات کا اُپدیش کر چکے تھے۔ دوسرے کی گواہی کیلئے اپنے بیٹے شک سے کہا کہ اے بیٹے تو متھلا پوری میں جاکر یہی سوال جنک راجہ سے کر۔ وہ اس کا ٹھیک ٹھیک جواب دیگا۔"

بعض لوگ خاصکر آریہ سماجی دوست کہا کرینگے کہ جس رام' پرشرام۔ راون۔ جنک۔ یاگیہ ولکیہ وغیرہ کا ذکر مہابھارت میں آیا ہے وہ کوئی اُنہی ناموں والے دیگر اشخاص ہونگے لیکن میرے پاس اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ وہ دیگر اشخاص نہیں تھے بلکہ وہی مقدس ہستیاں تھیں جو رامائن کے وقت تھیں بہت کافی شافی اور وافی ثبوت ہیں۔ اس جگہ بخوف طوالت صرف ایک ہی حوالہ درج کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ

(۱۰) مہابھارت بن پرب ادھیائے ۹۹ میں لکھا ہے کہ

"تب کرونندن یدھشٹر نے لومش منی سے پرشن (سوال) کیا کہ ہے بھگوان پہلے سمے میں پرشرام کا تیج (جلال) کیوں نشٹ (ضائع) ہو گیا تھا اور پھر اُن کو تیج (جلال) کیونکر پراپت (حاصل) ہوا تھا۔ شری لومش منی بولے۔ ہے راجیندر! آپ پرشرام اور رام کی کتھا کو سنئے۔ مہاتما دشرتھ کے پُتر (بیٹے) کا نام رام تھا۔ وہ راون کے ناش (تباہ) کرنے کے واسطے ساکشات وشنو کا اوتار تھے۔ ہم نے اُن کو اجودھیا میں دشرتھ کے گھر میں اُتپن (پیدا) ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور پرشرام بھرگو ونش میں رچیک کے دیریہ (منی) سے رینوکا کے گربھ (حمل) میں اُتپن (پیدا) ہوئے تھے۔"

اس سے بھی ثابت ہے کہ جس شری رامچندر جی مہاراج کی پیدائش کے وقت لومش مہرشی موجود تھے وہ وہی ہمارا قابل تعظیم بزرگ دشرتھ والی اجودھیا کا فرزند رامچند اور رامائن کا ہیرو تھا جس نے راون والی لنکا پر فتح پائی تھی نہ کہ کوئی اور۔ اور جس پرشرام کا ذکر مہابھارت میں آیا ہے وہ وہی بھرگو خاندانی رچیک اور رینکا کا بیٹا اور جمدگنی رشی کا پوتا تھا جو شری رامچندر جی مہاراج سے لڑا تھا نہ کہ کوئی اور۔ اسی

طرح جو متصلا کا راجہ جنک و دیہہ زمانہ مہابھارت میں زندہ موجود تھا وہ ہمارے فخر زمانہ بزرگ رامچندرجی کا سسر ہی تھا نہ کہ کوئی اور۔ مزید خواہشمند میری تصنیف ست دھرم پرکاش میں ویدوں کی تواریخ ملاحظہ فرما دیں۔

پس لومش مہرشی کے یدھشٹر کو کہنے سے کہ میں بوقت ولادت شری رامچندرجی مہاراج اجودھیا موجود تھا' ثابت ہوتا ہے کہ شری رامچندرجی مہاراج زمانہ مہابھارت سے زیادہ سے زیادہ سو بلکہ کچھ کم سو برس پہلے گذرے ہیں۔ اور یہی زمانہ یعنی چھ ہزار برس سے کچھ کم عرصہ رامائن کو ہوا۔

یہاں ایک عام غلطی کا ازالہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بالمیک رشی نے شری رامچندرجی مہاراج کی پیدائش سے بھی دس ہزار برس پیشتر رامائن لکھ رکھی تھی۔ یہ سراسر گپ ہے۔ کیونکہ رامائن کے اجودھیا کانڈ میں لکھا ہے کہ جب مہارانی سیتا کو شری رامچندرجی نے بحفظ اخلاق عامہ بن باس دے دیا تھا تو مہارانی سیتا بالمیک رشی کے آشرم میں ہی جاکر رہی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بالمیک رشی مہاراجہ شری رامچندرجی مہاراج کے ہم عصر تھے۔ اور رامائن بھی واقعات کے بعد لکھی گئی ہے نہ کہ پیشتر جو ناممکن ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی عمریں ہزاروں اور لاکھوں برسوں کی ہوا کرتی تھیں اسلئے یاگیہ ولکیہ جنک اور پرشرام کا مہابھارت تک زندہ رہنا ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن وید مقدس سے جو ہندو مذہب کی سب سے معتبر اور مقدس کتاب مانی جاتی ہے پتہ چلتا ہے کہ ویدک زمانہ میں جو کہ دنیا میں سب سے مقدم اور پرانا زمانہ خیال کیا جاتا ہے لوگوں کی عمروں کی اوسط فی کس سو برس سے کم تھی۔ تبھی تو وہ اپنے ایشور یا دیوی دیوتاؤں سے سو برس زندہ رہنے کی التجا کیا کرتے تھے۔ ورنہ اگر اُسوقت کے انسانوں کی عمر ہزاروں لاکھوں برس کی ہوتی تو ہزاروں لاکھوں برسوں کے لوگوں کا ویدوں میں جابجا سو برس کی زندگی کیلئے التجا کرنا بے معنی بات ہو جاتی۔ (باقی)

تعریف اور ترغیب اہلحدیث

اخبار اہلحدیث خرم
عشاق کی آنکھ کا ضیا ریز
مسلم کی روح کی غذا ہے
ہے خرم جس کی آمد آمد
ہر نقطۂ حرف ہے ستارہ
مہتاب سما ہے فقرہ اکمل
تحریر اس کی ہے عالمانہ
دانش کا حدیقہ ذات بہجہ
دنیا بھر کی جو کچھ ہے خوبی
عیسائی بہائی فرق گمرہ
شائع ہوتا ہے عاش للہ
وما حمل البطون مثله
قد وضع له القبول فی الارض
ما انفقه لدی المعارك
کنیت علامہ بوالوفا ہے
اللہ نے کی شان اس کی اونچی
اے صورت خضرہ تو زندہ
باغور پڑھو سمجھ پڑھاؤ
قومی یہ آرگن ہما را
ترغیب احباب کو بھی دیجے

اس کا جاں بخش خیر مقدم
روشن ایماں کی آنکھ جس سے
مومن کی روح کی جلا ہے
مردہ روحوں کی زندگی ہے
زینت دہ چرخ علم سنتہ
ہر اک مضموں پر از معارف
تقریر اس کی فہند بانہ
ماحی بدعات شرک کا ہے
ہے اُس کا شیع اور حامی
ان سب کا مجیب مہذب
شاہد آتا ہے عاش للہ
کالقمر وجهه منير
کمثله ما الفحول فی الارض
معروف جہاں ہے نام اسکا
اور نام اللہ کی ثنا ہے
اونچی شان اسکی حق تعالی
مسرورًا عيشة رضية
اوروں کو بھی مشتری بناؤ
دین اور دنیا کا ہے سہارا
اخبار میں دیکھتے ہو تاکید

اللہ رے کیا ہی مہ لقا ہے
زندہ ایقاں کی ساکھ جس سے
عاش للہ بے بہا ہے
افسردہ دلوں کی خندگی ہے
ہر لفظ ہے منبع معانی
ہر ایک بیان حسین و عالی
ذی فہم ہر ایک قائل اسکا
حامی توحید کبریا ہے
دنیا بھر کی برائیوں کا
با طرز مصیب اور بہ خوش ڈھب
ہے اس کا مدیر اک معظم
کالشمس علمه شهير
ابقاه الله فی السبيه
ہے راہ خدا میں گام اس کا
شیر پنجاب سے ہے مشہور
رکھے قائم بلند و بالا
مد الله ظلاله الخير
خوبی اس کی کھلی سناؤ
ایسا نہ ہو انحطاط میں ہو
سردار کی اپنے چشم خود دید

آہا کیا ہی وہ دلربا ہے
موسٰے کا ہے گویا دست بیضا
لعل شب چراغ زا ہے
ہے آب حیات روح افزا
ہر جملہ ہے لامعہ لآلی
واللہ اہلحدیث کیا ہے
دوست اور عدو بھی قائل اس کا
ناشر ہے حدیث مصطفےٰ کا
دافع ہے اور مصلح تنہا
ہر جمعہ یہ آفتاب دینی
علامۂ دہر علم کا یم
ساد القوم فمرحبا به
مسرورًا عيشةً هنيئه
اللہ کی کتاب کا مفسر
معروف دیار اقرب و دور
صد و سی سال عمر ہووے
على البريه وكاله الخير
بہت اسکے مشتری ہوئے کم
قومی ذوق اختباط میں ہو
دل سے اس کی کرو اطاعت

ہے حسن سراپا مہر انگیز
گلریز ہزار دُر سے معنےٰ
عیسٰے دم جس کی آمد آمد
روح الایماں ہے ماہ سیما
ہر سطر ہے نور رہ مشعل
در د، نہ درج مصطفےٰ ہے
شیریں گفتار نرم لہجہ
اور سیرت پاک مجتبےٰ کا
مرزائی آریہ وغیرہ
امرتسر سے بحسن و خوبی
لمارات العيون مثله
فاق المثل بفضل ربه
واطال عمره المبارك
قرآن کریم کا مبصر
فاتح ہے قادیان کا بھی
عزت۔ اقبال پیر دھوئے
بھائی اخبار کو خرید و
حامد کو اس کا ہے بڑا غم
توسیع میں اس کی سعی کیجے
بیار اس کی کرو اشاعت

شمس الاخبار رہے یہ اخبار
دائم اجرا ہو اس کا بسیار
جبتک ہیں دنہار تہہ سم

گہر الاخبار رہے یہ اخبار
قائم جب تک یہ آسمان ہے
دیتا ہے ابجد ان کا سنہ ختم

سرداور کے حکم کی کرو قدر۔
جب تک یہ زمین انس و جان ہے
جاری اہلحدیث اخبار
باعجز و تضرع مشتمل ہے

اخبار کی اسکے بھی کرو قدر
جبتک شمس و قمر کا ہے دور
یارب رہے نور ریز بسیار

یارب اا ہلحدیث اخبار
جبتک ان کی ضیار کا ہے طور
حامد کی دعا بصدق دل ہے

(ابو حامد محمد عثمان امام مسجد اہلحدیث معسکر بنگلور)

مقاصد نمازیاں

بجواب

"عقائد نیازیاں"

— ۱۶ —

نوٹ گذشتہ پرچہ میں سلسلہ ہذا کا نمبر نہیں لکھا گیا اُس کو ۱۵ سمجھکر آج ۱۶ سمجھیں گذشتہ نمبر میں جو عبارت نقل ہوئی ہے وہ عقائد نیازیاں کے صفحہ کی ہے۔ کالم ۲ پر حافظ شیرازی کا جو شعر نقل ہوا ہے اُس کے پہلے مصرعہ میں دو غلطیاں ہیں۔ صحیح یوں ہے

بادہ خور غم مخور و پند مقلد مشنو

عبارت مرقومہ (سابقہ) میں نذر و نیاز عرس خرافات قبور وغیرہ سب جائز لکھی ہیں۔ اس دعوے پر کوئی دلیل نہ قرآن یا حدیث نہیں دی۔ حالانکہ شروع کتاب میں اتباع سنت کی تاکید میں آپ لکھ آئے ہیں کہ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (صفحہ ۴)

پس آپ کا اور ہمارا اس پر اتفاق ہوا کہ جو مذکورہ شعر میں ذکر ہے یعنی کوئی کام قبول نہ ہوگا جو سنت کے موافق نہ ہوگا۔ پس اس متفقہ اصل الاصول سے بتائیں کہ آپ نے جتنے افعال نذر و نیاز پیراں زینت مزارات اعراس بزرگان وغیرہ لکھے ہیں یہ افعال بزبان رسالت تعلیم ہوئے ہیں یا زمانہ رسالت میں مروج تھے؟ اگر تھے تو ہمیں بھی مسلم۔ اور اگر نہیں تھے تو نامقبول۔ اس کی تائید میں ایک مسلمہ بزرگ صوفی صافی بلکہ سید الصوفیاء کا قول سنئے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فھی زندقۃ
(مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب ۴۳)

"یعنی جو مسئلہ تصوف ایسا ہو کہ سنت نبویہ اُسے رد کرے وہ بے دینی ہے یعنی قابل ترک"

اور سنئے!

بہترین مصقلہا از برائے زدودن محبت ماسوی حق متابعت سنت است۔" (ج اول صفحہ ۹۶)

"یعنی دل کے آئینہ کو غیر اللہ کی محبت سے صاف کرنے کیلئے سب سے اچھا آلہ اتباع سنت ہے۔"

پس ہمارا یہی اصول ہے اور یہی معمول۔ اور جو لوگ اس معقول اصول سے گرتے ہیں وہ خدا کی راہ سے دور بھٹک جاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

اس تسلیم اصول کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ نیازی مصنف نے اس پر کہاں تک عمل کیا ہے آپ مروجہ فاتحہ پر دلیل دیتے ہیں مگر فاتحہ کی تعریف اور حقیقت نہیں بتاتے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم متنازعہ فاتحہ بتائیں۔ پس وہ یہ ہے۔

کھانا یا کپڑے کو معین کرتے ہیں دو نیتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ چیز خدا قبول کرے اور فلاں شخص کو اس کا فائدہ پہنچائے جس کو ایصال ثواب کہتے ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں بلکہ جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس نیت سے وہ چیز کسی بزرگ کے نام پر معین کی جائے کہ وہ بزرگ اس کو قبول کرے۔ اور اُس کے عوض میں میری کوئی حاجت پوری کرے یا دفع ضرر کرے۔ یہ متنازعہ ہے۔ کیونکہ اس میں قبول کرنے والا غیر اللہ کو سمجھا گیا ہے۔ پس اس تفصیل کے بعد مصنف کی عبارت پڑھئے جو یہ ہے۔

"یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ خدا کے محبوب ہیں اور اولیاء اللہ رسول اللہ کے محبوب ہیں اور محبوب رب کے محبوب ہونے کی وجہ سے یہ لوگ بھی خدا کے مقبول بندے ہیں۔ لہذا ان سب کیلئے بھی کہ محبوب رسول ہیں ہم کو ان پر بھی جان و مال فدا کرنا لازم و ضرور ہے۔
اب اسکے جاننے کی حاجت ہوئی کہ اپنی جان و مال کو رسول اور محبان رسول یعنی اولیاء اللہ پر کیسے فدا کریں۔ کیا چھری لیکر اپنا گلا کاٹ ڈالیں اور جان دیدیں اور مال کیونکر فدا کریں۔ کیا گھر کے کل اسباب روپیہ پیسہ لیکر دریا میں ڈالدیں۔ آخر مال فدا کرنے کی کیا صورت ہے۔ وہ یہی فاتحہ فتوح۔ خیر۔ خیرات میں صرف کرنے سے ہو سکتا ہے کہ اپنے روپیوں سے عمدہ عمدہ کھانے پکوائے فقراء۔ غرباء۔ مساکین۔ محتاج۔ عزیز۔ اقارب۔ دوست احباب کو کھلائے۔ اس ترکیب سے محبوب کے نام پر مال فدا اور صرف ہوگیا۔ اس سے خدا اور رسول بھی خوش ہوگئے اور ایصال ثواب بھی ہوگیا۔ مال کہیں ضائع نہیں گیا۔ ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون رہا۔" (صفحہ ۸)

اتنا کلام ابھی تک مجمل ہے۔ اس کی تفصیل خود کی ہے۔ جس کے الفاظ آیندہ پرچہ میں درج ہونگے۔ انشاء اللہ۔

(باقی دارد)

فتاوے

تعاقب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ رمضان بصفحہ فتاوے سوال ۱۸ میں ہے

"ایک شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے کہ تجھے طلاق رجعی ہے۔ پھر اسی مجلس میں یا دو چار روز کے بعد اپنی بیوی کو مخاطب کر کے یا کسی اور کے پاس کہتا ہے کہ میں اس طلاق میں رجوع نہیں کرونگا۔ کچھ دن اسی حال میں گذر جاتے ہیں پھر اس کے دل میں رجوع کا خیال پیدا ہو تو کیا اس حال میں رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل فضل دین از ... ضلع امرتسر)

جواب ۱۸۔ رجوع کا حق ایسا کہنے سے ساقط نہیں ہوتا۔ لہذا رجوع کر سکتا ہے ہاں اپنی بات میں جھوٹا ہوگا۔

آپ نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ رجب مطابق ۲۸۔ نومبر ۱۹۳۰ء کے فتاوے سوال ۱۷ (زید نے اپنی بیوی فاطمہ کو ایک طلاق رجعی دی۔ طلاق کی عدت کے اندر اندر اپنی حقیقی سالی ہندہ سے نکاح کر لیا۔ تو نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟) کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ نکاح جائز ہوگا۔ مگر پہلی بیوی سے رجوع جائز نہ ہوگا۔

اب میرا سوال یہ ہے کہ جسطرح رجوع کا حق ایسا کہنے سے ساقط نہیں ہوتا" اسی طرح اپنی بیوی مطلقہ بطلاق رجعیہ کی عدت کے اندر اندر اگر کوئی اپنی حقیقی سالی سے نکاح کرے تو حق رجوع ساقط نہ ہونا چاہئے جسطرح یہ قول ہے یعنی رجوع نہیں کرونگا۔ اسی طرح نکاح بھی قول ہے کیونکہ نکاح نام ہے ایجاب قبول کا۔ اور ایجاب قبول ہے۔ بلکہ "رجوع نہیں کرونگا" یہ قول صریحی ہے اور نکاح قول ضمنی ہے جو کہ ایجاب۔ قبول کے ضمن میں اس کا تحقق ہوتا ہے۔ لہذا صریح قول (رجوع نہیں کرونگا) جب اعتبار نہیں تو ضمنی قول کا بدرجہ اولے اعتبار نہ ہونا چاہئے۔ جب اعتبار نہیں تو اس صورت میں سالی سے نکاح جائز نہیں (تا وقتیکہ عورت کا فیصلہ نہ کر لے) جب نکاح جائز نہیں تو حق رجوع ساقط نہیں۔

اور آپ یہ کہیں کہ سالی کے ساتھ نکاح کرنے سے معلوم ہوا کہ مطلق نے تسریح کی صورت اختیار کی ہے۔ تو جواب عرض ہے کہ اسی طرح رجوع نہیں کرونگا" کے کہنے سے معلوم ہوا کہ مطلق نے تسریح کی صورت اختیار کی ہے۔ "طلاق الفعل بالفعل ولیس ... " کا مصداق بن گیا۔

(سائل خاکسار ابوالخیر ... سلفی بڑوالی)

جواب۔ پہلی صورت میں وہ مانع نہیں جو دوسری صورت میں ہے۔ دوسری صورت میں سالی کے ساتھ نکاح ہونا قوی مانع ہے جو پہلی صورت میں نہیں اس لئے دونوں میں فرق ہے۔ (راقم ... علی غریب ...)

س ۱۶۳ } سورہ یوسف میں جس عورت کا ذکر ہے کہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانا چاہا۔ اس عورت کا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ نکاح ہونا قرآن مجید یا حدیث رسول پاک سے ثابت ہے تو براہ مہربانی بمع دلائل تحریر فرما کر مشکور ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا۔
(خاکسار محمد اکرام نمبردار موضع شاہ شمس ضلع گوجرانوالہ)

ج ۱۶۳ } یہ نکاح قرآن و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ مناسب نہیں۔ اللہ اعلم۔

(ابوالوفا ثناء اللہ)

اس عورت کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح کا ذکر قرآن و حدیث میں ہرگز مذکور نہیں قصہ خوان لوگوں کی بے سند باتیں قابل اعتبار نہیں۔ واللہ الہادی۔

(محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

ہر عام الناس کو واضح رہے کہ امرۃ العزیز جس کا ذکر سورہ یوسف میں آیا ہے۔ اس عورت کا نکاح نص قرآنی یا حدیث رسول اللہ صلعم میں میری نظر سے نہیں گذرا۔ بعض مفسرین جو ذکر کرتے ہیں وہ محض حکایات اور روایات اسرائیلی ہیں جن پر اعتماد اور یقین نہیں ہو سکتا۔ مومن کی شان ما اتکم الرسول فخذوہ ہے بس بس۔ واللہ اعلم۔

(عاجز ... فاضل عفا اللہ عنہ فتحگڈھی)

از روئے کتاب و سنت صحیحہ امراۃ العزیز کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام سے ثابت نہیں۔

(فقیر غلام مرشد لاہوری)

س ۱۶۴ } اس شخص کی نسبت جو مذہب اہل اسلام رکھتا ہو اور فاتر العقل نہ ہو۔ دیدہ و دانستہ اوراق قرآن شریف پر پاخانہ کرے اور علاقت کو اوراق قرآن شریف پر ملکر زمین میں دفن کر دیوے۔ اور موقعہ پر یہ فعل ناجائز کرتا ہوا بوقت دفن پکڑا جاوے اور روبرو مجمع عام اپنے فعل ناجائز کا اقبال کرے۔ تو بموجب شرع شریف اس کی کیا سزا ہے؟

(مولا بخش ... از ملتان)

ج ۱۶۴ } شخص مذکور پاگل ہے یا ملحد زندیق اس کی سزا آجکل یہی ہے کہ مسلمان اس سے مسلمانوں کا سا برتاؤ نہ کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

مَنْ یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔

یہ آیت شاہد ہے جس کے دل میں قرآن مجید کی عزت نہیں اس کے دل میں ایمان نہیں۔

استفتاء اتنے ہی تھے جو درج کئے گئے

۵۲۷

متفرقات

ضروری اطلاع ڈاکخانہ کے جدید قانون سے وی۔پی صرف تین روز رہ سکتا ہے بعض خریدار سفر میں ہوتے ہیں۔ بعضوں کو تنخواہ وغیرہ وصول ہونے میں ایک دو روز دیر لگجاتی ہے اس لئے ویلو فوراً واپس آتا ہے۔ جس سے خریدار اور دفتر دونوں کو نقصان ہوتا ہے ڈاکخانہ اپنی ضد پر ہے وہ اس میں ترمیم نہیں کرتا اس لئے خریدار صاحبان اخبار کے ہول یا مرتع کے۔ مہربانی کرکے اطلاع پاتے ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ ۲ر کمیشن منی آرڈر قیمت اخبار میں سے لگاکر چار روپے چودہ آنے بھیجدیا کریں۔ (تاکید)

مقدمہ درمحمدی ۲۰ مئی سے روزانہ تمام دن ہو رہا ہے۔ ۱۵ مئی جمعہ تک فیصلہ کی امید ہے دعا کی ضرورت ہے۔ خدا انجام بخیر کرے۔ چندہ ۴ؔ از اجرا ضلع دربھنگہ۔

مولانا ابوالقاسم بنارسی کا مضمون متعلقہ تمباکو مندرجہ اہلحدیث ۲۰۔ مارچ سنہ رواں دیکھکر خلیل احمد موضع مرزاپور ضلع اعظمگڈھ نے اطلاع دی ہے کہ موصوف کا یہ مضمون اُن کے مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۔ مئی ۱۹۱۳ء کے خلاف ہے۔ اللہ اعلم۔

اشاعت فنڈ میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ احباب کرام اگر اس کی ضرورت محسوس کریں تو خزانہ بھردیں۔

قادیانی خلیفہ نے اپنے اتباع کو حکم دیا ہے کہ اپنے اردگرد دیہات میں مرزائیت کی تبلیغ کیا کریں۔ چنانچہ امرتسر کے قریب دیہات میں بھی گئے۔ سلطان ونڈ سے لوگ استمداد کو آئے۔ اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے دو مبلغ مولوی عبدالرحیم شاہ اور مولوی محمد امین بغرض تبلیغ و مناظرہ ۹ مئی کو دہ مذکور میں پہنچ گئے۔ امرتسر شہر سے مرزائی بھی ۱۰ مئی کو پہنچے مگر گفتگو کرنی منظور نہ کی۔ مبلغین اہلحدیث خوب اچھی طرح تبلیغ کرکے ۱۱ مئی کو واپس آئے۔ جزاہم اللہ۔

ہمارے احباب ہوشیار ہوجائیں جہانتک اُن کے امکان میں ہو اس بلائے عظیم کا باقاعدہ مقابلہ کریں۔

مباحثہ مرزائیاں موضع بسرائے متصل قادیان میں مولوی ابوالقاسم محمد حسین صاحب فاضل کا مباحثہ مرزائیوں سے ہوا۔ خدا کے فضل سے اثر بہت اچھا ہوا چند اشخاص علی محمد ولد نظام الدین (۲)، جھنڈو ولد ابراہیم (۳)، پیراندتا ولد چراغا (۴)، بھجو ولد حسین بخش (۵)، کرم دین ولد حسین (۶)، مولوی فرزند علی ساکنان بسرائے مرزائیت سے تائب ہوئے۔

مرزائی جماعت یہاں سے شکست کھاکر موضع بھانبڑی پر حملہ آور ہوئی۔ وہاں کے لوگوں نے گاؤں میں گھسنے نہ دیا۔ آجکل قادیان کے اردگرد مرزائی بڑے زور سے دورے کررہے ہیں۔ خدا مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

(محمد یعقوب بھانبڑی)

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری مقیم آگرہ سے ہمارے ناظرین واقف ہونگے۔ موصوف کو جماعت اہلحدیث سے خاص تعلق تضاد تھا۔ آہ آج ہم اُن کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔ بمبئی سے صدیق کھتری نے آگرہ میں اطلاع دی کہ مولوی صاحب مرحوم جدہ میں انتقال کرگئے۔ افسوس ایک عالم حافظ قرآن کی کمی ہوگئی۔ رحمہ اللہ۔

مولوی عبدالتواب غزنوی علیگڈھی چند روز پہلے بہت بیمار تھے اب قدرے آرام ہے دعا ہے خدا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے اور تبلیغ توحید و سنت کی توفیق دے۔

ریاست بھرتپور میں احناف سے مناظرہ اس علاقہ میں ایک بدعتی مولوی نے آکر فتور مچایا۔ مسائل حدیثیہ پر بے طرح منہ آنے لگے۔ آمین بالجہر وغیرہ پر مناظرہ مقرر ہوا۔ علماء اہلحدیث مولوی عبدالرحیم شاہ مولوی عبدالجبار واعظان کانفرنس۔ مولوی عبدالسلام صاحب دہلوی۔ مولوی عبداللطیف صاحب دہلی سے تشریف لے آئے بدعتی صاحب یہ سنکر ففرو ہوگئے۔ بعد اس کے توحید و سنت کی تبلیغ کی گئی۔ لہ الحمد۔

(خادم عبدالرزاق امام مسجد اہلحدیث)

"کاویۃ الغاویہ" یہ ایک جدید کتاب قادیانی خیالات و مقالات کی تردید میں شائع ہوئی۔ کتاب بہت بسیط سب مسائل قادیانیہ کو حاوی ہے $\frac{18 \times 22}{8}$ کے صفحات ۴۱۶ ہیں اگر باریک لکھائی نہ ہوتی تو کم سے کم ۶۰۰ ہوجاتے باوجود اس کے قیمت بہت کم عہ ہے لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ پتہ (مولوی محمد عالم صاحب مصنف مدرسہ اسلامیہ امرتسر)

غریب فنڈ میں از فنڈ ۱۳ر سابقہ بذمہ فنڈ ۱۰ر بقایا ۱۱ر از محمد اسمٰعیل کراچی للعہ مجلہ ۹؍ از سائلین ماسٹر محی الدین ۱۳ر، ابوعبدالرحمن حکیم اللہ ۱۳ر، رحیم بخش ۱۳ر، میزان ۱۳؍۴۱ر تینوں سائلوں کے نام ایک ایک سال کیلئے اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کیا گیا۔ باقی ۱۰ر نمبر سائلین (۸۱)

علاوہ ازیں آٹھ سائلین درج رجسٹر ہیں۔ احباب کرام صدقہ جاریہ فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

خطبہ صدارت جو آل انڈیا مسلم لیگ الہ آباد میں ڈاکٹر سر محمد اقبال نے پڑھا تھا مفت تقسیم کرنے کی غرض سے میں نے چھپوایا۔ اب چند کاپیاں بقایا ہیں جن احباب کو ضرورت ہو یا تقسیم کرنا چاہیں تو محصولڈاک کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

(ملک محمد اسلم خان ایم۔ اے (کیمبرج) بارایٹ لا صوفی منزل پنڈی بہاءالدین گجرات پنجاب)

ملکی مطالع

بلدیات کیلئے اگزکٹو افسر

اہلحدیث امرتسر کی بلدیہ کی کیفیت۔ ممبران کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے غفلت۔ اور اسٹاف کی خودسری دیکھ دیکھ اور سُن سُن کر عرصہ سے چیختا ہے کہ حکومت اسپر توجہ کرے۔ جس کی دو صورتیں کئی دفعہ عرض کی گئیں۔

(۱) گورنمنٹ ازراہ مہربانی بلدیہ امرتسر کو توڑ دے جیسی کہ بعض مقامات کی توڑ دی گئیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ بلدیہ پر ایک اگزکٹو افسر مقرر کرے۔

اہلحدیث میں یہ بھی بارہا لکھا گیا ہے کہ کمیٹی کی غفلت کے اظہار کیلئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ وجہ یہ ہے (جیسی کہ ہمارے ہندو مسلم دوست ممبران کی زبانی ہم کو معلوم ہوتی رہتی ہے) کہ ہوس میں عبداللہ اور رام دتا کی ملازمتوں کے جھگڑے رہتی ہیں۔ ہر پارٹی کا یہی خیال رہتا ہے کہ ہمارے آدمی برسرکار رہیں اُن کو کسی طرح کا نقصان نہ ہو۔

اس میں شک نہیں کہ کمیٹی میں بعض لبرل بھی ہیں۔ بابو سربدیال وکیل کا بیان اگر صحیح ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلدیہ امرتسر شہر اور اہل شہر کے فائدے پر کبھی متوجہ نہیں ہوتی۔ موصوف نے لالہ گوپالداس آنجہانی سابق صدر کے زمانہ میں ایک رزولیوشن بھیجا کہ ملازموں کی رشوت ستانی کی تحقیق کیجائے۔ جو کئی سالوں تک اِدھر اُدھر ہی پھرتا رہا پیش نہ ہو سکا۔

ہوا تو عفونت پیدا ہو گیا۔ شہر کی بلکہ سرکلر روڈ کی دروازہ لاہوری سے ملکیاں۔ بھلتان وغیرہ دور تک۔ اسی طرح دروازہ لوہگڑھ سے باہر خود شہر کے اندر سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ حاملہ عورت تانگہ۔ بہو کارٹ پر سوار ہو تو حمل فلٹ ہو جائے۔ صفائی کا یہ حال ہے کہ باہر سے آنے والا بغیر ناک بند کئے شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ گندہ نالہ تو بجائے خود بد رسانی کا ذریعہ جس پر سیا چار لاکھ روپیہ سود پر لیکر لگایا گیا، اتنا گندہ ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی بد رسانی نالہ پر بیٹھا تھا۔ اُن لوگوں سے جو کہ باشندوں کا بیان ہے کہ جو کچھ ہم پر گذرتی ہے ناقابل بیان ہے۔

آب رسانی اور روشنی کا انتظام بھی تسلی بخش نہیں۔ اس کے علاوہ اندر کی جو حالت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ شیخ صادق حسن صاحب ممبر اسمبلی نے ایک دفعہ مجھ سے بیان کیا تھا کہ سٹاف کا ایک چپڑاسی بھی ممبروں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہیلتھ افسر نے رشوت ستانی کے الزام میں جو بیس داروغوں کو معطل کرنے کی تجویز کی تو کمیٹی نے پہلے بارہ رکھے۔ پھر چار منظور کئے۔ آخر چار کو بھی معافی کی سفارش کی۔ بتائیے ایسی صورت میں افسر کا رعب کیا رہیگا اور کام کیسے چلیگا۔ ممبروں خاصکر وکیل ممبروں کو وقت لگانا بہت مشکل ہے اس لئے وہ عموماً ایسے وقت میں آتے ہیں جب اُن کو کوئی کام مد نظر ہو۔ ان وجوہ سے ہم اگزکٹو افسر ایکٹ کو بڑی مسرت سے "خوش آمدی" کہتے ہیں ہاں دعا کرتے ہیں کہ اگزکٹو افسر کو خدا کان نمک میں گرنے سے بچائے تاکہ اُس پر یہ صادق نہ آجائے کہ
ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد

خط و کتابت

کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں

ملک میں اوس پڑ گئی

آج سے چند روز پہلے جو ملک میں گرماگرمی تھی وہ آج چاروں طرف ٹھنڈی پڑ گئی۔ گاندھی جی پُرامن پکٹنگ لگانا ستثنے کرا لیا تھا۔ اُس وقت ہم کہتے تھے کہ وائسرائے اور ان نے کیسے اسے مان لیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وائسرائے کی دوربین نظر میں وہ زمانہ آنے والا تھا کہ صفراوی بخار کے بعد بدن بالکل ٹھنڈا ہو جائیگا۔ وہ ٹھنڈک علامت صحت نہوگی بلکہ نشان ہلاکت ہوگا۔ آج کانگرس میں جہاں کہیں گرماگرمی نظر آتی ہے افسوس سے کہا جاتا ہے کہ وہ آپس کی پھوٹ میں نظر آتی ہے۔

جلیانوالہ باغ اور گذشتہ تحریک میں اول نمبر رہنے کی وجہ سے امرتسر نے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ مگر آج ہم شرمندگی سے محسوس کرتے ہیں کہ پھوٹ کا سپیل کھاتے میں بھی امرتسر نے کافی شہرت حاصل کر لی ہے۔ امرتسر کی کانگرس کمیٹی میں گذشتہ ماہ انتخاب صدارت پر ناگوار نزاع پیدا ہوئی۔ جس میں ایک امیدوار صدارت ڈاکٹر کچلو دوسرے غازی عبدالرحمن تھے۔ مولوی ظفر علی خان صاحب غازی فریق کے بلانے پر لاہور سے امرتسر لیکچر دینے آئے تو مجلس دعوت میں میں نے مصالحت کی تحریک کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو روز دفتر اہلحدیث میں مشورے ہوتے رہے۔ مگر مصالحت نہ ہوئی۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں مصالحت نہ ہوئی۔ آخرکار میں نے کہا انتخاب کوئی برا فعل نہیں۔ برا ہوتا تو قواعد میں کیوں داخل ہوتا۔ برا یہ ہے کہ ایک پارٹی دوسرے کی ہتک کرے، ذلت آمیز الفاظ بولے۔ یہ نہ ہونا چاہیئے کیونکہ آپ لوگوں کو ملکر کام کرنا ہے۔ چونکہ شہرت بری تھی اس لئے باغ

(۵۳۹)

جلیانوالہ کیمٹی نے کانگرس کیمٹی کیلئے جلیانوالہ باغ میں داخلہ بند کردیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر پارٹی نے باغ اکالیاں میں انتخاب کرکے ڈاکٹر کچلو کو صدر بنایا۔ اور غازی پارٹی نے باغ قیصری میں بنگرانی مولوی عطاء اللہ انتخاب کرکے غازی عبدالرحمٰن کو صدر بنایا۔ جس پر اہل شہر نے بزبان حال کہا ؎

دل بکہ کند اقتدا قبلہ یکے امام دو

چونکہ ہمارا خیال ہے کہ صوبہ کانگرس اس اختلاف کو مٹانے پر توجہ کریگی جو اُس کا فرض ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کے کاموں کو از روئے جواز عدم جواز بھی نظر کریگی اس لئے ہم اپنی رائے اس بارے میں محفوظ رکھتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ فتنہ بہت جلد فرو ہوجائیگا۔ خدا ایسا ہی کرے۔

اس مختصر مضمون سے ہماری غرض یہ ہے کہ افراد کانگرس آجکل جنگ سے فارغ ہیں اس لئے نادرشاہ بادشاہ کی فوج کی طرح آپس میں (شاید!) طبع آزمائی یا مشق کر رہے ہیں۔

(۵۴۰)

گذشتہ ہفتہ کا سنگین واقعہ

قابل توجہ اہل ملک خصوصاً اہل قادیان

خلیفہ قادیان نے اپنے گزٹ "الفضل" ۱۶۔ اپریل کی معرفت اعلان کیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کلکتہ میں دو تین قتل ہوئے۔ جن کی تفصیل یہ بتائی گئی ہے کہ کسی غیر مسلم بنگالی نے کتاب "براچین" لکھی تھی جس میں (حسب عادت عقرب) سردار دو جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر طعن وتشنیع سے کام لیا تھا۔ کہتے ہیں اس کو اطلاع دی گئی مگر مصنف، ناشر اور بائع کسی نے خیال نہ کیا۔ آخر تین مسلمانوں نے اُن پر حملہ کرکے ان کو قتل کردیا۔ پنڈت لیکھرام راجپال کے بعد یہ تیسرا واقعہ ہے۔

خلیفہ قادیان نے ۱۶۔ اپریل کے الفضل میں اور اُس کے بعد بھی ہندو اور آریوں کے بزرگوں کو ناپسندیدہ الفاظ میں یاد کیا ہے اور آیندہ بھی ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے اس قسم کی تحریکات کا نتیجہ ملک کے حق میں کیا ہوگا۔ خدا خیر کرے۔

نئی دہلی میں نمائش اسپاں

اور اولمپک کھیلوں کیلئے سٹیڈئم (زینہ دار نشست گاہ) کا انتظام

ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بھاونگر کی فیاضی

(از سرکاری محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بھاونگر نے لارڈ اروِن کی روانگی سے تھوڑے عرصہ پہلے نئی دہلی میں ایک ایسے آل انڈیا سٹیڈئم (زینہ دار نشست گاہ) کی تعمیر کیلئے ۵ لاکھ روپیہ دینا منظور فرمایا تھا جو ہز ایکسیلنسی ممدوح کے نام کے ساتھ منسوب کیا جائے۔ اور ہز ایکسیلنسی لارڈ اروِن نے اس فیاضانہ پیشکش کو شرف قبولیت بخشا تھا۔

امید کیجاتی ہے کہ عنقریب یہ کام شروع کردیا جائیگا اور توقع ہے کہ جب آئندہ سال نئی دہلی میں نمائش اسپاں منعقد ہوگی تو یہ کام کافی حد تک ترقی کرچکا ہوگا تیس ہزاری میدہ ان کے متعلق (جو نمائش اسپاں کے لئے ایک موزوں مقام سمجھا) کمیٹی متعلقہ نمائش اسپاں کو ہمیشہ ایک دقت کا سامنا رہا ہے۔ اور یہ احساس قابل اطمینان ہے کہ اب اس نمائش عظیم کیلئے ایک مستقل اور شاندار جگہ حاصل ہوجائیگی۔ نمائش اسپاں کے علاوہ نشست گاہ مذکور جملہ اقسام کے اولمپک کھیلوں اور ٹورنمنٹوں کیلئے مفید ہوگی۔

نقشے تیار کئے جا رہے ہیں اور ان میں کئی ہزار اشخاص کی نشستوں اور اس عظیم الشان مقصد سے متعلقہ جملہ ساز و سامان کا انتظام کیا جائیگا۔ باشندگان دہلی اور ہندوستان کے جملہ کھلاڑی بالخصوص گھوڑوں کے شیدائی ہز ہائی نس کے اس فیاضانہ عطیہ کیلئے شکر گزار ہونگے۔

بیجا تعصب کا بُرا ہو

ریاست جموں کے ایک مقام میں عید کی نماز کا خطبہ ہو رہا تھا۔ خطبہ میں حسب معمول خطیب صاحب وعظ فرما رہے تھے۔ پولیس افسر نے اُن کو وعظ کہنے سے منع کردیا۔ ہرچند کہا گیا کہ یہ دینی خطبہ ہے مگر افسر کے ماؤف دماغ نے یہی فیصلہ کیا کہ بند کرو۔ خیر یہ تو اُسکی بےخبری یا بیجا تعصب تھا۔ اس رنجیدہ واقعہ کا ذکر جب اخباروں میں آیا تو ہمارے ملک کی متحدہ قومیت کا آرگن پرتاپ لاہور اُس ظالم کی حمایت کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"خطیب صاحب نے پولٹیکل یا فرقہ وارانہ باتیں چھیڑ دی ہونگی جس سے انسپکٹر صاحب کو روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی۔" (۹ مئی)

ہائے تعصب تیرا بُرا ہو۔ کسطرح ایک ظالم کے ظلم میں تلقین کیجاتی ہے کہ وہ اپنا بیان یوں دے کہ خطیب کا وعظ پولٹیکل تھا۔ یہ ہے وہ تعصب جسکی وجہ سے مسلمان اپنی حد و دان سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ غیر مسلم اگر مسلم سے برادرانہ نہ سہی منصفانہ برتاؤ کیا کریں تو مسلم طبیعت کا ایسا نرم ہے کہ کبھی علیحدگی کا خیال بھی نہ کرے۔ ایسے فرقہ واری جھگڑوں کی بانی مبانی یہی لوگ ہیں جو باہمی منصفانہ برتاؤ کرنا نہیں جانتے ؎ ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید ✤ جو نہیں ...

(٥٤١)

(۵۴۲)

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ لائق علی صاحب ایڈیشنل جج مطالبہ خفیفہ دہلی

(مقدمہ نمبر ۱۰۹ بابت ۱۹۳۱ء)

حافظ حفیظ الدین ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن سرائے روح اللہ خان دہلی مدعی

دعوٰی مبلغ -/۹۶

بنام معاملہ ولد میر خان ذات میواتی پیشہ معماری ساکن سرائے روح اللہ خان دہلی حال وارد موضع کہڑہ تحصیل بلب گڈھ ضلع گوڑگانوہ ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں معلوم ہوتا ہے معاملہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اس کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۳۱ء کو حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی ۔

تحریر ۵ مئی ۱۹۳۱ء

دستخط حاکم مہر عدالت

نمایاں ہوتے ہیں۔ کبھی وہابیوں کے ساتھ ہیں تو کبھی شیعوں کے ہواخواہ بنتے ہیں۔ گویا یہ شعر آپ ہی پر صادق ہے ؎

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

یا کسی ایسی طاقت کے ماتحت یہ تحریک ہے جس کو ہندوستان میں کسی قسم کا اتحاد بھی پسند نہیں۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

ہاں خواجہ صاحب! آپ خوب جانئے سلطان بڑا ہوشیار ہے وہ جانتا ہے کہ ہند میں مسلمانوں کا مرکز دہلی ہے اس لئے وہ ضرور پوچھیگا کہ دہلی میں بھی کوئی جلسہ ہوا؟ اس لئے آپ پہلے دہلی کی جامع مسجد میں جلسہ کر کے رزلیوشن پاس کریں تاکہ دوسرے جلسوں کی وقعت ہو۔ بہتر ہو کہ اس جلسہ کے صدر مولانا مظہر الدین ہوں۔

خواجہ صاحب کا تیسرا شیون آجتک تو ہم خواجہ صاحب کو حنفی جانتے تھے۔ لیکن امکان کذب کو جب اُنہوں نے گستاخی کہا تو خیال ہوا کہ آپ بریلوی حنفی ہونگے۔ مگر اسی اشتہار کی نچلی عبارت دیکھکر ہماری حیرانی کی حد نہ رہی کہ ہم خواجہ صاحب کو کیا سمجھیں۔ خواجہ صاحب اپنے ناظرین کو ہدایت کرتے ہیں۔

"محرم کی مجلسوں اور جلوسوں میں بنی فاطمہ کے علم اور جھنڈے اُٹھائیں اور رضا کار پرتلے اپنے سینوں پر لگائیں۔ وغیرہ"

یہ تحریر سنی فرقوں میں سے کسی کے موافق نہیں بلکہ آجکل کی رسمی شیعیت ہے۔ اسلئے بیساختہ منہ سے نکلا ؎

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

نوٹ اہلحدیث مورخہ ۵ جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۶ کالم ۳ کے اخیر پر "سنئے" سے "اختلاف سے" تک غلط ہے ناظرین اُسے کاٹ دیں۔

قادیانی مشن

پادری برکت اللہ کا چیلنج اور قادیانی جواب

جناب مدیر صاحب۔ السلام علیکم۔

مجھے ایک قادیانی دوست نے اخبار "الفضل" ۲۳ مئی کا دیا۔ جب میں نے صفحہ ۳ پر جلی قلم سے یہ لکھا دیکھا کہ

"پادری برکت اللہ صاحب مسیحی مشنری کا چیلنج منظور"

تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں نے کہا کہ شاید

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

کی مثال میں اپنی زندگی میں دیکھ لوں لیکن جب مضمون پڑھا تو صاف فرار دیکھا۔ "چیلنج منظور نہیں" نہ پایا بلکہ جلی قلم سے عنوان تو باندھا کہ "چیلنج منظور" اور مضمون میں لکھا ہے۔

"مجھے امید ہے کہ پادری برکت اللہ صاحب اس بات پر خواہ مخواہ اصرار نکرینگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مجوزہ مباحثہ میں خود ہی مباحث ہوں۔"

اب کوئی پوچھے کہ پادری صاحب تو تمہارے خلیفہ کو چیلنج دیکر کہتے ہیں کہ میدان مباحثہ میں مباحث بنکر آؤ۔ اور تمہارا خلیفہ خود مباحث ہونے کیلئے تیار نہ ہو۔ تو چیلنج کیسے منظور ہوا۔

قادیانیو! خدارا ذرہ انصاف کرو۔ پادری صاحب تو تمہارے خلیفہ کو للکار کر کہتے ہیں کہ آؤ میدان مباحثہ میں باہر نکلو۔ اور تم اُن کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہو کہ اب میدان سے بھاگنے کی راہ نہ ڈھونڈیں۔ اس طرح تو بعض بنئے دکاندار کیا کرتے ہیں جن کو قدرت نے شجاعت و مردانگی کا اس قدر حصہ دیا ہوتا ہے کہ لڑائی کے وقت دُکان کے اندر گھس کر بآواز بلند اپنے دشمن کو کہا کرتے ہیں۔ "آ تو سہی اب کیوں بھاگتا ہے"۔ کیوں صاحب! دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان اسی طرح قائم ہوا کرتی ہے؟

قادیانی دوستو! اگر تمہارا خلیفہ تفسیر نویسی کے لئے شیر پنجاب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تو کیا وہ عیسائیوں کے مقابل آنے سے بھی خائف و ترساں ہے۔ اگر چندے یہی حال رہا تو تمہارے "سلسلہ عالیہ احمدیہ" کی خیر نہیں نظر آتی۔ کیا عجب کہ خدا ایک عیسائی پادری کے ذریعے تم کو حقیقی اسلام کے حلقہ میں لے آئے۔

خاکسار سلیمان خان
از فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

اہلحدیث اس میں شک نہیں کہ جس طرح مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم سے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا اُسی طرح آج ۳۸ سال بعد میاں محمود کو بحیثیت بیٹا اور خلیفہ ہونے کے خود مباحثہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر وہ اپنے میں یہ قوت نہیں پاتے یا اُن کی اگزکٹو باڈی (منتظمہ کونسل) کسی وجہ سے اُن کا پیش ہونا مفید نہیں جانتی تو اُن کی نیابت میں کسی دوسرے کو بھی لے لینا کوئی حرج نہیں۔

لطیفہ الفضل ۲۳ مئی میں لکھا ہے کہ عیسائی اگر خلیفہ صاحب ہی سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو اُن کے مقابلہ میں سب سے بڑے عیسائی آلی کے

پوپ کو لائیں۔

اس کا جواب نور افشاں نے دیا کہ خلیفہ اپنے باپ سے بڑا نہیں۔ جب باپ نے ہمارے نمایندے ثنائے سے مباحثہ کیا تو خلیفہ کی شان میں اس سے کیا نقص آسکتا ہے۔

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کے امریکن مشن عیسائی تو پوپ کو اپنا بڑا نہیں جانتے بلکہ اسکو ایسا ہی جانتے ہیں جیسا عام مسلمان مرزا صاحب قادیانی کو۔ پھر اس کو نمایندہ کیسے بنائیں۔ غالباً قادیانی پارٹی اس ضروری امر سے واقف نہیں۔

بہرحال ہماری رائے یہ ہے کہ خلیفہ اگر خود مناظر نہ ہو تو اُس کی نیابت میں جو بھی ہو اُسے منظور کر لینا چاہئے۔ مگر خلیفہ کی تسلیم نیابت ضروری ہے۔

ہماری درخواست گو ہم اس میں کمیشن ایجنٹ یا دلال نہیں۔ لیکن حق رکھتے ہیں کہ درخواست کریں کہ جس میدان میں مرزائیوں اور مسیحیوں کا مباحثہ ہو اُن کے اختتام پر کم سے کم دو گھنٹے فریقین ہمیں بھی عنایت کریں۔ کیوں؟ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

"ماذناذاب وھو مؤمنٌ" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۰)
یہ کہاں ہے؟

سبق حدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

اصلی زندگی فرمایا حضور صلعم نے جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مثل جیتے جاگتے کے ہے۔ اور جو خدا کو یاد نہیں کرتا وہ مثل مردہ کے ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصل زندگی خدا کی یاد میں ملتی ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالے نے ولذکر اللہ اکبر۔ اللہ کی یاد بڑی چیز ہے۔

نیکی کی پہچان فرمایا حضور صلعم نے نیکی وہ ہے جس سے دل کو قرار ہو اور طبیعت اس کی طرف مائل ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو دل میں شک اور خدشہ ڈالے۔

بدن کی پاکی فرمایا حضور صلعم نے تحقیق بیچ جسم کے ایک بوٹی ہے جب وہ سنور جاتی ہے تو تمام بدن پاک ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتی ہے سب بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کے تمام اعمال کا دار مدار دل پر ہے۔ اگر دل درست اور پاک ہے تو سب کام ٹھیک رہینگے۔ اور اگر دل ہی صاف نہیں تو دیگر اعمال میں صفائی کیونکر ہو۔ اس لئے آنحضور صلعم دعا پڑھا کرتے تھے

یا مقلّب القلوب ثبت قلبی علی دینک
اے دلوں کے پھیرنیوالے میرے دل کو
اپنے دین پر ثابت کردے

مسلمانوں کو چاہئے اس دعا کو کثرت سے پڑھا کریں تاکہ دل میں صفائی پیدا ہو کر دیگر اعمال کی درستی کا باعث بنے۔

عاجز
علی احمد خان دھولپوری

کھلا عریضہ

بخدمت جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

السلام علیکم۔ میں نے ذیل کے دو خطوط یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں ارسال کرکے درخواست کی تھی کہ آپ ان حدیثوں کا جو آپ نے اپنے ٹریکٹ نمبر۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء میں درج کی ہیں حوالہ دیں۔ لیکن افسوس آپ تاحال خاموش ہیں۔ اس لئے مجبوراً اخبار میں لکھنا پڑا۔ شاید اسطرح گوش گزار ہو جائے۔

(خط اوّل)

لاہور ۲۵ ۳/۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ السلام علیکم۔

آپ کا ٹریکٹ نمبر۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء بعنوان "مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ۔ بربادی سے بچنے کی راہ" دیکھا۔ اس کے ص۱۲ پر دو اقوال (۱) من کفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو اقرب الی الکفر (۲) لا تکفر اھل قبلتک آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے ہیں۔ بواپسی ڈاک ان ہر دو اقوال کا بایں الفاظ صحیح سند سے حوالہ دیکر مشکور فرمائیں۔

خط دوم (دستی)

(رجسٹر میں رسید موجود ہے)

لاہور ۲۸ ۴/۳۱

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے کہ میں نے ایک کارڈ کے ذریعہ دو احادیث (۱) من کفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب (۲) لا تکفر اھل قبلتک کا حوالہ طلب کیا تھا۔ لیکن تاحال جواب سے جواب ہے۔ یہ خاموشی ایک مصنف اور امیر جماعت کی شان سے بعید ہے۔ یہ تعویق اور التوا برائے چہ۔ یاد دہانی کے طور پر دوبارہ توجہ منعطف کراتا ہوں۔ جلدی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

(حافظ محمد حسن ناظم انجمن اہلحدیث لاہور)

اہلحدیث ایک مطالبہ ہمارا بھی شامل کیجیے مرزا صاحب متوفی نے حدیث لکھی ہے۔

فتاوے

اطلاع مہربانی کرکے مستفتی صاحبان قواعد ضوابط کی پابندی کیا کریں خصوصًا قلمی جواب مانگنے والے جوابی لفافہ پر اپنا پتہ خود لکھکر بھیجا کریں : (مفتی)

س ۱۷۵ } جو شخص دور جدید کے بیہودہ رسم و رواج کو دل سے پسند کرتا ہو۔ ارکان اسلام کا پوری طرح پابند نہ ہو۔ یہانتک کہ اس کے ایمان میں بھی خلل ہو۔ اس کی امامت درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص جان بوجھکر اس کے پیچھے نماز ادا کرے اس کے لئے شرع شریف کیا حکم دیتی ہے؟ علاوہ ازیں ایسا شخص نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھائے تو جائز ہے یا ناجائز؟

(سائل خریدار نمبر ۱۰۸۵۳)

ج ۱۷۵ } درصورت صحت الزامات مذکورہ شخص مذکور امامت پر مقرر کرنے یا مقرر رہنے کے لائق نہیں۔ حدیث شریف میں ہے

اجعلوا ائمتکم خیارکم

(امام اچھے لوگوں کو بنایا کرو)

س ۱۷۶ } ایک عورت اپنے شوہر کے ظلم و ستم سے بہت تنگ ہے۔ شوہر نہ اس کے کپڑے لتے کی فکر رکھتا ہے نہ کھانے پینے کی۔ عورت شوہر کے ہاتھوں مجبور ہوکر طلاق چاہتی ہے لیکن شوہر طلاق دینا نہیں چاہتا۔ اگر شوہر طلاق نہ دے تو ممکن ہے کہ عورت خودکشی کرلے۔ ایسی حالت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۶ } مسماۃ مذکورہ بذریعہ عدالت خاوند سے فسخ نکاح کرا سکتی ہے۔ (فتاوے نذیریہ جلد ۲)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۷ } زید نے کچھ جائداد چھوڑکر رحلت کی اور پسماندہ ایک ماں و دو بھائی اور دو بیوی چھوڑے۔ ہر ایک کو کتنا کتنا ملیگا؟

(عبدالغفار موضع دودہبان ضلع بردوان)

ج ۱۷۷ } ترکہ میں سے ماں کو چھٹا حصہ۔ بیوی کو آٹھواں حصہ۔ باقی دونوں بھائیوں کا

(۲ر داخل غریب فنڈ)

(حسب اعلان غریب فنڈ کیلئے ۸ر چاہئیں)

س ۱۷۸ } ہمارے ہاں ہڈی کی خرید و فروخت ہوتی ہے جس سے غریب آدمی گاڑی وغیرہ سے جگہ جگہ سے (گائے بیل وغیرہ کی) یعنی جس چیز کی ہڈی ملے لے آتے ہیں اور تاجر کے پاس بیچتے ہیں۔ وہ تاجر من کے حساب سے لیتا ہے اور کلکتہ لیجاکر بیچتا ہے۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہڈی کی تجارت مسلمانوں کو کرنا جائز ہے یا نہیں؟ خلاصہ جواب سے ہم لوگوں کو ارشاد فرمائیں۔

(محمود حجت علی خریدار نمبر ۱۰۴۴۴)

ج ۱۷۸ } ہڈی کی فروخت پر منع کی دلیل میرے علم میں نہیں اس لئے میں جائز جانتا ہوں۔ اللہ اعلم۔

(۴ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۹ } اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۵ مئی میں سوال کیا گیا تھا کہ طلاق رجعی کی عدت کے اندر اندر حقیقی سالی سے نکاح کرنے سے بقول آپ کے طلاق بائن ہو جاتی ہے اور حق رجوع ساقط ہو جاتا ہے۔"

اور اگر کوئی شخص بر سر مجلس اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے پھر اسی مجلس میں یا دو چار روز کے بعد اپنی بیوی کو یا کسی اور کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ میں اس طلاق میں رجوع نہیں کرونگا کچھ دن گذر جانے کے بعد رجوع کا خیال کرے تو بقول آپ کے رجوع کر سکتا ہے۔

پہلی صورت میں حق رجوع ساقط۔ دوسری میں نہیں۔ اس کی کیا وجہ؟ حالانکہ قول دونوں صورتوں میں ہے۔ بلکہ دوسری صورت میں قول صریح ہے۔ اس سوال کا جواب آپ نے یہ دیا ہے۔

" پہلی صورت میں وہ مانع نہیں جو دوسری صورت میں ہے۔ سالی کے ساتھ نکاح ہونا قوی مانع ہے جو پہلی صورت میں نہیں۔ اس لئے دونوں میں فرق ہے"

اب میرا سوال یہ ہے کہ دوسری صورت کو قوی مانع کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ ضمنی قول ضعیف ہوتا ہے۔ اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے تو یہ نکاح کے انعقاد پر موقوف ہے۔ اور انعقاد نکاح اس پر موقوف ہے کہ مطلقہ رجعیہ بیوی ہونے سے نکلجائے۔ اور اس کا بیوی ہونے سے نکلنا کسی دلیل سے معلوم نہیں۔ پس انعقاد نکاح کیونکر ہوگا۔ اگر آپ کہیں کہ نکاح کے الفاظ بولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے تسریح کی صورت اختیار کی ہے۔ جیسے آپ نے میرے تعاقب مندرجہ ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ کے جواب میں کہا ہے تو اس پر وہی پہلا سوال ہے کہ جب صاف الفاظ میں کہے کہ میں رجوع نہیں کرونگا اس سے تسریح کا اختیار کرنا بطریق اولے معلوم ہوتا ہے۔ والسلام

(راقم ابوالخیر زم سلفی بردوانی)

ج ۱۷۹ } منطقی اصطلاح آپ جانتے ہوں تو عرض کرتا ہوں خوب سمجھ جائینگے۔

لا بشرط شیئی۔ بشرط شیئی اور بشرط لا۔ لا کے ساتھ ممکن الاجتماع ہے لیکن بشرط شیئی اور بشرط لا غیر ممکن اجتماع ہیں۔ جبتک نکاح نہیں ہوا تھا رجعی طلاق لا بشرط شیئی کی طرح امساک اور تسریح دونوں کے ساتھ ممکن الاجتماع تھی۔ لیکن جب نکاح ثانی ہو تو بشرط لا کا درجہ ہو گیا جو بشرط شیئی سے جمع نہیں ہو سکتا۔ اور عزم بعدم الرجوع میں یہ بات پیدا نہیں کیونکہ عزم میں اس کی طرف سے بصورت وعدہ ایک مانع پیدا ہوا ہے۔ مگر درصورت نکاح شرعی مانع ہو گیا ہے جو متکلم کے عزم سے اقوی ہے۔ اللہ اعلم۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

متفرقات

اشاعت فنڈ میں چندہ نہیں آیا "صلاۃ ایمان" بجواب "ندائے ایمان" ہر سہ حصہ چھپ چکا ہے۔ اصل قیمت فیصد ۲؍ کم حیثیت مجنوں سے فیصد ۱۲؍ یہ رقم بھی اشاعت فنڈ میں داخل ہوگی۔

بہی خواہان اخبار عرصہ سے خاموش ہیں اسی لئے اخبار کی ترقی مدت سے مسدود ہے مہربانی کرکے اس کی ترقی پر توجہ کریں اور خریدار بڑھائیں

تفسیر ثنائی جلد ہشتم میں طباعت کی غلطیاں رہ گئی ہیں جس جس صاحب کو معلوم ہوں وہ مہربانی کر اطلاع دیں غلط نامہ بنا کر اُن کو بھیجا جائیگا۔

خریداران اہلحدیث توجہ فرماکر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ وی پی کرنے میں خرچ زیادہ واپسی میں خرچ مزید ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ نے واپسی کی مدت بہت کم کردی ہے۔

طبی سوال میں ابھی نوجوان ہوں۔ چند روز سے مجھے صرع (مرگی) کی تکلیف ہوگئی ہے اس کی وجہ سے میں کاروبار سے بھی معطل ہوگیا ہوں۔ چلتے پھرتے ہر وقت گرجانے کا خوف رہتا ہے۔ کسی صاحب کو اس مرض کی دوا یا جائز عمل معلوم ہو تو فقیر کے حال پر رحم فرمائیں۔

(خادم دین محمد معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)

مدیر:۔ سائل واقعی قابل رحم ہے۔

مقدمہ محمدی کی اپیل کیلئے ۳۷ روپے آٹھ آنے (۳۷/۸) دفتر محمدی دہلی میں بھیجے گئے۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب (ا۔ ا۔ رانیوال۔ گورداسپور) اطلاع دیتے ہیں کہ ۵؍ ہم نے براہ راست بھیجے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ نقل حکم کا انتظار ہے۔ پہنچنے پر درج کیجائیگی۔ "العدل" نے غلط لکھا کہ مولوی محمد صاحب کو (نصیب اعدا) قید ہوئی۔

اسلامی دُکان چاول بابو سردار علی ولی محمد نے امرتسر نمک منڈی میں تھوک فروشی چاولوں کی دُکان کی ہے۔ احباب اُن سے معاملہ کیا کریں۔

بلاغ امرتسر کے اہل قرآن رسالہ "بلاغ" کا (مرقوم) اڈیٹر حکیم شہاب الدین فوت ہوگیا۔ افسوس ہمارا ایک معاصر ہم سے جدا ہوگیا

کشمیر میں مولوی عبداللہ وکیل لاہوری احمدی جماعت کے ممبر ہیں اُنہوں نے مسلمانان کشمیر کو اسلامی مفاد میں متفق ہوجانے کی بابت اشتہار دیا ہے۔ اس کی تہ میں اشاعت احمدیت متصور نہ ہو تو ہم بھی اس کی تحسین کرتے ہیں۔

طبی سوال متعلقہ خنازیر میری اہلیہ کو عرصہ چھ ماہ سے خنازیر ہیں۔ دو گلے کی بائیں طرف ایک ہنسلی پر دائیں طرف۔ بایاں پاؤں بعض وقت متورم ہوجاتا ہے۔ دائیں کہنی میں ورم اور کجی ہوگئی ہے ہاتھ سیدھا نہیں ہوتا۔ گلے میں بھی ورم ہے۔ گلٹیاں بہتی نہیں ہیں۔ اس سے پیشتر میری ایک بیوی اور ایک جوان لڑکی اسی بیماری سے فوت ہوچکی ہیں جن کے طبی اور ڈاکٹری علاج پر صدہا روپے خرچ کئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ علےٰ ہذا موجودہ مریضہ پر بھی علاجات یا عملیات کی کمی نہ رہی مگر مرض دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی صاحب شرطیہ علاج کرنا چاہیں تو جو رقم طے پاویگی وہ حضرت مولانا ابوالوفاء مدظلہ کے پاس جمع کرادی جاویگی۔ گلٹیوں کا نابود ہونا اور پاؤں کا ورم اور ہاتھ کی کجی کا جاتا رہنا صحت کا سرٹیفکیٹ ہوگا۔ لیکن معالج صاحب اس مرض سے خوب ماہر ہوں تاکہ وقت ضائع ہوکر مریضہ کا مرض خدانخواستہ اور نہ بڑھجاے۔ گو پہلے بہت سے عملیات ہوچکے ہیں لیکن اگر کوئی صاحب اپنے مسلسل آزمودہ عمل یا تعویذ سے مشکور فرمائینگے تو ماجور عنداللہ ہونے کے سوا صحت ہونے پر ان کی خدمت بھی کیجاویگی۔ والسلام

ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی ناظم انجمن اہل حدیث وزیرآباد پنجاب) (مرسلہ ۴؍ داخل غریب فنڈ)

پیر جماعت علی شاہ صاحب کی بابت لکھا گیا تھا کہ آمدہ حاجیوں کا بیان ہے کہ پیر صاحب گذشتہ حج کے وقت حرمین شریفین میں مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اس روایت کے راوی امرتسر میں میاں محمد حسین صاحب بیرسٹر اور حاجی عبدالغنی بزاز پانڈہ ہیں۔ جن کا بیان ہے کہ ہم بچشم خود دیکھتے رہے پیر صاحب آگے پیچھے نماز پڑھ جاتے تھے جماعت میں نہ ملتے تھے۔ مگر حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی علی گڈھ تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض معتبر حضرات جو حج بیت اللہ شریف سے حال میں تشریف لائے ہیں حاکی ہیں کہ اُنہوں نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کو شریک جماعت جمعہ حرم شریف میں دیکھا"

اہلحدیث } مناسب ہے کہ پیر صاحب اس امر کے متعلق خود اعلان کریں کہ واقعہ کیا ہے۔ ورنہ ہم بقاعدہ محدثین امرتسری راویوں کے بیان کو صحیح جانینگے کیونکہ یہ ہمارے نزدیک معلوم ہیں اور علی گڈھی مستورالحال۔

تبلیغ اسلام متصل قادیان مولوی یعقوب بھانبڑی قادیان کے اردگرد ہمارے علاقہ میں تبلیغ اسلام اور تردید قادیانی کرتے پھرتے ہیں چنانچہ ہمارے موضع طفل والہ میں آئے اور خوب تقریریں کیں۔ اہل دہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ قادیانی مبلغوں کو ادھر نہ آنے دینگے۔

(غلام حسین از طفل والہ)

یاد رفتگان میری اہلیہ ۱۶ ماہ محرم ۵۰ھ بعارضہ نمونیا انتقال کرگئی۔ انا للہ۔

(مولوی محمد یوسف مدرس مدرسہ اوڈاں بنگلہ فاضلکا)

ایضاً۔ میرے والد ماجد حاجی محمد اسحاق صاحب انتقال فرماگئے۔ انا للہ۔

(محمد مصطفےٰ ورنگ آباد مئو ضلع اعظم گڈھ)

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہم۔

ملکی مطلع

بلدیہ امرتسر کی شکایت

بحضور وزیر صاحب بلدیات
معرفت میونسپل انجنئر

جناب سے مخفی نہ ہوگا کہ امرتسر کی غریب رعایا کے سر پر سوا چار لاکھ روپیہ گورنمنٹ سے سودی قرض لیکر برساتی نالہ بنوایا گیا جس کی بابت ذمہ دار اصحاب کو اور جناب کو بھی توجہ دلائی گئی کہ اس نالہ سے اہل شہر کو بجائے فائدے کے سخت تکلیف ہے جس کا ثبوت کسی منطقی دلیل پر موقوف نہیں بلکہ محض ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ نالہ مٹی اور غلاظت سے اٹا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت بدبو پھیلتی ہے ابتو اُس کی یہ صورت ہے کہ برسات کے پانی کا گذر بھی نہ ہوگا ہمارے دعوے کا ثبوت اُس کے مشاہدہ سے مل سکتا ہے۔

اہل شہر چاہتے ہیں کہ نالہ جس غرض کیلئے بنایا گیا تھا اُس کے لائق رہے اور موجب تکلیف نہ ہو۔

نوٹ نالہ کی صفائی کی بابت ہیلتھ افسر صاحب کے پاس شکایت کی گئی تو جواب ملا میرے متعلق نہیں میونسپل انجنئر کے متعلق ہے۔ اس لئے ہم دونوں سے گذر کر جناب وزیر صاحب بلدیات کو توجہ دلاتے ہیں کہ براہِ مہربانی اہل شہر کو اس تکلیف سے نجات دیں۔

خط و کتابت
کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیں

کیا گورنمنٹ تجارت کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے؟

جب سے حکومت کو زمیندارہ مالیہ میں کمی معلوم ہوئی ہے گورنمنٹ دوسرے صیغوں پر متوجہ ہوئی ہے۔ لیکن یہ توجہ ایسی ہے کہ تجارت کو اس سے سخت نقصان ہوگا۔

کون نہیں جانتا کہ تجارت کا دارمدار ڈاکخانہ پر ہے۔ چند روز ہوئے گورنمنٹ سے ڈاکخانہ کے ایک مفید قانون کو تبدیل کرکے تجارت کو سخت نقصان پہنچایا۔ وہ قانون وی پی کا ہے۔ وی پی کیلئے پہلے دس روز کا قانون تھا کہ درصورت مرسل الیہ کے نہ ملنے یا اُس کے عذر کرنے پر دس روز وی پی ڈاکخانہ میں رہ سکتا تھا۔ اب صرف ۳ یوم کا قانون ہوگیا ہے۔ جس سے سخت نقصان ہے مرسل الیہ ذرہ سا گھر سے باہر ہو تو وی پی واپس۔ جس کی وجہ سے وی پی مال فوراً واپس آتا ہے۔ گورنمنٹ نے ڈاکخانہ کو آسانی کر دی مگر تجارت کو سخت نقصان پہنچایا۔ اب دوسرا قانون بھی ڈاکخانہ ہی کے متعلق ہونے والا ہے۔

پارسلوں کے محصول میں اضافہ ہونے والا ہے۔ یعنی بیس تولہ سے تھوڑا سا زائد ہوا تو پچاس تولہ کا (۳ر) محصول لیا جائیگا۔ اس سے بھی تجارت خاصکر تجارت کتب کو نقصان ہوگا۔ حکومت اگر آمد و خرچ برابر رکھنا چاہتی ہے تو بڑی تنخواہوں میں تھوڑی سی تخفیف کردے چاہے دیسی ہوں یا انگریز۔ جیسے محکمہ سول میں کمی ہو رہی ہے۔ ایسا نہ کرے جس سے تجارت کو نقصان پہنچے۔

دیہاتی زمینداروں کی معقول درخواست

کہتے ہیں دیہاتی لوگ شہریوں کی نسبت فہم و فراست میں کم ہوتے ہیں۔ مگر پنجاب کے ضلع لائلپور کے زمینداروں نے کمال کیا۔ حکومت نے مالیہ میں فیصدی ۳۳ کی رعایت منظور کی تو لائلپور میں زمینداروں کی ایک کونسل نے پاس کیا کہ اس دفعہ مالیہ کی معافی ہونی چاہئے۔ ہم بھی اس تجویز کی تائید کرتے۔ لیکن خیال ہوا کہ اگر بحکم خدا ہندوستان میں اس ملک کی زرعی حیثیت کے مطابق آیندہ بھی ارزانی رہی تو سرکاری مالیہ ہمیشہ معاف رہیگا؟ یہ تو محالات سے ہے اس لئے ہماری رائے وہی ہے جو ہم پہلے بھی ظاہر کرچکے ہیں کہ حکومت مقررہ مالیہ کا سسٹم چھوڑ دے۔ بلکہ ہندی ہوئی کا قانون جاری کرے یعنی پیداوار میں سے مقررہ حصہ لے لیا کرے وہ لیں۔ آیندہ اختیار۔

نوٹ ہم نے اس مضمون کو اپنی کتاب "اسلام اور برٹش لاء" میں مفصل لکھا ہوا ہے اور ہر ملکی مسئلہ میں اسلامی سیاست کو راجح ثابت کیا ہوا ہے۔

ہندوستان کا گول میدان

جب سے گول میز کانفرنس کا چرچا ہوا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہندوستان کا میدان بھی میدان تیہ کی طرح گول ہے صبح کو جہاں سے چلو شام کو وہاں ہی پہنچے ہوگے۔

عرصہ ہوا کہ ہندوستان کو ترقی دینے کے لئے سائمن کمیشن کا تقرر ہوا تھا۔ پھر اُس کا بائیکاٹ ہوا۔ پھر اُس نے رپورٹ لکھی ہندوستانیوں کے کان اُس پر لگے۔ نتیجہ جو نکلا حکومت نے اُس کو خود ہی کالعدم کر دیا۔ پھر گول میز کانفرنس کا ذکر چلا۔ وہ بھی ختم ہوئی۔ اب پھر اسی کی بہن گول میز کانفرنس ہونیوالی ہے جس کی ابتدائی تاریخ ستمبر پر ڈالی گئی ہے۔ اس میں خاص کانگرس سے فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ کون کہہ سکتا ہے کہ اس دور پر کام ختم ہو جائیگا۔ اصل بات وہی ہے جسکی مثال ہم کئی دفعہ سوتیلی ماں کا ذکر کرچکے ہیں۔

کانگرس کا کام

سوائے صوبہ سرحد کے سب جگہ

سست ہو رہا ہے

کانگرس کا کام تمام صوبوں میں عام طور سے بند ہے۔ اس بندش سے اتنا خطرہ نہیں جتنا اس سے ہے کہ کانگرس کمیٹیاں بہت جگہ آپس میں برسر پیکار ہیں۔ یعنی وہی بیماری اب کانگرس کمیٹیوں میں بھی آگئی ہے جس نے ہندوستانیوں کو تباہ و برباد کیا ہوا ہے۔ یعنی باہمی تفرق انفصال۔ لیکن مقام شکر ہے کہ اس کساد بازاری میں صوبہ پشاور کام میں لگا ہوا ہے۔ وہاں کی کانگرس کمیٹی بسرکردگی خانصاحب عبدالغفار خان تنظیم میں لگی ہوئی ہے۔ تحصیل صوابی ضلع پشاور میں ۲۸۔ مئی کو عظیم الشان جلسہ میں مندرجہ ذیل تجویزات پاس ہوئیں۔

(۱) باشندگان تحصیل صوابی ان سفارشات کو جو حکومت نے گول میز کانفرنس میں صوبہ سرحد کیلئے ادنےٰ طرز حکومت کیلئے کی ہیں منظور کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں۔ محرک عزیب اللہ خان صدر مرکز ارزڑ

(۲) ہم ہندوستان کے اور صوبوں کے حقوق سے کم لینے پر ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ محرک محمد حیات خان ساکن ٹوپی۔

(۳) ہم اعلان کرتے ہیں کہ سرحدی اصلاحی کمیٹی پر ہمیں کسی قسم کا اعتماد نہیں۔ کیونکہ ہم ابتدا سے ہندوستان کے ساتھ برابر حقوق چاہتے ہیں۔ محرک محمد حیات خان۔

(۴) یہ جلسہ خدائی خدمتگاروں کے افسران معزاللہ خان اور مرتضےٰ خان کے ساتھ ان کے بیگناہ قید ہونے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور حکومت کی اس اشتعال انگیز کارروائی پر جوان سے کے ساتھ کی ہیں، اظہار افسوس کرتا ہے۔ محرک ناظم ترلاندی شمشاد خان۔

(۵) یہ جلسہ حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ بوجہ ارزانی نرخ غلہ زمیندار نہایت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ لہذا لازم ہے کہ حکومت صاف دلی اور نیک نیتی سے کام لیکر اس سال کا تمام مالیہ معاف کردے۔ ورنہ ساٹھ فی صدی تو ضرور معاف کردے۔ اور چالیس فی صدی کے عوض میں غلہ اس نرخ پر لے جس نرخ اور پیداوار کے حساب پر آخری بندوبست کا مالیہ لگایا گیا ہے۔ محرک محمد عمر خان ساکن مانیری۔

(۶) تحصیل صوابی کا یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا موجودہ طریقہ انتخابی ہمیں بالکل منظور نہیں۔ اس انتخاب کو جس میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ بالغ کو حق رائے دہندگی حاصل نہ ہو اسکو ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ محرک۔ محمد حیات خان۔

(۷) یہ جلسہ جناب غلام حسن مدیر "زمیندار" کی قربانی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو انہیں نادر شاہی آرڈیننس کے ماتحت ملی ہے۔ محرک۔ محمد حیات خان۔

(۸) یہ جلسہ تمام شہدائے قوم خصوصاً ٹکر کے شہداء کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ محرک محمد حیات خان۔

(۹) ہم تمام باشندگان تحصیل صوابی اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ تمام قوم گاندھی اور اروِن مفاہمت پر کاربند ہیں اور اس بات پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ جبکہ حکومت سرحد خدائی خدمتگاروں کے ساتھ بیجا بہانوں سے گرفتار کرتی ہے۔ محرک محمد حیات خان۔

(بہادر شیر خان زیدہ)
(از خیبر)

خدا ان کو مقاصد حسنہ میں کامیاب کرے۔

پھلوں اور سبزیوں کو

محفوظ رکھنے کے طریقوں کی تعلیم

(از سرکاری محکمہ اطلاعات پنجاب)

پھلوں اور سبزیوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کے طریقوں کے متعلق پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں یکم جولائی ۱۹۳۱ء سے ۱۴ جولائی ۱۹۳۱ء تک ایک مختصر نصاب جاری کیا جاویگا۔

نصاب مذکور حسب معمول جامنوں۔ آڑوؤں۔ آموں۔ انگوروں وغیرہ کو ڈبوں میں بند کرنے اور انہیں محفوظ رکھنے۔ اور آم کے گودے۔ جام۔ جیلی۔ مختلف قسم کے رس۔ شربت اور سرکہ تیار کرنے کے مضامین پر مشتمل ہوگا۔

داخلہ کیلئے کم سے کم تعلیمی معیار میٹریکلیشن ہوگا۔ تاکہ طلبار لیکچروں کو انگریزی زبان میں سمجھ سکیں۔ اس جماعت میں قریباً ۱۵ طلبار لئے جائینگے۔ اور ان کی اقامت کا انتظام کالج ہوسٹل میں کیا جائیگا۔ کوئی فیس نہیں لیجاویگی۔

داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جون ۱۹۳۱ء سے پہلے پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے نام بھیجدی جائیں۔

مومیائی ۸/۱ ۲/۱

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ طلب کرنے پر اشتہارات کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی، زکام، کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ سے پاؤ بھر سے مالک غیر سے محصول علاوہ

شہادات ماہ اپریل و مئی ۱۹۳۱ء

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی متھرا۔
اس سے پیشتر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی نہایت مفید پایا۔ برائے مہربانی ایک چھٹانک بذریعہ وی پی جلد ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔" (۱۱۔ اپریل ۱۹۳۱ء)

جناب محمد عبداللہ صاحب ادونی۔ آپ کے کارخانہ قدیم سے کئی بار مومیائی منگا چکا ہوں جس کے استعمال سے بہتوں کو حکیم مطلق نے شفا بخشی۔ لہذا ایک پاؤ مومیائی فوراً وی پی روانہ فرمائیں۔" (۲۔ مئی ۱۹۳۱ء)

جناب محمد عبدالرحمن خان صاحب داور واڑی۔
میں آپ سے بارہا مومیائی منگوائی جو بیحد مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ فوری روانہ فرمائیں" (۱۲ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ)

جناب عبداللطیف صاحب کلکتہ۔ آپ نے جو مومیائی ارسال کی تھی اُس سے بہت فائدہ ہوا ہے آپ کی مومیائی نہایت ہی فائدہ مند ہے دو ڈبیہ برائے مہربانی ارسال فرمائیں۔" (۱۲۔ مئی ۱۹۳۱ء)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

عون المعبود والکتب

عون المعبود شرح ابوداؤد در چہار نفیس مجلد ۲۰ روپے
فتح الباری شرح صحیح البخاری انصاری دہلی در شش مجلد سنہری نفیس قیمت ۵۰ روپے
السراج الوہاج شرح صحیح مسلم للنواب در دو مجلد سنہری نفیس قیمت ۱۱ روپے
عون الباری شرح صحیح بخاری للنواب جلد آخر در یک جلد سنہری نفیس قیمت ۱۰ روپے
زرقانی شرح مؤطا امام مالک آخریں جلد شکستہ ۱۰ روپے
محصول بذمہ خریدار و قیمت ثلث پیشگی۔ پتہ اردو انگریزی دونوں میں لکھئے

المشتہر

ملک ہدایت اللہ ناظم انجمن اہلحدیث وزیرآباد (گوجرانوالہ)

تاکید توحید و سنت

مع تردید شرک و بدعت ۵/۱ ۲/۱

اس کتاب کا اشتہار ایک سال تک اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہا بہت کتابیں باہر گئیں سب جگہ سے اُن کی پسندیدگی کی خبریں آئیں ایک نے بھی نہیں لکھا کہ یہ کتاب فلاں جگہ سے ٹھیک نہیں۔ لہذا اگر آپ نے بھی کچھ اہلحدیثوں اور حنفیوں کا حال دیکھنا ہو تو یہ کتاب جلدی منگائیں اور لطف اُٹھائیں۔ قیمت بجائے ۶ر کے ۴ر کر دی گئی ہے۔ ٹکٹ آنے پر ایک کتاب ارسال ہوگی۔ وی پی منگائیں تو تین کتابیں منگائیں۔

عبدالعزیز تاگی موٹر مرچنٹ گوہاٹی (آسام)

پُرمنافع تجارت

اگر آپ صرف ڈیڑھ سو روپیہ کے سرمایہ سے سوتی ریشمی کٹ پیس کی تجارت کرنا" یا ایک سو سے ایک ہزار تک ۲۰ فیصدی گارنٹی شدہ منافع کی تجارت پر لگانا چاہتے ہیں۔ یا اپنے شہر میں ملازمت کی خواہش ہے تو فوراً قواعد طلب کریں۔ چونکہ ایک شہر میں ایک ہی ایجنٹ ہوگا ممکن ہے کہ قسمت آپ ہی کی منتظر ہو۔

بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی ۱

سیکڑوں معززین کی مصدقہ اور خاص طریقہ پر تیار شدہ

سلاجیت آفتابی ۱۲/۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ درد کمر اعصاب کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے چوٹ کے درد کو بھی نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے ..... کے بعد اس کا استعمال طاقت کو کم نہیں ہونے دیتا ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ نصف پاؤ سے پاؤ بھر سے، مع محصولڈاک۔

بالکل مفت ہمارے دواخانہ کی طبی جنتری مع سامان تندرستی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے۔

(منگانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر پنجاب

آنکھوں کی دور شدہ قوت اور زائلہ طاقت کیلئے بے نظیر

سرمہ نور العین ۲/۱

تیار کردہ حکیم حافظ مولوی محمد داؤد صاحب
مصدقہ مولانا ابوالوفا، ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

(منگانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیرکوٹلہ

تحفۃ الزوجین

شروع کتاب میں ایک مقدمہ ہے جس میں فوائد اور اتباع احکام خدا اور رسول کا بیان ہے۔ ایک باب میں حقوق خاوند کے بیوی پر۔ دوسرے میں حقوق بیوی کے خاوند پر بتائے ہیں۔ اسی ضمن میں شادی و غمی کی رسمیں مذکور ہیں

قیمت ۴ر

(منیجر اہلحدیث سے منگائیں)

گلستان معلومات مترجم۔ کاغذ و طباعت (۶۲۲) جلد مجلد قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابوں میں سے

چند کتابیں

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک حق پرکاش کا جواب الجواب نہ ہو سکا اور نہ آیندہ ہونے کی امید ہے۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ کاغذ نہایت نفیس۔ قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآنمجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۲۹۰ صفحات ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت عمر

ترک اسلام (بجواب ترک اسلام) اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہوکر اسلام پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھکر خود غازی موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا۔ غازی ممدوح کے دوبارہ مشرف باسلام ہونے میں بڑی حد تک اس کا اثر شامل ہے۔ جدید الایڈیشن۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۱۲؍

مقدس رسول آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت زہریلے اعتراض کئے جس کا نام رکھا "رنگیلا رسول"۔ اس زہریلے رسالہ کا معقول مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ۸؍

کتاب الرحمٰن آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈالدی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲؍

وید اور سوامی دیانند "جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۸؍

بت شکن قاضی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵۰۰ ہزار کی ضمانت و مچلکہ لیکر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہوگیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کو ملبہ ملبہ کیا تھا۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۸؍

تناسخ چکر اور سوامی دیانند اس کتاب میں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہوسکتا بلکہ اگر اسکو گناہ پرست کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کتاب کیا ہے آریوں کے مایۂ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھکر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۸؍

نیشنلزم اور اسلام قاضی صاحب کا ترک اسلام اور شکوک رفع ہونے کے ساتھ ہی بہ نیت سعادت ... اسلام قبول کرنا بطور سوال و جواب۔ قیمت ۔ ۸؍

باقی کتابیں اگلے نمبر پر دیکھیں

... الدین ... قصور ضلع لاہور

حیات صلاح الدین

... سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کی سوانحعمری۔ اس کتاب ... سے آپ کو معلوم ہوگا کہ سلطان صلاح الدین کون تھا اور اس نے سارے یورپ کے صلیبی حملوں کا مقابلہ کیسطرح بیت المقدس کو فتح کیا تھا۔ اس کتاب میں بیت المقدس کی اس ... کے حالات بھی تفصیل سے لکھے گئے ہیں ... خونریزی ہوئی تھی کہ گھوڑوں کے ... میں بہرتا تھا قیمت ۸؍

صحابیات

... قیمت ...

اہلحدیث

۹ صفر المظفر ۱۳۵۰ھ

علامات مسیح موعود

امت مرزائیہ کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح کا ایک خاص پرچہ

مسیح موعود نمبر

کے نام سے نکلا ہے۔ جس میں بہت سے ارباب قلم (از امت مرزائیہ) کے مضامین درج ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کی صداقت پر مضامین لکھے ہیں۔ ان میں سے ہم نے ایک مضمون منتخب کیا ہے۔ وہ مضمون جماعت احمدیہ لاہوریہ کے امیر مولوی محمد علی صاحب کا مرقومہ ہے۔ ہم نے اس مضمون کو بغور دیکھا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ مولوی صاحب موصوف پختہ احمدی ہیں کیونکہ فن تحریر میں مرزا صاحب کے پورے پورے متبع ہیں۔ ہمارا ایسا کہنا ان کی توہین نہیں بلکہ عزت ہے۔ آپ کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح وفات پا چکے۔ ان کی جگہ پر کوئی نبی آئے گا۔ چنانچہ قادیان میں آگیا۔ موصوف نے اپنے دعوی پر آیات اور احادیث سے استدلال کیا۔ خاصکر بخاری مسلم کی حدیثیں بھی لائے ہیں۔ مضمون پڑھنے سے پہلے ہمارا گمان تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف صحیح مسلم کا نام نہ لیں گے۔ مگر انہوں نے لیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ مسلم کے لفظ دو طرح پر ہیں الخ

چونکہ مولوی صاحب نے صحیح مسلم کی روایات سے بھی استناد اور استدلال کیا ہے۔ لہذا ہم قطع مسافت کرنے کو صحیح مسلم کی صرف ایک روایت پر فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ وہ روایت بھی ایسی ہے کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس کو اپنے حق میں تسلیم کیا ہوا ہے۔ بلکہ اس کی تشریح بھی کی ہوئی ہے۔ بات کو جتنا بڑھائیں بڑھ جاتی ہے۔ جتنا مختصر کریں اختصار ہو سکتا ہے۔ مسیح موعود سے مراد وہی حضرت مسیح ہیں جو مشہور ہیں یا ان کی خو خصلت کا کوئی مسلمان مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود دمشق میں اتریں گے یا قادیان میں۔ حضرت مسیح کے نزول کا اثر کیا ہوگا۔ ہم ان سب مباحث سے قلم کو روکتے ہیں۔

پس ہمارے ناظرین خصوصاً اتباع مرزا ہماری پیشکردہ حدیث کو غور اور فکر اور دیانت سے دیکھیں نہ اس نیت سے کہ ہم اس کو تاویل کرکے ہی چھوڑیں گے۔ پس سنئے صحیح مسلم کی فیصلہ کن حدیث یہ ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنینہما

(جواز التمتع فی الحج والقران)

فرمایا قسم ہے اللہ کی مسیح موعود ابن مریم بمقام فج الروحاء سے حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے اور دونوں کا نام لے کر تلبیہ کریں گے۔

فج الروحاء مکہ۔ مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے (شرح نووی)

اس حدیث میں مسیح موعود کی علامت صاف بتائی ہے کہ وہ حج کریں گے۔

مرزا صاحب پر جب اس حدیث کے ماتحت اعتراض ہوا کہ آپ مسیح موعود تو بنتے ہیں مگر حج نہیں کرتے تو آپ نے اس حدیث کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنے حج کا زمانہ ایسا بتایا جو ان کی زندگی میں ان کو میسر نہ ہوا اور ابھی تک خواب ہی خواب ہے۔

دیکھئے بڑی متانت اور اطمینان قلب سے لکھا کہ مسیح موعود کا اصل کام دجال کو مقہور کرنا ہے۔ تب دجال مقہور ہوکر مسلمان ہو جائیگا تو مسیح موعود (مرزا صاحب) اس کو ساتھ لے کر حج کو جائے گا یہ معنی ہیں اس حدیث کے، چنانچہ آپ کے اپنے فارسی الفاظ یہ ہیں۔

فی الحقیقۃ مارا وقتے حج راست در زیبا اید
کہ دجال از کفر و دجل دست باز داشتہ
ایماناً و اخلاصاً در گرد کعبہ بگردد خلاصہ
چوں دجال را تمنائے ایمان و ہوائے حج
در سر افتد ہماں ایام ایام حج ما باشد

ایام الصلح صفحہ ۱۲۷

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دجالی گروہ (جو بقول مرزا صاحب پادری لوگ ہیں) مسلمان ہوکر دلی شوق سے مرزا صاحب کے ساتھ حج کو جائیں گے۔ مسیح موعود (مرزا) کے حج کا وہ وقت ہوگا۔

بہت خوب مرزا صاحب علماء حدیث کی شرح حدیث کے ماتحت خود حج کرنا چاہتے تو ممکن بھی تھا کہ کر آتے۔ لیکن انہوں نے خود جو شرح کی تو ایک پہاڑ اپنے سر پر اٹھانے کا ذمہ لے لیا

اسی کو کہتے ہیں

نہ دمن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! اللہ سے ڈرو۔ خیالی ہوائی قلعے بنا کر اپنے سروں کو پھاڑو ہو۔ نتیجے رکھتے ہو۔ غور کرو اور خدا سے ڈر کر غور کرو۔ ایک دن آنے لگا۔ کہ دوستی اور رشتے سب ٹوٹ جائیں گے

اسے زرا اس حدیث کے قائل سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اگر پوچھیں گے کہ تم نے ایسے شخص کو مسیح موعود کیوں مانا۔ جس نے میری پیشگوئی کے مطابق حج نہ کیا تھا۔ دوستو! اس وقت تم کیا جواب دو گے ہمیں بھی بتاؤ۔ وہ عجیب مزہ ہو کہ محشر میں ہم نہ خلکوے وہ مقتول سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

کھلی چٹھی بنام مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل مقیم قادیان

ریاست پٹیالہ سے ایک کتاب عشرہ کاملہ مصنفہ منشی محمد یعقوب صاحب (نائب تحصیلدار) بتردید قادیان شائع ہوئی جس میں مصنف نے جواب کے لئے ایک ہزار روپیہ بعد فیصلہ ثالث دینے کا وعدہ تھا۔ اس کا جواب قادیان سے مصنفہ مولوی اللہ دتا نکلا تو مجیب نے مصنف سے ایک ہزار انعام کا تقاضا کیا۔ مصنف نے کہا میں سب انعام دینے کو تیار ہوں مگر بدو شرط (۱) ایک یہ کہ جواب الجواب میں لکھوں (۲) عشرہ کاملہ آپ کا جواب اور میرا جواب الجواب ثالث دیکھ کر آپکو مستحق انعام قرار دے۔

مصنف نے اپنے اس دعوے پر یہ دلیل دی کہ میں مدعی ہوں۔ قانون مروجہ عدالت ہے کہ مدعی کی تقریر اول آخر ہوتی ہے۔ مجیب نے کہا تم مدعی نہیں ہو بلکہ معترض ہو۔ مجیب میں ہوں۔ لہذا میرے جواب پر قصہ ختم ہونا چاہئے۔ بہرحال ابھی تک ان دونوں صاحبوں کا فیصلہ کرانے کے متعلق فیصلہ نہیں ہوا۔ اسی نزاع کے متعلق مصنف کی ایک چٹھی درج ذیل ہے۔ ناظرین اسے پڑھیں۔ اس کے بعد ہم ایک بڑے آدمی کا فیصلہ سنائیں گے جسے امید ہے دونوں فریق منظور کرینگے۔

ہم کو اس بارے میں دخل دینے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن شیخ سعدی مرحوم نے کان میں کہا کہ آپ کا خاموش رہنا اس شعر کا مصداق ہے ؎

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینی گناہ است

اس لئے ہمیں اس میں دخل دینا پڑا

(مدیر)

مولوی صاحب۔ میری کتاب عشرہ کاملہ ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ کامل ۶ سال گذر جانے کے بعد جبکہ اس کا دوسرا حصہ بنام تحقیق ثانی بھی شائع ہو چکا تھا۔ آپ نے دسمبر گذشتہ میں اس کا جواب بنام تفہیمات ربانیہ شائع کرکے مجھے انعامی مقابلہ کے لئے چیلنج دیا ہے۔ اور اس بارہ میں میری اور آپ کی خط وکتابت ۱۵ دسمبر ۱۹۳۰ء سے جاری ہے جسے پوری تفصیل سے آپ نے ۱۹ مئی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں شائع کرایا ہے جو ۲۹ مئی کو ایک دوست نے مجھے دکھلایا۔

میرے آخری خط کی تاریخ ۲۶ فروری تھی جسمیں میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ:۔

"مجھے جواب الجواب لکھنے کا ہر طرح سے حق حاصل ہے۔ اور جب تک جواب الجواب ساتھ نہ ہو۔ نہ کتابیں ثالثان کو دیجا سکتی ہیں۔ نہ وہ صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔" یہ آپکی زیادتی ہے۔ کہ اسے میری طرف سے طوالت سمجھتے ہیں۔ میں اپنی تحریر کے مطابق امتحان (تحصیلداری) پاس کرنے کے بعد تصفیہ کرنے کو تیار ہوں۔ اگر آپ اسے منظور نہیں کرتے۔ تو آپ کی مرضی ہے۔ لیکن میں اپنے حق کو کسی طرح ترک نہیں کر سکتا خصوصاً آپ کی تحریروں میں جو مغالطے دئے گئے ہیں۔ ان کا انکشاف ضروری ہے"

میرے اس جواب کو آپ نے فرار قرار دیا چنانچہ الفضل قادیان میں "مصنف عشرہ کاملہ کا اپنے چیلنج سے فرار" کے عنوان سے آپ نے ایک مضمون درج کرایا۔ اس چٹھی کا جواب مجھے تاحال نہیں ملا۔ اس الفضل میں ایک مضمون چھپا جس کی سرخی یہ تھی۔

"مصنف عشرہ کاملہ کا اپنے چیلنج سے فرار" میں نے آپ کی تفہیمات کا مطالعہ اور نوٹوں کی تحریر کا کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن اب جبکہ آپ قادیانی گورنمنٹ گزٹ (الفضل) میں میرا فرار شائع کرا چکے ہیں۔ تو آپ کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ایمانداری سے اپنی غلطی کو تسلیم کرکے الفضل ہی میں اس کی تردید شائع کرکے مجھے مطلع فرما دیں۔ تاکہ قادیانی امت کو خصوصاً اور دوسرے لوگوں کو عموماً مصنف عشرہ کاملہ کے مفروضہ فرار کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ اس کے بعد اصل معاملہ میں مجھے مخاطب کریں۔ اور اپنی واپس شدہ چٹھی یا اس کی نقل سلسلہ خط وکتابت کی بحالی کے لئے ارسال کریں جس کا جواب دیا جائیگا امید ہے کہ تحقیق حق۔ اظہار صداقت۔ اور اس کے لئے محض تقوے اور للہیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کو اپنی غلطی کے تسلیم کرنے اور الفضل میں اسے شائع کرانے میں کوئی دنیاوی شرم مانع نہ ہو گی

آپ کا بہی خواہ

منشی محمد یعقوب از نرداشہ ریاست پٹیالہ

(مصنف عشرہ کاملہ)

ہماری مداخلت کچھ شک نہیں کہ آجکل کے قادیانی مصنف ایک وکیل کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی اصل مدعی مرزا صاحب متوفی ہیں اور امت مرزائیہ

(بہر دو بر مصنف) ان کے وکیل ہیں اور یہ تو قانون شریعت اور قانون عدالت ہے کہ مدعی کسی امر کا اقبال کرے تو وکیل انکار نہیں کر سکتا کرے تو قابل قبول نہیں پس ہم اس بارے میں جناب مرزا صاحب ہاں بقول امت مرزائیہ سلطان القلم بلکہ رئیس المتکلمین بلکہ موجد علم کلام جدید کا مضمون کلام بیان کرتے ہیں

اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط تہذیب جو چاہیں گے جواب دیں گے

پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا اور بحث ختم

(اشتہار ۱۰ جون ۱۸۹۸ء

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ)

ہمارے خیال میں مصنف عشرہ اور مجیب کا معاملہ بالکل یہی ہے مجیب مان چکا ہے کہ مصنف عشرہ معترض ہے (الفضل ۹ مئی ۱۹۳۱ء) اس لئے حسب فیصلہ مرزا صاحب مصنف عشرہ کا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ آئندہ اختیار بدست مختار

قادیانی مشن

اختلافات مرزا

(مرقومہ سید محمد حسن شاہ صاحب از مقام مالاکنڈ)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ میری کلام کا امتیازی نشان یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہ پاؤ گے۔ اور چونکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کتب سماوی کے مصدق ہوتے ہیں اور صرف خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت بولتے ہیں۔ اسلئے ان کی کلام میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ اصول مسلمہ فریقین ہے لہذا ہم بغیر کسی مزید ثبوت کے اپنے مدعا کی طرف رجوع کرتے ہیں

مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا۔ تو اس دعویٰ کی صداقت میں صاحب الہام بھی بننا پڑا۔ چنانچہ آپ کو بعض الہام لفظ بلفظ قرآن کریم کی عبارت میں ہوئے۔ ان میں سے ایک الہام مرزا صاحب نے اپنے "اشتہار انعامی پانسو" کے صفحہ ۲۴ پر یوں درج کیا ہے "وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی" جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نبی (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ بلکہ جو کچھ کہتا ہے خدا تعالےٰ کی عین رضامندی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ (غالباً یہی رضامندی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" والے اشتہار میں بھی تھی) اس بات کو زیادہ تشریح کے ساتھ مرزا صاحب نے اپنے رسالہ "انجام آتھم" کے صفحہ ۱۷۶ پر ایک دوسرے الہام کے ذریعے یوں بیان فرمایا:۔

"اعلموا ان فضل اللہ معی و ان روح اللہ ینطق فی نفسی" (جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے)

ان الہامات کو دیکھ کر ذرہ بھر گنجائش نہیں رہتی کہ مرزا صاحب کے کلام کو خدا کا کلام کیوں نہ کہا جائے۔ البتہ یہ نتیجہ نکالنے میں ہم مرزا صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے اس بارے میں بھی ہماری رہنمائی کی۔ اور ان کا فرمان مبنی بہ ہذیان ہمیں یوں ملتا ہے

"قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں"

حضرات! آپ نے دیکھا کہ کس دیدہ دلیری سے مرزا صاحب نے خدا کے کلام کو اپنا کلام بیان کیا اس لئے ضروری بلکہ غیر ممکن ہے۔ کہ کسی قسم کا اختلاف مرزا صاحب کے ارشادات میں نظر آوے۔ مگر باوجود اس ادعا اور شیخی کے جب آنجناب کی تحریرات دیکھی جاتی ہیں۔ تو بلا شبہ آگ اور پانی یکجا نظر آتے ہیں۔ جن آدمیوں نے مرزا صاحب کی خرافات کو بنظر غور دیکھا ہے وہ اس قرآنی اصول کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں۔ جو یہ ہے

"لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا"

پس ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے چند ایک ارشادات بطور مشتے از خروارے پیش کرتے ہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

(۶۴۹)

(الف) (۱) "اگرچہ میرا یہ دعویٰ نہیں اور نہ ایسی کامل تصریح سے خدائے تعالےٰ نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے" (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۳۲)

(۲) "میرا یہ بھی دعوےٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے۔ کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔۔۔۔

پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے۔ کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کی بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں" (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۸۳)

(۳) "میں تو جانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۱۲۴)

(ب) پھر زبان کی عنان جو ہاتھ سے چھوٹی تو یوں فرمایا:

"میں نور ہوں۔ مجدد ہوں۔ مامور ہوں عبد منصور ہوں۔ مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں مجھے کسی کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں۔ اور سورج ہوں جس کو دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور ایسا کوئی شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو۔ ہرگز نہیں پاؤ گے۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہو اور میرے عہد پر ہوگا۔ میں اپنے خدا کی طرف سے تمام قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو۔ میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ پس جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"

حوالہ نمبر (الف) میں مرزا صاحب نے صریح الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ میرے زمانہ کے بعد ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتے ہیں مگر حوالہ نمبر (ب) میں تو موصوف نے دروغ گورا حافظہ نباشد کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا۔ اور صاف طور پر تحریر فرمایا۔ کہ میرے زمانہ کے بعد کسی دوسرے مسیح کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں

〰〰〰

اب اور سنئے۔ خود ساختہ قادیانی نبی نے ایک اشتہار "لنگر خانہ کا انتظام" لکھا۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

(ج) "چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں۔ اسلئے میں اپنی جماعت کے تمام آدمیوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے نہ ہلیں"

(د) ایک اور اشتہار کی عبارت ملاحظہ ہو جو کہ "تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت" کے عنوان سے مرزا صاحب نے شائع کیا۔ اس میں یوں فرماتے ہیں:۔

"مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ وہ خدائے تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے"

اس پر ہم اپنی طرف سے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ عبارت عام فہم اور مطلب صاف ہے۔ کہ حوالہ نمبر (ج) میں تو طاعون زدہ علاقے کے لوگوں کو اپنے مقامات سے ہلنے اور قادیان میں آنے سے منع کیا جاتا ہے۔ (احمدی دوستو! کیا اُن دنوں میں قادیان دار الامان نہ تھی؟) اور تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے مقامات سے ہرگز نہ ہلیں۔ مگر حوالہ نمبر (د) میں طاعون زدہ شہر کو بلا توقف نہ چھوڑ دینے والوں کو خدائے تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرایا گیا ہے

〰〰〰

مرزائی دوستو! سنتے ہو پیغمبر قادیان کیا کہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم مرزا صاحب کو نہ مانو۔ بلکہ ہم بھی تمہارے ہم آہنگ ہو کر "جناب کے الفاظ" "ایسا کوئی شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو۔ ہرگز نہیں پاؤ گے" پر آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ مگر ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ کیا یہ اختلاف کلام تمہارے نبی کے ماؤف الدماغ ہونے کا نتیجہ نہیں۔ اگر اس میں اب بھی تمہیں کوئی شک ہو۔ تو ہم سفارش کرتے ہیں۔ کہ رفع شکوک کے لئے رسالہ "مراق مرزا" پڑھو۔ جس کی قیمت صرف ڈھائی آنے ہے۔ کیونکہ ایسا عظیم اختلاف ایک معمولی دنیادار کی کلام میں بھی نہ پاؤ گے چہ جائیکہ وہ شخص جس کا قول ہو "میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے"

تمہاری مزید تسلی کے لئے ہم تمہارے بزعم خود مسیح موعود کا ہی قول نقل کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا فتویٰ تمہارے لئے ناقابل انکار ہوگا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

〰〰〰

آخر خلیفہ صاحب قادیانی کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہمارا تو یہ یقین واثق ہے کہ مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریرات ان کے مراقی نبی ہونے کا کافی ثبوت ہیں۔ اور یہ کہ ان کا دعوےٰ سراسر باطل تھا۔ مگر چونکہ آپ اولاً اس گروہ کے موجودہ لیڈر ہیں۔ اور ثانیاً بمصداق "الولد سر لابیہ" آپ اپنے والد ماجد کے خیالات کی احسن طور پر تاویل کر سکتے ہیں۔ اس لئے آپ بتائیں کہ آپ مرزا صاحب کے کس قول کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور کیوں؟ مگر یہ خیال رہے کہ کوئی ذی ہوش انسان "دمشق" کے معنی "قادیان" سننے پر تیار نہ ہوگا۔ اس حالت میں جبکہ "دمشق" بھی روئے زمین پر اظہر من الشمس ہو۔ ورنہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے:۔

تَرُوْحُ اِلَی الْعَطَّارِ تَبْغِیْ شَبَابَهَا
وَلَنْ یُّصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا اَفْسَدَ الدَّهْرُ

(یہ بڑھیا عورت عطار کے پاس جوانی لینے جا رہی ہے حالانکہ جس چیز کو زمانہ نے خراب کر دیا ہو۔ عطار ہرگز اسے نہیں سنوار یگا

〰〰〰

بہی خواہان اہلحدیث کی توسیع اشاعت پر توجہ فرماویں

"مینجر"

طلب حلال

ناظرین! دنیا دار الاسباب ہے۔ ہر انسان کو دنیا کے اسباب سے کسی نہ کسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن کے بغیر انسان کی زیست ناممکن ہے۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ یوں تو دنیا میں ہر انسان اپنی گذر اوقات کے واسطے ذریعہ تلاش کرتا ہے اور اپنا پیٹ بھرتا ہے لیکن بہتر وہ لوگ ہیں جو حلال ذریعہ سے روزی پیدا کرتے ہیں اور حرام سے اجتناب کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔

(اے ایمان والو کھاؤ تم اس چیز سے جو زمین میں ہے حلال پاکیزہ اور نہ پیروی کرو قدموں کی شیطان کے تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر)

مذکورہ آیت سے علاوہ قرآن کریم میں اور آیتیں ہیں۔ جن میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کا حکم ہے۔ دراصل انسان کی عبادت وغیرہ کا بھی حلال سے بڑا تعلق ہے۔ جس شخص کی روزی حرام سے ہو۔ اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی اور جو صدقہ غیر حلال سے دیا جاوے وہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ آنحضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال طریق سے روزی پیدا کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاماً قط خیراً من ان یاکل من عمل یدیہ (بخاری)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں کھایا کسی نے کھانا بہتر اپنے ہاتھ کی کمائی سے اور تحقیق اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام تھے کھاتے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے

مطلب یہ ہے کہ محنت مزدوری یا کسی اور حلال ذریعہ سے کما کر کھانا سب سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا

اِنَّ اللہ طیب لا یقبل الا طیباً و ان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحاً الخ

(تحقیق اللہ پاک ہے نہیں قبول کرتا مگر پاک اور تحقیق اللہ نے حکم دیا ہے مومنوں کو اس چیز کا جس کا حکم دیا تھا رسولوں کو پس فرمایا اے رسولو کھاؤ پاکیزہ اور عمل کرو اچھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال و پاکیزہ کھانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور حلال کھانے سے عبادت میں لطف آتا ہے اور عبادت قبول ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے حرام کھانے سے عبادت میں خرابی اور بے لطفی رہتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں آنحضور صلعم نے ایسے آدمی کا ذکر فرمایا۔ جس کا سفر طویل ہو بال بکھرے ہوئے ہوں اور کپڑے غبار آلودہ ہوں اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہے۔ اے رب۔ اے رب۔ حالانکہ کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے۔ پس اس کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حرام غذا اور حرام کے لباس کے باعث دعا قبول نہیں ہوتی۔ نیز حضور نے فرمایا یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ امن الحلال ام من الحرام (بخاری)

یعنی ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آوے گا کہ نہیں پرواہ کرے گا آدمی اس چیز میں کہ لیا ہے اس نے آیا حلال سے ہے یا حرام سے

اللہ اللہ وہ زمانہ یہی زمانہ ہے۔ کہ جس طرف دیکھو حرام کا زور شور ہے۔ بہت کم خدا کے بندے ایسے ہیں جو اپنی روزی حلال ذریعہ سے کماتے اور حرام سے بچتے ہیں ورنہ اکثر مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ بس کمانے سے کام ہے نہیں دیکھتے کہ آیا یہ کھانا حرام کا تو نہیں ہے۔ سود یا اہل لغیر اللہ یا شرک و بدعت کا تو نہیں ہے اس کا بہت کم خیال رکھتے ہیں۔ علاوہ اسکے روزی پیدا کرنے میں بھی حلال ذریعہ کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے۔ سب سے بہتر ذریعہ روزی کمانے کا محنت مزدوری ہے۔ جو جائز کام سے حاصل کی جائے۔ دوسرا ذریعہ زراعت ہے۔ جس میں اگر بھی فریضۂ خداوندی ادا نہ کرے تو حرام کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ تیسرا ذریعہ تجارت ہے۔ اگرچہ تجارت فی نفسہ بہت اچھی چیز ہے اور قرآن و حدیث سے اس کی فضیلت ثابت ہے۔ لیکن یہ جب ہی ہے کہ تجارت حلال چیز کی ہو اور اس میں صدق مقال بھی ہو۔ موجودہ زمانہ میں تجارت میں بھی بڑی خرابیاں لاحق ہو گئی ہیں اکثر تجار مشتبہ چیزوں کے فروخت کرنے سے پرہیز نہیں کرتے اور دوران خرید و فروخت میں سچائی سے کام نہیں لیتے۔ نیز تجارتی لین دین میں سود سے نہیں بچتے۔ تو ان صورتوں میں تجارتی آمد بھی حلال و طیب نہیں رہتی۔ پس ہر شخص کو خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں میری روزی حرام سے تو نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام (بیہقی)

یعنی جو جسم حرام سے پلا ہے وہ جنت میں نہ جائیگا

نیز فرمایا

لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولیٰ بہ (احمد)

یعنی نہ داخل ہوگا جنت میں وہ گوشت جو بنا ہے حرام سے اور ہر گوشت جو بنا ہے حرام سے آگ لائق تر ہے ساتھ اس کے

علاوہ ازیں اور اکثر حدیثوں میں حرام کھانیوالوں کے لئے سخت تر وعید موجود ہے۔ جس لباس کی قیمت میں اگر دسواں حصہ بھی حرام سے دیا گیا ہے تو جب تک یہ لباس پہنا جائے گا تب تک پہننے والے کی اللہ عز و جل نماز قبول نہ فرمائے گا (اللھم احفظنا) آنحضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب حلال کو فرض فرمایا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ (بیہقی)

یعنی حلال روزی کمانا بھی ایک فریضہ ہے اور حقیقت میں زہد، تقویٰ کی جڑ بھی یہی کسب حلال ہے۔ جس شخص کی گذران حلال سے نہ ہو۔ اس میں تقویٰ بھی نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ فرمایا

لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع مالا باس بہ حذراً لما بہ باس

(ترمذی)

کوئی بندہ متقی نہیں ہو سکتا جب تک نہ چھوڑ دے اس چیز کو جو نہیں حرج ساتھ اس کے خوف سے اس کے کہ پڑ جاوے اس میں جس سے حرج ہے

یعنی اگر کوئی ایسا کام ہو جس کا کرنا جائز ہو لیکن اس کے کرنے سے کسی ناجائز کام میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسے جائز اور لاباس کام کو بھی چھوڑ دینا چاہئے۔ اور ایسے ہی عمل سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔

اگرچہ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی تاکید میں اکثر آیات و احادیث موجود ہیں۔ لیکن میں انہیں پر ختم کرتا ہوا بارگاہ صمدیت میں ملتجی ہوں کہ خدایا تو اپنے فضل و کرم سے مجھے اور جملہ مسلمانوں کو رزق حلال عطا فرما کر حرام اور مشکوک سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین

(عاجز علی احمد خان مسجد اہلحدیث مراد آباد)

اسلام کی غلاموں پر خاص شفقت

ناظرین اخبار! عربستان کی تواریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے اہل عرب غلاموں کے ساتھ نہایت بے رحمی سے پیش آتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے جانوروں مثلاً گدھوں اور خچروں کے ساتھ روا داری جائز رکھتے تھے۔ بنی نوع انسان جو ان کے قبضہ میں غلامی کی حیثیت سے آجاتے تھے۔ ان کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا کرتے تھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمۃ للعالمین کا لقب مرحمت فرما کر اہل دنیا کی ہدایت کے لئے روانہ کیا تھا۔ اسی طرح جیسے جناب نے بقولہ

یحل لھم الطیبت ویحرم علیھم الخبائث یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم

مذہبی حیثیت سے تکلیف کو مٹایا۔ اسی طرح جناب نے بنی نوع انسان کے ساتھ ہر حالت میں ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آنا انسان کا فرض منصب مقرر کیا۔ اور غلاموں کو آزاد کرنے کے طریقے بتلائے جو ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

۱۔ زکوٰۃ مفروضہ کے ایک حصہ کو غلاموں کی آزادی کے لئے وقف کرنے کی بابت ارشاد فرمایا بقولہ

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ——— واتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ — وفی الرقاب

۲۔ اپنی بیویوں سے ظہار کرنے کے باعث اس گناہ کے کفارہ کے لئے غلام کو آزاد کرنا مقرر کر دیا بقولہ

والذین یظھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ

۳۔ اگر غلطی سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے۔ تو اس کا تدارک یوں ارشاد فرمایا کہ قاتل ایک غلام کو آزاد کر دے اور اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا دیوے۔ بقولہ

ومن یقتل مومنا خطاً فتحریر رقبۃ مومنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اھلہ

۴۔ علاوہ ازیں اسلام نے غلاموں کے ساتھ خاص سلوک کے لئے اپنے پیروان کو ہدایت کی مثلاً

وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ

یعنی کیا جانے تو کیا ہے۔ گھاٹی آزاد کر دینا غلام کا

نیز ارشاد ہوتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا ——— وما ملکت ایمانکم

یعنی بنی نوع انسان سے بھی احسان کرو اور غلاموں سے بھی

برادران! انہی امورات کے باعث تھوڑے سے عرصے میں اسلام دنیا کے ہر کونے میں پھیل گیا تھا اور یہ واقعات ڈنکے کی چوٹ سے ثابت کرتے ہیں کہ اہل اسلام کے احسن سلوک اور اچھے اخلاقوں اور اصولوں کے باعث لوگ جوق در جوق بغیر کسی قسم کے تشدد کے مسلمان ہو گئے تھے

(حافظ فضل الرحمٰن ایلو ے کلرک راولپنڈی)

(۱۵۲)

ترکی سلطنت میں اسلام ہے

یورپین سیاح جو کام کرتے ہیں وہ سیاسی اغراض سے کرتے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں تو اس کی غرض سے سیاحت ہے، مگر غرض سے ناممکن ہے کہ کوئی یورپین اس غرض سے الگ ہو کر کوئی کام کرے چنانچہ ترکی تاریخ ہمارے دعوے پر شاہد عادل ہے۔ ترکی اصلاحات پر یورپین سیاحوں نے ترکی سے اسلام اٹھ جانے کی حکایات بنائیں جن کو سننے سے مخالفین اسلام کے گھی کے چراغ جلے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک مسلمان کو بھی ترکی میں جانے اور صحیح صحیح چشم دید حالات لکھنے۔ چنانچہ رسالہ معارف اعظم گڈھ میں ایک مسلمان سیاح (ڈاکٹر زبید احمد صاحب) کا مضمون نکلا ہے۔ جس کا ایک حصہ ذیل میں نقل ہے۔

نماز کی بابت تین باتیں ترکوں کے خلاف کہی جاتی ہیں ایک یہ کہ مساجد میں بینڈ باجے کا رواج دیا جا رہا ہے دوسرے یہ کہ مسجدوں میں سجدہ کے لئے خاص طور پر بنچیں بچھا دی گئی ہیں، تیسرے یہ کہ روز بروز نمازیوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے'

پہلی بات جہاں تک مجھے معلوم ہے محض لغو اور بے اصل ہے؛ دوسری کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ مساجد میں ہر صف کے سامنے پچھڑی کی، ڈھکنے والی چھوٹی چھوٹی سی الماریاں سی رکھی ہیں، نیچے کے حصے میں جوتے رکھے جاتے ہیں اور اوپر کے حصے میں فیلٹ ہیٹ[1]، اور جب تک فیلٹ ہیٹ کا استعمال نہیں ہوا تھا، اوپر کے حصے کی ضرورت نہ تھی۔ اور صرف جوتے رکھنے کا انتظام تھا۔ لیکن جب سے ہیٹ کا استعمال عام ہو گیا تو موجودہ الماری کی ضرورت پیش آئی ہر الماری زمین سے ایک [illegible] ہوا [illegible] کہ پیچھے [illegible] ہوتے [illegible] اونچی [illegible] اس طرح رکھی ہوئی ہیں کہ بہت [illegible] سیاح [illegible] اس سے [illegible] کو دیکھ [illegible] کی علامت [illegible] سمجھ [illegible] خیال [illegible] ہوگا کہ [illegible] لیتے ہیں

تیسری بات [illegible] ایک مقدار میں صحیح لیکن اس [illegible] پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ہمیشہ ہر مذہب کا اثر اس کے غریب طبقوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ سلاطین و امرا ہمیشہ مذہب کی قیود سے آزاد رہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کے خاندانوں کو دیکھئے کہ باستثناء چند نفوس قدسیہ کے عام خلفا مذہب سے بے نیاز تھے۔ ان کے علاوہ ہر ملک کے سلاطین کا ہمیشہ یہی حال رہا ہے۔ ہر ملک میں شریعت کی پابندی کا خیال اور اسلام کا چرچا زیادہ تر غریبوں میں رہا ہے چنانچہ یہی حال اس وقت ہندوستان کا ہے نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے اور حج کو جانے والے زیادہ تر غریب لوگ ہی ہیں۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امرا نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضا غربا کے دم سے

یہی حالت باقی دیگر بلاد اسلامیہ کی ہے، ترکی کی حالت اس حکم کلیہ سے مستثنیٰ نہیں، جس طرح ہمارے یہاں کے غربا نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح وہاں کے غربا بھی پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ ادھر ہندوستان میں حکومت کے اعلیٰ حکام، مجلس قوانین کے ارکان، قومی زعما، سیاسی نواب اور دیگر اصحاب ثروت و دولت کی پابندی احکام شریعت کا عموماً جو حال ہے وہی حال ترکی میں اس قسم کے لوگوں کا ہے، مگر جس طرح ان نماز نہ پڑھنے والے ممبروں اور لیڈروں کی خدمات اسلام پوری سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح ترکی ارباب حل و عقد کی اسلامی حمیت پر شک و شبہ نہیں کر سکتے۔

قسطنطنیہ میں تمام مساجد آباد ہیں۔ وقت پر باقاعدہ جماعت ہوتی ہے، چونکہ یہ عالی شان مسجدیں پاس پاس بنی ہوئی ہیں اس لئے ہر مسجد میں ہر نماز کے وقت زیادہ مجمع ناممکن ہے۔ ہاں جامع مسجدوں میں پانچوں وقت نماز یکساں ہوتی ہے حالانکہ جامع مسجد سے لے کر تھوڑی مسجد تک بیچ میں کوئی بڑی مسجد نہیں، مگر قسطنطنیہ میں اس قدر فاصلہ میں کم از کم دو تین بڑی مسجدیں ہوں گی۔ میں نے قسطنطنیہ کی مساجد میں دیکھا ہے۔ کہ نماز پڑھنے کے لئے آدمیوں کا تانتا برابر لگا رہتا ہے۔ اسلامی لباس میں وضو کرنا [illegible] کچھ مشکل نہیں، مگر ترکوں کو دیکھو کہ بوٹ سوٹ پہنے ہوتے ہیں۔ وضو خانے میں پہنچے، فوراً جوتے اتارے، موزے نکالے، وضو کیا اور پھر موزے پہن کر مسجد میں پہنچے، مجھے سب سے زیادہ دلچسپ سماں وضو خانے کا معلوم ہوا جہاں سوٹ بوٹ پہنے ہوئے لوگ بڑی پھرتی اور چستی کے ساتھ وضو کرتے تھے۔ یہاں ہندوستان میں ایسے پابند نماز بہت سے ہیں کہ جب وہ انگریزی لباس پہن لیتے ہیں، تو پھر وضو کر کے نماز پڑھنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے، اگر وضو ہے تب تو خیر نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن وہ بھی کارہانہ بادل ناخواستہ کہ کہیں پتلون کی شکن خراب نہ ہو جائے۔ ترکوں کو دیکھئے کہ جو ان میں نماز پڑھنے والے ہیں، انکو انگریزی لباس پہنے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے سے کچھ انکس نہیں آتا۔ آپ دفتروں میں، پبلک پارکوں میں، اسٹیشنوں پر، غرض ہر جگہ دیکھیں گے کہ نماز کا وقت آجانے پر کچھ نہ کچھ ترک ضرور نماز

---

[1] چھجے دار ٹوپی

پڑتے ہونگے۔

عازم مجاج میں نے موانع کی تبیہ میں ادا کی۔ وہ باوجود اپنی سیاست دکستاتی کے اس قدر کٹر ہی تھی کہ تل رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی! ایک حصہ عورتوں کے لئے محفوظ تھا وہ بھی پُر ہو گیا تھا۔ نماز قاعدہ عربی میں اور حنفی طریقے سے ہوتی ہے۔ مساجد کے خطیب و امام ہیٹ کے استعمال سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ بدستور جبہ و دستار پہنتے ہیں، خطبے میں مسنون حصہ بقاعدہ عربی میں ہوتا ہے۔ البتہ وعظ و نصیحت والا ترکی زبان میں ہوتا ہے اور اس لئے وہاں کا خطبہ ہمارے یہاں کے خطبہ کی طرح خشک نہیں ہوتا۔ لوگ حج کو جاتے ہیں، مگر ہاں اس کثرت سے نہیں، جس قدر پہلے جاتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے حکومت لوگوں کے ارادۂ حج میں دخل نہ دیتی تھی، اب حکومت کو یہ اطمینان دلانا پڑتا ہے کہ حج کو جانے والے کی مالی حالت اچھی ہے۔ اور اس کے سفر کے مصارف کا، اس کے خاندان کی مالی حالت پر بڑا اثر نہیں پڑ سکتا۔ مگر کی اس مداخلت سے جو درحقیقت قوم ہی کے مفاد کے لئے ہے۔ عازمان حج کی تعداد کا کم ہو جانا لازمی تھا، ہندوستان سے بہت سے غریب مسلمان محض معمولی سے زاد راہ کا انتظام ہو جانے پر حج کو روانہ ہو جاتے ہیں، جس سے ایک طرف خود انکو سخت تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں اور دوسری طرف ان کے اہل و عیال ان کے روانہ ہو جانے کے بعد ہندوستان میں پریشان پھرتے ہیں

ویدک دھرم میں گائے کی عزت

(از منشی داؤد خاں صاحب مدرس ترن تارن)

(۶)

برہمن کے مارنے کو ہتھیار اٹھاوے اور مارے نہیں تو سو برس تک نرک میں رہتا ہے۔

(منوسمرتی ۲۰۶/۱۱ مطبوعہ ویدک یم پریس دہلی)

مارنے سے برہمن کے جسم کا خون گر کر زمین کے جتنے ذرہ پکڑتا ہے اتنے ہزار برس تک مارنے والا نرگ میں رہتا ہے۔ (منوسمرتی ۲۰۷/۱۱)

(خاکسار) ناظرین! آپ نے ملاحظہ کیا۔ برہمن کے مارنے کے لئے اگر انسان ہتھیار اٹھاوے۔ تو اُسے سو برس تک دوزخ میں رہنا پڑتا ہے اور بعد کو گئو وغیرہ کی جون اس کو ملتی ہے۔ اور اگر برہمن کو جان سے مار دیا جائے۔ تو خون سے زمین کے ذرہ جس قدر پکڑ لیں گے اتنے ہزار برس تک وہ مارنے والا دوزخ میں رہے گا۔ اور بعد میں اُس کو گدھے سور گئو وغیرہ کی جون نصیب ہو گی۔ گئو جو پہلی جون میں برہمن کو مار کر اس جون میں آئی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل سچ ہے۔ کہ گئو برہمن کی قاتل ہے۔ اب اس کے قتل پر اس کی طرفداری کرنا کس قدر غلطی ہے۔ منوجی کی تعلیم ملاحظہ ہو

برہمن کے واسطے یا گئو کی حفاظت کے واسطے اپنی جان تک قربان کر دے۔ اسی طرح پر گئو اور برہمن کی حفاظت میں جان دینے سے برہم ہتیا کے پاپ سے چھوٹتا ہے (منوسمرتی ۷۹/۱۱)

(خاکسار) کس قدر اندھیر ہے۔ برہمن جیسی پاک ہستی کے قاتل کے ساتھ یہ احسان کیا جائے کہ اس کی حفاظت کے لئے جو ایک مویشی ہے انسان اپنی جان تک قربان کر دے۔ بجائے اس کو سزا دینے کے اور اس کی طرفداری کی تعلیم موجود ہے کیا انسانی ہمدردی اور انصاف کے یہی معنی ہیں کہ برہمن کے قاتل کی جو ایک مویشی ہے ایسی عزت کی جائے کہ جو انسان تک اس کی بھینٹ چڑھ جائیں اور اس حیوان پر کسی طرح کی آنچ نہ آنے پائے۔ کیا اچھا ہوتا کہ برہمنوں کے قاتلوں کو نیست و نابود کر کے برہمنوں سے انسان اپنا شکریہ ادا کراتے اور ان پر اپنے احسان کا سکہ جماتے ہمیشہ دوست بھلائیاں دوست کی چاہتے ہیں اور دشمن برائیاں، وہ بھی کیا انسان ہے جو اپنے دوست دشمن کو نہ پہچانے۔ حقیقت میں جس قدر گوشت خور ہیں اُن کا بڑا احسان برہمنوں وغیرہ پر ہے۔ کہ جو وہ برہمنوں کے قاتلوں کو دنیا سے کم کرتے جاتے ہیں۔ اگر آج گوشت خور دنیا میں نہ ہوتے۔ تو تمام دنیا میں بیشمار قاتل برہمنوں کے نظر آتے۔ اور اس پر بھی کوئی احسان گوشت خوروں کا تسلیم کرے تو یہ اس کی نا انصافی ہے۔ دیکھو انسانیت کے یہی معنی ہیں کہ اپنے سرداران وطن کی ہمدردی کرے۔ برہمن غور کریں کہ کون ان کے قاتلوں کو دنیا سے ختم کر رہا ہے۔ اور کون برہمنوں کے قاتلوں کی ہندوستان میں تعداد بڑھانا چاہتا ہے۔ یہ انصاف برہمنوں کی رائے پر ہی چھوڑتا ہوں۔ وہ خود غور کر لیں، اس معاملہ میں کون ان کا دوست ہے اور کون ان کا دشمن۔ باقی

ع پھر ملیں گے اگر خدا لایا

آریہ سماج سناتنی روپ میں

سناتنی پنڈتوں کے عقیدہ کے مطابق ویدوں میں مورتی پوجا کی تائید میں ہزاروں منتر موجود ہیں۔ یعنی غیر از خدا کی پرستش کے صریحی احکامات کی بھرمار ہے مگر آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی نے اس کے مقابلہ پر صرف ایک خدا کی پوجا کرنے کے لئے ایک نئے مذہب کی ایجاد در آریہ سماج کی بنیاد قائم کی۔ اس پر قدیم ویدک دھرمیوں نے جیسی جیسی واویلا مچائی۔ اور جگہ جگہ سوامی جی کی توہین و تذلیل روا رکھی۔ پڑھی لکھی دنیا اس سے بخوبی واقف ہے۔ لیکن دھن کے پکے سوامی جی کے استقلال میں بال برابر بھی نہ فرق پڑا۔ اور نہ وہ اپنے خیال سے ایک قدم پیچھے ہٹے۔ حتےٰ کہ انکا لقب ہی "بت شکن" پڑ گیا۔ مگر بقولیکہ "بلی کو پالا کر دیا

ہی آرام کیوں نہ دیا جائے۔ مگر وہ جب چھوٹے گی تو چوہوں کا شکار ضرور کرے گی" یہ بھی ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ علماء سنسکرت بالخصوص ان پنڈت اور ویدک دھرم (اس نئے عقیدہ پر جس سے پہلے ان کے کان نا آشنا تھے تا دم آخر قائم نہ رہ سکے۔ خود سوامی جی نے اپنی حیات ہی میں اپنی ایجاد کا حسرتناک حشر دیکھ لیا۔ یعنی" نائچی پنڈتوں کو اوپدیش دینا نہ چھوڑنے کے سبب سوامی جی نے ۷ برس کے بعد پاٹھ شالا فرخ آباد کی توڑ دی۔ (سوامی جی کی بڑی سوانحعمری صفحہ ؟)

سوامی جی کے بعد بھی سنسکرت دان پنڈت اور واقفین وید آریہ سماج سے علیحدہ ہی رہے جیسے کہ مفسر وید پنڈت بھیم سین جی جو سوامی جی کے یہاں ویدوں کا بھاشیہ کرنے پر ملازم تھے۔ پنڈت آرج نارائن جی ارمان کھٹ شاستری جو ۲۰ سال تک آریہ سماج میں شامل رہے بلکہ ستیارتھ پرکاش کی تصحیح جیسا مشکل اور ذمہ داری کا کام ان کے ہی سپرد تھا۔ پنڈت اکھلانند جی کورتن جو ۱۱ برس تک آریہ سماج میں رہے۔ اور جن کی مادری زبان ہی سنسکرت ہے وغیرہ ان کے ماسوائے پنڈت مستی کے ساتھ انگریزی دان آریہ سماجیوں کا جیسا برتاؤ رہا وہ رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ مثلاً سوامی درشنانند جی آنجہانی مشہور و معروف آریہ سماجی مناظر بلکہ سنیاسی کو کس کس طرح نہ بدنام کیا گیا۔ اور کون ایسا الزام تھا جس سے ان کی ذات کو بری رکھا گیا۔ حتیٰ کہ ان کو گورکل بدالوں سے نکال کر ہی دم لیا۔ میرٹھ کے وید بھاشیہ کار پنڈت تلسی رام سوامی کو کیا کیا نہ کہا گیا۔ شری پنڈت نردیو جی شاستری وید تیرتھ کو "آریہ سماج کا اتیہاس" نامی کتاب لکھنے پر مدتوں آریہ سماج سے خارج کرنے کے منصوبے گھٹتے رہے سوامی منومنتر انند جی سنیاسی کی شائع کردہ "سنسکار ودھی" (جس میں اصل خلاف تہذیب منتر نکال ڈالے گئے ہیں۔ کے خلاف زور و شور سے پروپیگنڈا کیا گیا۔ سوامی ستیانند جی مہاراج کی کتاب "سچی پرکاش" کے خلاف تو مہاراجوں کے کالم کے کالم سیاہ کئے جا رہے ہیں اور وہ طوفان بے تمیزی برپا ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہاں تک کہ اس سال گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر ان کے ساتھ نہایت نامناسب اور خلاف انسانیت برتاؤ کیا گیا۔ حالانکہ سوامی جی کی کتاب قابلیت خاص دیکھنے کے لائق زیر غور ہے۔ غرضیکہ کہاں تک بیان ہو اصلیت یہ ہے کہ حق بات کا اظہار آریہ سماج پر ناقابل تلافی جرم ہے۔ مگر ہمیں اس سے کیا۔ آریہ سماج جانے اور اس کے پنڈت جی جانیں۔ ہاں ہم تو اپنے فائدے کا۔

باوجود اس انتہائی ضد کے کہ حسب ارشاد رب تعالیٰ "خلق یعلوا و ز لیعنے" (مولوی) ہر انسان کبھی نہ کبھی کشش ہی اٹھتی ہے۔ متبع کا پردہ کبھی نہ کبھی فاش ہو ہی جاتا ہے۔ ابھی حال میں شری پنڈت دامودر ساتولیکر جی اور گورو کل کانگڑی کے سناتک (گریجویٹ) پنڈت سنگل دیوی وید النکار نے ایک کتاب "یم اور پتر" شائع کی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۸ پر یم کون ہے؟" ایسا ہیڈنگ دے کر اتھروید کے ۱۸ ویں کانڈ کی ایک شرتی نقل فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے:

योममार प्रथमो मर्त्यानां यः प्रेयाय प्रथमो लोकमेतम् । वैवस्वतं संगमनं जनानां यमं राजानं हविषा सपर्यत

یعنی جو منشیوں میں سب سے پہلے مرا۔ اور جو اس لوک یم لوک کو سب سے پہلے گیا اس منشیوں کے سنگمن وِوستوان کے بیٹے راجہ کی ہوی دو سے پوجا کرو" پنڈت ساتولیکر جی اس کا یہ ترجمہ کرکے اب یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ" اس منتر سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ انسانوں میں سب سے پہلا انسان وِوستوان کا بیٹا سب سے پہلے اس دنیا میں آکر مرا اور پھر سب سے پہلے مرتیو لوک میں گیا۔ اس لئے اس لوک کا نام 'یم لوک' ایسا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو انسان سب سے پہلے مرتا ہے۔ وہ اس کلپ میں 'یم' بنتا ہے۔ سنگمن کا ترجمہ ہے جس میں ذی روح جا کر جمع ہوتے ہیں۔ یم راج کی ہوی کے ذریعہ پوجا کرنے کا بھی یہاں نردیش (حکم) ہے یعنی یم کو بھی ہوی دینی چاہئے" یہ ترجمہ ہے جو "یم اور پتر" نامی کتاب میں کیا گیا ہے۔ یعنی اس کا صاف مقصد بقول پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری سرکھہ آچاریہ یہ ہوا کہ" اتھروید کی اس رچنا (منتر) کا زمانہ (تصنیف) وِوستوان کے بیٹے کے مرنے کے بعد ہوا ہے۔ تب ہی تو بھوت کال (زمانہ ماضی) کا حال ٹھیک بیٹھے گی" ستیارتھ پرکاش میں بھی پرمان ہے کہ" روایات جس کی سوانح اس کی پیدائش کے پیچھے لکھی جاتی ہیں وہ کتاب بھی اس کی پیدائش کے بعد بنتا ہے (ہندی صفحہ ؟) اگر یہ درست ہے تو ویدوں کا آغاز دنیا میں ہونا کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اور اگر وید آغاز دنیا سے نہیں تو الہامی بھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بقول آریہ سماجی مسلمات الہام کے لئے آغاز دنیا میں ہونا اولین شرط ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ وہ الہامی نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ منتر مندرجہ بالا سناتن دھرمی نہیں بلکہ آریہ سماج کے چوٹی کے علماء ایک نہیں بلکہ دو کے ترجمہ سے بجائے خدا واحد کی پرستش کے غیر خدا "یم" کی پوجا کا صریح حکم دیا گیا ہے جو کھلا ہوا شرک ہے اور جو کتاب شرک کی تعلیم دے وہ کتاب منجانب خدا نہیں مانی جا سکتی۔ لہذا ثابت ہوا کہ وید الہامی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے۔ فهو المراد

راہ کے طالب ہیں اور بے راہ پڑتا ہے قدم
دیکھئے کیا ڈھونڈتے ہیں اور کیا پاتے ہیں ہم

خاکسار

اخنوخ از بدایوں

اہلحدیث کی اقتداء

(۳)

گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون صفحہ ۱۲ کا بقیہ صفحہ ۱۳ پر بھی درج ہے۔ ناظرین اسے بھی دیکھیں

مصنف کتاب نے اپنی معمولی بے انصافی یا ومعاف رکھیں عدم فہمی سے اہلحدیث کو حلقہ اسلام سے منکر بنانے کی کوشش کی ہے۔ خدا ان کی غلطی معاف کرے

اللہ اللہ | ایک زمانہ وہ تھا کہ کافر لوگ صبونا کہتے تو ان کے اس قول کو اسلمنا سمجھنے کا حکم ہوتا۔ ایک یہ زمانہ ہے کہ ایک گروہ آمنا بہما وآمنا کہتا ہے تو اس کو منکر اسلام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلئے اللہ المشتکی لطف یہ ہے کہ ایسی کوشش کرنے والے وہ لوگ ہیں جو امام والاتمام کے مقلد ہیں جن کا قول ہے۔ لانکفر اهل القبلة

حقیقت میں بات بھی اصول کی ہے کیونکہ ہم بتا آئے ہیں کہ مومن کامل اور مومن فاسق کے پیچھے اقتدا کرنا فقہا حنفیہ خصوصاً امام الحنفیہ کے نزدیک جائز بلکہ علامت سنیت ہے۔ پس اقتدار اسی شخص کی منع ہوسکتی ہے۔ جو کافر ہو۔ اس لئے اہلحدیث کو کافر بنانے میں لائق مصنف کی کوشش بیجا ہے۔ گو وہ اس کوشش میں فیل ہیں۔ مصنف نے اپنے خیال میں اہلحدیث جماعت کے کفر کی وجوہات مندرجہ ذیل بتائی ہیں۔ ناظرین بغور ملاحظ کریں:-

"غیر مقلدین کا خدا کو جھوٹ پر قادر ماننا اور خدا کو وعدہ خلافی پر قادر ماننا اس سے بڑھ کر گندہ عقیدہ کیا ہوگا کذب وہ بدکام ہے کہ اللہ تعالے نے کفار کو کاذب کہہ کر اُن پر لعنت کی ہے۔ یہ کام اُس سے کیسے ممکن ہوگا۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ کذب کا گمان کرنا اللہ تعالے پر کفر ہے۔ جب خدا کو بھی خالی نہ چھوڑا تو ولی نبی کب خالی رہ سکتے ہیں ؎

ہر کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

نعوذ باللہ خدا ہی جھوٹ بولے گا تو کیا بیچ عبداو آئی سچی ہی ہوگا۔"

اہلحدیث | اہلحدیث کی وجوہ کفر میں سے اول وجہ خدا کو جھوٹ پر قادر ماننا ہے۔ معلوم ہوتا ہے مصنف کو اس کے معنی معلوم نہیں۔ اس لئے ہم اسے معذور جانتے ہیں۔ اول تو اسے حوالہ دیتے ہیں کہ اپنی مستند کتاب درمختار میں اہل سنت اشاعرہ کا قول دیکھیں کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ جس کو آپ نے اہلحدیث کے حق میں کفر قرار دیا ہے۔ مزید برآں سنئے خدا کی طرف سے اخبار ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں۔ آمنا وصدقنا۔ بایں ہمہ ہم کہتے ہیں کہ بعد ختم رسالت کسی رسول کو پیدا کرنا خدا کی قدرت میں ہے۔ بے شک ہے مگر بپابندی اخبار محال ہے۔

مولوی صاحب! سنئے آپ کی جماعت میں منطق دان بھی ہوں گے۔ ان سے پوچھئے محال بالذات اور محال بالغیر میں فرق ہے یا نہیں۔ ہم بتاتے ہیں۔ زید ایک ممکن الوجود چیز ہے۔ اس کا وجود اور عدم دونوں جائز ہیں۔ نہ عدم واجب ہے نہ وجود لیکن بشرط العدم وجود محال ہے اور بشرط الوجود عدم محال ہے۔ اس کو کہتے ہیں محال بالغیر حالانکہ عدم وقوع میں دونوں برابر ہیں۔ لیکن عقلی امتیاز میں ممتاز ہیں۔ اہلحدیث اور دیگر سنی گروہ کہتے ہیں۔ کذب تحت قدرت خدا بے شک ہے۔ مگر وقوع محال بالغیر ہے کیونکہ اخبار (مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا) کے خلاف ہے تحت قدرت اور چیز ہے وقوع اور چیز۔ ورنہ بتایئے کہ مشرک کی عدم بخشش کی خبر ہونے سے اس کی بخشش قدرت خدا سے خارج ہے یا تحت قدرت ہے۔ یعنی اگر خدا چاہے تو بھی مشرک کو بخش نہیں سکتا۔ اگر آپ کا ضمیر اس کو تحت قدرت جانے تو سمجھئے کہ یہی معنی ہیں امکان کذب باری کے اور اگر مشرک کی بخشش قدرت خدا سے خارج جانتے ہیں۔ تو شیخ سعدی مرحوم کے اس شعر پر غور کیجئے ؎

اگر دردہد یک صلائے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

ہاں ہماری راست پسندی دیکھئے کہ ہم آپ کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں کہ

"کذب وہ بدکام ہے کہ اللہ تعالے نے کفار کو کاذب کہہ کر ان پر لعنت کی ہے۔"

بالکل صحیح ہے لیکن مولوی صاحب کسی اہل منطق سے پوچھئے ممکنہ عامہ اور مطلقہ عامہ میں کتنا فرق ہے۔

سنئے | ہم ایک مثال اور آپ کو بتاتے ہیں شاید آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے

انبیاء کرام کبائر گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ یہ ہم سب اہل اسلام کا یقین ہے۔ مگر کیا (مثلاً زنا) انبیاء کی طاقت بشریہ سے اسی طرح خارج ہے جس طرح ملائکہ کی طاقت سے ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن کی طاقت میں ہے۔

مولوی صاحب! | یہ مسائل علم کلام کے ادق مسائل سے ہیں۔ آپ لوگ ان میں دخل دے کر کیوں لغزش کھاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا ست

تصدیق | بے شک جو کچھ تفسیر کبیر میں لکھا ہے "کذب کا گمان کرنا اللہ تعالیٰ پر کفر ہے" ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور علی الاعلان کہتے ہیں۔

"خدا کو جھوٹ بولنے والا سمجھنے والا بدترین کافر ہے"

اسی طرح تحت قدرت (امکان) اور صدور فعل

(۷۵۶)

۱؎ عرب کے مشرک اصحاب کرام کو صابی کہتے تھے۔ صابی کے معنی تھے۔ باپ دادا کا دین چھوڑنے والا بے دین۔ ایک جنگ میں کفار نے یہ لفظ اپنے حق میں کہا کہ ہم صابی ہیں انکی مراد تھی کہ ہم مسلمان ہیں۔ مجاہدین نے انکو قتل کر دیا۔ جب یہ مقدمہ دربار رسالت میں پیش ہوا تو سرکار نے اصحاب کے فعل پر ناراضگی فرمائی یعنی اُن لوگوں کا صبونا کہنا انکی لغت کے لحاظ سے صحیح قرار دیا ہے

فتاوے

ایک استفتا اور اسکا دیوبندی جواب اور اسکی تنقید

علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے کہ ایک شخص مسمی زید کہتا ہے کہ مقتدی ہو کر سینہ پر ہاتھ باندھنا اور مقتدی ہو کر رفع الیدین کرنا اور مقتدی ہو کر آمین بالجہر کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے ہرگز ثابت نہیں۔ ایک دو وقت مقتدی ہو کر پڑھنے کے باوجود بھی آپ نے ان افعال مذکورہ سے کسی ایک کو بھی نہیں کیا

بکر کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آپ کو اچھا نمونہ بنا کے آپ کے نقش قدم پر چلنے یعنی آپ کی پوری اتباع کرنے کی ہدایت تاکید الکید بعجوائے آیہ کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی ہے۔ علاوہ بریں حدیث صحیح سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے حدیث شریف صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ تم نماز پڑھو جس طرح کہ مجھ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو یعنی تم میرے نماز جیسی نماز پڑھا کرو۔ پس ہر ایک امام اور مقتدی کے لئے آپ کا یہ حکم شامل ہے اور عام تام ہے۔ اس سے کوئی مستثنیٰ ہو نہیں سکتا۔ اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان دو شخصوں یعنی زید و بکر میں سے کس کا کہنا شرع شریف کے مطابق ہے۔ نصوص شرعیہ کے ساتھ ارقام فرمادیں بینوا وتوجروا

العاجز عبد الرزاق عفی عنہ مدرس نفقہ خوار محلہ سعید واڑی قصبہ چن پٹن ضلع بنگلور ملک میسور

الجواب

زید ٹھیک کہتا ہے کہ بحالت اقتدا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ان امور مذکورہ کا صدور کہیں ثابت نہیں من ادعی فعلیہ البیان

اور حضور کا عدم رفع یدین وعدم جہر بالآمین حدیث

باقی دیکھو بر صفحہ ۱۴ کالم ۳

(بقیہ صفحہ ۱۲)

(اطلاق) میں فرق نہ کرنے والا بھی علم سے بعید تر ہے

ہمارے مخاطب کا مبلغ علم

ناظرین! ہم بتا چکے ہیں کہ ہمارے مخاطب کا استاذ ازل کون ہے اور کس کی ذات اور تحقیق پر اعتماد کر کے یہ لوگ ایسی کمزور باتیں کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے مدعی مجددیت حاضرہ جناب مولوی احمد رضا خان بریلوی (جن کی ذات والا صفات سے اہلحدیث کیا ان کے حقیقی بھائی دیوبندی بھی نہیں چھوٹے) اپنے فتاویٰ میں مختلف فرقوں کے خدا بتاتے ہیں۔ سلف صالحین میں قانون دیانت تو یہ تھا اور ہے بھی کہ کسی غیر مذہب کی بات کہی جائے تو وہ کہی جائے جو ان کی مسلم ہو۔ اور خود یعنی تراشیدہ نہ ہو۔ اس سے دو فائدے تھے۔ (۱) ایک اپنی دیانت کی حفاظت ہو (۲) دوسری ناظرین کو صحیح راہ نمائی ہو۔ افسوس ہمارے زمانہ کے مجدد (بریلوی) کی یہ عادت نہ تھی۔ بلکہ وہ مخالف کے عقاید اور خیالات بتانے میں اپنا عکس دکھاتے بلکہ یہ سے بڑھ کر اس کو شائع بھی کرتے۔ آپ نے اپنے فتاوے میں مختلف فرقوں کے خداؤں کا تصور کرایا ہے۔ یعنی فلاسفروں کا خدا۔ نیچریوں کا خدا۔ رافضیوں کا خدا۔ آریہ پنتھیوں کا خدا۔ وہابیوں کا خدا۔ وغیرہ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

وہابی (غیر مقلد) ایسے کو خدا کہتا ہے۔ جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے۔ اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے۔ اس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں۔ نہ اس کی کتاب قابل استناد نہ اس کا دین لائق اعتماد۔ ایسے کو جس میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے۔ چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو جس کا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا علم اس کے اختیار میں ہے۔ چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو جس کا بہکنا۔ بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا ظالم ہونا۔ حتی کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا تھرکنا نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔ عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا۔ حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا۔ کوئی خباثت، کوئی فضیحت اس کی خلاف شان نہیں۔ وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جوف دار کھکل ہے سبوح قدوس نہیں۔ خنثیٰ مشکل ہے۔ یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے۔ ڈبو بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر یا بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے ماں باپ، جورو، بیٹا سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ سے ہی پیدا ہوا ہے۔ ربڑ کی طرح پھیلتا سمٹتا ہے۔ [illegible] کی طرح [illegible] ہے۔ ایسے کو جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے۔ جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھیں۔ بندوں سے بڑا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ کہہ سکتا ہے۔ ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ۔ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا۔ علم سچا ہے تو خبر جھوٹی۔ ایسے کو کہ ہر سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت ہے۔ معاف کیا چاہے تو حیلے ڈھونڈتا ہے۔ خلق کی آڑ لیتا ہے۔ ایسے کو جس کی خدائی کی اتنی حقیقت ہے کہ جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے۔ اس کا شریک ہو جائے۔ جس نے اپنا سب سے بڑھ کر مقرب ایسوں کو بنایا جو اس کی شان کے آگے چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ جو چوہڑوں چماروں سے ذلیل تر ہیں۔ ایسے کو جس سے [illegible] خود شرک بولے اور جا بجا [illegible] کو شرک کا حکم کرے

فتاویٰ رضائیہ بریلویہ جلد اول [illegible] ص ۱۵

اہلحدیث بقول مجدد بریلوی دیوبندیوں کا خدا بھی اسی کا مشابہ ہے۔ غیر مقلد بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ [illegible]

ہمیں اس بات کا تو رنج نہیں کہ ٹیپو دہلوی نے بسا جھوٹ کیوں لکھا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کے لکھنے سے ہم خدا کے ماخوذ تو ہو جائیں گے۔ ہاں رنج اسکا ہے کہ ایسے لوگوں [illegible] لوگ مذہبی پیشوا بلکہ بھی [illegible] ہیں۔

اف اے چرخ گردوں [illegible]
بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

متفرقات

امرتسر میں چوریاں۔ قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر

چند دنوں سے امرتسر خصوصاً ہمارے علاقہ ڈویژن نمبر۱ میں چوریوں کی کثرت سے لوگ پریشان ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ چوری کا پتہ نہیں ملتا اس سلسلہ میں سب سے پہلی چوری مستری [illegible] محمد کی ہے۔ امید ہے کہ پولیس افسر من تمام [illegible] لکھنے پر پوری توجہ کریں گے۔ تاکہ اس لئے کہ آجکل کا کوئی کام نہیں

ڈاکخانہ کا جدید قانون

جب سے جاری ہوا ہے وی۔ پی بہت واپس آتے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ قانون جدید کی رو سے صرف تین دن وی پی رکھا رہتا ہے۔ لیکن عمل میں ایک آدھ دن ہی رہ جاتا ہے۔ اس لئے خریداران اخبار مہربانی کرکے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں یعنی منی آرڈر قیمت ہی سے لگا کر ۴ روپے ۱۴ آنہ کا منی آرڈر کر دیا کریں۔ ورنہ دفتر سے پانچ روپے کا وی۔ پی جانے سے ان کو ۲ زائد دینے ہونگے اور واپسی کی صورت میں دفتر کو نقصان ہوگا۔

خانگی

عزیز عطاء اللہ کے ہاں چوتھا لڑکا پیدا ہوا۔ بتجویز مولانا سیالکوٹی ضیاء اللہ نام رکھا گیا بروز پیر ۲۲ رجون کو عقیقہ اور ختنہ ہوا۔ اللہم اجعلہ صالحًا ھادیا مھدیا۔

اشاعت فنڈ

کی طرف سے "مسلا ایمان" مدا د [illegible]

ہاں حضرات

ہم ان مفتی صاحبان سے اس بات میں متفق نہیں کہ ان اعتقادات کے وہابیوں غیر مقلدوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز درست نہیں کیونکہ ایسے لوگ مسلمان ہی نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں یا دیوبندیوں کو ایسا کہنے والوں اور ماننے والوں کا اپنا عکس [illegible] سچ ہے

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم کو دکھا دینگے
(ثانی)

ایمان قادیانی ثنائے ہمارا کا جو چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ قیمت فی سینکڑہ عام حیثیت والوں سے مفت بانٹنے کے لئے ۱۱ر سینکڑہ۔ یہ قیمت بھی اشاعت فنڈ میں جمع ہوگی۔

احباب کرام کا چندہ اس فنڈ میں نہیں آیا۔

غیبی امداد

عرصہ ہوا کہ ملا ملتانی کے جواب میں تکذیب المکفرین رسالہ چندہ سے چھپوا کر مفت تقسیم ہوا تھا۔ پرانے کاغذات میں کتاب تکذیب المکفرین کی آمد و خرچ کا حساب نظر سے گذرا تو آمد (۲۲۶) اور خرچ (۲۷۵) روپے اور بقایا (۱۵۰) مرقوم پایا۔ اس لئے وہ رقم بھی اشاعت فنڈ میں ملائی گئی

قادیانیوں کا حملہ قتل

مولوی بہرام صاحب مبلغ اہلحدیث کانفرنس متعین علاقہ پشاور لکھتے ہیں۔ ہمارے موضع سے ایک میل پر ایک گاؤں اچینی پایان ہے وہاں قادیانیوں نے حنفیوں پر پستول چلایا۔ جس سے ایک حنفی شہید ہوا۔ دوسرا زخمی ہوا۔ انا للہ (بہرام) یہ تیسرا قتل ہے ایک پٹیالہ میں ایک لاہور میں اب پشاور میں۔

دورہ مولوی عبدالعزیز ملتانی آنریری مبلغ کانفرنس

میں نے ماہ مئی میں پندرہ یوم دورہ کیا یاں کوٹ موضع یونس جلال پور پیروالا۔ جھنگ شہر۔ ابوالخیر عبدالعزیز

مقدمہ محمدی کی اپیل

کے لئے رسلہ حافظ امام الدین حافظ روشن دین صاحب محمد لٹیین ناظم انجمن چھوہر والا ضلع [illegible] وصول۔ نقل حکم کا انتظار شدید ہے۔

مقدمات [illegible] تاتی بارع کی بابت تاریخ (۲۲) تک اطلاع نہیں آئی احباب تاتی بارع کو چاہئے ہفتہ وار برابر اطلاع دیا کریں جو پیر کی ڈاک میں پہنچ جایا کرے

(بقیہ صفحہ ۱۳)

سے ثابت ہے۔ دیکھو ترمذی شریف۔ ان افعال کا نہ کرنا بھی اسوہ حسنہ اور صلوا کما رایتمونی اصلی میں داخل ہے اور تاریخ فعل اور عدم فعل کی کسی کو معلوم نہیں تاکہ ایک دوسرے کو ناسخ منسوخ کہا جاوے اب البتہ ترجیحات ہیں لہذا مناقشہ فضول ہے

ریاض الدین مفتی دارالعلوم دیوبند

اہلحدیث: کسی فعل کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیا۔ اس پر یہ سوال کہ حالت امامت میں کیا حالت اقتدا میں کیسے جاجت ہے۔ اس سوال کی صحت نہ قرآن و حدیث سے ہوتی ہے اور نہ کتب اصول سے کیونکہ علماء اصول نے کہیں یہ شرط نہیں لگائی کہ فعل نبوی اقتدا میں ہو یا امامت میں۔ پس جو فعل ثابت ہے وہ ہر حال میں قابل اتباع ہے۔ عدم رفع اور عدم جہر کی روایات صحیح نہیں۔ درصورت صحت بطریق علم اصول مسئلہ بالکل صاف ہے۔ کیونکہ سنت کی تعریف یہ ہے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک بھی فرمایا ہو پس ترک نبوی ماہیت سنت میں داخل ہے لیکن متبع سنت کے لئے اس فعل کا ترک کرنا اتباع سنت نہیں بلکہ نقص ثواب ہے۔ مثلاً ہر نماز کے لئے وضو مامور بہ ہے لیکن وضو ہونے کی حالت میں ترک وضو سے نماز پڑھنی جائز ہے مگر وضو کرنے کا ثواب نہیں ملیگا اسیطرح ترک رفع ترک ثواب ہے فعل سنت نہیں فافہم

درخواست اخبار

خاکسار ایک دینی طالبعلم ہے عرصہ دراز سے اہلحدیث کا شائق ہے مگر بوجہ کم استطاعت خریدار نہیں ہو سکا۔ کوئی اہل کرم میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کروا دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(سراج احمد طالب علم مقام میانوالی قریشیاں ریاست بہاولپور)

مولوی محمد یعقوب

مبلغ اہل حدیث کانفرنس ہمارے گاؤں میں تشریف لائے شرک بدعت اور قادیانی مشن پر بہت موثر وعظ فرمایا جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے

(رحیم بخش از رسول پور ضلع گورداسپور)

ملکی مطلع

ملک کی نگاہ کہاں لگ رہی ہے

سچ تو یہ ہے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جو ہمارے مافی الضمیر کو ادا کر سکیں۔ ہندوستان آجکل ایسے امتحان میں مبتلا ہے۔ کہ گزشتہ امتحان سے سخت ہے۔ جس میں پاس ہونا بعید از امید۔ ناظرین غور کریں کتنا عرصہ ہوا کہ ہندوستان سے دل لگی کی جا رہی ہے گو ابھی تک کچھ نہیں ہوا تاہم جس کو کچھ ہوا۔ کہا جاتا ہے آج بیڑہ وزارت بدل جائے تو وہی بنی اسرائیل کا میدان پھر سامنے آ جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ گاندھی جی بہت بڑے سیاست دان ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی مجلس عاملہ کے ممبر بھی اعلیٰ درجہ کے نشیب و فراز کو جاننے والے ہیں۔ بایں ہمہ ہم ان سے اس امر میں مختلف ہیں۔ کہ آئندہ گول میز کانفرنس کی تاریخ لمبی کی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں جو نتیجہ پیدا ہوگا۔ اس کا تھوڑا سا نمونہ ظاہر ہو چکا ہے کہ ہندوستان کی قوموں میں اختلاف و شقاق بڑھ رہا ہے۔ جس سے حکومت کا پنجہ قدرتاً مضبوط ہو رہا ہے۔ یاد رکھئے آئندہ گول میز کانفرنس میں ہندوستان کی متحدہ طاقت کا اندازہ کیا جائے گا۔ اور اسی کے مطابق اس سے برتاؤ ہوگا جس کا وہ مستحق ہوگا۔

ہم جب سنتے ہیں کہ انگلستان میں کئی سرآوردہ انگریز ہندوستان کو ترقی دینے کے مخالف ہیں بلکہ مخالف تقریریں کر رہے ہیں اور ہندوستانی اخبار ان کو کوستے ہیں تو ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی۔ کیونکہ ہمارا اعتقاد انگریزی قوم کی نسبت بہت بلند ہے۔ ہم اپنے اعتقاد میں انگریز کو اپنی حکومت کا خیرخواہ جانتے ہیں ناممکن جانتے ہیں کہ کوئی انگریز اپنی حکومت کے نقصان پر راضی ہو۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ آج ولایت میں جو انگریز ہندوستان کے خلاف بول رہے ہیں وہ بھی اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اصل یہ تقسیم کار ہے جس سے ہندوستان کا [illegible] منظور ہے جس میں [illegible] کچھ [illegible] ظاہر [illegible] رہے ہیں۔ بعض دینے سے انکار [illegible] مطلب یہ ہے کہ [illegible] ہندوستان والے ہندوستانی اسے غنیمت جان کر [illegible] رہیں ان کو خوف رہے کہ اگر یہ بھی نہ لیا تو اتنا بھی ہاتھ سے نکل جائے گا۔

گو ہم افسوس سے [illegible] ہندو بھائی [illegible] کچھ عقل سے عاری ہیں کہ ان حالات میں بھی ان میں [illegible] جھگڑا شروع کر کے ہر ایک [illegible] جماعتی [illegible] کے عادی ہیں۔ مثال کے لئے مندرجہ ذیل واقعہ ملاحظہ ہو

خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب

ان صاحب کو تو ہم نہیں جانتے ہیں۔ یہ نام مسلمانوں کا سا ہے۔ باقی ہمیں ان سے کوئی خصوصی واقفی نہیں۔ ان دنوں پنجاب کے ہندو آریہ اخباران کے سر ہو رہے ہیں۔ موصوف انسپکٹر سکولز ہیں۔ جس حال میں آپ سرکاری ملازم ہیں تو سرکار کی روش پر چلنا ان کا فرض ہے۔ پنجاب کے لاٹ صاحب اور حکومت پنجاب بارہا مسلمانوں کو تعلیمی ترغیب دے چکے ہیں۔ اور ان کی تعلیمی ترقی پر اظہار مسرت بھی کر چکے ہیں۔ [illegible] کرتے رہتے ہیں۔ اسی منشا کے ماتحت انسپکٹر سکولز کا فرض ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کا خیال رکھے۔ حسب روایت ہندو اخبار (پرتاب) شیخ نور الٰہی صاحب نے کسی سکول کے ماسٹر کو خط لکھا کہ آپ کے علاقے میں مسلمان تعلیم میں کم آتے ہیں کوشش کیجئے کہ زیادہ آئیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس خط میں کیا کفر ہے مگر ہندو اخباروں نے اس پر شور محشر بپا کر رکھا ہے۔ دیکھو شیخ نور الٰہی مسلم نواز ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا خیال ہے کہ شیخ صاحب کی جگہ کوئی ہندو انسپکٹر بھی ہوتا تو وہ بھی حسب منشاء حکومت مسلمانوں کی تعلیم پر توجہ رکھتا۔ لطف یہ ہے کہ انسپکٹر صاحب نے اس میں یہ نہیں لکھا کہ ہندوؤں کی جگہ مسلمانوں کو دو۔ بلکہ یہ لکھا کہ آپ کے سکول میں آبادی کی نسبت سے مسلمان بہت کم ہیں۔ کوشش کر کے زیادہ کیجئے۔ ہم نہیں جان سکتے اس میں چڑنے کی کیا وجہ ہے۔ حکومت [illegible] کا فرض ہے کہ [illegible] کو قوت پہنچایا کرے۔

دوسری بات

میکلیگن کالج لاہور کے مسلمان طلباء نے سٹرائک کر رکھی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ہمارے انگریز استاد نے مسلم قوم کی شان کی [illegible] دیا ہے اس پر ناراضگی سے معاملہ طول پکڑ گیا حکومت نے اس کی تحقیق کے لئے کمیشن مقرر کیا ہے مگر ہندو اخباروں میں سے کسی نے ہمدردی کا ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ [illegible] انگریز استاد کے حامی بن گئے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ طلباء مسلمان ہیں یہ ہے وہ روش جس کی وجہ سے ہمارا اعتقاد ہے کہ ہندوستان کی نحوست کا ستارہ ابھی بہت اونچا ہے۔

مسلمانوں کا مطالبہ حکومت سے

معاملہ طول پکڑ گیا حکومت نے کمیشن مقرر کرنے کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ لیکن مسلمان کہہ رہے ہیں کہ تا تحقیق انگریز مذکور کو معزز خدمت سے معطل کیا جائے جو بالکل باقاعدہ مطالبہ ہے۔ کیونکہ جب کبھی کسی افسر کی بابت تحقیقات ہوتی ہے تو اس کو معطل کیا جاتا ہے تاکہ اس کی وجاہت انصاف میں حارج نہ ہو۔

حکومت ہند اور مہاراجہ پٹیالہ

لاہور کے بعض اخبارات میں یہ خبر نکلی ہے کہ حکومت ہند مہاراجہ پٹیالہ کی بابت تحقیق کرنے والی ہے کیونکہ مہاراجہ موصوف قریباً تین کروڑ روپے

کے مقروض ہیں۔ ہم اس خبر کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر اتنا عرض کرتے ہیں کہ حکومت سے دیگر والیان ریاست کا حال بھی مخفی نہیں۔ جو غریب رعایا سے قرض لے کر کھا چکے ہیں۔ اور ملازموں کی تنخواہیں کئی کئی مہینوں کی ادا نہیں کرتے۔ بلکہ نہ کر سکتے ہیں۔ اس پر بھی لطف یہ ہے کہ خزانہ سب ان کی ذاتی ملک ہے۔

حکومت ہند سے امید رکھنا بالکل بجا ہے کہ والیان ریاست کی حسب حیثیت تنخواہ مقرر کر دے تاکہ ان کی فضول خرچیوں کا اثر خزانے پر نہ پڑا کرے اور رعایا ان کی غفلت کا شکار نہ ہوا کرے۔

سرکاری اعلان

اخبار ٹریبیون کی ۲۰ رمئی ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس کے متعلق ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ فری پریس کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ مذکور میں درج تھا کہ موضع ٹھرو تحصیل ترنتارن کے ایک قومی کارکن مسمی بھائی دلیپ سنگھ کو موضع مذکور کی آغزیری پولیس کی چوکی میں بلایا گیا۔ اسے جوتوں سے زدوکوب کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ واجب الادا مالیہ ادا کرد آگے چل کر رپورٹ میں یہ بھی درج تھا کہ بھائی دلیپ سنگھ کا باپ سردار چرن سنگھ تھانہ پہنچا اور اسے گالیاں دی گئیں۔ اور اگرچہ چرن سنگھ نے سات روپے گیارہ آنے کی واجب الادا رقم ادا کر دی اور اس کے علاوہ ایک روپیہ اور بھی دیا پھر بھی اُسے پولیس کی حوالات میں بھیج دیا گیا اور وہاں اڑتالیس گھنٹے کے لئے زیر حراست رکھا گیا۔ اسی قسم کی رپورٹ تاریخ مذکور کے "بندے ماترم" میں بھی شائع ہوئی۔ یہ بیان بالکل بے بنیاد ہے۔ بھائی دلیپ سنگھ ۱۴ یا ۱۵ سال کی عمر کا ہے وہ کسی زمین کا مالک نہیں۔ نہ تو اس کو کبھی ٹھرو کی پولیس چوکی میں بلایا گیا۔ اور نہ ہی اسکو حوالات میں رکھا گیا یا پیٹا گیا۔ یہ درست ہے کہ چرن سنگھ کے خلاف مالیہ کے بقایا کے متعلق قرقی کا وارنٹ جاری ہوا لیکن رقم مذکور تحصیل کے اس چپراسی کو فوراً ادا کر دی گئی تھی جسے وارنٹ کی تعمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔ چرن سنگھ نہ تو کبھی چوکی پولیس کی حوالات میں لیجایا گیا اور نہ ہی اُسے پیٹا گیا

لاہور — فضل الٰہی

۱۶ جون ۱۹۳۱ء — قائمقام ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب

امریکہ والوں نے اپنی سابقہ گندم کو فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

روس سوویٹ اپنی پانچ سالہ سکیم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی اشیا خوردنی و پوشیدنی کو ارزاں سے ارزاں دنیا بھر کی تمام منڈیوں میں فروخت کرے گا۔ اور ایسا فعل اپنے فائدہ کے لئے یا ترقی تجارت وصنعت کیلئے نہیں کریگا۔ بلکہ دنیا پر ظاہر کر دیگا کہ اس کے خیالات کی پیروی تمام دنیا میں ہو اور اس کا مدعا پورا ہو اب اس کی پالیسی سے خوف زدہ ہو کر کل امریکہ کی تمام بورڈ نے بھی قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے ذخیرہ ہائے گندم سابقہ کو جس کی تعداد اخبار سول ملٹری نے چھ کروڑ بوری گندم ہے جس قدر جلدی ہو سکے کم نرخوں پر سال کے اندر اندر دنیا کی تمام گندم کی منڈیوں میں فروخت کریگا اور اس کی فروخت سے دنیا بھر کی تمام گندم کی منڈیوں میں گندم کے نرخ اور بھی گر جائیں گے۔ امریکہ کے فارم بورڈ کے کل والے فیصلہ کو مطالعہ کرنے کے بعد ہمارا تو اب یہ خیال ہوتا جاتا ہے کہ اگر برسات یورپ اور پنجاب میں ہو گئی تو ماہ اسوج کی گندم برسات پڑنے پر ممکن ہے۔ کہ ایک روپیہ فی من پنجاب میں فروخت ہو جائے۔ تو غیر اغلب نہ ہوگا بلکہ اب تو معاملہ یقین پکڑتا جاتا ہے کہ گندم اب کسی وقت بھی بیس سیر نہ ہو گی۔ بلکہ دن بدن کمزور ہوتی جائے گی۔

(پرتاپ)

چھ ماہ کے بعد مدیون کے پاس حساب کی تفصیل بھیجی جائے

حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ایکٹ تنظیم حسابات پنجاب ۱۹۳۰ء یکم جولائی ۱۹۳۱ء سے نافذ کر دیا جائے گا۔ تمام اشخاص کو خواہ وہ روپیہ قرض دینے والے ہوں یا دوکاندار جو کہ سود پر روپیہ یا اجناس قرض پر دیتے ہوں۔ مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی لازمی ہے۔

(۱) ہر مدیوں کے لئے قرضخواہوں کو جداگانہ حساب رکھنا چاہیئے۔

(۲) انہیں لازم ہے کہ ہر مدیوں کے پاس حکومت کی مطبوعہ فارم پر چھ ماہ کے بعد اس کے حسابات کی تفصیل بمعہ دستخط بھیجی جائے۔ یہ فارم کسی ایک تحصیل سب تحصیل ڈاک خانہ یا برانچ ڈاک خانہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ کہ فارمیں پانچ مختلف زبانوں یعنی انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ پنجابی اور مہاجنی میں شائع کی گئی ہیں۔ قرضخواہوں میں سے کسی ایک کو استعمال کر سکتا ہے۔ اصل زر اور سود واضح طور پر لکھے جائیں۔ اور ان کی جداگانہ میزانیں رقم کی جائیں گی۔ یہ فارمیں ہر سال مدیوں کو ۳۰ جون یا ۱۵ اساڑھ اور ۳۱ دسمبر یا ۱۵ پوہ کو ارسال کرنی ہوں گی قرضخواہوں کے پاس یہ فارمیں کثیر تعداد میں موجود رہنی چاہئیں۔ یکم جولائی ۱۹۳۱ء کے بعد کے تمام حسابات ان میں درج کرنے ہوں گے۔ یہ ایکٹ پرانے یعنی یکم جولائی کے پیشتر کے تمام حسابات پر اثرانداز نہ ہوگا۔ تمام قرضہ جات جن کو مختلف فارموں میں درج نہ کیا جائے گا۔ عدالت میں مستند نہ سمجھے جائیں گے اور اگر کوئی قرضخواہ عدالت میں قرضہ کی وصولی کیلئے مقدمہ دائر کریگا تو اسے تمام رقم یا سود کا کچھ حصہ کھونا پڑیگا اور دعوے کے اخراجات کا خود متحمل ہوگا قرضہ اٹھانے والے کے پاس ششماہی فارم نہ بھیجنے کی صورت

(۴۶۲)

امرتسر ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اصحاب نجد

(از نتیجۂ افکار جناب عبدالرحیم صاحب شائق بانکی پوری (رنگون))

سیاست شرع کی پھر آ گئی طرز حکومت میں
مبدل بادشاہی ہو گئی رنگ خلافت میں

خلافت راشدہ کا دور پھر آیا خلافت میں
نظر آتی ہیں پہلوں کی سیرت پچھلی صورت میں

نہ اب بدنام ہو گی شرع دینی امر ناحق سے
نہ اب آلودہ ہو گی کسی بیہودہ بدعت میں

قصور اُن کی حکومت میں نہ پایا کافر و ملحد
شہ قاصر ہم نے اُن کو دیکھا احکام شریعت میں

حقیقت میں نگاہوں میں ہے اُن کی پیش حق بینی
بصارت نور حق کی ملتی ہیں چشم بصیرت میں

مسلمانان عالم کو وہ بھائی اپنا کہتے ہیں
رہا کرتے ہیں اکثر فرقی یہ بھرا اخوت میں

ہے ہر اک بات میں اُن کی نمایاں شان بردباری
صداقت میں امانت میں عدالت میں شجاعت میں

کیا ہے اہل عالم میں انہیں ممتاز خالق نے
ذہانت میں فراست میں امانت میں شرافت میں

لباس خاکساری جسم نورانی نے پہنا ہے
فرشتہ ان کو کہنا چاہیے انساں کی صورت میں

دہن جو اپنا گندہ کرتے ہیں آج اُن پر تہمت سے
وہ منہ اپنا دکھائینگے خدا کو کیا قیامت میں

لے کیسے سعادت بدعتی کرائن کی الفت سے
نوشتہ ہی نہ ایسا ثبت ہو جب لوح قسمت میں

انتخاب الاخبار

—— کشمیر میں سر مہر علی شاہ کی کوشش سے عارضی صلح ہوگئی ہے اور پنجاب سے جانیوالے جتھوں کو کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہے۔ بشرطیکہ وہ وہاں جاکر کوئی ایجی ٹیشن نہ کریں۔

—— سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کی بداخلاقی کے باعث تمام محکمہ پولیس نے ڈپٹی کمشنر جہلم کے پاس استعفے داخل کردئے۔ تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

—— جشن استقلال کابل کی خوشی میں اس سال وزیر حربیہ صاحب نے ولایت خان آباد کے قیدیوں کو رہا کردیا۔

—— ڈیرہ اسماعیل خان کے فسادات کی تحقیقات عنقریب شروع ہونے والی ہے۔

—— سید غلام حسین شاہ اڈیٹر "زمیندار" کے خلاف دو مقدمات متعلقہ افغانستان دائر تھے۔ ان کو ایک مقدمہ میں ایک سال قید بامشقت کی سزا اور دوسرے میں تین سال کی سزا ہوئی ہے۔ جو یکے بعد دیگرے شروع ہونگی۔

—— مسٹر ویکفیلڈ پولیٹیکل و فوجی وزیر ریاست کشمیر کو تین ماہ کی رخصت دی گئی ہے جس کے بعد ان کو پنشن دیدی جائیگی۔

—— مغلپورہ کالج کا فیصلہ ٹھیک نہ ہونے سے کالج کمیٹی اس کے متعلق عنقریب پھر ایجی ٹیشن شروع کرنے والی ہے۔

—— مولوی محمد اسحاق صاحب مانسہری قید سے رہا ہوگئے ہیں اور ان کو گھر جانے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

—— جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی حکومت نے عراقی اور حجازی تعلقات کے سلسلہ میں شیخ رشید ناصر کو بغداد میں سب سے پہلا قونصل جنرل مقرر کیا ہے۔

—— پشاور خلافت کمیٹی نے میونسپل کمشنران کو نوٹس دیا ہے کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر طوائفوں کو شہر سے خارج کردیں ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی ہوگی اور پکٹنگ شروع کیا جائیگا۔

—— پنجاب کی تازہ مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد میں ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس دفعہ کل مسلم آبادی ۱۴۹۲۹۸۹۶ ہے۔

—— پشاور۔ بنوں کے سرکاری خزانوں میں ایک لاکھ سے زیادہ غبن ہوا ہے۔

حساب دوستاں

"اہلحدیث" ۴۔ ستمبر میں جن اصحاب کے نمبر درج کئے گئے ہیں۔ ان کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ اگر وہ خریدار رہنا چاہتے ہیں تو قیمت سالانہ مبلغ صہ، یا ششماہی ۱۲؍ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں سالانہ قیمت بھیجنے والے ۲؍ فیس منی آرڈر بھی اسی میں سے وضع کرکے للعہ؍ ارسال کردیں یا بصورت مہلت وانکار دو پیسے صرف کرکے دفتر کو اطلاع دیکر وی۔ پی کے بار سے بچا دیں۔

ورنہ

بعد انتظار منی آرڈر یا جواب ۲۵۔ ستمبر کا اہلحدیث بصیغہ ویلیو مبلغ صہ، ان کی خدمت میں روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

بہترین صورت یہی ہے

کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں تاکہ طرفین کو سہولت ہو۔

—— مغلپورہ کالج کے مستعفی طلباء کے نام پرنسپل نے تار دیا ہے کہ وہ طلباء جو مئی کے امتحان میں کامیاب نہ ہوسکے تھے۔ وہ جن مضامین میں فیل ہوئے تھے' دوبارہ امتحان دینے کیلئے اکتوبر میں ہونے والے امتحان میں شریک ہوسکتے ہیں۔

—— فرمانروائے بھوپال نے حکم دیا ہے کہ ریاست بھر کے خورد و کلاں ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصدی تخفیف کردی جائے۔ اور اپنے ذاتی مصارف میں تین لاکھ سالانہ کی تخفیف کردی ہے۔

—— گورنمنٹ آف انڈیا نے آئندہ اسمبلی کے اجلاس میں وہ پریس ایکٹ جو گذشتہ اجلاس میں ملتوی کیا تھا پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— شاہ فواد نے ملک کی بدحالی کو مدنظر رکھکر اس سال یورپ کا سفر نہیں کیا۔ یوم تخت نشینی منانے کی بھی ممانعت کردی۔

—— گاندھی جی کو امریکہ سے دو صد پیغامات موصول ہوئے کہ لنڈن کے بعد امریکہ ضرور آویں۔

—— عدن۔ پارسی قوم نے گاندھی جی کو چار ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی۔

—— یوکوہاما کی بندرگاہ پر ایک جہاز کی گیس کا ٹینک پھٹ گیا جس سے چند آدمی ہلاک اور تین آدمی زخمی ہوئے۔

—— سرینگر سے دفعہ ۱۴۴ ہٹالی گئی ہے۔

—— چٹاگانگ میں ایک مسلمان انسپکٹر پولیس کو بلاوجہ ایک ہندو نوجوان نے گولی کا نشانہ بنادیا۔

—— ضلع پشاور کے مشہور مقامات پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں مزید دو ماہ کی توسیع کردی گئی ہے۔

—— مقدمہ سازش لاہور کے مفرور ملزم ہنسراج عرف "وائرلیس" کو کلکتہ میں گرفتار کرلیا گیا ہے اس کی گرفتاری کیلئے تین ہزار روپیہ انعام مقرر تھا۔

تصحیح

اہلحدیث ۴۔ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ کالم ۳ میں یاد رفتگان کے تحت حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ محمدیہ کے والد کے انتقال کی خبر تحریر کی گئی جو غلط ہے۔ اصل میں حاجی صاحب موصوف کے تایا زاد بھائی محمد [illegible] کا انتقال ہوا ہے۔

(۱) خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر اور [illegible] تبدیلی اپنا پورا پتہ اردو اور انگریزی میں صاف اور خوشخط تحریر کیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف [illegible]

(۲) اگر کوئی گذشتہ پرچہ طلب کرنا ہو تو اس کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھا کریں۔ مگر منگانے کیلئے محصول ڈاک [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷- ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۰ھ

مباہلہ مرزا

احمدی اور محمدی اصحاب غور سے پڑھیں

دیکھیں توکسطرح انہیں ہوتا اثر نہیں
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

آج ہم ایک ایسی فیصل شدہ امر پر بحث کرنے کو ہیں جس کا نہ صرف آسمان پر بلکہ زمین پر بھی فیصلہ ہو چکا ہے مگر قادیانی اور لاہوری مرزائی اہل زبان اور اہل قلم نے آسمانی اور زمینی فیصلے کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی تو آج یہ مضمون لکھنے کی ضرورت پیش آئی - قادیانی اہل قلم اور اہل زبان سے شکایت نہیں - کیونکہ وہ تو یہانتک ترقی کر گئے ہیں کہ مرزا صاحب کا منکر خواہ کیسا ہی ایماندار ہو ان کے نزدیک قطعی کافر ہے - (انوار خلافت ص۹۰)

ہاں لاہوریوں سے تعجب ہے جو قادیانیوں سے زیادہ معقول پسندی کا دعوےٰ کرتے ہیں اُن کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس امر میں تعصب اور ناانصافی کا جو نمونہ دکھایا ہے زمانہ سابق میں اُس کی مثال نہ ملیگی تفصیل اس کی یہ ہے -

مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو یہ ہے -

"مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسوله الکریم - یستنبئونك احق هو قل ای وربی انه لحق .

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ - مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے - ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود - کذاب - دجال - مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے - اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے - میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا - مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کیلئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا - اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا - کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے - اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے - اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچینگے - پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون - ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں - یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے - اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے - آمین - مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناءاللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر - مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو

اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھکر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑکر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد ۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)"

اس اشتہار کا مضمون بالکل صاف ہے ناظرین اسے ایک نظر پھر دیکھ جائیں اور بنظر غور دیکھیں کہ اس میں کسی سطر یا کسی فقرہ میں "مباہلہ" کا لفظ بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ لکھا ہے کہ

"محض دعا کے ساتھ فیصلہ چاہتا ہوں"

باوجود اس کے مولوی محمد علی لاہوری اور منشی قاسم علی اور اخیر میں مولوی اللہ دتا قادیانی سارے اس بات پر متفق ہوکر بول رہے ہیں کہ یہ اشتہار "دعاء مباہلہ" ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہ کیا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کی کتاب کا نام ہی یہ ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ سے فرار"

اسی طرح مولوی اللہ دتا قادیانی نے اس دعا کو دعاء مباہلہ قرار دیکر لکھا ہے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہ کیا لہٰذا مباہلہ منعقد نہ ہوسکا۔ پس یہ اشتہار سند نہ رہا۔

ان لوگوں نے ثبوت میں اخبار اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء پر مدار رکھا ہے جس کو مولوی اللہ دتا نے اپنی خاص ادا سے یوں لکھا ہے:

"حضرت مرزا صاحب کی تحدی اور اہلحدیثوں کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے جب کچھ بن نہ پڑا تو مباہلہ کیلئے طیار ہونے کا اعلان کردیا۔ بلکہ ترنگ میں آکر یہانتک لکھدیا

مرزائیو! اُسے ہمارے سامنے لاؤ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کیلئے دعوت دی ہے۔ کیونکہ جبتک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کیلئے کافی نہیں"

(اہلحدیث ۲۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء)

اس پر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ۱۵۔اپریل کو "دعاء مباہلہ" بنام "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرمادی۔"

(الفضل ۳۔ مئی ۱۹۲۷ء)

ناظرین کرام! مرزا صاحب نے ۱۸۹۷ء میں علماء اسلام کے ساتھ جن میں یہ خادم العلماء بھی تھا مباہلہ کی تحریک کی تھی جس کے متعلق فریقین کی تحریرات ہوتی رہیں۔ مولوی محمد علی لاہوری۔ مولوی اللہ دتا اور منشی قاسم علی قادیانی وغیرہم کئی ایک مرزائی اہل قلم نے اس خدائی فیصلہ کو رد کرنے کی یہی صورت بنائی ہے کہ "آخری فیصلہ" کو ۱۸۹۷ء سے جا ملائیں۔ بس یہ ہے ان سب کی کوشش۔

ہم حیران ہیں کہ خدا نے مرزائی چالوں کے توڑنے کے لئے ہم کو کیسے کیسے سامان عطا کئے ہیں یہ محض اُس کا فضل ہے۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

مولوی اللہ دتا نے میری تحریر مندرجہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء سے استدلال کیا ہے کہ میں نے مرزا صاحب کو جس مباہلہ کیلئے بلایا تھا مرزا صاحب کا اشتہار "آخری فیصلہ" اُسی کے جواب میں دعاء مباہلہ ہے۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو قبول نہ کیا اس لئے مباہلہ منعقد نہ ہوسکا۔ بس بات آئی گئی ہوگئی۔

اس کا جواب خود مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہوں۔ غور فرمائیں۔ میری تحریر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث میں نکلنے کے بعد مرزا صاحب کا کلام ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار "بدر" میں اڈیٹر "بدر" کے الفاظ سے نکلا جس کے خاص فقرات متعلقہ مباہلہ یوں ہیں۔

"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ازراہ ترحم فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہوجائیگی۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدیجائیگی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔"

(بدر ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء)

اہل انصاف بتائیں کہ مرزا صاحب تو سلسلۂ مباہلہ کی تکمیل کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پہ موقوف رکھتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کی تاریخ اشاعت

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء اُس کے سرورق پر مرقوم ہے'
پھر یہ کیا راست گوئی اور راست پسندی ہے کہ مرزا صاحب نے جس کام کو اخیر ماہ مئی پر رکھا ہوا تھا کام کو اُن کے مرید ۱۵- اپریل کو کر دینے کا الزام مرزا صاحب پر لگاتے ہیں۔ میرے بلکہ ہر ایک راست گو انسان کے نزدیک اس سے زیادہ غلط گوئی اور کذب بیانی کیا ہوگی

نوٹ اسی لئے میاں محمود خلیفہ قادیانی اس دعا کو مباہلہ نہیں مانتے۔ بلکہ مباہلہ کہنے کو مکر و فریب نام رکھتے ہیں۔

مباہلہ کہنے والے لاہوری ہوں یا قادیانی میاں محمود خاں خلیفہ قادیانی کا یہ فتویٰ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ صفحہ پر دیکھکر اس مکر و فریب سے توبہ کریں۔

احمدی دوستو! بڑے میاں (متوفی) اور چھوٹے میاں (زندہ) کا فیصلہ دیکھکر دعا فیصلہ کو دعا مباہلہ کہنے سے شرماؤ۔ پس ثابت ہوا کہ دعاء آخری فیصلہ کو سلسلہ مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ محض اُس بنا پر محض دعا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے ابتدائے اشتہار میں خود لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب آپ ہمیشہ اپنے پرچہ اہلحدیث میں مجھے مردود۔ کذاب۔ دجال بمفسد لکھتے ہیں۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا وغیرہ"

اس تکلیف کو دور کرانے کیلئے مرزا صاحب نے خدا سے دعا کی کہ

"اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اُٹھا لے"

نتیجہ گو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر مباہلہ موقوف رکھا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اُنہوں نے اس دعا کو مباہلہ سے زیادہ فیصلہ کن قرار دیا۔ اسی لئے جب بعد اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی میں نے ۳- جون ۱۹۰۷ء کو ایک خط کے ذریعہ یاد دلایا کہ حسب اعلان خود کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجئے۔ تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ دعاء آخری فیصلہ کے بعد کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں (اخبار بدر ۱۳- جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

بالکل ٹھیک ہے۔ مثل مشہور ہے "آب آمد تیمم برخاست"۔ جب آخری فیصلہ والی دعا ہو گئی تو اب مباہلہ کی کیا حاجت؟

فیصلہ کیا ہوا؟ دقت کی بات ہے مرزا صاحب کا دعا کرنا تھا کہ

اجابت از در حق بہر استقبال حاضر شد

دعائے مرزا خدا کی جناب میں قبول ہوئی۔ کیونکہ مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے جب میں نے ثناء اللہ کے متعلق دعا کی تو مجھے الہام ہوا۔ "اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ"[1] (اخبار بدر ۲۵- اپریل ۱۹۰۷ء)

پھر کیا ہوا! یہ کہ

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

آخری نتیجہ گزشتہ ایام میں ایک بزرگ سید محمد شریف صاحب ساکن گھڑیالہ (پنجاب) نے میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ خلیفہ صاحب نے ایک آدھ دفعہ تو کچھ حیل و حجت کی آخر دل میں غور کیا ہوگا کہ یہ کیا برخورداری ہے کہ ابا جان کے آخری فیصلہ کے بعد میں پھر بذریعہ مباہلہ فیصلہ کراؤں۔ بحالیکہ میری قوت قدسیہ ابا سے زیادہ نہیں۔ بلکہ برابر بھی نہیں۔ پس وہ اسی حکمت سے خاموش ہو گئے۔ خلیفہ صاحب کی یہ خاموشی اہل عقل و انصاف کے نزدیک قابل تعریف ہے۔

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ

اطلاع یہ مضمون بشکل اشتہار بھی مفت شائع ہوا ہے۔ جو اصحاب منگانا چاہیں محصول بھیجدیں۔ ایک آنہ میں ۹ اشتہار بھیج سکینگے انشاء اللہ

نوٹ اس بحث کو مفصل دیکھنے کے شائقین ہمارا رسالہ "فیصلہ مرزا" مطالعہ کریں قادیانی جنگ کے لئے جتنے اسلحہ استعمال کئے جائیں آخری فیصلہ اُن سب میں بہترین ہتھیار ہے۔ ہمارے احباب اس کو خوب استعمال کیا کریں۔ اس لئے ہم نے اس کا سارا مواد رسالہ "فیصلہ مرزا" میں جمع کر دیا ہے جس کا جواب ناممکن ہے انشاء اللہ۔

اخبار اہلحدیث اور اُس کے خریدار

(از مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی)
(مضمون نگار اپنی اپنی رائے کے مالک ہیں)

حضرت مولانا المکرم دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ الحمد للہ تا ایندم عموماً بخیریت ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا مدراس سے ایک مخلص دوست نے مجھ سے شکایت کی کہ مجھے اخبار اہلحدیث کے بعض پرچے نہ ملے تو میں نے دفتر اہلحدیث میں شکایت لکھی۔ کچھ جواب نہ ملا۔ پھر لکھا۔ پھر بھی بے پرواہی کی گئی۔ آخر تنگ آکر میں نے اخبار بند کر دیا ہے[※]

(۲) مجھے حیرت ہوئی کہ سیالکوٹ اخبار اہلحدیث کا نوٹس آفس نہیں ہے۔ اس بندش کا نوٹس کا دفتر امرتسر میں ہے نہ کہ سیالکوٹ میں، پھر مجھے اطلاع دینے کے کیا معنے؟

[1] خدا نے فرمایا میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (ترجمہ) ※ قیمت ۵ر

※ دفتر اہلحدیث میں روانگی اخبار اور شکایات رفع کرنے پر خاص توجہ ہوتی ہے اسی لئے اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ فخر کر سکتا ہے کہ اپنی طویل عمر میں برابر باقاعدہ نکلتا رہا ہے۔ نہیں کہہ سکتا کہ مولانا صاحب کو غلط خبر کس نے پہنچائی۔ (اہلحدیث)

رات بہت چلی گئی تھی اور دن بھر کا تھکا ماندہ بھی تھا۔ موسم گرمی کا تھا۔ اپنے طور پر اُس مخلص دوست کو ایک مباحثہ لکھا۔ اور اس میں لکھدیا کہ مطالعہ کے بعد یہ خط امرتسر میں بھیج دینا تاکہ اخبار میں شائع ہونے سے دوسروں کیلئے بھی موجب رہنمائی ہو۔ اُس دوست نے وہ خط مجھے واپس بھیجدیا کہ آپ خود بھیجینگے تو مؤثر ہوگا۔ میری فرصت کا حال تو معلوم ہی ہے۔ مدت تک امروز فردا کرتا رہا اور وہ خط جوں کا توں پڑا رہا۔ آج خدا کا نام لیکر اسے نقل کرکے اور اس پر ابتدائی چند سطریں بڑھاکر خدمت میں بھیجتا ہوں۔ مہربانی فرما کر اسے درج اخبار کردیں۔ والسلام۔

دعاگو میرسیالکوٹی

"محبی مولوی .... صاحب سلمکم اللہ الصمد۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آج رات آپ کا طویل خط باوجود قلت فرصت وکثرت اشتغال نہایت شوق سے باطمینان پڑھا۔ گویا کہ عرصہ سے بھوک لگ رہی تھی۔ اور کھانا پھیکا جو کچھ بھی ملا' بصد شکر نہایت مزے سے کھایا۔ جزاکم اللہ۔

(۲) مجھے نہایت افسوس ہوا کہ آپ نے اخبار اہلحدیث بند کروا دیا۔ گویا بہتے پانی کو بند کردیا۔ اور اپنے باغیچہ کو اُس سے سیراب کرنے کا خیال نہ کیا۔ حالانکہ آپ جیسے دوستوں اور دوراندیش زمانہ شناس احباب نے ایسا کیا تو دوسرے قاصر الفہم کوتاہ اندیش لوگوں سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی شکایت کے مطابق واقعی دفتر کی بدنظمی ہے یا کیا ہے؟ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ کچھ بھی ہوتا آپ کو اخبار بند نہیں کرانا چاہیئے تھا۔ آپ کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ہم اخبار کے ورقوں کی قیمت ادا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے فخر قوم بلکہ فخر ملک (درسردار اہلحدیث) پر سے چند پیسے نثار کرتے ہیں۔ پانچ روپے سالانہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے ایک ایک لفظ کی بھی قیمت نہیں' بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم کو ہر سال یہ مژدہ ملجایا کرے کہ اس سال لیلۃ القدر میں حکم جاری ہوگیا ہے کہ اس سال مولانا ثناء اللہ (عافاہ اللہ) کی جان فیض توامان سلامت رہیگی تو پانچ نہیں بلکہ پچاسوں روپے خیرات میں لگادینے چاہیئے۔ آہ! میرے مخلص دوست! مولوی .... صاحب! دور تک نظر اُٹھائیے۔ کیا کوئی دوسرا شخص اس قابلیت وجامعیت کا اور اس سیرت وفضیلت کا جو ہر وقت پانچوں ہتھیار تیار ہو۔ ہندوستان بھر میں نظر آتا ہے؟ خوب بڑتال کرکے دیکھئے' ہرگز نہیں ملیگا۔

میری اس رائے کو محض فرط محبت پر مبنی نہ سمجھیں۔ خدا کے فضل سے میری رائے غلو سے سلامت ہوتی ہے۔ اور اس کی بنا واقعات پر ہوکر اعتدال پر ہوتی ہے۔ جن امور پر اس کی بنا ہے۔ ان میں سے چند جو اس وقت میں بیان کرسکتا ہوں' آپ کے سامنے پیش کردیتا ہوں۔ آپ ان پر غور کرینگے تو بفضلہ تعالے میری موافقت کرینگے۔

(الف) ہندوستان میں مسلمانوں کے کئی ایک فرقے ہیں۔ حنفی۔ شافعی۔ احمدی۔ شیعہ۔ اور اہل حدیث۔ ہر فرقہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں منقسم ہوکر کسی نہ کسی عالم یا راہنما کی رہنمائی میں ہے۔

ان جماعتوں اور فرقوں کے اکثر مقتدا وپیشوا اپنی قوم کے دست نگر ہیں۔ یا بالفاظ دیگر اپنے معتقدوں کے سر پر خوشحالی وعیش میں گزران بسر کررہے ہیں' عام اس سے کہ وہ عیش پرستی جائز طریق پر کی جاتی ہے یا ناجائز طریق پر۔ انہی سرداروں' مقتداؤں' اور راہنماؤں کی مد میں علماء وصوفیاء وقت کو بھی رکھ لیں۔ کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ ان فرقوں یا جماعتوں میں سے اگر کسی فرقے یا جماعت کا سردار وراہنما اپنے معتقدوں کی دست نگری سے مستغنی ہے' تو وہ کونسا شخص اور وہ کس فرقے کا زعیم اور کس جماعت کا سردار ہے؟

میرے اوپر کے ذکر کردہ ناموں پر پھر نظر کریں۔ سوائے فرقہ اہلحدیث کے سردار کے اور وہ بھی اُس جماعت کے سرداروں کے جس سے آپ کو اور اس خاکسار ذرہ بیمقدار کو محبت وعقیدت ہے' کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے ہندوستان بھر میں مشاہیر میں سے صرف ایک ہی شخص جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کی ذات ستودہ صفات ہے اور بس۔ (صانہ اللہ عن الآفات)

جب یہ حال ہے تو کیا جناب مولانا صاحب کی ذات گرامی سے ہم کو جو یہ فخر حاصل ہے کہ دیگر جماعتوں کے امرا ومقتدا اپنے معتقدوں اور حلقہ بگوشوں کے سہارے پر جائز وناجائز عیش پرستی کرتے ہیں۔ اور ہمارا سردار مدظلہ ہمارے سامنے نہایت مسرت وبہجت میں یہ آیت پڑھتا ہے۔ فما اتانی اللہ خیر مما اتٰکم۔ اور آنحضرت صلعم کی سیرت پر ہوکر کہتا ہے وما اسئلکم علیہ من اجر۔ تو کیا یہ فخر کم ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ دیگر فرقے تو اپنے پیشواؤں کو عیش کرائیں' اور اس میں جائز وناجائز کا بھی لحاظ نہ کریں' اور ہم اپنے سردار کے اخبار کی سالانہ امداد بھی نہ کرسکیں۔ امداد کس کی؟ یہ تو معاملہ کی بات ہے' بیع ہے۔ قیمت دیتے ہیں اور اخبار خریدتے ہیں۔ کسی پر احسان نہیں' مفت کی نیکنامی ہے کہ اس بیع وشرا میں قومی انصار ہونے کا تمغہ بھی مل جاتا ہے۔

(ب) ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں قومی ضرورتوں کیلئے چندے ہوئے اور لاکھوں روپے جمع ہوئے' مسلم یونیورسٹی کیلئے پینتیس لاکھ روپے کی رقم جمع ہوئی۔ حجاز ریلوے کیلئے بھی حاصل جمع لاکھوں تک پہنچی۔ مسجد کانپور کے لئے بھی ایک لاکھ کے قریب روپیہ جمع ہوا۔

ملکی مطلع

کشمیر میں راعی اور رعایا میں مصالحت؟

اینچہ بو العجبی ست

واقعۂ کشمیر کے متعلق کمیشن کے سامنے جتنی شہادتیں پیش ہوئی ہیں اُن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانانِ کشمیر نے حکومت سے جاں بلب ہو کر زندگی پر موت کو ترجیح دی تھی۔ باوجود اس کے یہ حرکت اُن کی بغاوت یا ہندو مسلم فساد نہ تھا۔ جیسا کہ ریاست اور ریاست کے خیر خواہ اخبار مشہور کر رہے ہیں۔ مسلمان شہادتوں کا ذکر کیا ہندو قابل ترین شہادتیں بھی یہی بتا رہی ہیں۔ گذشتہ شہادتوں کے علاوہ آج ہم ایک ہندو معتبر گواہ کے الفاظ ہندو اخبار سے نقل کر کے سامنے رکھتے ہیں۔ گواہ کا نام ڈاکٹر دیوکول ہے۔ بیان اُن کا لمبا ہے۔ اُس کے سارے مضمون کی جان ایک ہی فقرہ ہے جو یہ ہے:۔

"اس کے بعد کمیشن نے ڈاکٹر دیوکول کی شہادت لی۔ آپ نے بیان کیا کہ یہ فساد فرقہ وارانہ نہیں تھا جیسا کہ کشمیری حکومت کہتی ہے بلکہ سیاسی فساد تھا۔" (پرتاپ ۳۱۔ اگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۳)

کیسا صاف بیان اور صاف تردید ہے اُن لوگوں کی جو مشہور کر رہے ہیں کہ فسادِ کشمیر ہندو مسلم فرقہ وارانہ جنگ ہے۔

اُن سب میں سے وہ بیان جامع اور واضح تر ہے جو کسی مسٹر عبد المجید قریشی نے دیا ہے۔ اس بیان کو سُن اور پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آج بھی دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو خدا انہی جیسے بنی نوع انسان پر حکومت کا فخر اور عزت دے اور وہ اُن کو بدترین حیوانوں سے زیادہ ذلیل رکھیں۔ دنیا میں سب حیوانوں سے بدترین حیوان کتا کہا جاتا ہے۔ آجکل کے حکام کے کتے تو یہ عزت رکھتے ہیں کہ حکامِ اعلیٰ اپنے داشتہ کتوں کے منہ چومتے ہیں مگر بنی نوع انسان اِن اپنے جیسے انسانوں کو ایسا ذلیل سمجھتے بلکہ ذلیل کرتے ہیں کہ الاماں والحفیظ۔ سچ تو یہ ہے جو شخص مذہبی تعصب سے اپنے مخالف مذہب رعیت پر ظلم کرتا ہے بنظر غور دیکھا جائے حقیقت میں وہ اُس مذہب کا بھی قائل نہیں جس کی وجہ سے وہ تعصب کرتا ہے۔

اخباروں میں خبریں آ رہی ہیں کہ کشمیر کے راجہ اور رعایا میں عارضی مصالحت ہو گئی ہے جس پر ہندو اخبار بہت خوش ہیں اور مسرت جنیاں قائم کرتے ہیں۔

"ہمارا راجہ کشمیر ہمیشہ زندہ باد"

اس سرخی اور اس کے مضامین سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اس مصالحت میں ریاست کو کامیاب اور مسلمانانِ کشمیر کو ذلیل شدہ سمجھتے ہیں۔ ہم نے بھی جو شرائط مصالحت دیکھی ہیں اگر انہی پر مصالحت ہے تو یقیناً مسلمان فیل کیا پہلے سے بھی زیادہ پامال ہو گئے۔ خدا وہ دن نہ لائے۔

باوجود اس کے ہم چونکہ کشمیر کی حرکت کو سیاسی اور آئینی جانتے ہیں اس لئے مسلمانانِ کشمیر کو کہتے ہیں کہ حوصلہ رکھو اور

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

اہلحدیث لیگ پر اظہارِ رائے

الحمد للہ کہ اہلحدیث لیگ کی تائید ہر طرف سے آ رہی ہے۔ اور آج جماعت اہلحدیث کی نظر کھلی اور اس کیلئے تیار نظر آ رہی ہے۔ میں اس انتظار میں تھا کہ دیکھوں کہ وہ کس قسم کی رائے دیتے ہیں کہ اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۳ ربیع الثانی میری نظر سے گذرا۔ اور اس میں برادر عزیز مولوی عبد الحلیم کا مضمون بابت اہلحدیث لیگ میں نے پڑھا۔ مجھے ان سے لفظ لفظ سے اتفاق ہے کیونکہ دنیا کی ہر قوم اسوقت بام ترقی پر چڑھتی جا رہی ہے لیکن ایک جماعت اہلحدیث ہے کہ بالکل مردہ جماعت۔ اور ترقی کس چیز کا نام ہے نہیں جانتی۔ آج ہر قوم میں ایجوکیشنل کانفرنس اور سیاسی لیگ قائم ہیں اور دونوں شاخ میں قومیں ترقی کر رہی ہیں۔ لیکن جماعت اہلحدیث دونوں شاخ میں پیچھے۔ اگر ایک تعلیمی دہلی کانفرنس ہے تو وہ بھی کچھ کام کی نہیں۔ اور سیاست سے تو کوسوں دور۔ اس لئے اسوقت سخت ضرورت ہے کہ اہلحدیث لیگ کا قیام ہو اور زور شور سے کام کرے۔

مگر مجھے برادر عزیز کی اس رائے سے اتفاق نہیں کہ اہلحدیث لیگ کوئی الگ چیز نہ ہو بلکہ وہی اہلحدیث کانفرنس اس کام کو بھی دیکھے۔ اگرچہ اس کے متعلق حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے کچھ تحریر فرمایا ہے۔ لیکن مختصراً۔ اس لئے میں تھوڑی وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ تجویز کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ بلکہ اہلحدیث لیگ اہلحدیث کانفرنس سے علیحدہ چیز ہو۔ کیونکہ دونوں کا کام الگ الگ ہے

خادم عبید الرحمٰن رحمانی دربھنگوی

مدرس جامعہ دار السلام عمر آباد۔ مدراس

ایضاً

لیگ اہلحدیث اشد ضروری چیز ہے۔ جماعت اہلحدیث میں ابتک اس کے نہ ہونے کے سبب سے بہت سی خرابیاں واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص جلسہ واحدہ میں تین طلاقیں رجسٹری کر کے دے تو عدالت میں اس کو رد کرانا بہت ہی مشکل ہے۔ نیز مردم شماری میں اپنا خانہ الگ نہیں ہے۔ سرکاری مدارس اور مکتبوں میں احناف، شیعہ، قادیانی وغیرہ مصنفوں کی جو جو کتابیں کورس میں داخل ہیں۔ اہلحدیث لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ کتابیں پڑھکر اپنا ایمان خراب کرنا پڑتا ہے۔ سوائے سیاسی امور میں بحث مباحثہ کے ان باتوں کا انسداد بعید ہے۔ پس اسباب مذکورہ و دیگر اسباب کے بنا پر ہم لیگ اہلحدیث کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن وہ مجلس کانفرنس اہلحدیث سے الگ ہو۔ اور کانفرنس کی تابع ہو۔

یہ کہ مجبور ہے۔ چونکہ ایسا کرنے سے دوسری خرابی کا اندیشہ ہے یعنی ہیٹ اور کوٹ والے غالب ہو جائینگے اور دستار وجبہ والے مغلوب ۔

(عزیز۔ اللہ عفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ بالکنج ضلع بگوڑہ)

محمد نیاز بنی رحمانی مدرس مدرسہ نور الہدی کٹرنی سالکن

قمر گاؤں ڈاکخانہ بور ہاٹ۔ بوگرہ۔

عبد الشکور مدرس مدرسہ جمال گنج اسلامیہ ضلع بگوڑہ۔

اہلحدیث | لیگ اہلحدیث کے خواہاں جلدی جلدی اطلاع دیں تاکہ شروع نومبر میں بتقریب جلسہ اہلحدیث کانفرنس پٹنہ میں اس کی ابتدائی بنیاد رکھی جائے۔ انشاء اللہ۔

کپاس کا وزن بڑھانے کیلئے اس میں پانی ملانا

(از سرکاری محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ امر مسلمہ ہے کہ کپاس میں پانی ملانے کا عمل جو دنیا کے کپاس پیدا کرنے والے ملکوں میں فریب کار سوداگروں کی بدولت مروج ہے' ہندوستان میں بھی پھیل رہا ہے۔ یہ ناواجب طریق تمام دنیا میں خاص توجہ کا موجب بن رہا ہے چنانچہ کاٹن اسوسئیشن ملس نے ۱۹۲۵ء میں ایک قاعدہ بنایا۔ جس کی رو سے اس کا کوئی ممبر ایسی کپاس نہیں بیچ سکتا جس میں اندرونی نمی ایک خاص حد سے زیادہ ہونے کے باعث اسے زائد قیمت وصول ہو سکے۔ یہ ضروری ہے کہ کپاس کی قدرتی نمی جو ریشہ میں پائی جانی لازمی ہے' اس نمی سے تمیز کیجائے جو کپاس کی بلائی اور گانٹھیں بندھنے کے بعد بارش یا ہوا میں زیادہ آبی بخارات یا بحری سفر میں سمندر کے پانی اور بخارات یا کپاس کی بلائی بغیر سکھانے کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ اس مسئلہ پر بارہویں بین الاقوامی کاٹن کانگرس میں بحث ہوئی۔ جو جون ۱۹۲۵ء میں بمقام وائنا منعقد ہوئی۔ کانگرس کے اس اجلاس میں ملکس کے سوداگروں کی قرارداد پر جس میں انہوں نے کپاس کی اندرونی نمی کے متعلق اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیا تھا' بہت مباحثہ ہوا۔ اور کانگرس مذکور نے تہیہ کیا کہ وہ اس برائی کو روکنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریگی۔

ہندوستان میں بھی کپاس میں پانی ملانے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی کاٹن کانگرس کے ایک اجلاس میں جو حال ہی میں بمقام اسکندریہ ہوا' روئی کے کارخانوں کے ایک نمایندے نے مصری کپاس میں نمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان شکایات کی وجہ سے جو سمندر پار کی منڈیوں اور خاص طور پر ہندوستان سے آتی ہیں' غالبًا وہ نمی ہے جو مصری کپاس کو بلائی اور گانٹھ باندھنے کے کارخانوں میں دیجاتی ہے۔ یہی مسئلہ ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی کے اجلاس میں حال ہی میں زیر بحث آیا۔ چنانچہ اس کمیٹی نے ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے جس میں اس برے رواج کو بند کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

نمی کپاس کا وزن بڑھانے کیلئے دیجاتی ہے۔ لیکن جو لوگ اس فریب کاری کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ وہ اس طرح کپاس کو کتنا خراب کرتے ہیں اور ملک کی تجارت کو کس قدر بدنام کرتے ہیں۔

زمیندار اور کپاس بیلنے والے بھی مندرجہ ذیل طریقوں پر کپاس کو نمی پہنچا سکتے ہیں۔

(۱) چنائی اسوقت کیجائے جبکہ کپاس اوس یا بارش کی وجہ سے ابھی گیلی ہو۔

(۲) چنائی کے وقت کپاس کو گیلے کھالوں میں جمع کیا جائے۔

(۳) فروخت سے پہلے کپاس کو ایسے گوداموں میں ذخیرہ کیا جائے جن میں آبی بخارات بہت ہوں۔

(۴) بلائی کے بعد روئی کا گیلے فرشوں پر ڈھیر لگایا جائے

(۵) روئی کے کارخانہ میں پہنچنے سے پہلے مختلف مراحل پر اس میں پانی ملانا۔

نمی کے پہنچانے کے مندرجہ بالا طریقوں میں سے زیادہ نقصان دہ وہ طریقے ہیں جن میں پانی کپاس میں ملایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عمل سے روئی کی نسبت کپاس کا زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ نمدار گوداموں میں کپاس کو ذخیرہ کرکے ان میں ہوا کی آمد و رفت کپاس کو بہت جلدی خراب کرتی ہے۔ اگر کپاس خشک کرکے ذخیرہ کیجائے تو ہوا کی آمد و رفت مفید ہے۔

نقصان :- پنجاب میں ابھی تک یہ دریافت کرنے کیلئے کہ نقصان کی نوعیت کیا ہے' تجربات نہیں ہوئے۔ لیکن اس موضوع پر مصر اور امریکہ میں تجربات ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے اگر کپاس گانٹھیں باندھتے وقت اور ذخیرہ میں نمدار ہو۔ تو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ نمدار ہونے کی وجہ سے چند جراثیم بہت سا نقصان کرتے ہیں۔ بعد میں سکھانے سے جراثیم کا حملہ رک تو جاتا ہے لیکن اس کا اثر بالکل زائل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ممکن ہے کہ یہ جراثیم روئی سے تیار شدہ کپڑے میں پہنچکر اس کو بہت کمزور کردیں' اگر روئی کو نمدار حالت میں ذخیرہ کیا جائے تو ۸۶ دن تک ذخیرہ میں رہ کر نقصان ۱۸ سے ۲۰ فیصدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی بڑھتا رہتا ہے۔ تاجروں کیلئے یہ امر بہت سخت خطرہ کا باعث ہے کیونکہ ان کا مال سوت کاتنے والے کارخانوں میں شاید ہی کبھی ۸۶ دن تک ذخیرہ میں رہنے کے بغیر پہنچ سکے اکثر دفعہ ایک سال کی روئی دوسرے سال کام آتی ہے۔ یہ روئی اگر گیلی ذخیرہ کی گئی ہو تو اس میں نقصان کا امکان بہت ہی زیادہ ہے۔ نمی کی وجہ سے روئی کا رنگ اور اس کی چمک خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی قیمت گر جاتی ہے اور نمی کی وجہ سے سوت کاتنے کے وقت وزن میں جو کمی ہوتی ہے بہت بڑھ جاتی ہے۔ امریکہ میں معلوم کیا گیا کہ خشک روئی میں کاتنے کے عمل میں ۷۰۹ فیصدی کمی واقع ہوئی اور نمدار روئی میں ۱۰۶۲۳۔ اس کے علاوہ نمدار روئی

(۸۷۲)

(۸۷۴)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر لائل پور

بمقدمہ سکندر لال ولد دولت رام ذات بانیہ سکنہ چک ۴۴۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ بنام منگل سنگھ وغیرہ ۱۹ کس قرضخواہان۔

درخواست بابت قرار دئے جانے دیوالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل نے درخواست بمراد قرار دئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں دی ہوئی ہے جس کی سماعت کیلئے تاریخ ۵۔ فروری ۱۹۳۲ء مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر ہو تو عدالت ہذا میں تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیش کرے۔

آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۳۱ء بثبت مہر عدالت اور دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶

اگر ممدار روئی کی گانٹھیں بنائی جائیں تو اس سے بنے ہوئے کپڑے کی طاقت ۱۰ فیصدی کم ہو جاتی ہے۔ مندرجہ بالا نقصان کا اثر جو نمی کی وجہ سے روئی کی قدر و قیمت میں ہوتا ہے۔ اس قیمت پر پڑتا ہے جو زمینداروں کو ملتی ہے۔ چنانچہ نہایت ضروری ہے کہ ذخیرہ کرنے، بیلنے اور گانٹھیں باندھنے کے عمل کے دوران میں کپاس کو خشک رکھنے کا خاص طور پر بندوبست ہونا چاہئے۔

ہدایات:- (۱) زمینداروں کو چاہئے کہ کپاس کی چنائی بارش کے بعد یا اس وقت جبکہ ابھی شبنم چودوں پر موجود ہو نہ کریں (۲) چنائی کے بعد کپاس سکھائی جائے اس کے بعد ہوادار گوداموں میں ذخیرہ کی جائے (۳) کارخانہ والوں کو چاہئے کہ بیلائی کے وقت روئی ممدار فرشوں پر جمع نہ کریں۔ اور گانٹھیں باندھنے سے پہلے اس پر پانی نہ چھڑکیں (۴) روئی کی گانٹھیں خشک گوداموں میں رکھی جائیں۔ پانی ملا کر کپاس کا وزن بڑھانے سے چند افراد کو فائدہ تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن بالآخر اس تمام ملک کی ساکھ خراب ہوتی ہے اور قیمتیں گر جاتی ہیں۔

(۸۷۵)

انتخاب الاخبار

مغلپورہ کالج | لاہور کا معاملہ ہنوز طے نہیں ہوا ہے۔

علماء لاہور | (مولانا احمد علی۔ مولانا داؤد غزنوی مولانا غلام مرشد) کی بابت خبر آئی ہے۔ کہ جیل کی بیجا تنگی کیوجہ سے کھانا چھوڑ چکے ہیں۔ (۱۷ ستمبر) خدا خیر کرے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری | امرتسری وا حفظ لاہور میں گرفتار کئے گئے اور دہلی لیجائے گئے تاکہ وہاں ان پر دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے۔ (اللہ انجام بخیر کرے)

چھریاں چل گئیں | سبزی منڈی دہلی میں لین دین کے معاملہ میں تین پٹھانوں کے درمیان تنازعہ ہو گیا۔ اور اس نے آخر شدید صورت اختیار کر لی حتیٰ کہ ان کی آپس میں چھریاں چل گئیں۔ ان میں سے ایک سخت مجروح ہوا۔ پولیس نے حملہ آور کو گرفتار کر لیا۔

قبول اسلام | کوئٹہ میں مسٹر برناڈ نام ایک انگریز اپنی میم اور مس کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ ریلوے میں نور نگین کے عہدے پر مامور ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔

مزدوروں کی جمہوریت | اطلاع آئی ہے کہ ہسپانیہ مزدوروں کی جمہوریت بنا دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں دستور اساسی کی پہلی دفعہ میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ جسے ایوان نے ۱۷۰/۱۵۲ آراء سے منظور کر لیا ہے۔

گاندھی جی لنکاشایر میں | گاندھی جی لنکاشائر میں جا کر بچشم خود دیکھ لیں گے۔ کہ انکی تحریک بائیکاٹ نے وہاں کے غریب مزدوروں پر کیا اثر کیا ہے۔

گاندھی جی اور مولانا شوکت علی | تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی اور مولانا شوکت علی صاحب لندن جا کر آپس میں بغلگیر ہو گئے اس سے ہندو مسلم تصفیہ کی امید بندھ گئی ہے۔

ہڑتال ختم ہو گئی | ڈیرہ اسمعیل خاں کے ہندو نے کرنل کرنتہ صاحب تاشقا صاحب کمشنر کے اطمینان دلانے پر دوسرا ہفتہ کے بعد اپنی دکانیں کھول دی ہیں

ریلوے لائین کی تعمیر | اطلاع منظر ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے ایک ہزار میل ریلوے لائین کی تعمیر کے لئے حکومت جاپان سے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں کچھ ریلوے انجینروں کی امداد دیجائے۔ نیز یہ بھی خیال ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے حکومت جاپان کو لکھا ہے۔ کہ وہ اس کام میں ۵۰ کروڑ ین (جاپانی سکہ) لگا دے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی | مسلم نمائندگان کشمیر سے سفارش کرتی ہے۔ کہ موجودہ حالات کے دیر تک قائم رہنے سے احتمال ہے۔ کہ کشمیری مسلمانوں کو نقصان پہنچے۔ لیئے انہیں چاہئے۔ کہ اپنے مطالبات حتی الامکان بہت جلد ریاست کشمیر کے سامنے پیش کریں۔ اور اسے آگاہ کر دیں کہ اگر ان مطالبات پر مناسب غور کرنے کے بعد ایک ہفتے کے اندر تسلی بخش فیصلہ نہ کیا گیا۔ تو مفاہمت کالعدم سمجھی جائے گی۔

مغلپورہ کالج | کے متعلق افواہ تھی کہ بعض طلباء میں سے ۳۵ طالبعلم معافی مانگ کر دوبارہ کالج میں داخل ہو گئے۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ آج مورخہ ۱۷ ستمبر تک کوئی طالب علم واپس نہیں گیا۔

سکھ کانفرنس | سکھوں کی تمام جماعتوں کی ایک کانفرنس ۲۷ ستمبر کو امرتسر میں منعقد ہوگی اس کانفرنس کا مدعا یہ ہے کہ ہندوستان کی آئندہ دستور اساسی میں سکھوں کے حقوق و مفاد کے تحفظ کے ذرائع اور وسائل سوچے جائیں۔ اور فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگرس فارمولا پر غور کیا جائے۔

کرایہ کم کرنے کا نوٹس | محلہ بیدواڑہ دہلی میں کرایہ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اور یہ طے پایا کہ جو مالکان مکانات نے ابھی تک کرایہ کم نہیں کیا انکو نوٹس دیا جاوے۔ کہ اگر انہوں نے کمی نہ کی۔ تو ۱۰ اکتوبر سے انکے مکانوں پر پکٹنگ کیا جائیگا۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ سے) ... شفا حاصل ہوئی اور ۸۲ مریض ایسے تھے۔ جنکی حالت بہتر ہو گئی۔ مریضوں کی روزانہ اوسط میں ۱۹ فیصدی کی شرح اموات ۱۹۳۲ء سے لیکر اقل ترین ہے۔ کل ۱۸۱ اموات ہوئیں۔ جن میں سے ۱۶ نمونیہ سے ۱۲ ہیضہ سے اور ۱۲ تپدق سے واقع ہوئیں۔ یہ امراض عام طور پر پاگل خانہ میں اموات کا باعث ہوتے ہیں۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ مرض ہیضہ کے بار بار نمودار ہونیکی وجہ متعدد مریضوں کی غلیظ عادات ہیں جن پر قابو پانا مشکل ہے۔ یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ صرف ایک موت تشدد سے واقع ہوئی۔ اور ایک خودکشی سے اور فرار کے متعلق صرف ایک کوشش ہوئی۔ جو کامیاب نہ ہوئی۔ حالانکہ مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے مریضوں کی تعداد ۲۵۰ تھی۔ مریضوں اور ملازم عملہ میں ملیریا اور دیگر بیماریاں پھیلنے کی وجہ زیادہ تر ہسپتال کے برساتی نالہ کا قرب تھا۔ لہٰذا یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ محکمہ صحت عامہ کے مشورے پر ریلوے۔ میونسپل اور چھاؤنی کے حکام نے اس گندگی کو کم کرنے کے لئے ایک تجویز مرتب کرنے کے متعلق اقدامات کئے ہیں۔ ہسپتال مذکور کے نظم و پرداخت پر کل ۲۷۱۵۸ روپیہ خرچ ہوا۔ رقم سے ۶۲۸۰ روپیہ ریاستوں اور صوبوں اور ان لوگوں کے ذریعہ وصول ہوا۔ جو مریضوں کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ گویا دوران سال میں ہسپتال کے نظم و پرداخت پر خالص خرچ ۲۰۱۸۷۱ روپیہ ہوا۔ اسکے بالمقابل ۱۹۲۹ء میں اس خرچ کی مقدار ۲۲۷۹۹ [illegible] تھی۔ اس حساب سے اخراجات نظم و پرداخت میں [illegible] روپیہ کی تخفیف ہوئی۔ گورنمنٹ نے فاضل نو مریضوں کے متعلق ایک لاکھ سے کچھ زیادہ روپیہ دیا کیونکہ اس کل رقم میں سے جو مقامی حکومتوں ریاستوں اور صوبوں کی طرف سے گورنمنٹ کو واجب الادا تھی۔ صرف [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ

تقلید اور اقتدا

اس عنوان سے اخبار "سچ" لکھنؤ میں ایک سلسلۂ مضمون نکلا ہے۔ فاضل مضمون نگار (مولانا مناظر احسن استاد جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن) کا نام دیکھکر ہم نے اس مضمون کو بغور دیکھا۔ گمان تھا کہ فاضل موصوف مسئلہ تقلید کو اپنے علم و فضل سے کماحقہ منقح کر کے ناظرین کو مستفید فرمائیں گے۔ مگر سارا مضمون دیکھکر ہماری تشنگی بحال رہی۔ کیوں؟

اسلئے کہ (بحکم وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) مسئلہ تقلید کی تنقیح اور تحقیق کرنیوالے کا فرض ہوتا ہے کہ پہلے تقلید کی تعریف کرے۔ پھر اس کی تقسیم پھر اسکا حکم ہونا چاہیئے سلسلہ مذکورہ کو ہم نے اس سے خالی پایا۔ بلکہ مولانا موصوف ان سب مراتب سے آگے جا کر ایک فقرہ لکھ گئے۔ جس کی وجہ سے ہمیں یہ نوٹ لکھنا پڑا۔ ورنہ ہم اس پر توجہ نہ کرتے۔ مولانا فرماتے ہیں:۔

"سچ ہے کہ ائمہ اسلام اصولی نہیں بلکہ بہت دور کے بعض فروعی مسائل میں باہم کچھ اختلاف ضرور رکھتے ہیں لیکن ان اختلافات کو تم اتنی اہمیت کیوں دیتے ہو۔ اختلاف جس سے تفرق پیدا ہوتا ہو۔ قابل ملامت ہے۔ ہم سے کہا گیا ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ	اور نہ ہو جانا اُن لوگوں کے مانند جو بکھر گئے اور مختلف ہوئے کھلی باتوں کے

آجانے کے بعد"

لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ حنفیت و شافعیت کے اختلاف نے باہم مسلمانوں کو جدا کیا حنفیوں نے ہمیشہ شافعیوں سے تعلیم حاصل کی۔ شافعیوں نے بسا اوقات حنفیوں کے ہاتھ پر بیعت کی، مرید ہوئے اور دیکھو: عرب میں، عجم میں، مصر میں، مراکو میں، کیا مالکیوں نے حنفی امام کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں؟ کتنے حنفی تھے۔ جنکو شافعی غزالی نے صوفی بنایا اور کتنے شافعی تھے جو حنبلی شیخ الشیوخ قطب الاسلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے فلاح و فوز کی بلندیوں تک پہنچے" (سچ ۱۴ستمبر)

اہلحدیث اس دعوٰی کی تحقیق کے لئے ہم ائمہ اصول کے اقوال سامنے رکھکر پوچھیں گے کہ خدارا انصاف!

تقلید کی جامع مانع تعریف یہ ہے کہ:۔

التقليد اخذ قول من غير معرفة دليله (متن جمع الجوامع للسبكى)

یعنی کسی غیر نبی کا قول بغیر اس کی دلیل پہچاننے کے قبول کرنا تقلید ہے۔

اس کا نتیجہ شارح نے الفاظ میں یوں ہے:۔

واخذ قول الغير مع معرفة دليله اجتهاد وافق اجتهاد القائل. (شرح جمع الجوامع جلد ۲ صفحہ ۲۵۱)

یعنی کسی غیر نبی کی بات کو اس کی دلیل کے ساتھ قبول کرنا تقلید نہیں بلکہ اجتہاد ہے"

فاضل مضمون نگار حیدرآباد میں رہتے ہیں اسلئے تعریف تقلید میں حیدرآباد کے ایک بزرگ کا قول ہم نقل کرتے ہیں۔

"تقلید کے معنے یہ ہیں کہ کسی شخص کو معتبر سمجھکر اس کے قول و فعل کی پیروی بغیر طلب دلیل کی جائے"

(حقیقۃ الفقہ مصنفہ مولانا انوار اللہ مرحوم حیدرآبادی حصہ دوم صفحہ ۵)

اس تعریف کے بعد تقلید کی تقسیم تقلید مطلق اور تقلید شخصی کی طرف ہے۔ تقلید مطلق یہ ہے کہ بغیر تعین کسی عالم سے مسئلہ پوچھکر عمل کیا جائے۔ جو اہلحدیث کا مذہب ہے تقلید شخصی یہ ہے کہ خاص ائمہ اربعہ میں سے ایک امام کی بات مانی جائے جو مقلدین کا مذہب ہے۔ یہ ہے تعریف اور تقسیم اب سوال یہ ہے۔ کہ تقلید کا حکم کیا ہے۔ اصحاب تقلید کہتے ہیں کہ تقلید فرض و اجب ہے اسپر غور طلب امر ہے۔ کہ جس صورت میں تقلید کی تعریف میں "عدم معرفت دلیل" داخل ہے۔ اور انکے نزدیک دلیل نام ہے قرآن و حدیث اجماع اور قیاس کا تو اس صورت میں تقلید کے فرض واجب ہونے کا صاف نتیجہ ہے کہ مقلد کو بوقت تقلید قرآن و حدیث وغیرہ کا پڑھنا حرام ہے۔ کیونکہ اس سے تقلید کی فرضیت میں نقص آتا ہے۔ یا للعجب۔ خیر یہ تو ہے تقلید کی تعریف، تقسیم اور حکم پر

ایک کتاب میں ابو رضا عطاء اللہ بن ابوالوفا ثناء اللہ لکھا پایا ہے۔ (فتح محمد غازی دہلی)

اہلحدیث اسکا جواب کیا دیا جائے بجز اسکے کہ پچھے مزیوئی دوست میاں آکر محلے اور شہر والوں سے دریافت کریں بعد تحقیق مرزا صاحب کے مذکورہ الہام کی تردید میں اشتہار شائع کریں۔ سچ ہے ؎

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت دجا

بیٹا باپ کی مسند پر

مرزا صاحب متوفی نے ایکدفعہ امرتسر میں تقریر کرنیکا انتظام کرایا۔ اتفاق سے ایام رمضان تھے۔ مرزا صاحب نے اثناء تقریر میں سب کے سامنے چاء پی لی مسلمانوں نے انکا ایسا کرنا احترام رمضان کے خلاف سمجھکر شور کیا۔ یہانتک کہ اینٹ پتھر بھی برسائے جسکا ذکر مرزا صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔ میاں محمود خلیفہ قادیاں والد ماجد کے قائم مقام ہیں۔ مگر انکو ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ اسلئے اہل بصیرت کا خیال تھا۔ کہ دیکھئے یہ مشابہت انکو کب حاصل ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ بیٹا باپ کے رتبے کو کتنی جلدی پاگیا؟ ۱۲-۱۳ ستمبر کو سیالکوٹ میں کشمیر کمیٹی کی مجلس شوریٰ میں آپ گئے۔ اس سے فارغ ہوکر جلسہ عام میں تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلم احرار پنجاب کا ذکر زبان پر آیا ہی تھا کہ اینٹوں پتھروں کی بارش ہونے لگ گئی جن سے آپکو اور آپکے ساتھیوں کو چوٹیں آئیں۔ ہاں باپ کی مشابہت بنانے کو یہ کام کیا کہ جتنی اینٹیں پڑی تھیں سب محفوظ رکھکر ٹرنک میں قادیاں لیگئے۔ ہم خلیفہ قادیان کو باپ کی مشابہت حاصل ہونے پر مبارکباد کہتے ہیں اور چوٹیں لگنے میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

قادیاں میں جنگ آپ جب سیالکوٹ سے قادیاں آئے تو وہاں بھی خیر نہ دیکھی۔ وہاں کے ناظر اعلیٰ فتح محمد سیال اور امین الملک پٹھان میں جنگ ہوگئی۔ دونوں نے ایکدوسرے کو کافی مارا جس سے خطرہ ہے کہ آئندہ قادیان دارالامان کی بجائے دارالحرب نہ ہوجائے جسپر مولوی سعد اللہ مرحوم کا شعر صادق آجائے ؎

چو تم باتو گرآئی چہ در قادیان ہیچ
وبا ہیچ خزاں ہیچ عرض ادالریان ہیچ

کوئٹہ میں زلزلہ اور قادیاں میں خاموشی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب دونوں جاپان میں زلزلے آئے تھے تو قادیاں میں شادیانے بجائے گئے تھے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کا نشان ہے۔ کہ جاپان میں زلزلہ آیا۔ پس یقیناً ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔ مگر آجکل خاص اپنے ملک ہندوستان (کوئٹہ) میں تباہی خیز زلزلے آئے۔ ہم منتظر تھے کہ قادیاں کے اخبار ان زلزلوں کو صداقت مرزا پر بین دلیل بنائینگے۔ مگر وہ آجتک خاموش رہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ۔

کوئٹہ کے زلزلوں سے مرزا صاحب کی
صداقت ثابت ہوتی ہے۔ جیسی چاولوں
کی سفیدی سے زمین کی گولائی۔ فافہم فانہ
دقیق ؎

مردم شماری میں احمدی تعداد

صدر انجمن احمدیہ قادیان اور لاہور جواب دیں

عیسائی اخبار نور افشاں لاہور نے مرزائیوں کی تعداد پچپن ہزار بتائی ہے بجائیکہ قادیانی اخبار عام طور پر لاکھوں بتاتے ہیں اسلئے دونوں مقاموں کے مرکز ہمیں جواب دیں کہ تازہ مردم شماری میں احمدی تعداد کتنی ہے۔ مگر خیالی نہ ہو بلکہ رپورٹ کے الفاظ میں بحوالہ صفحہ ہو ؎

سلطان ابن سعود، ملا عباس

اور

خواجہ حسن نظامی دہلوی

خواجہ صاحب دہلوی کے ہم مزاج شناس ہیں آپ کبھی کبھی ایسی بات بھی کہدیا کرتے ہیں کہ اسپر یہ مصرع موزوں ہوتا ہے ؏

ایسی بے پر کی اڑاتا نہ تھا صیاد کبھی

آپنے ایک دفعہ بوہروں کے ایک پیش امام ملا عباس کی بیان کی کہ میں نے دیکھا سلطان ابن سعود مزار فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گرا کر اسپر کھڑے ہوکر یہی الفاظ کہہ رہے تھے (جو اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۱ء میں درج ہو چکے ہیں) ملا عباس مذکور کا پتہ نشان نہ بتایا تھا۔ اتفاقاً ملا موصوف کے دوست طبیب علی عبد الرسول صاحب امرتسر آئے۔ ذکر اذکار آنے پر ہم نے انکی معرفت ملا عباس صاحب کو خط لکھا جس میں چند سوال تھے۔ (۱) کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر گرائی گئی یا قبہ؟ (۲) کیا آپنے سلطان کو ایسا کہتے سنا؟ (۳) یہ واقعہ کس زمانہ اور کس تاریخ کا ہے؟ اسکا جواب ملا موصوف نے ازراہ فرض شناسی جو دیا وہ درج ذیل ہے

نوٹ ہم ناظرین محققین کو تحقیق کا موقع دینے کیلئے ملا صاحب کے خط کیساتھ انکا پورا پتہ بھی درج کردیتے ہیں:-

"بمبئی بدری محل تاریخ ۱۹-۹-۱۹۳۱ء

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر لاہور

پس از سلام مسنون گذارش آنکہ آپکا نوازشنامہ مورخہ ۱۲ ملا۔ جواب میں گذارش ہے کہ مولاتنا فاطمہ کے مزار مبارک پر ایک ضریح (جالی) بنی ہوئی تھی جو اب نہیں ہے اس ضریح پر قبہ سایہ فگن تھا۔ جو منہدم کیا گیا۔ دوسرے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ مولاتنا فاطمہ کے مزار پر کھڑے ہوکر سلطان ابن سعود نے کچھ کہا یہ ایک غلط فسانہ ہے۔ جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ میں نے ہرگز خواجہ صاحب سے یہ نہیں کہا۔ جو کہا تھا وہ مرسلہ خطوں میں درج کرچکا ہوں۔ خاکسار ملا عباس"

اہلحدیث:۔ ناظرین کرام! کیا ہی سچ ہے ؎ پر کتر کر میرے کہتا ہے کہ گلشن سے نکل۔ ایسی بے پر کی اڑاتا نہ تھا صیاد کبھی ؎

محراب مسجد

بعض مسائل اشتراک اسمی کی وجہ سے محل اختلاف ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک محراب بھی ہے۔ ایک محراب وہ ہے جو آج کل مساجد میں ہوتا ہے۔ جس کی صورت اتنی ہے۔ کہ سامنے کی دیوار کو ذرا سا یوں ⌒ کر دیا جاتا ہے۔ دوسرا محراب انصاری کا ہے۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ حاضرین سے بالکل الگ امام کے کھڑا ہونے کی ایک جگہ یوں ◯ بنی ہوتی ہے۔ تیسرا محراب اس محراب پر بولا جاتا ہے جس میں زاہد۔ عابد الگ بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ فخرج علی قومہ من المحراب انہی معنے میں ہے ان تینوں محرابوں کا حکم الگ الگ ہے۔ جن احادیث میں محراب کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس کی تصریح بھی آتی ہے۔ کہ وہ محراب انصاری ہے۔ بعض احادیث میں محراب کا ثبوت آیا ہے۔ اس سے مراد اور ہے۔ ہمارے نزدیک دونوں حدیثیں بجائے خود ہیں۔ اس تمہید کو ملحوظ رکھ کر مندرجہ ذیل مراسلات ملاحظہ کریں۔ — اہلحدیث

سوال

امام طبرانی و بیہقی و ابن شیبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت نقل کی ہے۔ در منثور ہکذا فی حاشیہ جامع البیان ۳۵۳ نیز مصنف مرقات شرح مشکوٰۃ نے اس کی کراہیت ایک جماعت سلف سے نقل کی ہے۔ اور پہلا محدث اس کا عمر بن عبد العزیز کو ٹھہرایا ہے نیز امام جلال الدین نے اعلام الاریب بحدوث بدعۃ المحاریب میں اسے ابتدائے ثانی صدی کی ایجاد قرار دیا ہے۔ اور کتاب الرسائل بجرفتہ الاوائل میں امام ممدوح نے اسے عمر بن عبد العزیز کی بدعت ٹھہرائی۔ نیز مولوی عبد الرحمان صاحب نے کہا ہے۔ کہ مسجد میں محراب بنانا سنت نہیں ان علما کی تردید میں مصنف عون المعبود نے تامل کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ محراب کے ہونے کا ثبوت بعض احادیث سے زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے بیہقی نے سنن کبریٰ میں وائل بن حجر سے نقل کیا ہے۔ کہ وائل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ مسجد کی طرف تشریف لے چلے۔ پھر محراب میں داخل ہو کر نماز شروع کی۔ پھر اس کے بعد شیخ ابن ہمام کا قول دربارہ ضرورت محراب برائے امام نقل کرتے ہوئے محراب کا وجود اور ثبوت زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔ پھر خاتمہ میں کہا ہے۔ کہ محراب میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے اور جو شخص مکروہ کہے دلیل لائے۔ ورنہ اسکا کلام باطل ہے۔ مولانا آپ فیصلہ ٹھیک طور پر کر کے ہمیں مطمئن کرنا آپ کا کام ہے ان اقوال متخالفہ متضادہ میں قابل حجت و عمل کس کا قول ہے۔ جواب محققانہ جلد ارقام فرما کر ممنون بر او منت فرمایئے۔

الملتمس:- ابو حامد محمد عثمان عفی عنہ۔ امام مسجد اہلحدیث لشکر گاہ بنگلور

محراب مسجد کی بدعت پر جواز کے پردہ کا انکشاف

محراب مسجد کے متعلق کتنی مختلف مضامین بجواب اہلحدیث جواز و عدم جواز میں ناظرین کرام کے سامنے یکجا رکھ کر کما حقہٗ حقیقت کا اظہار کیا جانا ضروری ہوا۔

(۱) ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ صلا۔ لوگوں نے دھوم مچا رکھی ہے۔ کہ محراب مساجد میں بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔ اور چند مولوی صاحبان بدعت ٹھہرا رہے ہیں۔ افسوس اور سخت افسوس جس امر کا ثبوت قرآن و حدیث سے پایا جاتا ہو اسکو بدعت بلا دلیل کہنا کیا شرعاً درست ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت پاک فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب الآیۃ بتا رہی ہے۔ کہ محراب کی ہرگز ممانعت نہیں۔ کسی قرآنی آیت و احادیث رسول سے نہی ثابت نہیں۔ آیت مذکورہ میں زکریا علیہ السلام کا فعل ذکر کیا ہے۔ اور محراب کا جواز یقینی طور پر ثابت ہوا۔ دوسری حدیث اس امر پر دلیل ہے۔ اخرج البیہقی فی السنن الکبری من طریق سعید بن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ عن وائل بن حجر قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھض الی المسجد فدخل المحراب ثم رفع یدیہ بالتکبیر الحدیث منقولہ عون المعبود ملخصاً۔ یعنی وائل بن حجرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ مسجد کی طرف تشریف لے چلے۔ پھر محراب میں داخل ہو کر نماز شروع کی انتہی

(۲) ۲ صفر ۱۳۵۰ھ صفحہ ۹ محراب کا ہونا امر مسنون ہے۔ زمانہ نبوی میں اس کا ہونا ثابت ہے محض گمان کے طور پر نہیں۔ جیسا کہ بعض سمجھنے والوں نے سمجھا ہے۔ ملاحظہ ہو عون المعبود۔ اخرج البیہقی ملحقاً (الا بجائے عبد الجبار عن وائل کے علقمہ عن وائل اس میں منقول ہے)

(۳) ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ صفحہ ۴ جہاں بہتری رسم و رواج شرک و بدعت رائج ہیں۔ وہاں مسجدوں میں محراب بنانے کی بدعت بھی ہے۔ یہ دینی بدعت ہے۔ جس کا بیج دوسری صدی ہجری میں بویا گیا۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اعلام الاریب بحدوث بدعۃ المحاریب میں فرمایا ان قوما خفی علیھم کون المحراب فی المساجد بدعۃ وظنوا انہ کان فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمنہ ولم یکن قط فی زمانہ ولا فی زمان الخلفاء ومن بعدھم الی المائۃ الاولی وانما حدث فی اول المائۃ الثانیۃ

یعنی بیشک ایک قوم پر یہ بات پوشیدہ رہی کہ مسجد میں محراب بنانا بدعت ہے۔ اور گمان کیا کہ مسجد نبوی میں محراب تھی۔ حالانکہ کبھی بھی حضور

کے زمانہ اور خلفائے کے زمانہ میں نہ تھی۔ اور اسکا احداث دوسری صدی کے شروع میں ہوا ہے۔ مولانا وحید الزمان تسہیل القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ کہ مسجد میں محراب بنانیکا رواج مدت سے چلا آتا ہے۔ سنت نہیں۔ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد میں داخل ہے ملخصاً (۳) ۱۴ ربیع ۱۳۲۹ھ ص۱۳ بذیل فتاوی۔ ج۳ ص۲۶ محراب مسنون نہیں بغیر نیت سنت بنایا جائے تو جیسا مسجد میں طاق بنانا جائز ہے یہ بھی جائز ہے۔ اللہ اعلم۔ اقول وباللہ التوفیق

لفظ محراب متعدد آیات میں وارد ہے۔ چنانچہ آل عمران میں کلما دخل علیھا زکریا المحراب۔ اور فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب اور مریم میں فخرج علی قومہ من المحراب اور سبا میں یعملون لہ ما یشاء من محاریب اور صاد میں وھل اتاک نبؤ الخصم اذ تسوروا المحراب۔ تفسیر مظہری و لطائف البیان مولانا حضرت نواب صاحب مرحوم وغیرہم کتب لغت میں مرقوم ہے۔ کہ حضرت عطاء و قتادہ اور مجاہد و ضحاک اور ابوعبیدہ رحمہم اللہ نے فرمایا۔ مراد محراب سے حجرہ اور قیام عبادت و مصلی و مسجد و صدر مجلس مقام مرتفع ہے۔ پس یہ تذکرہ محراب قرآن پاک میں انبیاء سابقین کا ہے۔ کہ وہ محراب ہی میں نماز و عبادتیں مشغول ہوتے تھے۔ یہ کچھ دلیل جواز اس امت کے لئے نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ مستقل دلیل نہ ہو۔ چہ جائیکہ صحیح بخاری الجزء الثانی ص۱۲۱ انصاری دہلی میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوٰۃ [illegible] الحدیث۔ امام ذیشان حافظ الحدیث احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ قولہ جعلت ویؤیدہ ما اخرجہ البزار عن ابن عباس نحو حدیث الباب

وفیہ ولم یکن من الانبیاء احد یصلی حتی یبلغ محرابہ انتہی۔ فتح الباری الجزء الثانی ص۲۸۶ میں مرقوم ہے۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم بجنب المنبر ای ولم یکن لمسجدہ محراب انتہی۔ یعنی تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنائی گئی ہے۔ زمین میرے لئے جگہ نماز اور طہارت کی پس جس کو میری امت میں سے نماز کا وقت آوے تو نماز پڑھ لے اور تائید کرتی ہے۔ اس روایت کی حدیث ابن عباس کی بروایت بزار یہ کہ کوئی ایک نبی ایسا نہ گذرا جو داخل ہوئے محراب میں نماز پڑھتا ہو۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کو کھڑے ہوتے منبر کے داہنی طرف کھڑے ہوتے۔ اور محراب نہ تھی آپ کی مسجد میں انتہی۔ پس کالشمس فی نصف النہار واضح ہو گیا۔ کہ محراب انبیاء سابقین کے لئے مخصوص تھی۔ نہ اس امت کے لئے۔ نواب صاحب مرحوم مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۱۹۱ ج۱ میں فرماتے ہیں وسیوطی را در بدعت محاریب رسالہ مستقلہ است انتہی۔ اور صاحب قاموس سفر السعادت میں فرماتے ہیں۔ آنحضرت مصلے صحن بود دیوارے و محرابے نبود انتہی۔ وکذا فی جذب القلوب شیخ عبد الحق محدث دہلوی و سید سمہودی در وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ میں فرماتے ہیں المسجد الشریف لم یکن لہ محراب فی عھدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی زمن الخلفاء بعدہ مجموعۃ الفتاوی ص۲۶۲ یعنی مسجد نبوی شریف میں زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ خلفاء محراب نہ تھی۔ یہ ہے ان مضامین کا خلاصہ جو محراب مسجد کے جواز میں درج اخبار ہوتے ہیں۔

جواب یہ ہوا کہ حدیث منقولہ عون المعبود جس میں فدخل المحراب واقع ہے۔ اولاً اسمیں عبد الجبار کا سماع اپنے والد وائل بن حجر سے ثابت نہیں۔ چنانچہ خود صاحب عون المعبود الکلام المبین ص۲۹

میں لکھتے ہیں و عبد الجبار لم یسمع من ابیہ اور مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری ابکار المنن ص۱۷۷ میں فرماتے ہیں۔ وعبد الجبار لم یسمع من ابیہ فھذہ الروایۃ ضعیفۃ غیر قابلۃ للاحتجاج اور مسک الختام ص۲۵۱ میں نواب صاحب مرحوم فرماتے ہیں عبد الجبار بن وائل از پدر سماعت ندارد پس معلل شد بانقطاع الغرض حسب تصریحات اکابر محدثین امام بخاری و ابن المعین اور ترمذی و نووی وغیرھم رحمہم اللہ یہ روایت مرسل و منقطع ہے۔ اور اگر حسب منقولہ عون المعبود جس میں واسطہ عبد الجبار عن امہ واقع ہے۔ تو ارسال و انقطاع بصحت نقل رفع ہو جاتا ہے لیکن اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ در صورت عدم ارسال کے دخول محراب کی توجیہ مقام مصلیٰ امام سے کرنی لازم ہے۔ جس طرح فتح الباری الجزء الثالث ص۲۰۴ میں مرقوم ہے۔ قولہ باب من دخل لیؤم الناس) ای الی المحراب مثلاً انتہی کیونکہ حضرت شارح علامہ نے امام کے داخل ہونے کے لئے لفظ محراب مثال کے طور پر عرفاً تعبیر فرمایا۔ کہ فی الواقع مسجد نبوی میں محراب کا وجود نہ تھا۔ کیونکہ حدیث صحیح بخاری اور فتح الباری میں اس امر کی تصریح ہے کہ انبیاء سابقین کے لئے محراب مخصوص تھی۔ اور اس امت کے لئے نہیں۔ اسی طرح حدیث منقولہ عون المعبود میں فدخل محراب سے مراد مقام امام کلام صحابیؓ میں متعین ہوگا۔ نہ کہ محراب مروجہ لیکن روایۃً و درایۃً بھی مقدم و مرجح ہے۔ علاوہ بریں جبکہ بکثرت احادیث و اقوال ائمہ سلف ممانعت محراب میں وارد ہیں چنانچہ مولانا عبد الجبار مرحوم فتاوی غزنویہ میں لکھتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو مسجدوں میں محراب ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ میں نہ تھے۔ ہجرت کی دوسری صدی میں یہ محراب نو پیدا ہوئے شروع اس کا نصاریٰ سے ہے۔ اور رسول اللہ صلعم

ہے کہ جنے نصاری کا محراب دیکھا نہ ہو۔ بطور تحقیق ہم ذرا تو اد گرجا میں جائیے تو دیکھئے۔ نصاری کا محراب عام لوگوں سے بالکل الگ یوں ○ ہوتا ہے منع (اہلحدیث)

ں سے منع فرمایا ہے۔ اور بہت سے صحابہ کو
ان کا شایت ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ
نے تفسیر درمنثور زیر آیہ فنادتہ الملئکۃ الخ، اور
رسالہ بدعات میں جیب میں منقول ہے۔ وورد النہی
بالنہی عن اتخاذہ وانہ من شان الکنائس
وان اتخاذہ فی المسجد من اشراط الساعۃ
اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن موسیٰ
الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تزال امتی بخیر مالم یتخذوا فی
مساجدہم مذابح کمذابح النصاری واخرج
الطبرانی والبیہقی عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا ہذہ المذابح
یعنی المحاریب[1] واخرج ابن ابی شیبۃ عن
ابن مسعود قال اتقوا ہذہ المحاریب واخرج
ابن ابی شیبۃ عن عبید بن ابی الجعد قال
کان اصحاب محمد یقولون ان من اشراط
الساعۃ ان یتخذ المذابح فی المسجد یعنی
الطاقات واخرج ایضاً عن ابی ذر قال
ان من اشراط الساعۃ ان تتخذ المذابح
فی المساجد واخرج البزار فی مسندہ برجال
ثقات عن ابن مسعود انہ کان یکرہ الصلوۃ فی المحاریب
ویقول انما کانت الکنائس فلا تشبہوا باہل الکتاب یعنی المذکورہ
الصلوۃ فی الطاق واخرج ابن ابی شیبۃ
عن کعب المذکور المذابح فی المسجد انتہی
یعنی حدیث میں محراب بنانے کی ممانعت وارد ہے
اور تحقیق محراب تو یہودیوں کی عبادت گاہوں
میں ہوتا ہے اور تحقیق محراب کا مسجد میں بنانا
قیامت کی نشانیوں سے ہے۔ ابن ابی شیبہ
نے اپنی مصنف میں موسیٰ جہنی سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میری امت ہمیشہ بھلائی میں رہے گی
جب تک کہ وہ اپنی مسجدوں میں نصاری کی طرح[2]
محراب نہ بنائیں گے۔ اور طبرانی اور بیہقی نے
عبد اللہ ابن عمرؓ سے روائیت کی ہے کہ تحقیق
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچو

تم ان محرابوں سے اور ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ
بن مسعود رضہ سے روائیت کی ہے کہ کہا عبد اللہ
بن مسعود نے بچو تم ان محرابوں سے اور ابن
ابی شیبہ نے عبید بن ابی جعد رضہ سے روائیت
کی ہے کہ کہا انہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب کہتے تھے کہ مسجدوں میں مذابح
یعنی طاقات بنانا قیامت کی نشانیوں سے ہے
اور بزار نے اپنی مسند میں معتبر راویوں کیساتھ
عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ
محراب یہودیوں کے عبادت خانوں کی ہوتی ہیں
تو تم اہل کتاب سے مشابہت نہ کرو۔ یعنی عبد اللہ
بن مسعود محراب میں نماز پڑھنی مکروہ جانتے تھے
اور ابن ابی شیبہ نے کعبؓ سے روائیت کی ہے
کہ تحقیق کعب نے محرابوں کو مسجد میں برا جانا ہے۔
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ صراط مستقیم میں فرماتے
ہیں۔ وقالوا (ای الحنفیۃ) ایضاً یکرہ القیام
فی الطاق لانہ یشبہ صنیع اہل الکتاب من
حیث تخصیص الامام بالمکان بخلاف ما اذا
کان سجودہ فی الطاق وھذا ایضاً ظاھر
مذھب احمد وغیرہ انتہی۔ یعنی اور کہا
حنفیوں نے کہ محراب میں قیام بھی مکروہ ہے۔
اس لئے کہ یہ اہل کتاب کے فعل سے مشابہت
ہے بسبب خاص کرنے امام کے مکان کو بخلاف
اس صورت کے کہ قیام باہر ہو۔ اور سجدہ محراب
میں اور ظاہر مذہب امام احمدؒ وغیرہ کا یہی ہے
انتہی۔ دیکھئے فی المجموعۃ الفتاوی للمولانا عبد الحی
المرحوم لکھنوی ج ۱ صفحہ ۱۹۳ وصفحہ ۱۶۲ فقط

بندہ عزیز عفی عنہ مراد آباد مسجد اہلحدیث۔
۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دھلی

ملی ومذہبی بھائیو! یہ مدرسہ جو زیب عنوان
ہے۔ بالکل صحیح معنی میں اہلحدیث کا علمی مرکز ہے
اپنی جامعیت وتمنا حیثیت کے لحاظ سے یہی وہ واحد

مدرسہ ہے جس کے دیکھنے سے دل باغ باغ
ہو جاتا ہے یہی وہ علمی سرچشمہ ہے جو ایک مسلم
کے قلب کو مسرور آنکھوں کو پر نور کر دیتا ہے فی الواقع
جتنی بھی تعریفیں کیجائیں۔ اس سے بڑھ کر اور
کہیں بڑھ کر ہے۔ میں باسعت مدرسہ کے قواعد
ودرس نظامیہ کے بتانے کے لئے نہیں جو مدرسہ
کے مطبوعہ نصاب تعلیم میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں
بلکہ میں آپ کے مزید تعارف کے لئے مدرسہ کے
چند مختصر خوشکن حالات سے مطلع کرنا چاہتا ہوں
طلباء مدرسہ:۔ تقریباً ہر وقت اسی طالبعلم
رہتے ہیں جنہیں الہ آباد یونیورسٹی کے مولوی عالم
تک موجود ہیں۔ کوئی وقت ایسا نہیں آیا۔ کہ مدرسہ
میں ہندوستان اور بیرون ہند طلبا سے یہ مدرسہ
خالی ہو۔ اینٹ کا بہترین انتظام ہے
مدرسہ کی شاندار پختہ عمارت میں بہت وسیع
اور بڑے بیش کمرے ہیں۔ ہر طالبعلم کے لئے
چارپائی معہ بسترہ مدرسہ کیجانب سے داخل ہوتے
ہی ملتا ہے۔ بجلی کی روشنی اور لالٹین پانی کے نل
کا باقاعدہ بندوبست ہے۔ اساتذہ کرام یا مدرسین
مدرسہ آٹھ ہیں۔ چیدہ چیدہ علماء ہیں جن میں سے
مایہ ناز نفوس اور نخر روزگار ہستیاں جن پر جتنا
بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا
احمد اللہ صاحب دہلوی کی ذات اقدس ہے۔ اور
جناب مولانا سکندر علی صاحب معقولی بحر العلوم
مدقق کامل کی ذات مبارک ہے۔ (مد ظلہما تعالےٰ)
باقاعدہ بروقت جماعت بندی سے پڑھائی ہوتی
ہے۔ سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحانات پوری سختی
کیساتھ لئے جاتے ہیں۔ خاص خاص مضامین میں
اچھے نمبروں پر پاس ہونیوالے طلبا کو معقول انعام
جاتا ہے۔ مدرسہ کے لئے ایک ہوشیار تجربہ کار
صاحب مقرر ہیں۔ جو باقاعدہ اپنا کام انجام
ہیں اور ادویات انگریزیہ کا خرچ مدرسہ کے
مقرر ہے۔ مدرسہ کے درمیان ایک
کے نام سے موسوم ہے۔ اسمیں متفرق
اجلاس لیکچر وغیرہ ہوتے ہیں

---

[1] صدق (اہلحدیث) [2] نصاری کا لفظ یاد رہے (اہلحدیث)

مساوات اسلامی اور ہم

بقلم مولوی عبداللہ صاحب مئوی حال مقیم چھپرا ضلع سنگھ بھوم

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ط ان اللہ علیم خبیر۔ سورہ حجرات رکوع ۲ پ ۲۶۔ یعنی اے لوگو بیشک ہمنے پیدا کیا تم کو ایک مرد و عورت سے اور کیا ہمنے تم کو کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو بیشک بہت بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک تمہارا پرہیزگار ہے۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام پاک نے مساوات کی ایک ایسی کہربائی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرکے مقناطیسی کام کیا کہ اہل دنیا محو حیرت و انگشت بدنداں ہوگئے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم پڑھو و اعتقاداً اس طرح سختی سے پابندی ہوئی اور کی گئی کہ تاریخ دنیا اس کی نظیر و مثال سے عاجز رہگئی یہی آلہ تسخیر تھا جس نے دنیا کو مسخر کرلیا۔ اسی پر زور سحر کا اثر تھا کہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک دنیا مسحور ہوگئی۔ یقیناً اسی کا کرشمہ تھا کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا ہر طرف ایک دلفریب منظر تھا اسی نے فاقہ پروش و فاقہ مست غلاموں کا رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اپنی پھوپھی زاد کے ساتھ بطیب خاطر عقد کرانے پر آمادہ و تیار کیا۔ اور آپنے صرف کہہ کے نہیں بلکہ کرکے عملی نمونہ سے ہمیں سبق دیا اور تمام متبعین امت کے لئے اسوۂ حسنہ اور لائحہ عمل تیار کرکے رکھ دیا۔ چنانچہ آپ کے سچے تابعدار دل اور حقیقی جان نثار رو نے قدم بقدم آپ کی پیروی کرکے اپنے اتباع کا کما حقہ ثبوت دیا۔ تاآنکہ سیدنا حضرت بلالؓ کو (جنکی شان میں کہا گیا۔ اما وجد محمد غیر ہذا الغراب الاسود مؤذنا یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اس کالے کوے کے سوا کیا کوئی مؤذن نہیں ملا۔ اور اسی گستاخی پر آیت عتوانی نازل ہوئی) خلیفۂ وقت امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے سردار کا خطاب ہی دے دیا۔ اور سیدنا کے لقب سے یاد کیا کرتے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کا یہی عملی و اعتقادی اور اذعانی نمونہ ہے۔ اسیکو کہا گیا ہے کہ ؎

حسن ز بصرہ، بلال از حبش، صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

وہ قوم و جماعت جسکی قبیلہ پرستی فطرت تھی، جو خاندانی عصبیت و حمیت میں خون شہ رگ تک سے بلکہ دین کو پانی سے بھی حقیر و بے وقعت سمجھتی تھی جسکی رگ و ریشے میں نسلی امتیاز و ناز کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا ہر قبیلہ و خاندان کا ادنے سے ادنے فرد اپنی عزت و شرافت بہادری شجاعت خودداری و غیرت آن بان کے سامنے بڑے سے بڑے ذیجاہ شریف اور صاحب ہیبت و جلال امیر کبیر کو پر پشہ سے زیادہ وقعت نہ دیتا تھا۔ ہر فرد قوم ہمچنیں دیگرے نیست کا آوازہ لگاتا تھا۔ اور لطف یہ کہ وہ شعرا کی طرح گوشہ بزم میں نہیں بلکہ سر بکف جانبازوں کی طرح میدان رزم میں کوس لمن الملکی بجاتا تھا اور وہ بھی صرف زبانی جمع خرچ نہیں۔ بلکہ نقدا نقد شور و اچکاتا تھا۔ اور "اولئک آبائی فجئنی بمثلہم۔ اذا جمعتنا یا جریر المجامع" یعنی ہمارے آباؤ اجداد شایان توصیف و تعریف تھے۔ اگر جریر وغیرہ جس کسی کو بھی دعوے فوقیت ہو پھر مجمع میں اپنے آباؤ اجداد کا مقابل توصیفی تقابل کر دیکھیں قلعی کھل جائے گی" کا سرا لاپتا پھرتا تھا۔ اس میں جان و مال کا کچھ خوف تھا۔ اور نہ عزت و آبرو کی پرواہ یہ ایک نشہ و خمار تھا جس سے ہر چھوٹا بڑا بڈھا جوان بالغ و نابالغ غریب و امیر عورت و مرد، ور ہر شریف و رذیل بلکہ ارذل الرذیل بھی مدہوش و مخمور تھا۔ اس سے زیادہ کوئی بھی سودا گراں اور مال اصل نہ تھا۔ مزید براں سونے پر سوہاگہ یہ کہ یہ گرانمایہ و گرانقدر سودا ہر جگہ موجود ہی نہیں بلکہ موفور بھی تھا۔ یا للعجب مختصر یہ کہ ؎

تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی۔
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی۔

مگر ہر چیز کی ایک حد و غایت و انتہا ہی جہاں پہونچ کر اسکا رکنا لازمی و لابدی ہے۔ خواہ فعل مذموم ہو یا کار محمود کوئی بھی اپنی حد تقاضائی سے متجاوز نہیں ہوسکتا چنانچہ ؎

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت

تاآنکہ چشم زدن میں نوبت باینجا رسید کہ ؎

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا

نتیجہ یہ ہوا کہ "من کان للہ کان اللہ لہ" کی زندہ تصویر اہل دنیا کی آنکھوں کے سامنے مجسم معائنہ و مشاہدہ بنکر آگئی پھر تو مٹھی بھر سچے جان نثاروں اور گنتی کے پکے مسلمانوں نے دنیا میں ہلچل ڈالدی قیصر و کسری جیسے باجبروت شاہان عالم کے ایوان رعونت کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اور تخت و تاج سلطنت کو زیر و زبر کرکے چار دانگ عالم میں کھلبلی مچادی۔ انہوں نے دنیا کے حکومت کی باگ ہی سنبھالی اور ایسی سنبھالی کہ یقیناً بلا مبالغہ تاریخ دنیا اسکی مثال سے بھی عاجز ہے۔ اگرچہ وہ سلیمان نہ تھے۔ مگر کرشمۂ سلیمانی کا منظر پیش کردیا۔ صرف ذوی العقول بنی نوع انسان ہی پر حکمرانی نہ کی بلکہ غیر ذوی العقول درندوں اور موذی جانوروں کو بھی مسخر و تابع فرمان بنایا۔ حتی کہ غیر ذی روح دشت و بیابان اور بحر و بر نے بھی ان کی پیغامانہ اطاعت و تابعی سے مذہب اسلام اور دین حق کو تقویت دی۔ خلیفۃ المسلمین امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نامہ گرامی و پروانہ شاہی پر دریائے نیل نے بھی سر اطاعت و گردن تسلیم خم کردی۔ اس مضمون کو طوطی شیراز حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے ترغیباً یوں ادا کیا ہے۔ کہ ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اسلام اور تعلیم اسلام ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی ضیا و روشنی نے نہیں چمکایا اور قعر

ذلت وعمق ضلالت سے نکال کر دیکھتے دیکھتے بام ترقی اور معراج عزت وکمال پر پہونچا دیا۔ اسی اخوت ومساوات اور بھائی چارہ کو قرآن نے قابل قدر نعمت فرمایا ہے۔ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (یعنی یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ مگر اللہ جل جلالہ نے تمہارے دلوں کو آپس کی اخوت ومحبت سے بھر دیا۔ اور یکایک تم اسی اور صرف اسی کے فضل واحسان سے بھائی بن گئے (فالحمد للہ علی احسانہ) اسی مساوات واخوت کی یاد دہانی ہے جسے ہمہ تن گوش ہو کے انہی نے سنا اور اسی طرح عمل کرکے دکھلا دیا۔ دنیا اور اہل دنیا بالخصوص عالم اسلام کے لئے وہ اسوہ حسنہ اور نمونہ ترقی بنے اور اپنے نقش قدم ونشان پا ہمارے عروج وترقی اور فلاح دارین کے لئے چھوڑ گئے۔

واقعہ وحقیقت ہے۔ کہ ایک ہمارے سوا تمام دنیا نے اور ہر مذاہب وملت کے لوگوں نے گو سیاسی ودنیاوی حیثیت ہی میں کیوں نہ ہو۔ مگر ان کے ایک ایک نشان پا کی تلاش اور ہر ہر نقش قدم کی جستجو کرکے اپنا نصب العین اور غیر متبدل لائحہ عمل قرار دے لیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ بھی ہماری آنکھوں کے سامنے معراج عزت پر گامزن ہیں۔ آسمان ترقی وکمال پر چلے جا رہے ہیں۔ فلک اقبال ان کے استقبال کے لئے خود دوڑ رہا ہے مبالغتاً نہیں بلکہ واقعتاً اسی مساوات اور صرف اسی بات کے زیر سایہ ساری دنیا پر وہ حاوی ہیں۔ بلکہ کرہ ارض سے مافوق دوسرے کرات پر بھی قبضہ کرنیکے حوصلے، ولولے روز بروز افزوں ترقی پذیر ہیں۔ سچ ہے تلب ماہیت۔ ہماری لاٹھی اور غیر کی بھینس" مگر آہ ہم ہیں۔ کہ پدرم سلطان بود ہی کے نشہ میں ایسا مدہوش وبیخبر اور از خود رفتہ ہیں۔ کہ اپنے سر وتن اور جسم وجان سے یکسر غافل وبے پروا ہو گئے خود ہمارے بود وباش کے لئے مکان حیثیت سے جھونپڑی تک ندارد اور خوراک کی حیثیت سے روٹی تک کا ٹکڑا مفقود۔ اور ستر پوشی کے لحاظ سے فرقہ کہنہ اور پرانے چیتھڑے تک کے محتاج ودست نگر۔ عزت وحرمت، غیرت اور خودداری اور زندہ دلی تو بڑی چیز ہے۔ دینی کیفیت تو بر سر طاق ہماری دنیاوی حیثیت بھی الامان والحفیظ۔ اسلاف کی سلطانی وحکمرانی اور دینداری وپرہیزگاری تو ان اسلاف ہی کے ساتھ دفن ہو گئی۔ اور ہم اسلاف کے وظیفہ خوان اور محض زبانی فخر وناز کرنے والی ناخلف اولاد کہ واقعہ وحقیقت ہے کہ بھیک مانگے بھی نہیں ملتی۔ آہ ہمیں دریوزہ گری اور گداگری کا بھی شعور وہنر نہیں۔ اسلاف کا اندوختہ گرانمایہ مال ومتاع ہم نے جائیداد ایک ایک کرکے لاپرواہی اور لاابالیانہ لٹا دیا۔ اور اب خود اپنی یہ حالت وحیثیت اور کیفیت ہے۔ کہ کوبکو خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ ہر ہر دروازہ پر صدا لگاتے پھرتے ہیں۔ ہر آستانہ وچوکھٹ پر سر ٹیکراتے ہیں۔ ہر کس وناکس کے سامنے دامن پھیلاتے اور ہاتھ تکتے ہیں ہر دوست ودشمن کے سامنے دست بستہ حاضر ہوتے اور دست سوال دراز کرتے ہیں۔ مگر ان تمام دل ودردناکیوں اور بیحیائیوں کا نتیجہ ایک اور صرف ایک ہوتا ہے کہ تم لائق توجہ والتفات اور قابل خطاب نہیں۔ دوستو آخر کیوں۔ بات کیا ہے۔ آہ بات اتنی اور صرف اتنی ہے کہ ؎

سر زنہ یکبار درگیش سر تا نیست ❊ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

آہ جو کچھ نہ ہونا تھا۔ ہو گیا۔ اور جو نہ ہونا چاہیے ہوا ہے۔ اور اگر یہی ہم یا بیل ونہار رہا۔ تو نہ معلوم اور کیا کیا ہوگا۔ مگر ہم ہیں۔ کہ ہنوز پدرم سلطان بود کے نشہ ہی میں جھوم رہے ہیں۔ یقیناً جائے غور وتامل ہے۔ کہ جب ہم اسی بام ترقی اور معراج عزت وکمال پر پیدا ہوئے۔ اسی اسلامی تعلیم وعہد مساوات میں جنم لیا۔ پرورش پائی۔ اور نشوونما ہوئی، اسی گلشن مساوات کے ہم بھی ایک نونہال درخت یا پودے تھے۔ اسی شجر بارآور کے ایک ثمر شیریں اور شاخ گل کے ایک معطر کن دل ودماغ اور خوشبودار پھول تھے۔ مگر آہ ہماری اکثر شاخیں تو تند باد سموم ہو گئیں۔ اور بقیہ جو کچھ پھلیں اور پھولیں بھی تو نہ پھلنے اور پھولنے سے بھی بدتر کیونکہ جو پھل آئے وہ تلخ وبدمزہ اور بدشکل وکریہہ منظر آئے، جو غنچے چٹخے متعفن وبدبودار چٹخے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پردہ فاش ہو گیا۔ اور اہل دنیا حالت تنفر میں ناکیں بند کئے ہوئے چہرہ پر رومال ڈالے ہوئے، ناک وبھوں چڑھائے ہوئے ہم سے کوسوں دور ہو گئے۔ آہ مسلمانو! ہماری کی پوچھو تو بطن الارض خیر لکم من ظہرہا" فرمان نبوی ہیں اب ہمارا علاج لاعلاج ہے۔ یقیناً اس بیکسی وبے غیرتی وبے حیائی کی زندگی سے مر جانا بدرجہا بہتر ہے۔ خودکردنی پیش آمدنی" یہی ہے اسی کو قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم واذا اراد اللہ بقوم سوءا فلا مرد لہ۔ وما لہم من دونہ من وال ط سورہ رعد رکوع ۲ پ ۱۳ یعنی ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اور جب خداوند کریم کسی قوم کے ادبار کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ تو اس کا رد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کا بجز آستانہ حق کوئی دوسرا مرجع ہے۔ ظاہر وواضح بلکہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہم مدعیان اسلام حتی یغیروا ما بانفسہم کی ایک جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی مجسم تصویر ہیں۔ نہ صرف فعلی وعملی بلکہ مذہبی واعتقادی تغیرات ہم میں موجود ہیں۔ کیا ہم نے اسی مساوات اسلامی اور اخوت ملی کے خلاف مختلف مذہب نصب العین اور لائحہ عمل نہیں تیار کر لیا۔ کفو وغیر کفو کے پردہ سے مساوات ملی کا سرے سے خاتمہ ہی نہیں کر دیا۔ مدعیان اسلام نے فرمان باری ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" اور ارشاد خداوندی انما المومنون اخوۃ" پھر کیا پانی نہیں پھیر دیا۔ کیا اسوہ حسنہ نبوی اور آثار صحابہ کو قول مفتی بہ سے ٹکرا کے ٹھکرا نہیں دیا گیا فانا للہ وانا الیہ راجعون ط

غیر تو غیر ہی ہیں۔ رونا تو یہ ہے کہ خود ہم مدعیان اہلحدیث جنکا اعلان ودعوے ہے کہ ہم نقش پائے رسول اور نشان قدم فداہ ابی وامی کے فدائی اور متلاشی

وغیرہ ہیں بڑے سے بڑے علماء فقہا اور ائمہ مجتہدین حتی کہ قول نبوی اور فعل رسول کریم علیہ التحیۃ کے سامنے خود اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل تک کی بھی ہمارے نزدیک کوئی حقیقت و ہستی اور فوقیت و برتری نہیں۔ روئے زمین اور صفحہ دنیا پر ہم ہی عادات نبوی اور اطوار صحابہ کے ایک مجسم اور زندہ نمونہ ہیں۔ ہمیں اور صرف ہمیں وہ جماعت و گروہ ہیں کہ جن کے لئے خود حضور نے جنتی و ناجی ہونے کی خوشخبری و مژدہ بیان فرمایا۔ اور "ما انا علیہ واصحابی" ارشاد ہوا۔ جس کے فرد کامل اور مستحق حقیقی ہمیں اور صرف ہمیں ہیں۔ ہمارے سوا تمام فرقے اور جمیع اصحاب مال کم درجہ اور کم حیثیت ہیں۔

امت مرحوم میں بھی ہماری ہی ایک ہستی ہے جو علم مذہب اور پرچم ملت کو تن تنہا دنیا میں سینہ سپر لہرا رہی ہے۔ ہمارے سوا تمام دنیا راہ ضلالت پر گامزن اور تیز رو ہے۔ منزل مقصود اور جمیع اہل دنیا کے درمیان بعد المشرقین و بون بعید ہے۔ ایک ہمیں ہیں کہ ہمیشہ سے طریقۂ حق اور صراط مستقیم و راہ راست پر سیدھے چلے آئے۔ چلے جا رہے ہیں۔ اور چلے جائیں گے۔

برادران اہلحدیث ہمیں کہنے دیجئے۔ اور آپ گوش دل سے سنئے۔ پھر ہماری حالت زار پر ماتم کیجئے مرثیہ پڑھئے۔ دل کھول کے رو لیجئے۔ اور خداوند کریم توفیق دے کہ ہم سے درس عبرت حاصل کیجئے۔ نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ اور صفحہ دنیا سے نام غلط کی طرح مٹ گئے۔ مگر آہ! کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود و ترقی پذیر ہیں جنہے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا۔ اور عنان اسرائیلی ہاتھ میں لے لی۔ اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ صادق و مصدوق فداہ ابی و امی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ہمارے اس شہسواری اور گوئے سبقت کے پیش بینی کی ان الفاظ میں پیشینگوئی فرمائی تھی کہ یقیناً میری امت سے بھی لوگ ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح افعال بد میں ملبتک ہوں گے حتی کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ماں سے زنا کرنے والے افراد موجود ہوں گے۔

واقعہ ہے کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحتاً دوراندیشی ضرورت وقتی و پالیسی زر پرستی رکاسہ لیسی خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اسی کی پوجا کرنے لگے۔ یعنی ہم بھی اسرائیلیوں کی طرح ایک ہی جرم کے دو گردن زدنی برابر کے مجرموں میں ایک کو غریب و کمزور دیکھ کے الٹی چھری سے ذبح کر دیتے ہیں اور دوسرے کو امیرزادہ یا برادرزادہ یا رشتہ دار یا اپنا لڑکا وغیرہ سمجھ کر چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ اور اظہر من الشمس رعایت سے نہ صرف عدل و انصاف کا خون کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی بنی بنائی ساکھ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ساتھ ہی قوم و جماعت کی وقعت و ہیبت اور وقار و دبدبہ کو بھی نذر خاک و خون کر کے اپنی جسارت و دلیری کی داد چاہتے ہیں۔ آہ سے

ایک آفت ہیں دشمان ستم ایجاد بھی
کرتے ہیں بیداد اور پھر چاہتے ہیں داد بھی

مزید برآں بقول حالی مرحوم سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ

سے ہر اک بول پر ان کے مجلس فدا ہے
ہر اک بات پر یاں درست اور بجا ہے
نہ گفتار میں ان کے کوئی خطا ہے
نہ کردار ان کا کوئی ناسزا ہے
وہ جو کچھ کہ ہیں کہہ سکے کون انکو
بنایا ندیموں نے فرعون انکو
سمجھتے ہیں سب عیب جن عادتوں کو
بہائم سے نسبت ہے جن سیرتوں کو
چھپاتے ہیں اوباش جن خصلتوں کو
نہیں کرتے اجلاف جن حرکتوں کو
وہ یاں اہل دولت کو ہیں شیر مادر
نہ خوف خدا ہے نہ شرم پیمبر
اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے ان بن
سمجھتے ہیں ہم رہنماؤں کو رہزن
یہی عیب ہے سبکو کھویا ہے جس نے
نہیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جسنے

حضرت باہو کا چیلہ

۲

حاجی محمد الدین گجراتی سے روئے سخن

بقلم مولوی نور الہی گھر جاکھی

حاجی محمد دین گجراتی حنفی مقلد بریلوی از خلفائے حضرت سلطان باہو صاحب نے ایک رسالہ بنام "مذہب حنفی" شائع کیا ہے۔ جس میں مذکور نے اہلحدیثوں کو اتنی گالیاں دی ہیں۔ کہ الامان والحفیظ جن کی تعداد ۶۰ اور ۷۰ کے درمیان ہے۔ جنکا نمونہ کسی گذشتہ پرچہ میں آپ دیکھ چکے ہیں۔ جس میں ہم بتا چکے ہیں۔ ہم ان گالیوں کے مصداق ہیں تو سلطان صاحب مرحوم بھی ان کی زد سے نہیں بچ سکتے۔ آج اس مضمون میں جو جو الزام اُس نے ہم پر لگائے ہیں ان کی نمبروار تردید کی جاتی ہے۔ چونکہ رسالہ پنجابی کے ٹوٹے پھوٹے اشعار میں ہے۔ اس لئے ان کے اشعار کا پہلا مصرعہ لکھ کر اس کا مفہوم ظاہر کر کے جواب لکھتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

حاجی مذکور لکھتا ہے۔

(۱) غیر مقلد ایہہ ہین بُرے الخ" یہ غیر مقلد برے ہیں۔ بے ایمان اماموں کو تبرے بولتے ہیں"

(رسالہ مذہب حنفی مصنفہ حاجی محمد دین صہ)

اقول۔ یہ اس مفتری کا محض بہتان ہے۔ اماموں کو تبرا بازی کرنے والا بے شک بے ایمان ہے۔ افترا کرنے والا۔ اپنے لئے لقب خود سوچ لے۔

(۲) آگے لکھتا ہے۔ بے دینا ں نوں سمجھ نہ کائی۔ یہ بے دین اور بے سمجھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو تباہ کر رہے ہیں (مذہب حنفی صہ) یہ منہ اور مسور کی دال۔

میں کہتا ہوں جو شخص خود عورتوں کی بیعت لینے والا۔ عرس کرنے والا۔ رائے اور قیاس پر چلنے والا قرآن وحدیث سے ناواقف وہ ہم کو کہتا ہے۔ کہ یہ دین کو تباہ کرتے ہیں۔ ہم دین میں تباہی ڈالنے والے کو اور سنت مٹانے والے کو بے ایمان اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ یہ بات تو آپ پر صادق آتی ہے۔

(۳) آگے لکھتا ہے۔ چاروں مذہب رب منظور ہے یہ مذاہب اربعہ خدا کے پسندیدہ ہیں۔ ان کا انکاری خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہے (مذہب حنفی ص۳)

اقول۔ جو بات قرآن وحدیث میں نہ ہو۔ وہ کبھی خدا اور رسول کی پسندیدہ نہیں ہو سکتی۔ چار مذاہب کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو پیش کرو ورنہ آپ مفتری علے اللہ ہیں۔ آپ کے پیر ومرشد حضرت سلطان باہو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت وہ ہے۔ کہ جس کا عمل نص اور حدیث پر ہے" (محک الفقر ص۳۶) حضرت سلطان باہو آپ کو امت محمدؐ یہ سے خارج کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ نے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر رسمی مذہب قائم کر لیا۔ جس کا قرآن وحدیث میں ذکر تک نہیں۔

آگے سلطان باہو فرماتے ہیں "کہ جو قرآن وحدیث کا معتقد نہیں وہ خبیث ہے۔ اس کی کوئی بات قابل یقین نہیں ہے۔ (ورنگ شاہی ص۱۲)

اس عبارت میں سلطان نے قرآن وحدیث کو چھوڑنے والے کو خبیث قرار دیا ہے۔ لہذا آپ کی کوئی بات قابل یقین نہیں ؎

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(۴) قول۔ چار مصلے دیکھ بیت اللہ۔ بیت اللہ میں جا کر دیکھ جہاں چار مصلے موجود ہیں۔ یہی مذاہب اربعہ کا ثبوت ہے۔ اب بھی اگر حنفی مذہب نہ مانو تو تمہارا منہ کالا"

اقول۔ چار مصلے جن کی بنا پر آپ نے چار مذاہب کا ثبوت دیا ہے۔ یہ بنا فاسد علے الفاسد ہے جب چار مصلے ہی بدعت ہیں۔ تو پھر مذاہب اربعہ کا بنیا کیا۔ وہ کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں۔ اور چار مصلوں کا بدعت ہونا اجماع امت سے ثابت ہے۔ چنانچہ الارشاد ص۳۵ میں ہے عمارۃ المقامات بمکۃ المکرمۃ بدعۃ باجماع المسلمین۔ کہ کعبہ میں یہ چار مصلے بدعت ہیں تمام مسلمانوں کے اجماع سے اوائل نویں صدی میں اس بدعت کو بدترین بادشاہ چرکسہ نے جاری کیا جن کا نام فرج بن برقوق تھا۔ اس زمانہ کے اہل علم نے اسپر انکار کیا۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر عزیزی ص۵۴ زیر آیت وما اللہ بغافل عما تعملون لکھا ہے۔ کہ یہ چار مصلے بدعت ہیں۔

اور مولانا رشید احمدؒ صاحب گنگوہی سبیل الرشاد ص۳۳ میں فرماتے ہیں۔ کہ البتہ چار مصلے جو کہ مکہ معظمہ میں مقرر کئے گئے ہیں۔ لاریب یہ امر زبون ہے۔ اور اس بدعت کو کسی بادشاہ نے جاری کیا ہے۔

چار مصلوں کا بدعت ہونا تو اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے۔ اب جو اس بدعت کو پسند کرے اسکے حق میں سلطان صاحب فرماتے ہیں۔ غور سے سنیئے

البدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

بدعت گمراہی ہے۔ اور گمراہی دوزخ میں پہنچا دیگی (حجۃ الاسرار مصنفہ سلطان باہو ص۶)

المبتدعون کلاب النار۔ بدعتی دوزخ کے کتے ہیں۔ (محک الفقر ص۱ مصنفہ سلطان باہو)

حاجی صاحب اب فرمایئے کہ آپ بموجب فرمان حضرت سلطان باہو صاحب بدعتی اور گمراہ اور جہنمی اور دوزخ کے کتے ہوئے یا نہیں۔ کچھ کسر ہے تو نکلوا لیجئے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز دالبستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(۵) غیر مقلد بے وقوف دین میں کئی باتیں اپنی طرف سے ملا دیتے ہیں۔ یہ لوگ دین اور عقل سے خالی ہیں۔ لہذا یہ مردود ہیں۔ (مذہب حنفی ص۳)

میں کہتا ہوں۔ کہ غیر مقلد بے وقوف نہیں بلکہ آپ جیسے مقلد ہی جاہل اور بیوقوف ہیں۔ جیسا کہ مولانا روم مرحوم نے کہا ہے ؎

آں مقلد ہست چوں طفل علیل
گرچہ دارد بحث باریک و دلیل

اور صحابہ کرام و آئمہ دین ومجتہدین نے تقلید سے منع کیا ہے۔ تو ان سب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے تقلید کرنے والا بیوقوف اور حیوان بے دین اور عقل سے خالی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اسی واسطے سلطان باہو مرحوم نے بھی تقلید کی تردید کی ہے۔ آپ کی تسلی کے لئے سلطان صاحب کے ایک دو حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ اپنے پیر مرشد کی عبادت دیکھ کر شرمندہ ہو کر تائب ہو جائے۔

چنانچہ لکھتے ہیں "کہ یہ توحید کی راہ ہے۔ جو تقلید سے حاصل نہیں ہوتی۔ (کشف الاسرار ص۷)

اور فرماتے ہیں "کہ طریقہ قادری میں کوئی تقلید نہیں ہے۔ (محک الفقر ص۱۹) اور فرماتے ہیں اہل تقلید۔ اے صاحب حال۔ مردہ دل غافل سنئے جاہل بے باطن اور صاحب نفس امارہ بد خصال۔ (محک الفقر ص۶۶)

حاجی صاحب کہیئے مقلدین کی نسبت سلطان باہو کیا فرمارہے ہیں ؎

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(۶) مصنف لکھتا ہے۔ اے غیر مقلد۔ بے ایمان کمینے کانے اور بے ادب تو ائمہ کو کیوں برا جانتا ہے اسی وجہ سے تو ملعون ہے۔ او بھلے آدمی۔ خدا سے ڈر اور بہتان نہ لگا۔ آخر خدا کے سامنے ہو کر جواب دینا پڑیگا۔ ہم تمہاری گالیوں کی بجائے یہی کہتے ہیں۔ خدا انہیں برداشت کرے۔ ہم نہ آئمہ اسلام کو گالیاں دیتے ہیں نہ انکو برا جانتے ہیں۔ ہاں ہمپر افترا کرنیوالا ذمہ دار ہے۔

(۷) بدعتی لکھتا ہے۔ اے غیر مقلد تو ہمیشہ زبردستی آئمہ کو گالیاں دیتا ہے اسی وجہ سے تو کافر ہے (مذہب حنفی ص۳)

یہ بھی آپ کا ہم پر افترا و بہتان ہے۔ اور مفتری خدا کے ہاں مورد غضب ہے۔ ہم ائمہ اسلام کو اپنے بزرگ مانتے ہیں اور انکا دل سے ادب کرتے ہیں لہذا ہم کو جو کوئی انکی بے ادبی کی وجہ سے کافر و بے ایمان کہتا ہے وہ جاہل اور نا خدا ترس ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے

فتاوے

س ۲۱۶} شخصی نزول کے عقیدہ میں ایک یہ اشکال بھی ہے۔ کہ آپ کا نزول مثلاً ہندوستان یا یورپ وغیرہ میں ہو تو ضرور ہے۔ کہ دوسرے ممالک کے لوگ مسلمان اور شہید آپکی رویت اور صحبت سے محروم رہیں گے۔ کیونکہ شخصی وجود ہر جگہ حاضر ناظر نہیں رہ سکتا۔ لہذا نزول مجازی ہو سکتا ہے۔ نہ حقیقی

ج ۲۱۶} جیسے انبیاء کرام خصوصاً سیدالانام علیہ السلام کی شان کافی ہے۔ کہ ساری دنیا کو آپ کی زیارت نہوئی تھی۔ یہانتک کہ جن لوگوں نے آپ کو زمانہ پایا تھا۔ ان میں سے بھی بعض کو زیارت نہ ہوئی۔ جیسے ہرقل اور اویس قرنی وغیرہ رضی اللہ عنہم

س ۲۱۷} حضرت مسیح نے ایسے نزول کو خود بھی مجازی مانا ہے۔ جس کی نظیر ایلیا کا نزول ہے بحوالہ متی ۱۱/۱۴ و ۱۷/۱۲

ج ۲۱۷} حوالہ انجیلی اسلامی حجت نہیں خاصکر آج کے مدعی مسیحیت کے نزدیک۔ تو انا جیل محرف ہیں (ملاحظہ ہو چشمہ معرفت)

س ۲۱۸} یوحنا ۱۸/۳۰ میں ہے "میری بادشاہت اس جہان کی نہیں۔ یعنی روحانی ہے۔ لہذا حقیقی نزول کی ضرورت نہیں۔

ج ۲۱۸} ملاحظہ ہو جواب ۲۱۷ کا۔

س ۲۱۹} زید کہتا ہے کہ قرآن خوانی اور ثواب میت کو پہونچتا ہے۔ لیکن بکر مخالف ان لیس للانسان الا ما سعیٰ

... پہونچتا ہے تو خاکسار کا سوال ... ثواب پہونچنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے ... ات کے زور سے کسی میت کے تمام گناہ بخشوا لے۔ اور یہ مخالف ہے اس کے ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی ثواب کی تاکید بغرض امداد فقرا ہے۔ میت کی طرف سے کوئی رسید نہیں آتی۔ البتہ خیرات کرنے والا اپنا ثواب کا مستحق ہے۔ ثواب پہونچنے کا نتیجہ کیا

ج ۲۱۹} آیت میں نفی راجع الی الاصول ہے۔ اور حدیثوں میں اثبات راجع الی الفروع ہے۔ فانتفقا اس تطبیق کا قرینہ یہ ہے۔ کہ ہم کو ترغیب دیگئی ہے۔ کہ ہم یہ دعا کیا کریں۔

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ اے خدا ہم کو بخش اور ہم سے پہلے ہمارے مسلمان بھائیوں کو بخش۔

دعا کا اثر مردوں کو نہ پہونچے تو دعا فضول ہوگی۔ فضول کا حکم قرآن میں کیسے۔ حالانکہ زندوں کی دعا مردوں کے حق میں۔ الا ما سعیٰ نہیں فافہم

رہا یہ کہ اثر کیا ہوتا ہے۔ اسکا علم تو خدا کو ہے۔ ہاں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ افعال خیر سے مردے کو راحت پہنچتی ہے۔ گناہ اگر قابل معافی ہیں۔ تو معافی بھی ممکن ہے۔ ورنہ محض راحت۔

س ۲۲۰} سود خوار کے گھر کی دعوت (غیر یہود یا اہل کتاب) کھانی جائز ہے یا نہ۔ زید حدیث بتلاتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے یہودی کی دعوت کھائی۔ یہ ظاہر ہے کہ سود خوار کا مال سود سے پاک نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً یہود کی سود خواری تو مشہور ہے۔

ج ۲۲۰} یہودیوں کا سود کھانا ثابت ہے مگر ہر فرد کا نہیں۔ ممکن ہے کہ جس نے دعوت کی تھی۔ وہ ایسا نہ ہو ورنہ حضور قبول نہ کرتے

س ۲۲۱} اسلامی سلطنت کو ضرورتاً سودی لین دین کرنا جائز ہے یا نہ اگر نہیں تو رفع ضرورت کی کیا سبیل دیاتی)

ج ۲۲۱} دیکھا جائے گا کہ من اضطر غیر باغ کی حد کو پہونچ گئے ہیں۔ تو فلا اثم علیہ ورنہ فل غریب فقط۔

س ۲۲۲} زر خرید لونڈی کی اگر ضرورت ہو تو کس جگہ سے مل سکتی ہے۔ اور کیا بلا نکاح صحبت جائز ہوگی۔ اور کیا بعد نزول اس آیۃ کے لونڈی غلام بنانا منسوخ نہیں ہوا" فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارها ذالک (سورہ محمد)

ج ۲۲۲} لونڈی خریدنے سے پہلے اپنے ضلع کے حاکم سے پوچھئے کہ یہاں رکھنے کی اجازت بھی ہے۔ بیکار سوال اس آیت کے ماتحت ہیں۔

والذین هم عن اللغو معرضون

ہاں مسئلہ کی صورت یہ ہے۔ کہ باقاعدہ لونڈی غلام کو خرید کر رکھنا آیت مرقومہ کے خلاف نہیں خلاف ہوتا تو کفارات میں تحریر رقبہ کیوں ہوتا۔

س ۲۲۳} یہ فرض کرکے کہ اسیران جنگ جہاد سے ایک امیرزادی نازونعمت سے پروردہ بوقت تقسیم مال غنیمت ایک نالائق بدصورت آدمی کے حصے میں آئی۔ کیا صحبت بلا نکاح جبراً جائز ہوگی حالانکہ عورت نکاح کے لئے اس سے رضامند نہیں بوجہ غیرت موت کو بہتر سمجھتی ہے۔ نہ اسلام لانا چاہتی ہے۔ ایسی عورت سے کیا سلوک ہو جبر سے اسلام مانع ہے۔ لا اکراہ فی الدین

ج ۲۲۳} ایسی صورت میں لونڈی پر بھی جبر نہیں ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف

س ۲۲۴} کیا مشرکہ لونڈی سے صحبت بلا نکاح زنا ہوگا۔ اگر نہیں تو کیوں؟

ج ۲۲۴} لونڈی کو منکوحہ پر قیاس کریں تو مشرکہ سے ملاپ جائز نہیں ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن۔

س ۲۲۵} جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلا نکاح لونڈیاں کون کون تھیں۔ لونڈی سے نکاح نہ کرنیکا منشا کیا ہے۔ اور کیوں جائز ہے جبکہ نکاح میں کوئی تکلیف نہیں؟

ج ۲۲۵} ماریہ قبطیہ کا نام ہے۔ سبکے نام یاد نہیں۔ آپ زاد المعاد وغیرہ میں دیکھئے لونڈی کی ملکیت ہی بمنزلہ نکاح کے ہے۔

*

ج ۲۲۶} جو ذات مملوک ہو خواہ غنیمت سے خواہ خرید سے بالوریث ہے ... علے ... وافارغ ... ہے

متفرقات

بہی خواہان اخبار

عرصہ سے خاموش ہیں اخبار ریحا سے ترقی کے تنزل میں ہے۔ اپنے اس قدیمی خادم کو کمزور نہ ہونے دیں۔

مرقع قادیان

کے چھ نمبر شائع ہو چکے ہیں خریداری نہونے بہت کم ہے۔ ناظرین اس کی اشاعت میں حصہ لیں اور کوشش کر کے خریدار پیدا کریں۔ حافظ محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب۔ بابو عبدالکریم صاحب مولوی نور الہی صاحب۔ مولوی احمد الدین غوری صاحب نے خریدار بنانے میں بہت حصہ لیا ہے ان کے مشکور ہیں۔ ایسے ہی اور ناظرین اہلحدیث و مرقع سے امید رکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کی اشاعت کر کے مرقع کو ترقی پر پہنچائیں۔ قیمت سالانہ ۸ عہ جو ایک کارڈ بھیجکر نمونہ مفت حاصل کریں۔

منی آرڈر

ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا نام و مختصر عبارت ضرور تحریر کیا کریں۔ بعض اوقات شبہ رہتا ہے۔ کہ قیمت اخبار ہے۔ یا کسی فنڈ کے لئے۔ پتہ صاف و خوشخط تحریر کیا کریں۔ خریداری نمبر بھی ہونا ضروری ہے،

سو روپیہ انعام

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ متفق علیہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں جو اسمیں سے نہیں تو وہ چیز باطل اور مردود ہے۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۹ ج ۱ ۔ اور اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ جو شخص کھانا آگے رکھکر ختم پڑھتے ہیں وہ بدعت ہے۔ اور تیجا دسواں چالیسواں بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ثابت کر دیوے اسکو سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔

نوٹ صرف صحیح حدیث یا ضعیف حدیث یا اقوال صحابہ کرام یا تبع تابعین یا ائمہ اربعہ سے ثابت کرے اور اسکو مبلغ یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا

ابو محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ ربہ الجلیل۔ مقام عبادوال ڈاکخانہ لوہیاں ضلع جالندھر۔ مدرسہ ترغیب التوحید

شکریہ تھانہ دار صاحب

امرتسر میں ۳۰/۳۱ اگست کو زور کی بارش میں مکان گرتے تھے۔ دفتر اہلحدیث کے محلے میں بھی گرے۔ جن سے گلی کا پانی رک گیا جس سے خطرہ عظیم پیدا ہو گیا تھا۔ سید انور علی شاہ صاحب تھانہ دار دروازہ لاہوری کو توجہ دلائی گئی۔ انہوں نے ایک تو انجنیر میونسپلٹی کو فون کر کے مدد طلب کی۔ دوسرے قریب کے بھنگیوں کو حکم دیا۔ کہ فوراً جاکر پانی کے لئے راستہ بناؤ اہل محلہ شاہ صاحب کی اس توجہ فرمائی کے شکر گذار ہیں۔

مناظرہ شیعہ

موضع یار وچک تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں شیعوں سے مناظرہ تھا۔ اہل سنت کی طرف سے مولوی عبدالعزیز ملتانی آنریری واعظ کانفرنس۔ اور شیعوں کی طرف سے مولوی احمد علی لاہوری۔ مولوی صاحب ملتانی نے شیعہ مولوی کو ہرچند مقابلہ کے لئے بلایا مگر وہ سامنے نہ آئے۔

محمد فاضل نمبردار وغیرہ

مناظرہ احناف

موضع دیوہ وال ضلع سیالکوٹ میں رسمی حنفیوں سے مناظرہ تھا۔ حنفیوں کیطرف سے ملتانی مولوی نادر شاہ وغیرہ اور اہلحدیث کیطرف سے مولوی نور حسین۔ مولوی احمد دین۔ مولوی اسمٰعیل مولوی عبدالرحیم شاہ وغیرہ تھے۔ مناظرین ملتانی اور عبدالرحیم شاہ ہوئے۔ الحمدللہ اہلحدیث کی نمایاں فتح ہوئی (نامہ نگار)

فتح فل گنج کانپور

میں اہلحدیث پر فوجداری مقدمہ دائر ہے ناظرین انجام خیر کے لئے دعا کریں۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

اردو گلستان

کتاب گلستان کسی زمانہ میں نصاب وزارت میں سمجھی جاتی تھی انقلاب زمانہ سے فارسی متروک ہو گئی۔ تو گلستان کی اخلاقی تعلیم سے بھی لوگ محروم ہو گئے۔ اسلئے ضرورت ہوئی کہ اسکی اخلاقی تعلیم ہندوستان میں پھیلائی جائے۔ چنانچہ اسکا اردو ترجمہ کیا گیا جو مطلب بتانے میں کافی ہے۔ قیمت ۸ عہ

پتہ۔ مولوی خلیل الرحمن دفتر اردو گلستان بجنور۔ یو۔ پی

التحقیق الراسخ

مسئلہ رفعیدین اپنے ثبوت میں جو قوت رکھتا ہے وہ اہلحدیث بین اصحاب سے مخفی نہیں۔ یہاں تک کہ رفع یدین کو سنت نہ جاننے والے بھی اس کے ثبوت کے قائل ہیں۔ مگر منسوخ کہتے ہیں منسوخ کہنے والوں کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے کتاب ضرورت سے زیادہ طویل ہے مصنف اس کے مولوی حافظ محمد صاحب پنجابی ہیں قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ دفتر ندوۃ الطلبہ موضع گوندلانوالہ ڈاکخانہ خود ضلع گوجرانوالہ پنجاب

شہر امرتسر میں بخار

وغیرہ امراض کا غلبہ ہے اسکا اثر دفتر اہلحدیث میں بھی ہے۔ چنانچہ اہلحدیث کا کاتب چند یوم سے بعارضہ بخار مبتلا ہے۔ ناظرین اس کے لئے صحت فرمائیں۔ اخبار ہذا چند کاتب ملکر لکھا ہے۔ جیسا کیسا بھی ہے امید ہے۔ کہ اسے معاف بخشیں گے۔

ملکی مطلع

گورنمنٹ کی غلطی

اور

لاہور میں داروگیر

کسی شاعر نے اپنے محبوب کے محلے کا نقشہ اس شعر میں بتایا ہے۔ ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمین نہیں

یہی کیفیت اور حالت ہمارے ملک خصوصاً پنجاب کی ہے۔ جس میں آئے دن فسادات ہوتے ہیں۔ کبھی ہندو مسلم فساد ہے۔ تو کبھی راجہ اور رعایا میں بدمزگی ہے کبھی سکولوں کے جھگڑوں کا ہنگامہ۔ ابھی کل کا ذکر ہے۔ کہ کانگرس کے لیڈر پکڑے جا رہے تھے۔ اور والنٹیر پٹ رہے تھے خدا خدا کر کے امن ہوا تھا۔ کہ لاہور سے ایک چنگاری اٹھکر سارے ملک پنجاب میں آگ بھڑکا گئی۔ جسکی تفصیل یہ ہے۔

لاہور میں ایک انجینرنگ کالج ہے جسکا پرنسپل انگریز ہے۔ اوسکی بابت مسلم طلبا نے شکایت کی کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے اس نے ساری مسلم قوم کو مکروہ الفاظ میں یاد کیا۔ اس لئے قریباً سالہ طلبا نے پڑھنا چھوڑ دیا۔ بات اخباروں میں آئی۔ اخباروں سے پبلک میں پہنچی۔ شورش بڑھی۔ گورنمنٹ نے ازراہ مہربانی اس امر کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جس نے شہادات لیں۔ اور رپورٹ مرتب کر کے گورنمنٹ پنجاب کو بھیجدی۔ اثناء تحقیق میں مسلمانوں نے شورش بند کر دی۔ کمیشن کے فیصلے کے منتظر رہے۔ مگر حکومت نے نہ کمیشن کی رپورٹ شائع کی نہ اوسپر عمل کیا۔ بلکہ حکم جاری کر دیا۔ کہ شاکی طلبا معافی مانگ کر داخل کالج ہو سکتے ہیں مسلمانوں کو شکائت پیدا ہوئی۔ کہ حکومت نے ایسا کیوں کیا کہ ایک انگریز ملزم تھا۔ اوسکو تو سزا سے بچا لیا مگر انصاف اور مسلمانوں کی دلجوئی کی پرواہ نہ کی اسپر لاہور وغیرہ بلاد پنجاب میں بات بڑھتی گئی یہانتک کہ مجلس احرار پنجاب نے فیصلہ کیا کہ جس کالج کے پرنسپل پر اتنا جھگڑا ہوا اوسپر پکٹنگ پہرا کر کے طلبا کو داخلہ سے روکا جائے۔ عملی کارروائی سے پہلے لاہور میں رات کو جلسہ ہوا جس میں چیدہ علماء اسلام (مولانا احمد علی ناظم انجمن خدام الاسلام مولانا داؤد غزنوی امام مسجد چینیاں۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا غلام مرشد) اور کئی ایک پکٹنگ کرنے والے والنٹیر پکڑے گئے ان علماء کرام میں مولانا داؤد غزنوی خاص قابل ذکر ہیں کیونکہ یہ بعارضہ دردگردہ اور بخار لیٹے ہوئے تھے۔ والنٹیروں کے سخت پٹنے کی اطلاع پاکر موقع پر گئے۔ پس جاتے ہی نہایت بے تکلف ایک انگریز نے گرفتار کر لیا۔ ہماری دعا ہے۔ (ناظرین آمین کہیں اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو صحت اور کامل طاقت بخشے)

ہمارے خیال میں گورنمنٹ نے اس بارے میں کئی ایک خاصکر دو سخت غلطیاں کیں ہیں کمیشن مقرر کر کے اوسکی رپورٹ کو شائع نہ کیا۔ جس سے مسلمانوں کو بدگمانی ہوئی۔ اسپر اضافہ یہ کہ پولیس نے علمائے کرام کی ہتک کی اور والنٹیروں کو سخت مارا۔

ہم حیران ہیں اور ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی۔ جب ہم غور کرتے ہیں۔ کہ ایسے مقامات میں جرم صرف اتنا بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ خلاف قانون کام کرتے ہیں جسکی سزا ان کو دینا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ پولیس کا ملزموں کو سخت مارنا خلاف قانون نہیں؟ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ پولیس کا تو معمولی درجہ ہے مجسٹریٹ کو بھی ہاتھ سے سزا دینے کا حق نہیں۔ پھر اتنی بڑی خلاف ورزی جائز اور معمولی سی خلاف ورزی پر سخت سزا؟ ؎ اینچہ بوالعجبی ست۔

جب حکومت اپنے قانون کا احترام خود نہ کرے تو دوسروں سے اوسکو شکایت نہ ہونی چاہیئے۔ کیوں؟ ؎

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

انگلستان میں کیا ہو رہا ہے

ہندوستانی اور ولایتی پہلوانوں کا دنگل

ہندوستانی لوگ منتظر ہو گئے۔ کہ یہ سنیں۔ کہ جس کام کو ہندوستانی لیڈر گئے ہیں۔ اس میں کیا ہوا۔ حق یہ ہے۔ کہ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ پہلوانوں کا طریق کار ہے۔ کہ کشتی کے شروع میں ہاتھوں اور بازوں سے ایک دوسرے کو جانچا کرتے ہیں اس کرتب کو اونکی اصلاح میں کسین بھرنا کہتے ہیں سر دست ولائیت میں ہندوستانی اور انگریز دونوں پارٹیاں کسیں بھرتی ہیں۔ دیکھیں کون نکلتا ہے۔ ہم بارہا مثال دے چکے ہیں۔ کہ یوروپین کی عادت ہے کہ اپنے ذہن میں ایک چیز کی انتہائی قیمت مقرر کر لیتے ہیں۔ پھر بائع یا اوس کے دلال کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تاکہ جس طرح بھی کمی ہو سکے کرتے ہیں۔ اسیطرح انگلستان ایک چیز دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ مگر اس سے کم کرنے کی ترکیبیں نکال رہا ہے۔ لیکن خریدار بھی ہوشیار ہیں۔ گو انکا ارادہ بھی مثنیٰ پر سودا کرنے کا ہو۔ مگر بظاہر یہ سنتر۔ اسی سے آگے بڑھنے کے نہیں۔ انکا نعرہ سادھوانہ ہے۔ ؎

پورا لینگے جب دیگا تب ہی لیں گے۔

کلینڈر لیگ آف نیشنز

اور یوم جمعہ

اخبار بین حضرات نا واقف نہ ہونگے کہ کچھ عرصہ قبل اخبارات میں یہ تحریک گشت کر رہی تھی کہ لیگ اف نیشن سال کے تیرہ ۱۳ مہینے اور مہینے کے اٹھائیس ۲۸ دن دنیا میں رائج کرنا چاہتی ہے۔

دنیوی حیثیت سے بارہ مہینے مفید ہیں یا تیرہ؟ اس سے سردست کوئی بحث نہیں بلکہ آج دکھلانا یہ مقصود ہے۔ کہ اسوقت سنہ ۱۹۳۳ء سے تا نہایت سنہ ۳۹ء کا کلینڈر جس کو "انٹرنیشنل ریلیجن لیبرٹی ایسوسی ایشن پونہ" نے شائع کیا ہے اس میں جمعہ کا دن کسی سال تو جمعرات کو کسی سال بدھ وار کو اور کسی سال منگوار کو ہوتا ہوا ہمیشہ بدلتا رہیگا جس کے واسطے یہ کہنا پڑیگا کہ ہمیں جمعہ کا دن یاد رکھنے کے واسطے علیحدہ کلینڈر شائع کرنے ہونگے کہ اس سال کی فلاں فلاں تاریخوں میں جمعہ ہو گا۔ اگرچہ وہ دن جمعہ کا ہوگا یا بدھ کا۔

اقوام عالم اور مذہبی دن کے غلط ملط ہونے کی وجہ کیا ہے؟ سن لیجئے۔

سنہ ۱۹۳۳ء سے نیا کلینڈر دنیا میں مروج ہوجاوے گا جس کا ہر سال تیرہ مہینے کا اور ہر مہینہ اٹھائیس دن کا ہوگا۔ ہر مہینہ اتوار کو شروع ہو کر سنیچر کو ختم ہوا کرے گا۔ چونکہ سال کے ۳۶۵ دن ہوتے ہیں۔ اور ان تیرہ مہینوں میں ۳۶۴ آتے ہیں۔ لہذا ہر سال کے اختتام پر ایک بلینک ڈے یا زیرو ڈے یعنی خالی دن ہوگا۔ جو کسی شمار و قطار میں نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی نام ہوا کرے گا۔ لیپ کے سال میں یہ بلینک ڈے بجائے ایک کے دو ہوا کریں گے۔

یہ ایک دن اور سال لیپ کے اختتام پر دو دن گذر جانے کے بعد پھر نیا سال شروع ہوا کرے گا۔ یعنی ہر یکم جنوری کے دن کا نام اتوار ہوگا۔ اگرچہ دن کوئی ہی کیوں نہ ہو۔

مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ فرماویں۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں جمعہ کا دن جمعہ کو ہوگا
سنہ ۱۹۳۴ء " " " " جمعرات "
سنہ ۱۹۳۵ء " " " " بدھوار "
سنہ ۱۹۳۶ء جون تک " " " " منگلوار " } سال لیپ
بعدہ " " " " سوموار "
سنہ ۱۹۳۷ء " " " " اتوار "
سنہ ۱۹۳۸ء " " " " سنیچر "
سنہ ۱۹۳۹ء " " " " جمعہ "

صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کا جمعہ خطرہ میں ہے۔ بلکہ عیسائیوں کا اتوار اور یہودیوں کا سنیچر بھی اسی میں غائب ہوگیا۔ مسلمان بدھ وار کو نماز" جمعہ پڑھیں گے تو یہودی جمعرات کو یوم سبت منائیں گے۔ عیسائی اتوار کی بجائے جمعہ کو گرجا میں عبادت کریں گے۔

مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا اور اُسکے رسول صلعم نے جمعہ کا دن ہمارے واسطے باعث رحمت بخشش بنایا ہے۔ ایک جمعہ کی نماز ادا کرنے سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ جمعہ قبولیت دعا اور عبادت کا دن ہے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ اغیار کس طرح دھوکے اور مغالطے میں ڈال کر ہم سے جمعہ جیسے متبرک دن کو ہمیشہ کے واسطے بھول جانے کا حکم نافذ کرتے ہیں۔

مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف پر زور آواز بلند کریں کہ یہ طریقہ ہمارے مذہب میں دست درازی کے واسطے ایجاد کیا جا رہا ہے۔ ہم اس کے ماننے کے واسطے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں بلکہ ہر نئے سال کو جس دن سے وہ شروع ہوتا ہے۔ اُسی دن سے شروع کیا جاوے۔

کاش میری کمزور آواز مسلمانان عالم تک پہنچ سکتی۔ تو عرض کرتا۔ جب تک آپ خدا و رسولؐ کے دامن کو مضبوطی سے نہ تھام لوگے وہ بھی تم کو چھوڑ دیں گے۔ مسلمانوں کی ایک معمولی تعداد نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ لیکن مسلمان رہتے ہوئے آج ہم چالیس کروڑ کی تعداد رکھتے ہوتے اپنی کچھ بھی عزت وجاہت حشمت شوکت نہیں رکھتے۔ اور بالکل نہیں رکھتے ہیں کیوں؟

ہم مسلمان تو ہیں۔ لیکن مسلمان نہیں ہیں۔

مرے جاتے ہیں آپس میں فرقہ بندستم ہیں
انہیں بھی کیا تمنا ہے کسی پر حکمرانی کی

مندرجہ بالا کلینڈر پتہ ذیل سے غالباً مفت ملے گا۔

انٹرنیشنل ریلیجن لبرٹی ایسوسی ایشن پوسٹ بکس ۱۵ پونہ

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین و مفتیان شرع متین۔ بیچ اس مسئلے کے کہ بدل دینا دن جمعہ کا جائز ہے؟

رازی کلکتہ

سرکاری اطلاع

پنجاب میں دماغی امراض کا ہسپتال

سنہ ۱۹۲۹ء میں ان مریضوں کی تعداد جن کا پنجاب مینٹل ہاسپٹل لاہور میں علاج کیا گیا ۱۳۸۴ تھی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں یہ تعداد ۱۳۹۲ ہوگئی روزانہ حاضری کی اوسط ۱۰۰۹ تھی۔ اور سال مذکور کے دوران میں ایک دن میں مریضوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۱۰۴۱ تھی۔ جو تمام گذشتہ سے متجاوز تھی۔ چونکہ فی مریض ۷۰ مربع فٹ جگہ کا انتظام صرف ۱۰۰۸ مریضوں تک محدود ہے۔ لہذا یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ عمارت کی مقرر تعمیر اور توسیع کا سوال (جو اسوقت حکومت کے زیر غور ہے) نہایت اہم ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران میں ۲۳۹ مریض ڈسچارج کیئے گئے۔ لیکن انہیں سے صرف ۱۵۷ والے تھے۔ باقی برصفحہ ۲۳ کالم

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۸ — نمبر ۴۸

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصول دین اسلام کلام اللہ و پس حدیث مصطفےٰ — بیان کرتا ہے تا

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور تمدنی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس

(۴) جس واسطہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۴ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

(۹۲۱)

امرتسر - ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۲ - اکتوبر ۱۹۳۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

زمزمۂ نعت

(از جناب مولوی عبدالحلیم صاحب ناظم صدیقی دربھنگوی (مولوی عالم) از دہلی)

کروں گا ہمیشہ ثنائے محمد — کہ میں بھی ہوں ادنےٰ گدائے محمد

ملی جب سے مجھ کو ضیائے محمد — دل و جاں سے ہوں میں فدائے محمد

محبت کسی کی نہ آئے گی دل میں — سوائے محمد سوائے محمد

اجابت کھڑی دست بستہ ہے ہردم — مؤثر ہے ایسی دعائے محمد

ملیگا تمہیں فیض انعام ایزد — بنو گے اگر مبتلائے محمد

محمد کے مسلک پہ اسطرح آؤ — نہ بھولو کبھی نقش پائے محمد

جو خوشنودیٔ باری اگر چاہتے ہو — تو حاصل کرو بس رضائے محمد

قیامت میں میری خطاؤں کو ناظم

چھپا لے گی بالکل ردائے محمد

انتخاب الاخبار

—— مغلپورہ کالج کے پرنسپل نے اکابر مسلم لاہور کے سامنے اپنے وہ الفاظ واپس لے لئے جن سے طلباء مستعفی ہوئے تھے۔ اور طلباء کو دوبارہ کالج میں داخل کر لیا ہے۔ اب کوئی جھگڑا نہیں رہا۔

—— کانپوری ملزمان بری۔ فتح گلگنج

کانپور کے چند اہلحدیثوں محمد شیر وغیرہ پر جو مقدمہ فوجداری تھا اس میں وہ بری کئے گئے۔ الحمد للہ۔

—— مغلپورہ کالج پر پکٹنگ کے سلسلے میں جو گرفتاریاں ہوئی تھیں۔ پرنسپل سے صلح ہو جانے پر وہ تمام رہا ہو گئے ہیں۔

—— مولانا عطاء اللہ شاہ امرتسری دہلی میں ہی ہیں تاحال ضمانت پر بھی رہا نہیں ہوئے۔

—— افغانستان میں ۵ جدید نہریں نکالی گئی ہیں جو ملک کے بہت سے حصہ کو سیراب کریگی۔ جدید قلعہ جو قندھار سے ۸۰ میل پر ہے اس میں بہت سی آسانیاں کی گئی ہیں۔ آب رسانی کی عام شکایت تھی جسے دور کر دیا گیا ہے۔

—— امیر احمد و عبد اللہ کی سزائے موت کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست دی تھی اس کا جواب آگیا ہے کہ کاغذات مقدمہ کی ضابطہ نقول اور تیرہ صد روپیہ نقد دو ہفتہ کے اندر جمع کرایا جائے۔ بعد میں اپیل دائر کرنے کی درخواست کیجائیگی جس کے منظور ہونے پر اپیل دائر ہو سکیگی۔

—— غیر ملکی سکوں کے کاروبار کا انتظام کرنے کے لئے تین روز امپیریل بنک تمام [illegible]وستان میں بند رہے۔ جس سے عوام میں [illegible] رہی۔ اور سونے کا بھاؤ بھی بہت [illegible] ہے)

[illegible]

بنکوں سے لوگوں نے روپیہ برآمد کرانا شروع کر دیا ہے۔

—— کشمیر میں پھر فساد ہو گیا جس سے حکومت اور مسلم پبلک کا نقصان ہوا۔ مولانا سید محمد عبد اللہ کو دفعہ ۱۲۴ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ سرینگر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔

حساب دوستاں

ص ۱۹ پر ضرور ملاحظہ فرمائیں

—— پشاور میں خدائی خدمتگاروں نے اعلان کر دیا ہے کہ کوئی غیر مسلم قرآن شریف فروخت نہ کرے۔ جس کے پاس ہو وہ مسلم تاجروں کو دیدے ورنہ اُن کی دوکان پر پکٹنگ کیا جائے گا۔

—— ظفروال ضلع گورداسپور میں سکھوں مسلموں میں جو مقدمہ دائر تھا اس کا فیصلہ سشن جج نے سنا دیا۔ مولوی خیر الدین امام مسجد اور میاں نور محمد کو بیس بیس سال کی قید با مشقت اور لال دین کو سات سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ اور سکھ سب بری کئے گئے۔

معذرت

اصل کاتب کی علالت کی وجہ سے اہلحدیث کے اس پرچہ میں بھی کتابت کی اغلاط ضرور ہونگی۔ ناظرین خود اصلاح فرمالیں۔

(منیجر)

—— شملہ لاہور میل اَپ اور ڈاؤن ٹرینوں میں تیسرے درجہ کی ایک بوگی گاڑی اور بڑھا دی گئی ہے تاکہ تیسرے درجہ کے مسافروں کو سہولت ہو۔

اجلاس [illegible] صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بٹالہ

نمبر مقدمہ [illegible]

نواب ولد نصیر اقوام [illegible] ساکن [illegible] تحصیل بٹالہ مدعی۔ بنام [illegible]

غلام رسول [illegible] پسران [illegible] ساکنان [illegible]

نواب۔ [illegible] پسران شیرا ساکنان مذکور۔ حبیب اللہ ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن بٹالہ

دعوےٰ واپسی حصہ اراضی [illegible]

نمبر خسرہ [illegible] - ۲۰۷ [illegible] - ۲۱۳ [illegible]

[illegible] واقعہ مقام [illegible] مندرجہ جمعبندی سال ۱۹۲۷-۲۸ [illegible] واقعہ [illegible] زیر دفعہ ۵۰ ایکٹ رعیت نامہ پنجاب و حکم اشاعی دعاوی اس امر کے کہ بلا ادائیگی معاوضہ کنواں واقعہ اراضی مدعا علیہم مدعی کو بیدخل نہیں کر سکتے۔ زیر دفعہ ۷۷ [illegible] حرف (ڈ)

(اشتہار زیر دفعہ ۲۰ رول ۵ ضابطہ دیوانی)

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہم پر باسہل مدعا علیہ [illegible] پر تعمیل سمن مشکل ہے [illegible] مدعا علیہ حاضر [illegible] ثابت ہے [illegible] مدعا علیہم [illegible] تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اگر اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں [illegible] ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو حاضر نہ ہوئے تو اُن کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بثبت دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۱ء

دستخط حاکم (مہر عدالت)

—— قادیان میں [illegible] [illegible] میں جو جھگڑا ہوا تھا [illegible] میں مر گیا [illegible]

—— [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

جماعت اہلحدیث پر ایک کٹھن سوال

مذہب اہل حدیث چونکہ اصل اسلام ہے۔ اس لئے جس طرح اسلام پر مخالفین کی طرف سے بہت سے اعتراضات ایسے وارد ہوتے ہیں۔ جو درحقیقت بے سمجھی پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہب اہلحدیث پر بھی بہت سے اعتراضات ایسے وارد ہوتے ہیں۔ جو حقیقت فہمی سے دور ہوتے ہیں۔ منجملہ ایک سوال وہ ہے۔ جو آج ہم نقل کرتے ہیں۔ یہ سوال سکندر آباد دکن سے آیا ہے۔ جو مطبوعہ کتاب کا ایک ورق ہے۔ سکے بطرز خط آیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ یہ سوال پیش کرکے غیر اہل حدیث، اہلحدیث کو جواب کے لئے تنگ کرتے ہیں۔ اس لئے جواب کی ضرورت ہے۔

وہ سوال ایسا ہے۔ کہ آج سے پہلے ہمارے ناظرین کے کانوں میں شاید نہ آیا ہو اس لئے ذرا توجہ سے سنیں اور غور سے پڑھیں:۔

"سوال بخدمت حضرات غیر مقلدین صاحب۔ اے حضرات اس وقت منجانب اللہ آپ صاحبوں کے لئے یہ سوال پیدا ہے یعنی یہ دو بچے جو عجیب الخلقت توام آئے ہوئے ہیں۔ ان کا حکم آپ حضرات حسب دعویٰ اپنے بغیر مدد اجماع اور قیاس کے ارشاد فرمائیں۔ اور ان بچوں کی کیفیت آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہوگی۔ صورت ان کی یہ ہے کہ نصف پشت سے دونوں ملے ہوئے ہیں۔ مقام پاخانہ ہر دو کا ایک۔ اور پیشاب کے مقام علیحدہ علیحدہ اور باقی تمام اعضا جدے جدے پورے پورے ہیں۔ اور ہر دو کی عقل و ہوش برابر اور کھانا پینا گفتگو وغیرہ ہر دو کی نہایت ہی درست ہے۔ پس اب یہ فرمائیے کہ ایک کو ان میں سے ایام آئے ہوئے ہیں تبلائیے دوسرا نماز روزہ اور طواف کعبہ کیسے کرے۔ اور عقد ان دونو کا کس طرح پر ہو۔ اور ان میں سے ایک مر گیا ایک باقی۔ پس اس کا غسل و کفن دفن کیسے ہو۔ صرف قرآن و حدیث سے فرمائیے چونکہ اجماع و قیاس تو آپ حضرات پاس حرام ہے۔ اور طعن آپ کا فقہا پر با دلیل آپکے موجود کہ اول من قاس ابلیس۔ یعنے قیاس کرنا ابلیس کا کام ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور آپ حضرات اس جواب کے لئے مہلت چاہیں تو بخوبی آپ کو مہلت دی جائیگی۔ بلکہ آپ اپنے تمام برادر غیر مقلدین جتنے کہ روئے زمین پہ اس وقت موجود ہوں۔ پس ان تماموں سے خاطر خواہ مدد لے کر بغیر اعانت اجماع و قیاس کے فقط قرآن و حدیث سے جواب باصواب مرحمت فرمائیں تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ آپ لوگ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ اور لا طائل بات چیت کی وقعت اہل مجنونوں[1] کی گفتگو سے کم نہیں ہوا کرتی۔ ورنہ ایسے مسلک پہ خود آپ تف فرما کے تہ دل سے توبہ کریں"

اہلحدیث پہلے تو ہم اس سائل کی غلط فہمی دور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اہل حدیث قیاس اور اجماع سے منکر نہیں۔ جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے وہ جان سکتے ہیں۔ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کس طرح قیاس سے کام لیتے ہیں۔ ہاں یہ بات ضروری ہے۔ کہ علماء اصول، خاصکر اصول حنفیہ والوں نے قیاس کے لئے جو شروط لکھی ہیں اہلحدیث اول شروط کے ساتھ قیاس کو صحیح مانتے ہیں۔ اُن کے بغیر قیاس کے منکر ہیں۔ جیسے علماء اصول حنفیہ بھی منکر ہیں۔ منجملہ شروط کے بڑی شرط یہ ہے۔ کہ قیاس میں مقیس علیہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مقیس میں کوئی نص وارد نہ ہو۔ اس کی تفصیل اپنے علماء حنفیہ سے پوچھئے۔ ہم باقاعدہ قیاس کے منکر نہیں۔ ہاں بے قاعدہ قیاس خاصکر نص صریح کے مقابلے میں جو قیاس ہو۔ اہلحدیث اُس سے منکر ہیں۔ اسی کے حق میں ایک بزرگ کا قول ہے:۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔

سب سے پہلے قیاس کرنے والا شیطان تھا

مثلاً نص صریح وارد ہے۔ کہ

لعن اللہ المتخذین فیھا المساجد

[1] اہل مجنونوں لکھنا کہاں کی گفتگو ہے (اہلحدیث)

والسراج۔ (الحدیث)

باوجود اس نص صریح کے یہ قیاس کیا جائے کہ راستہ میں چونکہ چراغ جلانا جائز ہے لہذا قبروں پر بھی جائز ہے۔ یہ قیاس چونکہ بے مقیس علیہ اور خلاف نص صریح ہے۔ اس لئے اہلحدیث بلکہ آئمہ حنفیہ بھی ایسے قیاس سے منکر ہیں۔

اسی طرح اجماع سے بھی اہلحدیث منکر نہیں مگر وہ اجماع جس کو علما اصول نے اجماع کہا ہے۔

اتفاق مجتہدی الامۃ
علیٰ سند شرعی

ہاں جس اجماع سے منکر ہیں وہ اجماع شرعی نہیں۔ بلکہ خود ساختہ مصنوعی اجماع ہے۔

مثلاً کہا جاتا ہے کہ مجلس مولود۔ گیارہویں کی نذر ونیاز۔ قبوں کی تعمیر جائز ہے۔ کیونکہ ایسے کاموں پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ اس قسم کے اجماعات سے اہلحدیث بلکہ علماء حنفیہ بھی منکر ہیں۔ اور وہ ایسے اجماعات کے حق میں صاف کہتے ہیں ؎

اجماع نہیں یہ بلوے اہل عناد ہے
گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

یہ تو مسائل کی بے خبری پر تنبیہ کرنے کو مختصر نوٹ لکھا ہے۔ اصل سوال کا جواب بھی سنئے۔

اس قسم کا بچہ عند الشرع دو نہیں بلکہ ایک ہے اس لئے ایک ہی شخص سے اس کی شادی ہوگی یہ حکم قرآن مجید سے اس طرح مستنبط ہوتا ہے کہ ایک مرد دو بہنوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا۔

وَاَنْ تجمعوا بین الاختین

پس اگر یہ لڑکیاں دو ہوں تو ان کا نکاح کسی صورت میں نہ ہو سکے۔ اِلّا اس صورت میں کہ دائیں جانب کا خاوند زید ہو تو بائیں جانب کا عمر۔ اس پر یہ خرابی ہوگی۔ کہ زید جس وقت دائیں جانب جماع کرے گا۔ تو بائیں جانب کی لڑکی اسے دیکھتی ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں مردوں کو ایک وقت میں ضرورت ہو پھر کیا کریں پس اس کی صورت یہی ہے کہ یہ لڑکیاں عند الشرع ایک ہیں۔ ایک ہی مرد سے ان کا نکاح ہوگا۔ ہاں ایک حرج میں اگر ایام آئے ہیں۔ تو اسے چھوڑ دے۔ دوسرے کو استعمال کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عادتاً یہی ہے۔ کہ ایک کے مرنے سے دوسرا بھی مر جاتا ہے۔ باوجود اسکے اگر ایک مر گئی۔ اور دوسری زندہ ہے۔ تو مردہ کو زندہ سے تیز تلوار کے ذریعہ کاٹ کر دفنا دیا جائے۔

مختصر یہ کہ نماز روزہ طواف وغیرہ سب میں یہ دونوں ایک کے حکم میں ہیں دو نہیں۔

ہمارا سوال یہ تو علماء حنفیہ کا مسلمہ مقولہ ہے کہ آج کل سب مقلد ہیں مجتہد کوئی نہیں۔ یہ مسلم ہے۔ کہ قیاس کرنا مقلدین کا کام نہیں ہے۔ پس سائل بھی اس سوال کا جواب دے چاہے قیاس سے دے۔ مگر مجتہد کے قیاس سے دے۔ کہ کسی مقلد کے خیال سے ؎

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

قادیان میں قتل و قتال

احمدی۔ احمدی کے ہاتھ سے قتل

جس روز سے قادیانی سفاک نے لاری میں بٹالہ کے قریب دو بے گناہوں پر حملہ کر کے ایک کو شہید اور دوسرے کو نیم مقتول کیا تھا۔ جسے قادیانی پریس اور قادیانی ارکان نے چھپانے کی کوشش کی تھی ہم اسی روز سے منتظر تھے۔ کہ قدرت کیا کچھ کرشمہ دکھاتی ہے۔ کیوں؟ ؎

خون ناحق بھی چھپانے سے نہیں چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں مری نعش پہ دامن ڈالے

آخر یہ دن دیکھنے اور یہ واقعہ سننے میں آ گیا جو قادیانی گزٹ نے بہت نرم لفظوں میں اظہار کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

افسوسناک حادثہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب میاں محمد امین خان صاحب نے ایک معمولی تنازعہ کی بنا پر چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے پر ان کی کوٹھی کے قریب اپنے گھر سے کلہاڑی لے جا کر اس حالت میں حملہ کیا جبکہ چودہری صاحب بالکل خالی ہاتھ تھے۔ اور چودہری صاحب کے سر پر کئی زخم لگائے۔ کلہاڑی چھین لینے پر پھر میاں محمد امین خان صاحب نے چاقو سے حملہ کیا۔ جس پر خود حفاظتی میں چودہری صاحب کے ہاتھ سے میاں محمد امین خان صاحب کو بھی چوٹ آئی۔ دونوں مجروحین نور ہسپتال قادیان میں داخل کئے گئے۔ اس کے بعد ۱۶ ستمبر کو میاں محمد امین خان صاحب کا اپریشن ہوا جس کے لئے ایک لائق اسسٹنٹ سرجن کو جو سرکاری ہسپتال میں متعین ہیں۔ باہر سے بلوایا گیا۔ اپریشن کے تھوڑی دیر بعد خاں صاحب فوت ہو گئے۔"

اہلحدیث قادیانی پریس ملزموں کو تلقین کرنے میں بڑا مشتاق ہے۔ مسٹر نا محمد حسین بٹالوی کی شہادت کے موقع پر خود خلیفہ قادیان نے ملزم کو تلقین کی کہ اشتعال طبع میں مارا۔ اب الفضل نے ملزم کو تلقین کی ہے۔ کہ حفاظت خود اختیاری میں مارا۔ دیکھئے پولیس اور پولیس کے بعد عدالت میں کیا ظہور ہوتا ہے۔

ایک مخلوط النسل عظیم الشان انسان

مسیح قادیان

ہمارے نامہ نگار کو مرزا صاحب کی نسل پر تعجب ہے۔ مگر ہمیں ان کے کسی کام پر تعجب نہیں۔ کیونکہ آپ کی کوئی بات بھی تعجب سے خالی نہیں۔ آپ نبی ہیں رسول ہیں۔ امتی ہیں۔ مجدد ہیں۔ مہدی ہیں مسیح موعود ہیں۔ یہاں تک کہ (خواہی) خدا ہیں۔ غرض مرزا صاحب متوفی اس

شعر کے مصداق ہیں ؎

حسین ہو۔ مہ جبیں ہو۔ دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب دنیا کی کل شریف انساب سے اپنا تعلق بناتے تھے۔ جو ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے کیونکہ کل اقوام دنیا آدم کی اولاد ہیں اور مرزا صاحب آدم کے بیٹے اور خود آدم بھی ہیں۔ چنانچہ آپ کا کلام ہے۔

یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔

پس آپ کو ہر نسل اور ہر قوم سے تعلق ہے۔ چنانچہ نامہ نگار نے یہی ثابت کیا ہے۔ جن کا مراسلہ درج ذیل ہے:—

قوم مغل برلاس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغلوں کی مشہور قوم برلاس کی یادگار ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی متعدد کتب میں اس کا متعدد مرتبہ ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ البریۃ صفحہ ۱۳۴) اور برلاس ایک مشہور اور معزز قوم مغل کی ہے۔ جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب ہمت واستقلال کشورکشا گذرے ہیں۔ اس قوم کا مورث اعلیٰ قراچار نامی تھا۔ جو چھٹی صدی ہجری کے قریب گذرا ہے۔ یہ شخص نہایت نیک طینت اور پاک نفس اور خداپرست تھا۔ اور یہ پہلا شخص تھا جو اپنی قوم میں سے حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر اس قوم میں اشاعت اسلام کا باعث ہوا (سیرۃ مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱ مرتبہ یعقوب علی تراب)

آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں ایک معزز خاندان تھا۔ اور اس کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے۔ (سیرۃ مسیح موعود صفحہ ۲ مرتبہ خلیفۃ المسیح ثانی پسر مرزا صاحب)

بنی اسحاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے پھر اولاد اسحاق پر بھی فضل ہوا۔ یہاں تک کہ آخری زمانہ کا مصلح اور موعود اسحاق کے گھرانے سے آیا۔ غرض یہ بدیہی بات ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل فارس کے متعلق اولاد اسحاق ہونے اور اس ابراہیمی گھرانے میں ایک عظیم الشان انسان کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ (سیرۃ مسیح موعود مرتبہ یعقوب علی تراب جلد ۱ صفحہ ۵)

بنی اسرائیل

غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں۔ اور احادیث اور آثار کو دیکھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ آنے والے مہدی آخر الزمان کی نسبت یہی لکھا ہے۔ کہ وہ مرکب الوجود ہوگا۔ ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی۔ (سیرۃ مسیح موعود مرتبہ یعقوب علی تراب صفحہ ۱۶ جلد ۱)

فارسی الاصل

یاد رہے کہ خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔ (اربعین ۲ حاشیہ صفحہ ۱۷)

چینی الاصل

آپ بحوالہ شیخ محی الدین ابن العربی فرماتے ہیں۔ میرے بارے میں شیخ محی الدین ابن العربی نے ایک پیش گوئی کی تھی۔ جو میرے پر پوری ہوگی۔ اور وہ یہ کہ خاتم الخلفاء جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے چینی الاصل ہوگا۔ یعنی اس کے خاندان کی اصل جڑ چین ہوگی (کتاب چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۶) یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ قوم مغل و ترک میں سے ہوگا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶) محمد علی از جے پور

قادیانی جماعت
کا مقابلہ

برادران اسلام! قادیانی جماعت کا مقابلہ اور تعاقب کرنا نہایت ہی ضروری امر بلکہ خدمت اسلام ہے۔ قادیانی تحریک کے مقابلے کی جمیع برادران اسلام کو کس قدر ضرورت ہے۔ اس کا بیان کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ آپ خود ہی قادیانی جرائد ورسائل اور قادیانی خلیفہ مرزا محمود صاحب اور ان کے مولویوں اور مبلغوں کی حقیقت ملاحظہ کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں بیسیوں زبانوں میں مرزا صاحب کی تعلیمات شائع ہو چکی ہیں۔ اس بڑھتے ہوئے گمراہی کے طوفان کو دیکھکر فاتح قادیان مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مجلہ موسومہ بہ مرقع قادیانی جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کئی مہینوں سے مجلہ مذکور جاری ہو چکا ہے۔ آپ حضرات کا فرض ہے۔ کہ مرقع قادیانی کے خریدار بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور اس کار خیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان

کی امداد کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھیں۔ اور اس بات کی کوشش کریں۔ کہ مرتع قادیانی کا ایک ماہوار ایڈیشن عربی یا انگریزی زبان میں شائع کیا جائے۔ کیونکہ مرزائیوں کے اخبارات انگریزی اور عربی زبان میں بھی نکلتے ہیں۔ راقم عبدالمجید خریدار نمبر ۱۰۲۰۳ معرفت جمال برادر شہبر رنگون۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۱)

مسئلہ تحریف بائبل اور خیر خواہی کی آڑ میں

مبشر انجیل کا مسلمانوں کو مغالطہ

اخبار "نور افشاں" لاہور میں ایک طویل مضمون تین نمبروں میں "تمام مسلمانوں کے سچے خیر خواہ ایم۔ اے بشیر خاں مبشر انجیل" کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جو کسی مسلمان وقارالدین نامی کے مضمون (مندرجہ اخبار نوجوان) کے جواب میں نکلا ہے۔ مسئلہ تحریف انجیل کے متعلق مبشر صاحب نے خیر خواہی کی آڑ میں مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے۔ اور ۲۶ر جون ۱۹۳۱ء کے "نور افشاں" میں اپنے مضمون کا جواب لکھنے کے لئے مسلمانوں سے درخواست اور وقارالدین کو علماء سے استصواب حاصل کرنے کی تاکید بھی کی ہے۔ ایسے آسان و عام فہم مسئلہ میں علماء کرام کو تکلیف دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ خاکسار اس خدمت کے لئے پیش ہوتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

مبشر صاحب کا اصل مبحث بھی یہی مسئلہ تحریف بائبل ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے۔

"ہم (مبشر صاحب) ان (وقارالدین) سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ غیر متعلق بحث چھیڑ کر اصل مضمون سے گریز نہ کریں۔ اس لئے کہ (ہمارے) عنوان مضمون سے ہی اس امر کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ہماری غرض اس مضمون کی اشاعت سے سردست اسی قدر ہے۔ کہ آیا انجیل شریف غیر محرف اور غیر مبدل موجود ہے یا نہیں"۔ (نور افشاں ۲۶ر جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۶ کالم اوّل)

غور کریں کیا ہی عجیب معمے دار سوال ہے۔ بھلا ہم مسلمان مان لیں۔ کہ ممکن ہے۔ کہ کوئی غیر محرف اور غیر مبدل انجیل دنیا کے کسی تختہ پر محفوظ رکھی ہوئی موجود ہو۔ تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ مروجہ بائبل بھی غیر محرف ہے۔ جس کی صحت کا آپ کو دعویٰ ہے۔ جناب مبشر صاحب! اگر آپ کا اشارہ موجودہ بائبل کی طرف ہے۔ تو ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ وہ انجیل نہیں ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ کسی کتاب کا الہامی ہونا اسی صورت میں مانا جا سکتا جبکہ وہ ملہم کی حیاتِ دنیا میں اُس ملہم پر نازل ہوئی ہو۔ قرآن بھی اسی تورات و انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔ جو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر اُن کی اس دنیا میں موجودگی میں نازل ہوئیں نہ کہ اُن کے بعد کے الہاموں یا کتابوں کی جیسا کہ فرمایا وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی (پ ع ۲)۔ پس اس تعریف کے ماتحت ثابت کرنا آپ کا فرض ہے۔ اور یہی بائبل حضرت مسیح کی حیات میں ان پر نازل ہوئی تھی۔ پھر موجودہ انجیل۔ انجیل نہیں بلکہ اناجیل ہیں۔ قرآن کریم تو عیسیٰ کی انجیل (بصیغہ واحد) کی تصدیق کرتا ہے نہ کہ اناجیل (بصیغہ جمع) کی۔ قرآنی شہادت کے بموجب تو فقط ایک ہی انجیل صحیح ہے۔ پہلے آپ یہ تو بتائیں۔ کہ ان چاروں انجیلوں میں سے کونسی ایک صحیح اور باقی تین غیر صحیح ہیں۔ اور جو صحیح ہے اُس کی صحت کا کیا ثبوت ہے؟

"مجیب نے اس امر کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ ہماری پیش کردہ آیات قرآنی کے نزول کے وقت بھی انجیل شریف میں تثلیث و الوہیت اور ابنیت مسیح کی تعلیم مندرج تھی۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر قرآن نے اسی انجیل کی تصدیق نہیں کی تو پھر ذیل کی آیات کا کیا مفہوم ہے؟

اور چاہیئے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اتارا اس میں اور جو کوئی نہ حکم کرے اللہ کے اتارے پر۔ وہی لوگ ہیں بے حکم (سورۃ مائدہ آیت ۴۸)

(نیز) یعنی اہل کتاب تم کچھ راہ پر نہیں جب تک کہ تورات و انجیل اور اس پر جو تمہارے رب سے تم پر اترا نہ چلو (سورہ مائدہ رکوع ۱۰)"

ان آیات کا مطلب سمجھنے میں ہمارے خیر خواہ نے غلطی کھائی ہے۔ اس لئے ان آیات سے استدلال کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ قرآن مجید نے مروجہ بائبل کے احکام پر چلنے کی تاکید کی ہے۔ سنو ساری آیت کا مطلب سمجھنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہی آیات موجودہ بائبل پر چلنے والوں کو بے حکم بتاتی ہیں۔

وَقَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَلْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

فاؤلئک ھم الفاسقون (پارہ ۶ ع ۷)

(ترجمہ) ہم نے اس (موسیٰ) کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا کردہ اپنے سے قبل کی کتاب (تورات) کی تصدیق کرتے تھے۔ اور ہم نے اس (عیسیٰ) کو ہدایت اور نور سے معمور انجیل دی جو اپنے سے قبل کتاب تورات کی تصدیق کرتی اور پرہیزگاروں کے لئے سر بسر ہدایت اور نصیحت تھی۔ اور انجیل والے (مسیحیوں) کو لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ اس (فقط عیسیٰ والی انجیل) میں نازل فرمایا ہے اس کے اوامر و نواہی کی تعمیل کریں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کی تعمیل نہ کرے (یعنی عیسیٰ کو دی ہوئی انجیل کے علاوہ متی۔ مرقس وغیرہم کے الہاموں پر چلے) تو ایسے ہی لوگ بے حکم ہیں:

یہ تو پہلی آیت کا مطلب ہؤا۔ اب دوسری آیت کا مطلب بھی سنو۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسولؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل عرب (یہود و نصاریٰ!) تم کسی راہ پر بھی نہیں۔ جب تک کہ تورات (موسیٰ والی) کی اور انجیل (عیسیٰ والی) کی نیز جو کتاب (قرآن)، تم (محمدؐ) پر تمہارے (محمدؐ کے) رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس کی بھی پوری پوری پیروی نہ کرو۔ (پ ۶ ع ۱۴)

یہ ہے آیات کا ترجمہ جو ہم نے نقل کیا ہے۔ ہمارے خیرخواہ مبشر صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں ہؤا۔ کہ جو آیات اُن کے عین مخالف ہیں۔ اُن ہی کو اپنے حق میں سمجھکر پیش کرتے ہیں۔ پھر کس جرأت سے فرماتے ہیں:-

"اسی قبیل کی اور بھی آیات ہیں۔ کہ جن سے مستنبط ہوتا ہے کہ قرآن نے اسی انجیل کی تصدیق کی ہے۔ کہ جس میں تثلیث وغیرہ کا مفصل اور مشرح ذکر ہے"

(نور افشاں ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء صفحہ ۶ کالم ۲)

حالانکہ اسی صفحہ کے کالم اوّل میں جہاں اُلوہیت اور قرآنی مسیح کو شخص واحد ثابت کرنے کے لئے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پیش کر آئے ہیں:-

"نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے .... خدا ان کو غارت کرے۔ (توبہ ع ۲۴۔ آیت ۳۰)

یعنی قرآن مجید کی اس بائبل سے ناراضگی بتا آئے ہیں جس میں مسیح کو ابن اللہ مانا گیا ہے اور یہاں کس دلیری سے کہتے ہیں۔ کہ قرآن اسی بائبل کی صحت کی تصدیق کرتا ہے بھلا جس بائبل کی تعلیم پر قرآن اس قدر ناراض ہو اور مذمت کرتا ہو۔ کون صاحب فہم ہے جو مبشر صاحب کی اس بات کو تسلیم کرے۔ کہ قرآن اسی بائبل کی تعلیم پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ یہ اپنی قوم اور سادہ لوح مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اس پر۔ ہمہ دانی کا دعویٰ کر لکھتے ہیں:-

"کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ تمام قرآن میں ایک آیت بھی انجیل شریف کی صحت و درستی کے خلاف میں موجود نہیں" (صفحہ ۴ کالم ۲)

ناظرین! ایک طرف تو مدعی کا یہ دعویٰ دیکھیں۔ اور دوسری طرف خود اُن کی پیش کردہ قرآن کریم کی وہ آیت ملاحظہ کریں جس کا ترجمہ ہے:-

"نصاریٰ لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کی اپنے منہ سے بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ یہ لوگ بھی ان لوگوں کی سی باتیں کرنے لگے جو ان سے پہلے کافر ہو چکے ہیں۔ خدا ان کو غارت کرے یہ کدہر بھٹکے جا رہے ہیں" (پ ۱۰ ع ۱۱)

اب ہم ایسے شخص کی نسبت اپنی کیا رائے قائم کریں۔ جو ایک طرف تو مبشر انجیل کہلائے۔ اور اتنی موٹی بات کو نہ سمجھے۔ کہ یہی آیت بائبل کی تحریف کی شہادت دیتی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ آپ اس دعویٰ پر اسی مضمون میں دو تین جگہ چیلنج بھی دیتے ہیں۔

ایک جگہ آپ یوں فرما رہے ہیں:-

"انجیل شریف از روئے قرآن بھی صحیح اور درست ہے۔ اس کا ایک شوشہ بھی ضائع نہیں ہؤا۔ اور نہ اس میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے" (حوالہ مذکور ص۴ کالم اوّل)

ہم آپ کو مقامات بتا دیتے ہیں۔ آپ خود ملاحظہ کر لو۔ معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ دن کو رات بنا رہے ہیں جناب! ایک بائبل آکسفورڈ یونیورسٹی کی ۱۹۲۱ء میں طبع شدہ جس کے سرورق پر دی ہولی بائبل۔ ریوائیزڈ ورژن لکھا ہؤا اٹھا لیں۔ اور ایک امریکن بائبل نیویارک کی طبع شدہ اٹھا لیں۔ دونوں کے مندرجہ ذیل مقامات کا ملاحظہ کریں۔ ایک شوشہ کیا۔ دس کے درس برٹش بائبل سے بمعہ نمبروں کے مفقود پاؤ گے:-

انجیل متی کا باب ۱۷ کا درس ۲۱۔ اور باب ۱۸ کا درس ۱۱۔ اور باب ۲۳ کا درس ۱۴۔ مرقس انجیل۔ باب ۷ کا درس ۱۶۔ اور باب ۹ کا درس ۴۴ و ۴۶ و باب ۱۱ کا درس ۲۶۔ و باب ۱۵ کا درس ۲۸۔ انجیل یوحنا باب ۵ کا درس ۳ کا حصہ اخیر۔ اور باب ۵ کا درس ۴۔ کتاب اعمال۔ باب ۸ کا درس ۳۷ و باب ۱۵ کا درس ۳۴ و باب ۲۴ کا درس ۷ و باب ۲۸ کا درس ۲۹۔ کتاب رومیوں کے باب ۱۶ کا درس ۲۴۔

ان پانچوں کتابوں میں ۱۵ درس ضائع شدہ اپنی آنکھوں سے کوئی دیکھے تو آپ اُس کے مشاہدہ کو کس طرح جھٹلا سکتے ہو۔ ممکن ہے دوسرے ایڈیشنوں کا بھی یہی حال ہو۔ اب ہم اپنے مہربان خیرخواہ کی توجہ قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف منعطف کرا کر سوال کریں گے۔ غور سے سنیں قرآن مجید فرماتا ہے:-

"جن (یہود اور نصاریٰ) لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنے دعوائے رسالت میں سچا ہونا) ایسا اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کرتے اور بعضے (رہبان و علماء) ان میں سے امر واقعی (اس دانستگی) کو جان بوجھ کر

چھپا لیتے ہیں۔ (رکوع ۴)

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے دعویٰ کا سچا ہونا جو یہود و نصاریٰ پہچانتے تھے وہ تورات اور انجیل کی رہنمائی سے پہچانتے تھے۔ کیونکہ ان میں اس شناخت کے کھلے نشان موجود ہونگے۔ مگر ان کا انکار تسلیم نبوت محمدی جان بوجھکر صرف ہٹ دھرمی اور ضد سے تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا موجودہ بائبل میں رسالت محمدی کو برحق پہچان لینے کے نشان موجود ہیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب ذرا سوچ سمجھکر دیں۔ اس بات کا خیال نہ کریں۔ کہ "ہاں" کہنے کی صورت میں تسلیم نبوت کے انکار کا الزام ہم پر عائد ہوگا۔ یا "ناں" کہنے کی صورت میں تحریف بائبل کا ثبوت ہوگا۔ غرض جو صحیح جواب ہو بیچ بیچ ارشاد فرمائیں۔ کیونکہ ہمیں بائبل پر اس قدر عبور نہیں ہے جیسی خوبی سے قرآن کریم کی واقفیت آپکو دعویٰ ہے۔ اخیر میں ایک عرض اور ہم ایم بشیر خاں صاحب سے یہ کرتے ہیں۔ کہ "مبشر انجیل" ہونا آپ کے لئے کیا کم عزت افزائی ہے جو "تمام مسلمانوں کے سچے خیرخواہ" کے ضمیمہ کو اپنے نام کے ساتھ شامل کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ بہتر ہے کہ اس بے محل اور مغالطہ دہ ضمیمہ کو اپنے نام کے ساتھ شامل نہ کریں۔ اگر آئندہ بھی ایسے ہی دلائل سے مسلمانوں سے خیرخواہی اور دوستی کا دعوےٰ کرتے رہیں گے۔ تو ہمیں بجبوراً کہنا پڑے گا

ے

واقف ہیں خوب آپ کی طرز وفا سے ہم
اظہار التفات کی زحمت نہ کیجئے

(خاکسار اسماعیل سہر ترا پھراوی)
۷ر اگست ۱۹۳۱ء

العدل ہے یا المفتری؟

(نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں)

"العدل" گوجرانوالہ (پنجاب) کو اہلحدیثوں سے دلی بغض (نہیں بلکہ تعلق ہے۔ اہلحدیث) و عناد ہے۔ اس لئے وہ بے گناہ اہلحدیثوں کے ذمہ ہر رطب و یابس کو منسوب کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ ۲۹ر جولائی سنہ رواں کی اشاعت میں مولوی ولایت حسین صاحب گیاوی کا ایک مضمون "غیر مقلدین مصنفین کی دیانت" کے عنوان سے دیکھنے میں آیا۔ صادق القول نامہ نگار موصوف نے اس مضمون کے ذریعہ اپنے مغالطہ و فریب دہی کا قبیح مظاہرہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے چنانچہ عنوان مذکور کے ماتحت لکھا ہے:-

اس وقت رسالہ تحقیق الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام مصنفہ غیر مقلد مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبارک پوری اعظم گڈھی کا بندہ کے پیش نظر ہے۔ یہاں ہم کو فقط مصنف کتاب کے بے تعصبی و بے انصافی کا بعض منظر پیش کر دینا ہے جس کا وعظ آپ حنفیوں کو سناتے ہیں۔ حالانکہ آپ خود پاگل ہیں استغفر اللہ۔

صفحہ ۱ پر آپ ترمذی سے ابن المبارک رحمۃ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ انا اقرأ والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ مگر اس کے ساتھ کا یہ جملہ واری ان من لم یقرأ صلوتہ جائز۔ بالکل چھوڑے جاتے ہیں۔ اب ناظرین خود فیصلہ کریں۔ کیا اسی کا نام تدین و انصاف ہے۔ اور مزید تعجب یہ ہے کہ جب حضرت مصنف قائل بالایجاب ہیں اور ابن المبارکؒ قائل بالاستحباب تو قائلین بالاستحباب کے قول سے آپ کو استدلال کا کیا حق ہے اور قرینہ استحباب[1] کو حذف کر دینا یہ کہاں کی دیانت ہے؟ انتہیٰ بکلامہ ملخصاً۔

حضرات! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم تحقیق الکلام سے پوری عبارت نقل کردیں۔ تاکہ مولوی صاحب موصوف کی صداقت گوئی و راست بازی آپ لوگوں پر ظاہر ہوجائے۔ مولانا مبارک پوری (زاد مجدہٗ) لکھتے ہیں:-

اس مسئلہ میں اگر ائمہ اربعہ کے درمیان اتفاق نہیں۔ لیکن اگر امام ابوحنیفہؒ نے امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو ناجائز کہا ہے تو امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام مالکؒ نے جائز بتایا ہے۔ بلکہ امام شافعیؒ کے نزدیک تو امام کے پیچھے الحمد پڑھنا فرض ہے۔ اور ان ائمہ ثلاثہ کے علاوہ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر تابعینؒ امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے قائل و عامل تھے۔ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

جامع ترمذی صفحہ ۵۶ میں ہے:-

والعمل علی ھذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد و اسحٰق یرون القرأۃ خلف الامام انتہیٰ

یعنی اس حدیث عبادہؓ پر عمل ہے۔ اکثر اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن المبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا یہ سب لوگ قرأۃ خلف الامام کے قائل ہیں۔

(باقی دارد)

[1] جناب! متکلم کے خلاف منشا کلام کو تحریف کرنا یہ کہاں کی دیانت ہے؟ ۱۲

پیارے نبیؐ کی پیاری تعلیم

ناظرین اخبار۔ چونکہ آنحضرتؐ اپنی امت پر بہت مہربان تھے۔ اور آنجناب کی یہ دلی خواہش تھی۔ کہ لوگ اللہ کی طرف جھکیں۔ اس لئے قرآن مجید میں اس مضمون کی کئی آیتیں ملتی ہیں۔ کہ انسان کو دنیا کو مانند سرائے تصور کرنا چاہئے اور یہاں بہت دل نہیں لگانا چاہئے تاکہ موت کے وقت حسرت سے یہاں روانہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ آخرت کے درجات سے بھی محروم نہ رہے۔ آنحضرتؐ کی اپنی زندگانی بھی اس اصول کے لئے بطور سمپل (Sample) پیش کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ بحوالہ مشکوٰۃ شریف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ جناب کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب کے آگے ایک خادم کے واسطے درخواست کی۔ جس پر بجائے خادم کا بندوبست کرنے کے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہؓ تم سوتے وقت تیس دفعہ سُبْحَانَ اللہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلہِ اور اَللہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو ان کلمات کے عوض میں جو خدا تم کو ثواب دے گا۔ وہ غلام کی آسائش کے مقابلہ میں کئی درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ دنیا چند روزہ ہے۔

اس طرح ترمذی شریف جلد دوم باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللہ میں ایک حدیث بایں الفاظ آئی ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہیں ہے دنیا مقابلہ آخرت کے۔ مگر مثل اس کے کہ کوئی تم میں سے اپنی انگلی دریا میں ڈال دے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ نکلتی ہے۔

کیسی پاکیزہ تعلیم ہے جس کے مطابق ہم روزمرہ تجربہ اور مشاہدے دیکھتے ہیں۔ کہ لاکھ پتی اور کروڑ پتی جو تمام دن رات کسی نہ کسی حیلہ اور بہانہ سے دولت جمع کرتے ہیں۔ مرتے وقت حسرت کی نگاہ سے اپنی دولت کو دیکھتے ہیں اور خالی ہاتھ دار البقا کو کوچ کرتے ہیں۔ اگر اس حدیث پر عمل کیا جاوے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ انسان رشوت اور ناجائز طریقوں سے باز نہ آئے۔ خصوصاً ہمارے ان مسلمانوں کے لئے جو اپنی لڑکیوں کو حصہ نہیں دیتے۔ مقام غیرت ہے آخر لاکھ اور کروڑ کما کر پھر بھی خالی ہاتھ جانا ہے۔ اور روز محشر میں سوائے عمل کے کوئی چیز کام آنا نہ ہوگی۔

معاذ اللہ ... کے مطابق دنیا کی محبت پر تو ... گا اور اپنی بے زبان لڑکیوں کو حصہ دیتے تھے۔ ورنہ قیامت کے روز سوائے حسرت کے کچھ دستیاب نہ ہوگا۔ خدا ہم سب کو اس گناہ کی ... رکھے۔ آمین

خادم فضل الرحمن ریلوے کلرک۔ راولپنڈی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

(توحید)

ناظرین کرام! مندرجہ ذیل آیتوں میں توحید خالص کا بیان ہے۔ کہ جب حضورؐ پرنور نے عنوان مندرجہ بالا سے اشاعت توحید بمقابلہ مشرکین شروع کی تو انہوں نے ازراہ اعتراض پوچھا کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو۔ اور ان کی عاجزی اور ناتوانی بیان کرتے ہو اور طرح طرح کے عیب ان میں بتلاتے ہو بھلا کہو تو سہی کہ تمہارا خدا کیا صفت رکھتا ہے۔ اور کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس سے کیا چیز پیدا ہوتی ہے۔ اصل اور فرع اس کی کیا ہے اور واضح رہے کہ ہر چیز کے دریافت کرنے کا طریقہ جہان میں چار طرح پر موقوف ہے۔ یعنی چار علتیں اس کے لئے ضرور ہیں۔ علت مادی۔ علت صوری۔ علت فاعلی۔ علت غائی۔ علت مادی یعنی اصل اس کا کیا ہے۔ کس چیز سے بنی۔ اور علت صوری۔ وہ کس طرح اور کس شکل میں ہے علت فاعلی یعنی اس کو کس نے بنایا۔ اور کیونکر بنا۔ اور علت غائی یعنی وہ کس غرض کے لئے بنا اس سے کیا ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی دریافت کرے۔ کہ خدا کی اصل کیا ہے۔ تو اس کا جواب میرے خیال میں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تو خود اصل الاصول ہے اور مسبب الاسباب ہے۔ قدیم ہے ازلی ہے ابدی ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ تک رہیگا۔ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ کہ کب سے ہے اور کب تک رہیگا۔ اور اگر کوئی دریافت کرے کہ وہ کس شکل میں ہے یعنی اس کی صورت ہے تو جواب اس کا یہی ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ یعنی اس کا نظیر اور مثیل کوئی شے نہیں۔ نہ اس کے ساتھ نظیر اور مثیل دی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی دریافت کرے۔ کہ اس کو کس نے بنایا اور کیونکر ہو گیا۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس کی ذات خود بخود موجود ہے۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ۔ شروع اور اخیر ہر وقت اپنے علم اور قدرت سے موجود ہے اور ہر شے کی موجد بھی ہے۔ اور اگر دریافت کرے کہ کس غرض کے لئے ہے تو سارے اغراض اظہر من الشمس ہیں۔ جو اس کی طرف نسبت کی جا سکتی ہیں یا منسوب ہیں۔ مثلاً خالق ہے۔ مالک ہے رازق ہے حاکم ہے وغیرہ وغیرہ اور تمام وہ اوصاف جو مخلوق سے مستثنیٰ ہیں۔ اور متعلق ہیں۔ سب اسی پر موقوف ہیں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل آیتوں سے وضاحت ہوتی ہے۔ اور مشرکین اور معترضین کے دندان شکن جواب بھی گویا مندرجہ بالا وجوہات ان آیتوں کے شان نزول ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ۝ ترجمہ: اے پیغمبر! یہ لوگ جو تم سے خدا کا حال دریافت کرتے ہیں۔ تو تم ان سے کہو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ یعنی اللہ اپنی ذات اور صفات میں ایک ہے جیسے اس کی ذات بے مثل ہے۔ ویسے ہی اس کے صفات بھی بے مثل ہیں۔ اور لفظ اَحَد کا اطلاق محض اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے دوسری شے پر نہیں بولا جا سکتا۔ اس کے جزو اور ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ تعداد کی ضد میں یہ لفظ

مستعمل ہے۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ترجمہ۔ اللہ بے نیاز ہے۔ یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ وجود کا سلسلہ بغیر ایک ایسی ذات کے جو صمد کی صفت سے موصوف ہو۔ قائم نہیں رہ سکتا۔ اس واسطے کہ عالم میں بالکل احتیاج دیکھی جاتی ہے۔ اور جب ہر چیز دوسرے کی محتاج ہوئی تو ضرور ہوا کہ ایک ذات ایسی ہو کہ سب کی احتیاج اس کی طرف منتہے ہو۔ اور وہ محتاج کسی کی نہ ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ تو حقیقت میں اس پاک ذات کے خاصوں میں سے دو چیزیں ذکر کی گئیں۔ ایک احد ہونا دوسرے صمد اور باقی صفتیں ان ہی دونو صفتوں سے نکلی ہیں۔ لَمْ یَلِدْ اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اگر کوئی چیز اس سے پیدا ہوتی تو حقیقت میں وہ چیز اس کی شریک بن جاتی۔ اور اس سے اس کو بے پروائی حاصل نہ ہوتی اور جب اس سے بے پروائی نہوتی تو وہ صمد نہ رہتا۔ وَلَمْ یُوْلَدْ اور نہ وہ کسی چیز سے پیدا ہوا۔ اگر وہ کسی سے پیدا ہوتا۔ تو وہ اس کا محتاج ہوتا اور جب محتاج ہوتا تو صمد نہ ہوتا۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ۔ اور نہ کوئی اس کی ہمسری کا ہے اگر کوئی اس کا ہمسر ہوتا۔ تو وے دونو ایک چیز میں شریک ہوتے اور دوسری چیز میں علیحدہ علیحدہ خواص ہوتے تو اس کی ذات پاک یگانہ نہ ہوتی۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے تو اسکی احد کے لفظ سے نفی فرمائی۔ اور کبھی شرکت مرتبے اور منصب میں ہوتی ہے تو اسکی صمد کے لفظ سے نفی فرمائی۔ اور کبھی شرکت نسب میں ہوتی ہے تو اس کی لم یلد ولم یولد سے نفی فرمائی اور کبھی شرکت کام اور تاثیر میں ہوتی ہے۔ تو اس کی ولم یکن لہ کفوًا احد سے نفی فرمائی۔ اسی سبب سے اس سورت کو سورہ اخلاص کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مسئلہ توحید کو قدرے وضاحت سے بیان کروں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

۹۳۰

قیامت کی حقیقت اور بعث بعد الموت کا فلسفہ

مرنے کے بعد زندہ ہونا اور زندہ ہونے کے بعد تمام عمر کے افعال و اقوال وغیرہ کا حساب ہونا اور اس کی سزا و جزا ایک دن ملنا حق ہے۔ قرآن پاک میں اس کا بیان بہت تفصیل سے اور مختلف دلائل اور مثالوں سے ثابت اور واضح کیا گیا ہے۔ قرآن پاک پر ایمان لانے کے بعد مر کر زندہ ہونے اور قیامت کے آنے کی نسبت کوئی کلام ہی نہیں رہتا لیکن اس طریق نقل کے علاوہ الیوم الآخر والبعث بعد الموت کا ثبوت عقلاً بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ عقل سلیم ہو۔ اور ثبوت بھی بالکل بدیہی ہے جس میں کسی غور و خوض کی مطلق ضرورت نہیں مثلاً خزاں میں درختوں کے پتے گر جاتے ہیں اور بہار میں پھر آ جاتے ہیں۔ کھیتی کاٹ لی جاتی ہے تو اس کے مقررہ وقت پر پھر سرسبز ہو جاتی ہے پانی خشک ہو جاتا ہے۔ تو بارش میں پھر آ جاتا ہے اور جابجا تالاب، کنوئیں وغیرہ بھر جاتے ہیں۔ برسات گذرتے ہی پروانوں کا موسم ختم ہو جاتا ہے پھر ایک پروانہ بھی ملک میں کہیں نظر نہیں آتا۔ موسم میں سب جگہ پروانے جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دیگر حشرات الارض کا حشر سمجھ لیجئے۔ ان تمام مثالوں کو دیکھنے کے بعد انسان کو مرنے کے بعد جینے میں کونسا امر مانع معلوم ہوتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس کو نہ ماننا موجب تعجب ہے۔ قرآن کریم نے جابجا اسی کی تعلیم دی ہے۔ ارشاد ہے قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ۔ انسان کہتا ہے کہ ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کے بعد ان کو کون زندہ کر سکتا ہے۔ آپ فرما دیجئے۔ کہ پہلی دفعہ جس نے ان کو پیدا کیا تھا وہی ان کو زندہ کریگا کتنی بدیہی بات ہے اور کیسا صاف جواب ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے ایک بار سب جہان کے آدمیوں کو پیدا کر دیا۔ تو ان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا کون سی مشکل بات ہے۔ کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس کے بعد حشر اجساد یا بعث بعد الموت کے فلسفہ پر بھی غور کر لیجئے۔ معلوم ہے کہ فنا ہونے کے لئے ہر چیز پیدا ہوئی ہے۔ اسلامی تعلیم بھی یہی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ اور کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ۔ اور یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کائنات عالم کا ایک ایک ذرہ بھی بیکار نہیں پیدا کیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تم کو یونہی فضول پیدا کیا ہے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ وہ رائیگان چھوڑ دیا جائیگا جس کے جوابات یہ ہیں کہ انسان کی تخلیق عبث نہیں ہے اور نہ اس کی پیدائش رائیگاں جا سکتی ہے اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک طالب علم نے بڑی محنت سے نصاب تعلیم ختم کیا۔ ہنوز طلب علم اور علم کا ثمرہ حاصل نہ کر سکا کہ مر گیا۔ ایک شخص ہے کہ اپنے حق کے لئے عمر بھر لڑتا رہا۔ اور اس کے حاصل کرنے کیلئے موجودہ جائداد بھی تلف کر دی۔ جب تمام مراتب کار رسائی میں کامیاب ہو گیا۔ اور اپنے حق پر قابض ہونے لگا تو قتل کر دیا گیا۔ عموماً خادمان قوم و ملت، ایثار و ہمدردی رکھنے والے باہمت افراد، آزادی کے طالب، حق کے جویاں، مردان خدا اور سرفروشان ملک اور ارباب صدق و وفا کا یہی حال رہا ہے۔ کہ وہ ہر مصیبت کا نشانہ بنے رہے۔ اور عمر بھر ایک نہ ایک سختی سے دوچار ہوتے رہے۔ اسی طرح اہل باطل اپنی باطل پرستی پر مستحکم اور دولت و جاہ کے غرور سے مغرور، کمزور لوگوں پر دندان حرص دراز تیز کئے ہوئے اپنے آہنی پنجوں سے ان کو دبوچتے رہے۔ کسی حکومت نے ان کو نہ روکا۔ اور نہ مظلوم کو ان کے پنجۂ بیداد سے چھڑایا بلکہ کسی نہ کسی قانونی دفعہ کے حیلہ سے

پہلوتہی کی۔ اور چشم پوشی سے کام لیا جاتا رہا۔ اگر یہ کہہ دیا جائے۔ کہ بس آدمی کے مرنے کے ساتھ ہی اوس کی تمام کارروائیاں داخل دفتر کر دی گئیں۔ تو یہ جواب خودساختہ حکومت کو مبارک ہو لیکن حکومت الہیہ کے لئے کسی طرح زیبا نہیں۔ اس کے نزدیک تو ظاہر وباطن راز سربستہ۔ اور اعلان مشتہرہ یکساں ہے۔ اس کا حکم بہ تعمیل معلق نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ضرور ہے کہ مردے قبروں سے اٹھائے جائیں۔ ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ ان سے جرائم کی بابت حساب لیا جائے۔ ان کو استحقاق سزا و جزا سے مطلع کیا جائے۔ اور فرد واقعی تنبیہ و تادیب سے کام لیا جائے۔ سزا اور قصوروں میں مناسبت اور توازن رہے۔ حقیقی عدل قائم ہو بس یہی حشر اجساد ہے یہی مردوں کا زندہ ہونا ہے۔ یہی قیامت ہے یہی جنت و دوزخ ہے۔ یہی سزا و جزا ہے اس کو بھی نہ ماننا بغاوت ہے۔ اور بغاوت کی سزا مقرر لہذا ماننا پڑیگا۔ اور ضرور ماننا پڑیگا۔ والسلام علی من تبع الھدٰی۔

از ابوالنصر محمد شفیع مئوی مدرس مدرسہ محمدیہ دلوریا

فضیلت والدین

اما بعد جمیع حمد اس ذات پاک کو زیبا ہے کہ جس نے ہم لوگوں کو کتم عدم سے نکال کر صفحۂ وجود پر لیا۔ یہی وہ ذات ہے کہ جس نے ہمارے دادا آدم علیہ السلام کو بغیر مثال کے ایک مشت خاک سے بناکر بائیں پسلی سے مائی حوا علیہا السلام کو بنایا اور باہم ایک ایسا تعلق پیدا کیا کہ جس کا سلسلہ غیر متناہی قیامت تک چلا جائے گا۔ اور چلا جا رہا ہے اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن ہوئے ہیں۔ یعنی کوئی کسی کا بھائی ہے تو کسی کا بیٹا اور کسی کا باپ ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک کو اللہ رب العزت نے اس سلسلہ میں گردان کے ہماری ضروریات کو پورا کیا اور کرتا رہے گا۔ اور انہیں ضروریات میں سے ایک ضروری اور لابدی یہ امر تھا۔ کہ ماں باپ بیٹے کے درمیان آپس میں کیا حقوق ہیں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وقضی ربک الاتعبد والا ایاہ وبالوالدین احسانا ط اما یبلغن عندک الکبر احدھما اوکلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما ہ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا ہ ترجمہ فیصلہ کیا تیرے رب نے کہ نہ عبادت کریں سوائے اسی رب کے اور ماں باپ سے بھلائی کا کبھی پہنچ جاویں بڑھاپے کو ایک یا دونوں۔ پس نہ کہہ تو ان لوگوں کو اُف اور نہ جھڑک اور کہہ ان دونوں سے ادب کی بات اور جھکا دے ان کے سامنے عاجزی کے بازو کو پیار سے اور کہہ اے میرے رب رحم کر تو ان دونوں پر جیسا کہ انہوں نے مجھ کو پالا ہے بچپن میں۔ یعنی جب اللہ کو ماں باپ کو اُف کہنا گوارا نہیں۔ تو ان کو تکلیف اور اذیت دینے کو کب روا سمجھے گا۔ اسی بنا پر اپنے خالق کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جب کبھی کہ اپنے ماں باپ کو پکارے تو لبیک یا الہی سے پکارے کہ اگر ان کو کوئی غم ہو تو ان کا غم دور ہو جائے اور خوش ہو جائیں اور ان کی فرمانبرداری میں لگے رہیں کیونکہ انکی خدمت کرنے سے ہی الدارین فائدہ ہے

دیکھئے پہلے دنیاوی فائدہ سے متنبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ اور اس کے کوئی ورثہ نہ تھا بجز ایک وارث کے۔ اگر وہ مر جاتا تو اس کی ساری جائداد اسی کو ملتی لیکن اس نے جلدی کی۔ اور اس کو قتل کر کے ایک چوراہے میں ڈال دیا۔ اور خود آکر موسیٰ علیہ السلام سے دعوای کیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ سے دعا کریئے کہ خدا اس مردے کو زندہ کر دے اور اپنے قاتل کو بتا دے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالےٰ نے گائے ذبح کرنیکا حکم دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے سوال میں کرید کیا تو اللہ نے ان کو ایک ایسی گائے ذبح کرنے کو حکم دیا جو کہ ایک ایسے لڑکے کے پاس موجود تھی کہ وہ لڑکا اپنے ماں باپ کا نہایت فرمانبردار تھا۔ اور اس کی ماں نے کہا تھا۔ لیکن اس بڑھیا نے ایک اور شرط لگادی تھی کہ جب قیمت طے ہو جاوے تو مجھ سے دریافت کر لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قیمت مذکور پر گائے کو فروخت کیا اور کہا کہ میں اپنی ماں سے دریافت کر لوں۔ تو خریدار نے کہا۔ کہ اگر بغیر پوچھے دینا ہے تو دو۔ ورنہ میں نہیں لوں گا۔ لڑکے نے کہا کہ بغیر دریافت کئے اور ماں کو خبر کئے میں فروخت نہیں کر سکتا۔ آخرکار اس لڑکے نے گائے کو نہیں بیچا۔ اور ایسے ہی تین دن تک ہوا اور وہ اپنی ماں سے تینوں روز واقعہ کو بیان کرتا رہا۔ آخرکار اخیر*

* میں اسکی ماں نے کہا کہ بیٹا! .... تو ان سے دریافت کر لینا۔ کہ کیا کروں۔ وہ تم کو کچھ بتلائیں گے۔ اور یہ خریدار جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ لڑکے نے دریافت کیا تو بتلایا کہ بنی اسرائیل میں کسی نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا ہے تو ان کو اس گائے کی ضرورت ہے اور ایسی گائے انہیں کہیں نہیں ملتی ہے تو تو اس گائے برابر یا گائے کے کھال بھر سونا طلب کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اس کو اتنا ہی سونا دیکر لے گئے۔ دیکھو اگر وہ ماں سے دریافت نہ کرتا تو اس کو سوائے چند معدود دراہم کے اور کیا ملتا۔ لیکن چونکہ اس نے ماں کی فرمانبرداری کی جس کی وجہ سے خدا نے اس کو بے انتہا مال عطا کیا۔

باقی پھر

اقتدار اہلحدیث

"اہلحدیث مورخہ ۵۔ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۸ ستمبر میں نواب صاحب بھوپال کی عبارت از کتاب نبیان المرصوص نقل ہوئی ہے جس میں محض یہ ذکر ہے کہ بعض اصحاب سے ارتکاب کبائر مثل زنا کے افعال ہوئے جس کا ثبوت احادیث میں ملتا ہے اس سے آگے حاشیہ پڑھئے :۔

"صحابہ کی تفسیر قرآن حجت نہیں" ۲۲ (ہدیۃ الاہلہ ص۱۳۹) حضرت علی نے تین سو مسئلہ میں غلطی کی ہے ۲۳ (فتاویٰ حدیثیہ مصنفہ ابن تیمیہ ص۸) راجندر۔ کچھمن۔ کرشن جی انبیا اور صلحاء تھے ۲۴ (ہدیۃ المہدی ص۸۵) لونڈے اور عورت سے جو لواطت کرے اسکو منع نہ کیا جائے ۲۵ (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸) متعہ کرنا۔ شطرنج کھیلنا جائز ہے ۲۶ (ہدیۃ المہدی ص۱۱۹) (باقی) (کتاب وہابیوں کی امامت ص۸)"

بتائیے اتنی تحریر میں کونسا فقرہ غلط ہے کہ آپ جیسے دشمن بھی نواب صاحب پر الزام نکا سکیں۔ کیا ماعز اسلمی کا قصہ غلط ہے یا حسان کا؟ نعوذ باللہ جھوٹ ہے (رضی اللہ عنہم) اگر سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو نواب صاحب مرحوم پر کیوں خفا ہوتے ہو ذرہ اوپر ہائی کورٹ نبوی میں جاکر چیف جج کو کوسئے تاکہ آپ کے ایمان کا اندازہ ہو جائے۔

۲۲ نواب صاحب واقعی تفسیر صحابہ کو حجت نہ جانتے تھے۔ چنانچہ آپ کی عبارت یوں ہے۔ "حاصل آنکہ حجت بتفسیر صحابہ نیز قائم است"۔ (بدور ص۱۳۹)

اسی طرح تفسیر فتح البیان کے متعدد مواضع میں نواب صاحب ایسا لکھ چکے ہیں۔ یہی مذہب محققین کا ہے جو کہا کرتے ہیں" قول الصحابی لیس بحجۃ۔

آہ کوتہ نظری اے جناب! آئیے ہم آپ کو بتادیں کہ نواب صاحب مرحوم اس میں منفرد (اکیلے) نہیں ہیں۔ بلکہ سلف سے خلف تک اس کے قائل چلے آئے۔ ہم اس جگہ ایک دو حوالے آپ کو سناتے ہیں۔

سنن ترمذی کا مقدمہ دیکھئے جہاں لکھا ہے۔

الموقوف وھو ماروی عن الصحابی من قول اوفعل متصلا کان او منقطعًا وھو لیس بحجۃ علی الاصح وتفسیر الصحابی موقوف۔ (مقدمہ ترمذی)

"یعنی صحابی کی تفسیر موقوف ہے۔ اور موقوف حجت شرعی نہیں"

اسی طرح اتقان میں اور اسی طرح ظفر الامانی لکھنوی میں مرقوم ہے۔

مثال ہم آپ کی خاطر منجملہ آیات کے ایک آیت بطور مثال پیش کرتے ہیں ارشاد ہے۔

وَرَبَائِبُکُمُ اللّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ۔

اس آیت میں ذکر ہے کہ تمہاری بیویوں کے پہلے خاوند سے لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں وہ تم پر حرام ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ جوان لڑکی جو پرورش میں نہ ہو، سوتیلے باپ کا اس سے نکاح درست ہے۔ (تفسیر کبیر زیر آیت موصوفہ)

کہئے حضرت علی کی یہ تفسیر آپ کو اور آپ کے ہم مذہبوں کو منظور ہے؟

دریافت طلب جناب ہم نے آپ کی خاطر بہت وقت لگایا۔ آپ بھی ذرہ اپنے بڑوں سے مشورہ کر کے بتادیں کہ آپ کا عنوان تھا "طہارت" مسئلہ حجیت اقوال صحابہ کو اس سے کیا تعلق۔ کیا یہ بھی طہارت کی کوئی قسم ہے؟

آہ سے چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ زدند

۲۳ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ فتاویٰ کسی آپ جیسے کا نودہ طوفان ہے شیخ ابن تیمیہ کی طرف اس کو منسوب کرنا اسی کا کام ہے جس نے اس کتاب کو دیکھا نہ ہو۔

۲۴ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے "ہدیۃ المہدی" خود نہیں دیکھی ہوگی ورنہ ایسا نہ کہتے۔ مصنف ہدیۃ المہدی لکھتے ہیں۔

"ہم کو یہ جائز نہیں کہ ہم اُن نبیوں کا انکار کریں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں نہیں کیا اور اُن کے اتباع بتواتر اُن کو نبی مانتے ہیں۔ جیسے راجندر۔ وغیرہ" (ص۸۵)

اس عبارت میں مصنف نے تکذیب سے روکا ہے۔ تصدیق کا حکم نہیں دیا۔ یہ آپ کی سمجھ ہے کہ آپ عدم تکذیب کو تصدیق کے معنے میں سمجھتے ہیں اس کا علاج کیا۔ سنئے یہی مضمون حضرت مجدد صاحب الف ثانی سرہندی قدس سرہ مکتوبات میں لکھتے ہیں جو مصنف ہدیۃ المہدی نے لکھا ہے۔

۲۵ حق تو یہ ہے کہ مصنف ہدیۃ المہدی نے اس مقام پر جو لکھا ہے اُس پر ہمیں بھی اعتراض کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُنہوں نے لکھا ہے کہ جو امور امت مسلمہ کے مختلف لوگوں میں اختلافی ہوں اُن پر سختی سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ جن میں مجلس میلاد اور شطرنج اور وطی فی دبر الازواج والاماء کو بھی داخل کیا ہے۔

ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ قول مصنف کا پسندیدہ نہیں۔ ہاں اصول صحیح ہے کہ جو کام صحابہ کرام اور ائمہ دین میں کسی دلیل کی بنا پر اختلافی ہوں اُن میں اپنی جانب کو راجح بلکہ صحیح بھی کہہ سکتے ہیں۔ فریق ثانی پر اُس قسم کا تشدد نہیں کرسکتے جو منصوص الحرمت کے مرتکب پر کرسکتے ہیں۔ مصنف ہدیہ کی مثالوں میں بہت سی مثالیں منصوص الحرمت ہیں۔ اس لئے ہم اُن کی اس عبارت کو زلۃ القلم جانتے ہیں۔

نوٹ مگر یہ تو بتائیے اسے طہارت سے کیا تعلق اور اقتدا سے کیا واسطہ؟

۲۶ جھوٹ محض دروغ۔ افسوس ہے آپ کو مصنف بننے کے شوق نے اتنی محنت سے بھی روکا کہ اصل کتاب دیکھ لیتے۔ مصنف ہدیہ نے متعہ اور شطرنج کو جائز نہیں لکھا بلکہ ان کو اُن امور مختلفہ میں شمار کیا ہے جن کا ذکر پہلے نمبر میں ہم کر آئے ہیں اسی لئے یہی شمار کیا ہے۔

نوٹ آپ کی عدم رویت کتاب کا ثبوت یہی کافی ہے کہ آپ اس الزام

فتاویٰ

س ۲۲۷} زید اہلحدیث پابند صوم و الصلوٰۃ مگر صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کسی حکیم کے قول کے مطابق کبھی کبھی دوا میں تھوڑی سی شراب ملا کر رات کے وقت پی لیتا ہے۔ ہوش و حواس بدستور پہلے کے قایم رہتے ہیں۔ اور اسی حالت میں عشا کی نماز کے لئے شامل جماعت ہو جاتا ہے مقتدیوں کی اس بات پر ناراضگی ہے کہ زید کے منہ سے شراب کی بدبو نکلتی ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ میں پی کر شامل جماعت ہو جانے سے مجھ منہ سے بدبو نکلتی ہے جو باز و والے کے لئے باعث تکلیف ہو۔ اس جھگڑے کا فیصلہ آپ کی مرضی پر رکھا جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۹۸۲)

ج ۲۲۷} بحکم حدیث شریف دونوں شخص دونوں کام چھوڑ دیں۔ ان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی بھا منہ الانسان (الحدیث) ۲ روپے داخل غریب فنڈ

س ۲۲۸} زید اہلحدیث ہو کر پیش امام مسجد بھی ہے۔ عرصۂ ایک سال سے ایک شخص کو اس کے مکان جا کر عربی تعلیم دے رہا ہے۔ مذکور شخص کے پاس ایک عورت ہے جو گذشتہ دو سال کسی دوسرے شخص کے نزدیک بطور داشتہ کے تھی اب بھی اسی طریقے سے ہے۔ باوجود زید کو اس کا علم ہو کر بھی عورت کے ہاتھ کا کھانا پینا کھاتا ہے۔ حالانکہ زید کا یہ فعل خلاف شریعت ہے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جایز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۱۰۹۸۴)

ج ۲۲۸} مرد عورت کے ہاتھ سے کھاتا ہے۔ اس سے مطلب اگر یہ ہے کہ اس کی کمائی کھاتا ہے تو وہ حرام ہے اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بطور نوکر کے اس کا کھانا پکاتی ہے تو اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا حرام نہیں۔ امام مسجد کو ایسے امور سے بچنا چاہیئے۔ اتقوا مواضع التہم۔

س ۲۲۹} مولینا المکرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ریاست حیدرآباد دکن میں انگریزی و اسلامی سکہ میں ہمیشہ کمی بیشی نرخ کی ہوتی رہتی ہے۔ صبح کچھ شام کچھ۔ بعض ہندو جو بالکل معمولی حالت میں حیدرآباد آئے تھے سنا جاتا ہے کہ اس ادلی بدلی کے پیشہ سے لکھ پتی ہو گئے ہیں۔ انگریزی سکہ میں خالص چاندی نہیں ہوتی بلکہ سنا جاتا ہے کہ تانبا ملایا جاتا ہے۔ اور نرخ دونو سکوں کا گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اس حالت میں آپ کے خیال مبارک میں اس پیشہ میں شرعاً کوئی قباحت تو نہیں ہے۔ براہ کرم اس سوال کو اخبار میں شائع فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں۔

(حاجی) دولت خاں زمیں دتا دہلی ضلع علیگڑھ حال مقیم حیدرآباد دکن۔

ج ۲۲۹} دونوں حکومتوں کے فیصلہ سے اصل نرخ پندرہ روپیہ فی سینکڑہ کا فرق ہے یعنی ریاستی روپیہ کم ہے جس کی وجہ ان کے ہاں کوئی معقول ہوگی حسب دونوں حکومتوں نے خود کم و بیش رکھا ہے تو تھوڑی سی اور کمی بیشی ہو جائے تو کیا حرج ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ سکہ وزن کے لحاظ سے نہیں چلتا بلکہ نسبت اس حکومت کی وجہ سے چلتا ہے واللہ اعلم ۲ روپے داخل غریب فنڈ

س ۲۳۰} ایک شخص نے اپنی بی بی کو ایک ہی وقت میں تین طلاق دیں۔ یعنی تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ بعد تھوڑی دیر کی زن و شوہر میں اتفاق ہو گیا اب دونوں رضامند ہیں ایسی صورت میں وہ شوہر پھر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں جواب اس کا تحریر فرما دیجئیگا۔[51]

راقم محمد رحمت اللہ ساکن بریلی محلہ اعظم نگر

ج ۲۳۰} ایک دفعہ کی تین طلاقیں بحکم حدیث شریف (صحیح مسلم) محدثین کے نزدیک ایک ہوتی ہے۔ جس میں عدت کے اندر رجوع اور بعد عدت نکاح ثانی کرنا جایز ہے۔ واللہ اعلم

ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

س ۲۳۱} زبیدہ کا خاوند بکر عرصہ سے سفر چلا گیا۔ زبیدہ کو کوئی پتہ نہیں ارسال کیا۔ نا معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ زبیدہ بے چاری خرچ سے بالکل تنگ آ رہی ہے۔ زبیدہ کا ارادہ زید سے نکاح ثانی کرنے کا ہے۔ تو وہ کتنے عرصہ بعد عدم موجودگی بکر نکاح کر سکتی ہے۔ اگر پوری عدت سے کچھ عرصہ کم ہو تو زید زبیدہ کو خرچ دے سکتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ بکر ایک عورت جس کے ساتھ نکاح نہ تھا وہ ہمراہ لے گیا ہے۔

زبیدہ نکاح ثانی کرنے سے پہلے فسخ نکاح کا اعلان پنچائت میں کرے یا کہ درخواست دے۔

سائل ابوالرجاء غلام محمد اہلحدیث بیرچھہ بقلم خود۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور ڈاکخانہ خاص بیرچھہ

ج ۲۳۱} ۴ سال تک انتظار کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کا یہ فیصلہ ہے درالمختار شامی میں لکھا ہے کہ بوقت ضرورت اس فیصلہ پر عمل کرے۔ ۲ روپے داخل غریب فنڈ۔

اطلاع

دفتر اہلحدیث امرتسر سے فتوے پوچھنے والے فی سوال ۱ر اور فرائض (تقسیم ترکہ) میں فی درجہ ۸ر غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں قلمی جواب کے لئے لفافہ پر اپنا پتہ صاف اور پورا پورا لکھا کریں۔ تاکید ہے۔ صرف ٹکٹ نہ بھیجا کریں بلکہ لفافہ بھی ساتھ ہو کیونکہ لفافہ ہمیں اپنی گرہ سے لگانا پڑتا ہے۔

(مفتی)

[51] یہ سوال قلمی جواب کے لئے آنا تھا مگر پتہ مرقوم نہ ہونے سے درج اخبار کیا گیا۔

متفرقات

مرقع قادیانی کا ساتواں نمبر بفضلہ تیار ہوکر ناظرین کو روانہ کیا گیا ہے اشاعت میں احباب توجہ تو کر رہے ہیں۔ مگر رفتار بہت سست ہے۔ اس کیطرف بھی توجہ کرنی چاہئیے

بہی خواہاں اخبار بھی توسیع اشاعت میں کوشش کرتے رہیں۔

وی۔ پی جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم تھی ان کو ایک ماہ پہلے اطلاع دی گئی تھی۔ بعد انتظار ایک ماہ ۲۵ ستمبر کا اہلحدیث وی۔ پی ارسال کیا گیا ہے۔ جو صاحب گھر پر نہ ہوں۔ یا ان کی لاعلمی میں وی پی واپس ہو تو وہ فوراً اپنی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کردیں

غریب فنڈ میں از شیخ نظام الدین کنٹریکٹر بھوساول ؁ سابقہ ؏ از فتوی فنڈ ؏ جملہ ؏ از سائلین حسن بھائی از بنیا ڈ ؏ عبد الرحیم از شیلانگ ؏ مولوی محمد از مالابار ؏ میزان تین سائلین کے نام حساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا بقایا ہر نمبر سائلین (۹۵) اس کے علاوہ دس سائلین درج رجسٹر ہیں ناظرین ان کے لیے بھی توجہ کرتے رہا کریں۔

ضرورت دعا میرے والد بزرگوار تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (عبد الغنان دربھنگوی)

ایضاً میرے والد حافظ جلال الدین صاحب متوطن ڈہولن ضلع سیالکوٹ بعارضہ بخار۔ وپیچش بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (محمد شریف خوشنویس چورستی اٹاری امرتسر)

یاد رفتگاں مولوی عبد الغفور صاحب بسکوہری کے خسر مولوی مولا بخش صاحب فوت ہو گئے۔ (محمد نعمان بستوی دہلی)

ایضاً مسمی اظہر الحسن صاحب رحلت کر گئے۔ (احمد ظہیر الحسن از بالنڈیہ)

ایضاً مولوی محمد شریف صاحب مجز عظیم اباوی انتقال کر گئے (ڈاکٹر محمد صدر الحق پٹنہ)

ایضاً حکیم سید حمید احمد صاحب ٹونکی انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت مولانا حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے پوتے عالم باعمل تھے (حکیم سید احمد انسپکٹر ادہ ریاست۔ ٹونک)

ایضاً میاں محمد صالح کی اہلیہ انتقال کر گئیں (محمد ایوب از ماستی)

حساب دوستاں

جن خریداروں کی قیمت اخبار اس ماہ میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری معہ اسمائے گرامی اسی اخبار کے صفحہ ۱۹ پر درج ہیں۔ از راہ مہربانی قیمت اخبار ۱۲/؏ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ یا بصورت مہلت یا انکار دو پیسہ کا کارڈ برائے اطلاع دفتر کو ارسال کردیں۔

ایضاً میری اہلیہ فوت ہوگئی۔ (محمد صالح از ماستی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم

اعلان چہل حدیث و فضائل قرآن شریف دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر یا بصیغہ بیرنگ مفت طلب کریں (عبد الحمید محلہ کشن منڈی متصل مسجد مکان نمبر ۵۵۱۷ حیدرآباد دکن)

مناظرہ کاہنوواں ضلع گورداسپور میں وفات مسیح و صداقت مرزا۔ ختم نبوت پر مرزائیوں اور اہل اسلام میں مناظرہ ہوا۔ مرزائی مناظر مولوی محمد سلیم اور ان کے مقابل میں مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری تھے جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئی۔ دو شخص بھی مرزائیت سے تائب ہوئے۔ (نذیر احمد از بھٹیاں متصل کاہنوواں ضلع گورداسپور)

اشاعت فنڈ میں حکیم محمد اسحاق گلہ بہاراں ضلع سیالکوٹ ؏ مستری عمر دین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ ؏۔

تبدیلی پتہ موضع سنجول کا ڈاکخانہ تلسی پور تھا اب جروا ہوگیا ہے۔ خط وکتابت کرنے والے اصحاب نوٹ کرلیں نیز چند ماہ سے صاحب علیل رہتا ہوں ناظرین میرے لئے دعا صحت کریں۔ مولوی محمد دبکاری موضع سنجول ڈاکخانہ جروا ضلع گونڈہ یو۔ پی

درخواست اخبار خاکسار غریب الوطن اور یتیم نادار طالب علم ہے "اہلحدیث" کا ازحد شوق رکھتا ہے مگر قیمت ادا نہیں کرسکتا۔ کوئی صاحب میرے نام ایک سال کے لئے "اہلحدیث" جاری کراکر عند اللہ ماجور ہوں (عبد القیوم۔ کوٹلن۔ ایچ۔ بی۔ ہما)

ضروری اعلان ماہ اکتوبر میں "اہلحدیث" کا سال ختم ہوجاتا ہے۔ سالانہ حسابات وغیرہ بھی بالکل درست کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ جن کے ذمہ قیمت اخبار ہو وہ اس مہینہ میں ادا کر دیں۔ تاکہ بار بار ان کو مجبور نہ کیا جاوے۔ اور حسابات بھی درست رہیں۔

نوٹ خط وکتابت کرتے وقت نام اور مقام یا نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں۔

مضامین آمدہ سید یلیین شاہ۔ محمد عبد الجبار۔ ۲ عدد۔ مولوی ابو النصر۔ مولوی محمد عبد اللہ ۲ عدد مولوی محمد ذکریا مولوی عبد الحمید مولوی ابو جمیل عبد الجلیل ۲ عدد۔ مولوی محمد سلیم مسلم ۲ عدد

غیر مقبولہ اعلائے قرآن۔ مساجد میں محراب مروجہ سنت نبوی نہیں۔ عدیم النظیر جغرافیہ دان۔

نامہ نگاران مضامین بہت طویل نہ بھیجا کریں اور صاف وخوشخط تحریر کیا کریں۔

ملکی مطلع

پنجاب ہندوستان انگریزی گورنمنٹ رعائے کشمیر اور حکومت ریاست

پھر گولی چلی

پراشیانی خاطر داد خواہ
براندازد از مملکت پادشاہ

کوئی زمانہ تھا کہ ایشیا کا علم سیاست بالاجمال اس شعر میں درج تھا. یعنی

رعایا کی پریشانی بادشاہ کو
ملک بدر کر دیتی ہے ۔

مگر آج کیا ہے محض دفع الوقتی. ہندوستان بالخصوص پنجاب میں جو کانگرس کی وجہ سے تحریک حریت پیدا ہے جس کا انجام یہاں تک پہونچ چکا ہے کہ حاکم و محکوم دونوں فریق ولایت انگلستان میں بصورت کانفرنس سوچ رہے ہیں کہ کیا کیا جائے حالانکہ چندہی روز پہلے کانگرس کی کاروائی پر اس کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا اور اس کے ممبروں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا تھا. بلکہ بعض جگہ گولیاں بھی چلائی گئی تھیں ۔ ایسے واقعات سارے ملک میں رونما ہوئے تو کانگرسی مضروبوں اور اسیروں سے سارے ملک خصوصاً پریس بالخصوص ہندو پریس کو ہمدردی ہوئی اور کشمیر پنجاب کے متصل ہے ۔ علاوہ اخباری ذرائع کے کشمیریوں کا پنجاب میں اور پنجاب کے لوگوں کا کشمیر میں آنا جانا بکثرت رہتا ہے اس لئے لازمی امر تھا کہ یہاں کا اثر وہاں بھی جاتا چنانچہ گیا کشمیریوں نے جب اپنا اور اہل پنجاب کا مقابلہ کیا اور اپنی حالت کو پنجاب سے بہت خراب پایا. تو ان کی طبیعت پر بھی حقوق طلبی کا اثر ہوا مگر نہ اتنا جتنا استاد (کانگرس) میں تھا. بلکہ اتنا جتنا کانگرس میں آج سے بیس پچیس سال پہلے تھا ۔ لازمی تھا کہ حکومت کشمیر بھی ان سے ایسا ہی برتاؤ کرے جو انگریزی گورنمنٹ نے کانگرسیوں سے کیا. چنانچہ کشمیریوں کو مارا گیا ان پر گولیاں چلائیں گئیں ان کو قید کیا گیا پھر جو ریاست کو ہوش آیا تو اس نے ایسا طریق اختیار کیا جو انگریزی گورنمنٹ نے پنجاب میں کیا تھا یعنی مصالحت. مصالحت کو مسلمانان کشمیر نے یہاں تک نبا ہا کہ احرار پنجاب کا وفد جو بڑے زور سے تحقیقات واقعات کے لئے کشمیر گیا تھا وہ بھی اسی مصلحت سے خاموش ہو بیٹھا. مگر ریاست کی طرف سے پھر تشدد شروع ہوا چنانچہ معمولی سی بات پر گولیاں چلنے اور کشمیریوں کے قتل کی خبریں آنے لگی ہیں

ہم نے جو کشمیری حرکت کو کانگرسی حرکت سے تشبیہ دی ہے اس کا ثبوت ہم پہلے کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں. ریاستی کمیشن کے سامنے جو شہادتیں پیش ہوئیں خود ان ہی سے ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ یہ حرکت سیاسی ہے بغاوت نہیں. باوجود اس کے پنجاب کے ہندو اخباروں کے رویہ میں فرق کیوں ہے ؟

کانگرس کی حرکت کی تعریف ہو کانگرس کے رہنما (گاندھی جی) کو دنیا بھر کا بہترین اور افضل ترین انسان کہا جائے اور انگریزی حکومت کی کاروائی کو انصاف اور عدل کے خلاف نام رکھا جائے ۔ مگر کشمیری مسلمانوں کی حرکت حریت کو شرارت، فساد اور ریاست کے مظالم کو عدل و انصاف اور ایثار کہا جائے کیوں ؟ اس کا جواب دینا ہندو پریس کا فرض ہے بحالیکہ مسلمانان کشمیر اپنی اکثریت میں پنجاب کی اَدنیٰ ترین بھنگیوں سے بھی ذلیل ترین رکھے گئے ہیں ۔

لطیفہ جانبداری تیرا ستیاناس ہو تو اچھے اچھے عقلمندوں کو بھی بے عقل بنا دیتی ہے ۔

ہندو پریس مہاراجہ کشمیر کا بڑا ایثار بتاتے ہیں. کہ انہوں نے اپنا ذاتی خرچ چھ لاکھ روپیہ کم کر دیا ہے ہم حیران ہیں کہ اس کا احسان کس پر.

ہمارے ملک معظم جارج پنجم نے پچاس ہزار پونڈ کم کر دیئے ہیں تو کیا اس وجہ سے کانگرس اپنی حرکت چھوڑ دے گی ؟ یاللعجب. ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے رہنما جن کی آواز پر پبلک حرکت کرتی ہے. جن کا قلم بڑے سے بڑے مدبر اور بڑے سے جابر بادشاہ کو بھی راہ نمائی کرتا ہے. جس سے مراد ہماری پریس ہے . وہ بھی بے راہی سے جانبداری اختیار کرے ۔ اور کشمیری متحرکین کی حرکت کو محض مذہبی نقطہ نظر سے دیکھ کر ناجائز قرار دے تو کشمیریوں کا حق ہے کہ وہ ایسے پریس کے حق میں یہ شعر پڑھیں.

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

لیگ اہلحدیث کی تائید

احباب کرام جلدی جلدی اپنی آراء سے اطلاع دیں. اور پٹنہ کے جلسہ اہلحدیث کانفرنس میں شریک ہو کر لیگ اہلحدیث کی بنیاد رکھ دیں. یہ تو ہم بارہا ظاہر کر چکے ہیں کہ اہلحدیث کانفرنس پر یہ بوجھ ڈالنے کا خیال نہ کیا جائے بلکہ لیگ کا سلسلہ بالکل الگ رہے. جیسے علی گڈھ میں مسلمانوں کا بنارس میں ہندؤوں کا امرتسر میں سکھوں کا تعلیمی اور سیاسی میدان الگ الگ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیٹھ حاجی ولی محمد جیرا بھائی صاحب مسجد اہلحدیث سول سٹیشن راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) تاریخ ۱۹ ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء (خریدار نمبر ۸۵۶۵)

نمبر ا. لیگ اہلحدیث کی تائید پڑھی میری رائے یوں ہے کہ لیگ اپنا کام کرے اور ان کے علاوہ

او نیسر چنے جائیں اور اپنا کام وہ کریں۔ ہندو اور مسلمان ریاستوں میں اہلحدیث کو بڑی تکالیف ہوتی ہیں اور لیگ اہلحدیث قائم ہونے سے ہم اہل حدیثوں کو انشاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔ میں لیگ اہلحدیث کے واسطے بڑا خوش ہوا ہوں اور اس کی سخت ضرورت سمجھتا ہوں۔ اور میں لیگ اہلحدیث کی تائید کرتا ہوں کہ ضرور ہونی چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے دنیا اور آخرت کے سب کام سنوار دیوے آمین۔ فقط والسلام بقلم خود حاجی ولی محمد جیوا بھائی۔

نمبر ۲۔ اگر لیگ اہلحدیث قائم ہو جائیگی۔ تو ہماری وادسی جائے گی اور ہم جماعت اہل حدیث کو انشاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔ اور ہم اس لیگ اہلحدیث کی سخت ضرورت سمجھتے ہیں اس سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں اور اس کی تائید کرتے ہیں کہ ضرور ہونی چاہئے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کی کوشش میں کامیابی عطا کرے۔ آمین والسلام

اور ہم لوگ اس کی (لیگ اہلحدیث کی) تائید میں نیچون بھی کرتے ہیں۔

ابراہیم حاجی ہاشم از راجکوٹ

میں کیوں مسلمان ہوا

ایک انگریز کا بیان

اتفاق حسنہ سے میں مشرق بعید۔ ملک جاوا میں چلا گیا۔ اور مجھے خود اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کی تہذیب و تمدن۔ دیگر حالات و اخلاق ان کے اندر رہ کر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ مسلمانوں کو اپنے مذہب سے شدید الفت ہے۔ مسلمان اپنے دین کے سچے وفادار ہیں۔ ان عینی مشاہدات نے میری آنکھیں کھولدیں۔ انہوں نے پادر صاحبان کے اس کذب و افترا کے پول کو بے نقاب کردیا جو وہ مسلمانوں کے سر تھوپا کرتے تھے۔ میں نے پادریوں سے اکثر مسلمانوں کو کافر کہتے ہوئے سنا۔ وہ مذہب اسلام جنہیں پادر صاحبان بدنما دھبوں سے ملوث کرکے بدنام کیا کرتے تھے۔ اور جسے وہ ناقابل عمل و قابل نفرین مذہب کہہ کر ٹھکرایا کرتے تھے۔ وہ پیارا مذہب اسلام ایسا نہیں۔ یہ محض ان کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ اور محض اسلام پر افترا اور بہتان ہے۔

جو یائے حق اور دلدادہ صداقت ہونے کی وجہ سے آج سے چھ سال پیشتر ہی سے اسلام کی حمایت وصیانت کے لئے کمر باندھ لی۔ اور اسی وقت سے میں باطل و ناروا شک وشبہات کے بالمقابل۔ دنیا کے مذاہب میں۔ اسلام کو اس کی حقیقی وجائز جگہ دلانے کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہوگیا۔ اسی اثنا میں میں نے بعض مخلص مسلم بھائیوں کی عنایات و توجہ سے اسلام کے متعلق بہت کچھ سیکھ لیا۔ قرآن مجید کے کما حقہ مطالعہ کے بعد یہ امر مجھ پر متحقق ہوگیا۔ کہ میرا تو مذہب ہی ہمیشہ سے غیر محسوس طور سے اسلام رہا ہے۔

یہ امر میری اشد شدید تکلیف کا موجب ہوتا ہے کہ میں نے کیوں آج سے چند برس پیشتر ہی اس پیارے مذہب اسلام کو قبول نہیں کیا۔ اس تحریر کو اب میں ختم کرتا ہوں اور حتمی وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے میری آئندہ زندگی دنیا کے بہترین مذہب "اسلام" کی خدمت واشاعت کے لئے وقف رہے گی۔

خادم:۔ جے۔ ایل۔ سی۔ ایچ۔ بٹیم

الیاس محمد علی نومسلم ووکنگ انگلستان

سرکاری اعلان

اخبار پرتاپ (لاہور) کی ۱۶ر اگست ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس کے متعلق بیان کیا گیا تھا کہ وہ جھنگ سے موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ مذکور میں درج تھا کہ لالیاں کے ایک زمیندار نے اعلان کیا تھا۔ کہ آئندہ جمعہ کو ہندوؤں کو لوٹ لیا جائیگا چنانچہ ڈکیتی کی ایک واردات ہوئی اور ایک ہندو سے پانچ ہزار روپیہ کے زیورات لوٹ لئے گئے۔ اور اس کی حساب کی کتابیں جلا دی گئیں۔

یہ رپورٹ بالکل بے بنیاد ہے۔ کوئی ڈاکہ نہیں ڈالا گیا۔ اور لالیاں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی کشیدگی نہیں۔

لاہور مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۳۱ء۔

فضل الٰہی قائممقام ڈائریکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب

انگلستان کے مدارس بالغاں

ہندوستان کے ساتھ خط وکتابت کی آسانیاں چاہتے ہیں۔

(از فکر رلارڈ عاقب)

گذشتہ چند سال سے انگلستان کی نیشنل ایڈلٹ سکول یونین نے ایک بورڈ (دفتر) قائم کر رکھا ہے جو مدارس بالغاں کے ممبروں اور ان کے دوستوں کے مابین جو دیگر ممالک یورپ میں رہتے ہیں خط وکتابت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بین الاقوامی خط وکتابت میں حصہ لینے والوں کی دلچسپی اور واقفیت اور علم ونظر کو وسیع کرنے کے لئے یہ طریقہ نہایت قیمتی ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بین الاقوامی جذبہ اور مفاہمت کے نشوونما میں بھی حقیقی مدد ملی ہے۔ جوکہ ہمدردی بنی نوع اور امن عالم کے قیام کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔

یونین مذکور اب اس فکر میں ہے۔ کہ ہندوستان بھی اس کی سرگرمیوں کے حلقہ میں شامل ہوجائے اس لئے اس کی خواہش ہے کہ ہندوستان کے مرد اور عورتیں (ضروری نہیں کہ وہ ہندوستانی ہوں۔ گو ہندوستانیوں کو ترجیح حاصل ہوگی) ان انگریزوں کے ساتھ جو ہندوستانیوں کے حالات سے زیادہ واقفیت کرنا چاہتے ہیں۔ تعلقات پیدا کریں۔ بیورو مذکور نے یہ مفید اور دانشمندانہ قاعدہ اختیار رکھا ہے کہ مردوں کے ساتھ مرد اور عورتوں کے ساتھ عورتیں خط وکتابت کریں پس

سینکڑوں معززین کی مصدقہ اور خاص طریقہ پر تیار شدہ

سلاجیت آفتابی ۵/۱۲

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے
بربرش ضعف دماغ کمزوری سینہ درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور
اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے چوٹ کے درد کو بھی نافع
ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی
امساک پیدا کرتی اور سرعت، احتلام و جریان کو دور کرتی ہے
...... کے بوڑھوں کا استعمال طاقت کو کم نہیں ہونے دیتا
ہر عمر ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ
نصف پاؤ عہ پاؤ عہ مع محصول ڈاک

بالکل مفت ہمارے دواخانہ کی طبی جنتری مع سامان تندرستی طلب کرنے پر مفت مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ حکیم حاذق علیم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی۔ محلہ قلعہ - امرت سر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۲/۲

نوٹس

رعایت تعطیلات دسہرہ

آنے والے دسہرہ کی تعطیلات میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء سے لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے جو مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک کارآمد ہوں گے بشرطیکہ فاصلہ ہر طرف سو میل سے زائد ہو یا رعایتی کرائے ایک سو لیک میل کیلئے ادا کئے جائیں

پہلا اور دوسرا درجہ .... ۱ ۱/۴ کرایہ

درمیانہ درجہ .... ۱ ۱/۲ کرایہ

تیسرا درجہ .... ۱ ۳/۴ کرایہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۳۱ء

دستخط چیف کمرشل منیجر

ضرورت ہے ۱۱/۱۵

ہندستانی میرے کے سرمہ کیواسطے ایجنٹوں کی

ایک کارڈ لکھ کر نمونہ اور قواعد ایجنسی طلب کیجئے قلیل رقم سے کثیر نفع حاصل کیجئے سرمہ ایسے لاثانی فوائد کیوجہ سے ہر جگہ مقبول ہو رہا ہے خریدار صاحبان اپنے یہاں کے ایجنٹوں سے خریدیں ۵ ر وی پی خرچ بچیگا جہاں ایجنٹ نہیں وہ ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں قیمت فی تولہ عہ مع ایک خوبصورت سرمہ دانی اور سلائی کے تمام امراض چشم میں اکسیر لاثانی دوا ہے نمونہ مفت وبلا صرفہ ڈاک ہر ایک صاحب کی طلبی پر روانہ ہوتا ہے (منگانے کا پتہ)

سلمی برادرس

(اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ))

تاکید توحید وسنت ۱۴/۱۵

مع تردید شرک و بدعت

اس کتاب کا اشتہار ایک سال تک اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہا ہے بہت کتابیں باہر گئیں سب جگہ سے ان کی پسندیدگی کی خبریں آئیں ایک نے بھی نہیں لکھا کہ یہ کتاب فلاں جگہ سے ٹھیک نہیں لہذا اگر آپ نے کچھ اہلحدیثوں اور حنفیوں کا حال دیکھنا ہو تو یہ کتاب جلدی منگائیں اور لطف اٹھائیں قیمت بجائے ۶ر کم کر دی گئی ہے ٹکٹ آنے پر ایک کتاب ارسال ہو گی وی پی منگائیں تو تین کتابیں منگائیں

(پتہ)

عبد العزیز ناگی موٹر مرچنٹ گوہاٹی آسام

بغیر استاد مجھے انگریزی آ گئی ۱۴/۱۲

جناب سید محمد خلیل صاحب سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پرتاب گڑھ سے لکھتے ہیں "مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا لیکن میری سمجھ میں آتی تھی جب میں نے اخبار میں جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا تو استاد کی مدد کے بغیر مجھے انگریزی میں اتنی لیاقت ہو گئی کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں جس کے لئے مصنف کا بیحد مشکور ہوں" قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک پسند نہ آئے تو قیمت واپس منگوالیں (پتہ)

قمر برادرس جدید ۱۲ شملہ

بقیہ متفرقات

جناب ہندوستان

۴۴ - محمد یاسین
۸۸ - جرنیل خاں ملتان
۱۹۰ - چوہدری بدرالدین
۴۴۴ - قاضی رحمت اللہ
۷۲۸ - عبدالمعین
۹۱۵ - عظیم اللہ
۱۵۳۵ - بشیر الدین
۱۵۴۶ - قاسم علی
۱۵۵۴ - عبدالقادر
۱۶۶۲ - شریعت اللہ
۱۷۷۶ - عبدالرحیم
۱۷۸۰ - عبدالصمد
۲۰۸۲ - اکرم علی
۲۱۱۴ - امیر الدین
۲۱۳۳ - عبدالحمید خاں
۲۳۴۵ - عبدالکریم
۲۴۸۹ - قمر الدین
۲۵۳۲ - حسین بخش
۲۷۷۲ - رضی الدین
۲۹۸۶ - احمد علی
۲۹۸۸ - وجاہت حسین
۳۰۰۴ - عبدالستار
۳۰۱۴ - عبدالکریم
۳۲۹۵ - محمد عثمان خاں
۳۳۴۵ - محمد سلیمان
۳۳۴۷ - محمد حسین
۳۴۶۶ - عبدالحمید
۳۴۷۹ - غلام حیدر
۳۷۷۲ - [illegible]
[illegible]

۳۸۸۶ - نجیب اللہ
۴۱۷۰ - محمد سمیع الدین
۴۱۲۸ - عبدالرشید
۴۳۷۴ - غلام محمد
۵۰۳۲ - عبدالحمید
۵۲۳۸ - محمد صادق
۵۲۵۵ - عبدالرحمٰن
۵۳۰۰ - نور الدین
۵۶۱۱ - یار محمد
۵۶۲۳ - حبیب الرحمٰن
۵۶۵۸ - ڈوڈی اینڈ سنز
۵۶۷۲ - حافظ عبدالکریم
۵۶۸۸ - محی الدین خاں
۵۹۶۳ - محمد عبداللہ
۵۹۷۹ - عیدے خاں
۶۲۱۹ - جمیل الدین
۶۶۲۵ - ای-ای کے ما
۶۶۲۹ - عبدالغفور
۶۶۳۰ - بشیر الدین
۶۶۴۸ - مولوی محمد الدین
۶۶۰۷ - محمد عبدالقوی
۶۶۱۴ - نور محمد
۷۰۵۸ - محمد اسماعیل
۷۱۱۴ - عبدالصمد
۷۱۶۱ - عبدالسبحان
۷۲۷۶ - محمد ظہیر
۷۳۴۷ - سید علی میاں
۷۵۳۲ - ایم ایلے ستار
۷۵۳۴ - عبدالحی

۷۶۳۴ - غلام قادر
۷۶۴۱ - الٰہی بخش
۷۶۷۷ - فضل کریم
۷۷۰۰ - محمد عبداللہ
۷۸۵۲ - عبدالحق
۸۱۱۵ - محمد علی
۸۱۲۸ - خانصاحب محمد برکت علی خاں
۸۱۳۸ - ولی محمد
۸۱۴۵ - یعقوب اینڈ برادرز
۸۱۶۶ - محمد اکرم
۸۳۵۷ - بابو عبداللطیف
۸۴۴۹ - عبدالغفور
۸۶۴۴ - عبدالرحیم
۸۶۶۴ - عبدالصمد
۸۶۶۸ - محمد عبدالحمید خاں
۸۶۸۰ - عبدالکریم
۸۷۳۵ - عبدالکریم
۹۱۴۵ - رحیم بخش
۹۲۰۴ - جبیر الدین
۹۲۰۷ - محمد شفیع
۹۲۱۶ - محمد عبدالرحمٰن
۹۲۲۴ - عبدالعلی
۹۲۲۹ - محمد فیع
۹۲۳۲ - تاج الدین
۹۲۳۳ - کریم بخش
۹۲۳۵ - عبدالحمید
۹۲۳۶ - الہ جوایا
۹۲۴۹ - مہدی حسن
۹۳۹۸ - محمد عبدالبیہ
۹۴۲۶ - ولی اللہ
۹۴۳۰ - محمد سلیمان
۹۴۵۹ - امام دین اینڈ برادرز
۹۵۵۸ - مولوی ابوظفر
۹۶۰۵ - عبدالعزیز
۹۶۳۵ - محمد رمضان

۹۶۳۹ - امام الدین
۹۶۴۰ - عبدالشکور
۹۶۴۵ - حاجی شریف حسین
۹۶۵۰ - غلام اللہ
۹۷۱۴ - محمد اسماعیل
۹۷۸۸ - محمد صدیق
۹۹۶۹ - محمد عبداللہ
۱۰۰۰۲ - مہر بخش
۱۰۰۲۴ - احمد علی
۱۰۰۲۸ - رشید نواب
۱۰۰۳۳ - میر محمد سعید
۱۰۰۴۲ - ذکاء اللہ
۱۰۰۴۶ - غلام حسین
۱۰۰۴۸ - احمد حسین
۱۰۰۶۲ - عبدالقادر
۱۰۰۶۵ - فتح محمد
۱۰۰۶۶ - وزیر علی
۱۰۰۶۸ - محمد خلیل خاں
۱۰۰۶۹ - محمد معصوم علی
۱۰۰۷۲ - عبدالحی
۱۰۰۷۷ - عبدالستار عیسےٰ حاجی
۱۰۰۸۰ - مولوی عبدالعزیز
۱۰۰۸۲ - عبدالوہاب
۱۰۰۸۴ - ولایت حسین
۱۰۱۲۰ - عبدالجبار
۱۰۱۳۸ - قطب الدین
۱۰۱۵۴ - شمس العارفین
۱۰۲۱۷ - محمد اسماعیل
۱۰۲۳۹ - محمد موسےٰ
۱۰۲۴۳ - عیسےٰ حاجی الٰہی بخش
۱۰۳۵۸ - عبدالرشید
۱۰۳۶۱ - محمد یعقوب
۱۰۳۹۶ - مولا بخش اینڈ سنز
۱۰۳۹۹ - عبدالمجید
۱۰۴۰۷ - رونق علی

۱۰۴۰۸ - محمد الدین
۱۰۴۰۹ - شیخ دین محمد
۱۰۴۱۳ - عظیم الدین
۱۰۴۱۴ - ابوالعطا اللہ دتا
۱۰۴۱۶ - عبدالمجید
۱۰۴۱۸ - عبدالرحمٰن
۱۰۴۲۲ - امیر الدین
۱۰۴۲۴ - محمد علی
۱۰۴۲۵ - محمد عثمان
۱۰۴۲۷ - فتح محمد
۱۰۴۲۸ - ارشاد بیگ
۱۰۴۲۹ - ضیاء الدین
۱۰۴۳۰ - عبدالرزاق
۱۰۴۳۴ - عبدالرزاق
۱۰۴۴۲ - فیض الحنان
۱۰۴۴۵ - سکرٹری صاحب بزم تہذیب
۱۰۴۴۶ - محمد حسین
۱۰۵۹۹ - عطاء اللہ
۱۰۶۱۸ - خواجہ میاں تمر کا
۱۰۶۲۷ - غلام احمد
۱۰۷۰۱ - محمد موسےٰ
۱۰۷۱۱ - ظہور احمد
۱۰۷۲۸ - سلیمان
۱۰۷۲۹ - قاسم
۱۰۷۳۷ - بخشی میراں بخش
۱۰۷۴۸ - عبدالستار
۱۰۷۴۹ - اسماعیل
۱۰۷۵۰ - جسیم الدین
۱۰۷۵۱ - شیخ احمد
۱۰۷۵۴ - عبداللہ خاں
۱۰۷۵۸ - فضل برادرس
۱۰۷۶۴ - نور محمد
۱۰۷۶۵ - احمد حسین
۱۰۷۶۶ - محمد اکرم اللہ

۱۰۷۶۸ - نیجر کاوپیکل کتبخانہ
۱۰۷۶۹ - نشاہ علی ظہر
۱۰۷۷۰ - نواب عبدالوحید خاں
۱۰۷۷۱ - جمال الدین
۱۰۷۷۲ - شیخ عبدالمجید
۱۰۷۷۶ - حاجی عبداللہ
۱۰۷۷۷ - مولوی شکر اللہ
۱۰۷۷۸ - محمد عبداللہ
۱۰۷۷۹ - منشی محمد الدین
۱۰۷۸۲ - ڈاکٹر نظام دین
۱۰۷۸۴ - سید محمد صاحب
۱۰۷۸۵ - سید محی الدین
۱۰۷۸۶ - مولانا احمد علی
۱۰۷۸۷ - احمد الدین
۱۰۷۹۰ - عبدالحفیظ
۱۰۷۹۲ - عبدالشکور خاں
۱۰۷۹۳ - احمد اللہ
۱۰۸۰۰ - حکیم علی اصغر
۱۰۹۲۰ - غلام احمد
۱۰۹۲۱ - احمد علی
۱۰۹۶۳ - نور محمد خاں
۱۰۹۷۰ - غلام علی

غریب فنڈ

۲۷۰۲ - حافظ قطب دین
۶۵۹۲ - مولوی محمد محمود
۸۶۷۳ - محمد حبیب اللہ
۹۴۴۶ - مولوی ابوداؤد عطاء اللہ
۹۸۳۹ - الٰہی بخش
۹۸۵۴ - علی شیر
۱۰۰۴۳ - مولوی جان محمد
۱۰۲۸۹ - منشی شاہ محمد
۱۰۷۵۶ - سید عبدالرؤف
۱۰۷۶۲ - محمد علی
۱۰۷۶۳ - عبدالغنی حاجی ہاشم
۱۰۷۷۴ - عبدالجبار

(۹۳۹)

معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت عا ر

تاریخ الحرمین الشریفین

اس کتاب کی اصلی خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی تمدنی، سیاسی اور مذہبی حالات و معاملات کا استفسار کیا گیا ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے۔ کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی خوبی اور خوبصورتی کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ ٹائیٹل رنگین عہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اعرابی

مؤلفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے کاغذ مصری رنگ بہت عمدہ لکھائی چھپائی بہت اچھی سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت صرف للعہ ر

تبویب القرآن

مع حواشی و تفسیر حیدری (مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے جس سے علماء طلباء واعظین اور مناظرین کو بڑی آسانی ہو گئی ہے تمام کتاب کو چار فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن (۴) المتفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت للعہ ر

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت

اس کتاب میں اسلامی نماز کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کے لئے نماز کیوں ضروری قرار دی؟ نماز میں نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مضمر ہیں؟ اخلاق و سیرت پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہے؟ معاملات کی پاکیزگی میں نماز سے کیسے مدد ملتی ہے انسان نماز گذار ہو کر کیوں سلامت روی اور شائستگی کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ اور اخیر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سلف صالحین کیونکر اسی نماز کی بدولت بوریانشینی سے جہانبانی تک پہنچے اور ان کی سجدہ ریزی نے کس طرح عالم کی گردنیں اسی ذات واحد کے آگے جھکا دیں۔ قیمت ۵ ر

اثبات التوحید

یہ کتاب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر پولیس لدھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں انسپکٹر صاحب موصوف نے اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ مولانا محمد اسماعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ نیز متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے انسپکٹر صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے اور آخر میں اہلسنت کا جو عقیدہ ہونا چاہئے اسے بالوضاحت درج کر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت ۱۲؍

کاویہ علی الغاویہ

یہ ایک جدید کتاب قادیانی خیالات و مقالات کی تردید میں جناب مولوی ... نے تصنیف کی ہے۔ یہ کتاب بھی قادیانیہ کو چاروں ہے۔ ضخامت ۱۲۰ صفحہ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

تجرید البخاری مترجم مع اصل عربی و ترجمہ اردو

تالیف لطیف علامہ زماں حضرت غلام حسین بن مبارک زبیدی جنہوں نے ۸۹۳ھ میں انتقال فرمایا اور حدیث کی یہ متبرک کتاب اپنی باقیات صالحات میں چھوڑی۔ مفصل فہرست کتاب کے بعد ایک مقدمہ امام بخاری اور جملہ راویان تجرید اور ان کی سوانح۔ اس کے بعد سوا دو ہزار مستند و متصل حدیثوں کی نام بنام فہرست درج ہے۔ ہر صفحہ کے ۲ کالم ہیں۔ ایک کالم میں عربی اور بالمقابل دوسرے کالم میں عام فہم اردو ترجمہ صحیح بخاری درج ہے۔ مصر وغیرہ ممالک اسلامیہ میں بھی تجرید ... اہلحدیث کا کوئی گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ قیمت لعہ ر

ختم النبوۃ

(نہر سہ حصہ) ایک سو آیات قرآنیہ اور دو سو دس احادیث نبویہ اور سینکڑوں اقوال سلف اور اجماع امت سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ تشریعی اور نہ غیر تشریعی۔ اور ساتھ ہی ان تحریفات کی قلعی کھول دی گئی ہے۔ جو ختم نبوت کی آیات و احادیث وغیرہ میں مرزائی فرقہ نے کی ہیں۔ ۱۲؍

تحفۃ الہند

(مع کتھا سلونی) مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم یہ کتاب پچاسوں مرتبہ چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے۔ جس کی چابی ہنودوں کے پاس نہیں قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث